

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



صحیح ابن خزیمہ

امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی النیسابوری رحمہ اللہ
محقق علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ، محمد اسلم پھٹی، نیشنل میڈیٹریونی

ترجمہ، تصحیح، کشف فوائد، مخرف ازوق رفیع نظر ثانی، ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ انڈر ڈوب کمار لاہور

042-37357587



جملہ حقوق بحق
انصار السنۃ پبلیکیشنز
محفوظ ہیں

صحیح ابن خزیمہ | امام الامام ابو یوسف محمد بن اسحاق بن خزیمہ سلمی النیسابوری رحمہ اللہ
تصحیح علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ، تصحیح محمد جاسل علی فاضل مدینہ منورہ

ترجمہ، تطبیق و کشف فوائد، مخدّم اروق رفیع نظرائی، ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

اہتمام: مخدّم رمضان مخدّمی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو موسیٰ منصور احمد

اسلامی اکادمی < الفضل مارکیٹ اے ڈوب کانسٹراکٹرز لاہور 042-37357587

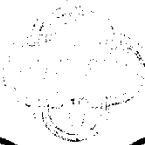
Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL:(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com



فہرست مضامین

- وہ مقامات جن پر نماز پڑھنا جائز ہے اور وہ مقامات جن پر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے، کے ابواب کا مجموعہ ----- 49
- رسول اللہ ﷺ سے مروی ان روایات کا بیان جو پوری زمین پر نماز پڑھنے کے جواز کے بارے میں عام الفاظ سے روایت کی گئی ہیں اور ان سے مراد خاص ہے۔ ----- 49
- بکریوں کے باڑے اور اس قبرستان میں نماز پڑھنے کے جواز کا بیان جسے کھود کر برابر کر دیا گیا ہو ----- 50
- قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان ----- 51
- قبرستان اور حمام میں نماز پڑھنے سے روکنے کا بیان ----- 53
- قبروں کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے ----- 53
- اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان ----- 54
- ہم بستری کی جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے ----- 55
- نمازی کے سترہ کے ابواب کا مجموعہ ----- 56
- سترہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان ----- 56
- سترے کے بغیر نماز پڑھنا منع ہے۔ ----- 57
- نماز میں اونٹ کو سترہ بنانے کا بیان۔ ----- 57
- نمازی جس چیز کو اپنی نماز کے لیے سترہ بنائے، اس سترے کے قریب ہونے کے حکم کا بیان۔ ----- 58
- جب نمازی دیوار کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو جائے نماز کے قریب کھڑے ہونے کا بیان۔ ----- 58
- ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سترے کی اس مقدار کا بیان جس کے ساتھ نماز میں سترہ بنانا کافی ہو جائے ----- 59

- جَمَاعُ أَبْوَابِ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا وَ الْمَوَاضِعِ الَّتِي رُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهَا ۲۷۳..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوِيَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا بِلَفْظِ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ .
- ۲۷۴..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَفِي الْمَقْبَرَةِ إِذَا نُسِتَتْ .
- ۲۷۵..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ
- ۲۷۶..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْبَرَةِ وَالْحَمَّامِ
- ۲۷۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْقُبُورِ
- ۲۷۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَعَاطِنِ الْأَيْلِ
- ۲۷۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يُجَامَعُ فِيهِ
- جَمَاعُ أَبْوَابِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي ۲۸۰..... بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السُّتْرَةِ
- ۲۸۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ .
- ۲۸۲..... بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ بِالْإِبِلِ فِي الصَّلَاةِ
- ۲۸۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالذُّنُوبِ مِنَ السُّتْرَةِ الَّتِي يَسْتَتِرُ بِهَا الْمُصَلِّي لِصَلَاتِهِ
- ۲۸۴..... بَابُ الذُّنُوبِ مِنَ الْمُصَلِّي إِذَا كَانَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي إِلَى جِدَارٍ
- ۲۸۵..... بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْفِي الْإِسْتِثْنَاءَ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں کجاوے کی پچھلی لکڑی کی لمبائی کے برابر سترہ بنانے کا حکم دیا ہے، آپ نے اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں کے برابر سترہ بنانے کا حکم نہیں دیا۔----- 60

جب نمازی کو اپنے سامنے سترے کے لیے کوئی چیز گاڑنے کے لیے نہ ملے تو وہ لکیر لگا کر سترہ بنالے۔----- 62

نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی بجائے نمازی کے سلام پھیرنے کے انتظار میں طویل مدت تک کھڑے رہنا بہتر ہے۔ 63

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید اس وقت ہے جب نمازی سترہ رکھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔ اور جب نمازی بغیر سترہ کے نماز ادا کر رہا ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔----- 64

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو اپنے سے دور کرنے کے حکم کا بیان اور اگر گزرنے والا روکنے کے باوجود منع نہ ہو تو ہاتھ کے ساتھ اس سے لڑائی کرنا جائز ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان۔----- 65

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے۔-- 65

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے۔----- 66

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو ابتداء میں سینے میں دھکا دے کر روکنے کے جواز کا بیان۔----- 67

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”بے شک وہ شیطان ہے“ سے آپ کی یہ مراد ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے، یہ مطلب نہیں کہ گزرنے والا انسان شیطان ہے، اگرچہ شیطان کا لفظ

۲۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالِاسْتِثَارِ بِمِثْلِ الْخِزْرِ الرَّحْلِ فِي الصَّلَاةِ فِي طَوْلِهَا، لَا فِي طَوْلِهَا وَعَرَضَهَا جَمِيعًا.

۲۸۷..... بَابُ الْاسْتِثَارِ بِالْحَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُصَلِّيَ مَا يُنْتَصَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِاسْتِثَارِهِ بِهِ

۲۸۸..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ الْمُصَلِّيِّ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُفُوفَ مُدَّةً طَوِيلَةً إِنْ تَطَارَ سَلَامُ الْمُصَلِّيِّ خَيْرٌ مِنَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمُصَلِّيِّ.

۲۸۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّغْلِيظَ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمُصَلِّيِّ، إِذَا كَانَ الْمُصَلِّيُّ يُصَلِّيُ إِلَى سِتْرَةٍ، وَإِبَاحَةَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمُصَلِّيِّ إِذَا صَلَّى إِلَى غَيْرِ سِتْرَةٍ.

۲۹۰..... بَابُ أَمْرِ الْمُصَلِّيِّ بِالذَّرْعِ عَنْ نَفْسِهِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَإِبَاحَةَ قِتَالِهِ بِالْيَدِ إِنْ أَبِي الْمَارُّ الْإِمْنَاعَ مِنَ الْمُرُورِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفسَّرٍ

۲۹۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفسَّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

۲۹۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفسَّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

۲۹۳..... بَابُ إِسَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّيِّ مَنْ أَرَادَ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالذَّفْعِ فِي النَّحْرِ فِي الْإِبْتِدَاءِ.

۲۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ أَيْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مَعَ الَّذِي يُرِيدُ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ لِأَنَّ الْمَارَّ مِنْ بَنِي آدَمَ شَيْطَانٌ، وَإِنْ كَانَ

نافرمان انسانوں پر بھی بول دیا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:
 ”اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطان، ہرنبی کے
 دشمن بنائے، ان میں ہر ایک دوسرے کے کان میں چکنی چڑی
 باتیں ڈالتا رہتا ہے۔“----- 68

نمازی کے آگے عورت سوئی ہوئی ہو یا لیٹی ہو تو نماز پڑھنے کی
 رخصت کا بیان ----- 69

جناب محمد بن کعب کی اس حدیث ”سوئے ہوئے شخص اور گفتگو کر
 نے والوں کے پیچھے نماز مت پڑھو“ کے ضعیف ہونے کا بیان اور
 اس روایت کو کسی بھی قابل حجت راوی نے بیان نہیں کیا۔---- 70

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ وتر ادا کرتے وقت حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے بیدار کر دیتے تھے تاکہ وہ بھی وتر ادا کر
 لیں، (یہ مقصد نہیں تھا کہ) ان کے سامنے لیٹے ہونے کی صورت
 میں وتر ادا کرنا مکروہ تھا۔----- 71

عورت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان --- 71
 نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والی بکری کو روکنے کے جواز کا
 بیان ----- 72

نمازی کے آگے سے بلی کے گزرنے کا بیان، اگر اس بارے
 میں مردی روایت مرفوعہ صحیح ہو کیونکہ اس کے مرفوع ہونے
 میں قلب ہوا ہے ----- 73

محمل احادیث کے ساتھ نمازی کے آگے سے گدھے، عورت اور
 سیاہ کتے کے گزرنے پر وعید کا بیان، بعض کم علم لوگوں کو وہم
 ہوا ہے کہ یہ احادیث حضرت عائشہ C کی اس حدیث کے خلاف
 کہ ”نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ
 کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔“----- 74

اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حدیث جس میں عورت کے نمازی
 کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے ٹوٹ جانے کا ذکر ہے۔----- 75

اسْمُ الشَّيْطَانِ قَدْ يَقَعُ عَلَى عَصَا بَنِي آدَمَ . قَالَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحَى
 بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا﴾

۲۹۵..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ ، وَأَمَامَ
 الْمُصَلِّيِّ امْرَأَةٌ نَائِمَةٌ أَوْ مُضْطَجِعَةٌ

۲۹۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى تَوْهِينِ خَيْرِ مُحَمَّدٍ
 بْنِ كَعْبٍ (لَا تَصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا
 الْمُتَحَدِّثِينَ) وَلَمْ يَرَوْ ذَلِكَ الْخَبَرَ أَحَدٌ يَجُوزُ
 الْأَخْتِجَاحُ بِخَيْرِهِ .

۲۹۷..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُوقِظُهَا إِذَا أَرَادَ الْوَتْرَ لِتُؤْتِرَ عَائِشَةُ
 أَيْضًا ، لِأَكْرَاهَةِ أَنْ يُؤْتِرَ وَهِيَ نَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ .

۲۹۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْمَرْأَةِ
 ۲۹۹..... بَابُ إِبَاحَةِ مَنَعِ الْمُصَلِّيِّ الشَّاةَ تَرِيدُ
 الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ

۳۰۰..... بَابُ مُرُورِ الْهَرَبِيِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ إِنْ
 صَحَّ الْخَبَرُ مُسْتَدًّا ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ رَفْعِهِ

۳۰۱..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مُرُورِ الْجِمَارِ وَالْمَرْأَةِ
 وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ بِذِكْرِ أَخْبَارِ
 مُجْمَلَةٍ ، قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَّبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ
 خِلَافَ أَخْبَارِ عَائِشَةَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ .

۳۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ فِي
 ذِكْرِ الْمَرْأَةِ لَيْسَ مُضَادًّا

نماز میں کلام کے منسوخ ہونے اور اس کے جائز ہونے کے بعد
ممنوع ہونے کا بیان ----- 95

نماز میں ناواقفیت کی بنا پر گفتگو کرنے کا بیان - اور اس بات کی
دلیل کا بیان کہ اگر گفتگو کرنے والے کو معلوم نہ ہو کہ نماز میں گفتگو
کرنا منع ہے تو اس کی گفتگو سے نماز نہیں ٹوٹی ----- 98

نماز میں بات چیت کرنے کا بیان جبکہ نمازی کو یہ علم نہ ہو کہ اس
کی کچھ نماز ابھی باقی ہے - اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس
نمازی کا یہ حال ہو اس کی بات چیت نماز کو فاسد نہیں کرتی 100

رسول اللہ ﷺ کی اس خصوصیت کا بیان جس کے ساتھ اللہ
تعالیٰ نے آپ کو مختص کیا ہے اور اس کے ساتھ آپ کے اور آپ
کی امت کے درمیان فرق و امتیاز کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ جب
رسول اللہ ﷺ لوگوں کو حیات بخش امور کے لیے بلائیں تو
انہیں آپ کی پکار پر لبیک کہنا واجب ہے اگرچہ وہ نماز پڑھ رہے
ہوں ----- 102

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ کلام جو نماز کے علاوہ بھی کرنا
درست نہیں ہے، اگر نمازی جہالت و ناواقفیت کی بنا پر وہی کلام
نماز کے دوران کر دے تو وہ نماز کو فاسد نہیں کرے گی۔ - 104

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر نمازی کی زبان سے بغیر قصد و
ارادے کے کوئی کلمہ نکل جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اور
نہ اسے اس نماز کو لوٹانا ضروری ہے۔ اگرچہ قابوس بن ابی ظبیان
کی روایت سے دلیل لینا جائز ہے لیکن میرا دل اس سے مطمئن
نہیں ہے ----- 105

نماز میں جائز افعال کے ابواب کا مجموعہ ----- 106

۳۱۳..... بَابُ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَحَظْرِهِ
بَعْدَ مَا كَانَ مُبَاحًا

۳۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ جَهْلًا وَمَنْ
الْمُتَكَلِّمِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ لَا يَقْطَعُ
الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ الْمُتَكَلِّمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي
الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرَ مُبَاحٍ

۳۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُصَلِّيِ
غَيْرِ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ،
وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ وَالْمُصَلِّيَ هَذِهِ صِفَتُهُ
غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

۳۱۶..... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ
وَآيَاتِهِ بِبَيْنَةٍ وَبَيِّنَةٍ مِنْ أُمَّتِهِ وَنَ أَنْ أَوْجَبَ عَلَى
النَّاسِ إِجَابَتَهُ وَإِنْ كَانُوا فِي التَّسْبُوتِ إِذَا دَعَاهُمْ
لِيَمَّا يُحْيِيهِمْ.

۳۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ الَّذِي
لَا يَجُوزُ التَّكَلُّمُ بِهِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، إِذَا تَكَلَّمَ بِهِ
الْمُصَلِّيُ فَيَقُصُّ صَلَاتَهُ جَهْلًا مِنْهُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ
التَّكَلُّمُ بِهِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

۳۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلِمَةَ إِذَا
جَرَتْ عَلَى لِسَانِ الْمُصَلِّيِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ مِنْهُ
لَهَا، وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ لِنُطْقِهَا، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ
وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِنْ كَانَ
قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ يَجُوزُ الْإِحْتِجَاجُ بِخَيْرِهِ
فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ.

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصَّلَاةِ

کسی سبب کے رونما ہونے پر نماز میں چلنے کی رخصت ہے 106

بوقت ضرورت نماز میں الٹے پاؤں چلنے کی رخصت کا بیان 107

نماز میں بچوں کو اٹھانے کی رخصت کا بیان ----- 108

نماز میں سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کے حکم کا بیان۔ اس شخص کے

دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ انہیں قتل کرنے سے اور ان

میں سے ہر ایک کے قتل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے 108

نماز میں کسی ضرورت و پریشانی کے وقت ادھر ادھر دیکھنے کی

رخصت ہے ----- 109

نماز میں نمازی اپنی گردن پیچھے موڑے بغیر (بوقت ضرورت)

ادھر ادھر جھانک سکتا ہے ----- 110

نمازی اپنے ساتھی نمازیوں کی معیت میں ان کی طرف دیکھ

سکتا ہے کہ کیا وہ اپنی نماز مکمل اور صحیح ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟

تا کہ نماز کی تکمیل کے بعد وہ انہیں تکمیل نماز کے ضروری

مسائل بتا سکے ----- 110

نمازی کے لیے نماز میں دیگر نمازیوں کو تعلیم دینے کی غرض سے

ایسا اشارہ کرنا جائز ہے جسے وہ سمجھ لیں اور اس میں اس بات کی

دلیل ہے کہ نمازی کا ایسا اشارہ جسے لوگ سمجھ جائیں، نماز کو باطل

و فاسد نہیں کرتا ----- 111

نمازی کے لیے اپنی بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا

جائز ہے ----- 112

نمازی کو اپنے پیچھے تھوکنے کی رخصت کا بیان، اور اس میں اس

بات کی دلیل ہے کہ نمازی کے لیے اپنی گردن کو پیچھے کی طرف

موڑنا جائز ہے جبکہ وہ تھوکنے کا ارادہ کرے کیونکہ پیچھے کی طرف

تھوکنے کا گردن موڑے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ----- 113

۳۱۹..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي الصَّلَاةِ

عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحَدَّثُ

۳۲۰..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ الْفَهْقَرَى فِي

الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحَدَّثُ

۳۲۱..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي حَمْلِ الصَّبْيَانِ فِي

الصَّلَاةِ

۳۲۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي

الصَّلَاةِ، ضِدُّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ قَتْلَهَا وَقَتْلُ كُلِّ

وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ يُفْسِدُ الصَّلَاةَ

۳۲۳..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْإِلْتِقَاتِ فِي الصَّلَاةِ

عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنْوُبُ الْمُصَلِّي

۳۲۴..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي اللَّحْظِ فِي الصَّلَاةِ

مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ الْمُصَلِّي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

۳۲۵..... بَابُ الرَّخْصَةِ لِلْمُصَلِّي فِي مُرَافَقَةِ غَيْرِهِ

مِنَ الْمُصَلِّينَ وَالنَّظْرُ إِلَيْهِمْ، هَلْ يُتِمُّونَ صَلَاتَهُمْ

أَمْ لَا، لِيَأْمُرَهُمْ بَعْدَ الْمُرَافِقِ مِنَ الصَّلَاةِ بِمَا يَجِبُ

عَلَيْهِمْ مِنْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ

۳۲۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الْيَقَاتِ الْمُصَلِّي فِي الصَّلَاةِ

عِنْدَ إِرَادَةِ تَعْلِيمِ الْمُصَلِّينَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِمْ بِمَا

يَفْهَمُونَ عَنْهُ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ إِشَارَةَ

الْمُصَلِّي بِمَا يَفْهَمُ عَنْهُ غَيْرُ مُفْسِدَةٍ صَلَاتِهِ

۳۲۷..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي بَصْقِ الْمُصَلِّي عَنْ

يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

۳۲۸..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي بَصْقِ الْمُصَلِّي

خَلْفَهُ، وَفِيهِ دَلٌّ عَلَى إِبَاحَةِ لِي الْمُصَلِّي عُنُقَهُ

وَرَاءَ ظَهْرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْصُقَ فِي صَلَاتِهِ، إِذِ

الْبُرْقُ خَلْفَهُ غَيْرُ مُمَكِّنٍ إِلَّا بِلِي الْعُنُقِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے جبکہ اس کی بائیں جانب خالی نہ ہو، اور جب نماز میں تھوکے تو اسے پاؤں کے ساتھ ملنا بھی جائز ہے۔۔۔۔۔ 113

نمازی کو نماز میں اپنے کپڑے میں تھوکے اور کپڑے کو ملنے کی رخصت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تھوک نجس نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ ناپاک نجس ہوتا تو آپ نمازی کو نماز کی حالت میں اسے اپنے کپڑے میں تھوکے کا حکم نہ دیتے۔۔۔۔۔ 115

نمازی کو اپنے جوتے میں تھوکے کی رخصت ہے تاکہ وہ اسے مسجد سے باہر لے جائے۔۔۔۔۔ 116

نمازی کے لیے لوگوں کو لڑائی سے منع کرنے اور جب وہ لڑنے لگیں تو انہیں ایک دوسرے سے ہٹانے اور چھڑانے کی رخصت کا بیان۔۔۔۔۔ 117

نمازی کا اپنے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ لڑائی کرنا جائز ہے۔۔۔۔۔ 117

(امام کے لیے) نمازی کو ہٹا کر اپنے درست پہلو میں کھڑا کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ نماز میں غلط جانب کھڑا ہو گیا ہو۔ 118

نماز میں درست کام کرنے اور غلط کام سے رکنے کا اشارہ کرنے کی رخصت ہے۔۔۔۔۔ 118

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ایسا اشارہ جو مشیر سے سمجھ لیا جائے، وہ نماز کو توڑتا یا فاسد نہیں کرتا۔۔۔۔۔ 119

جب نمازی کو سلام کیا جائے تو اشارے کے ساتھ نماز کے دوران سلام کا جواب دینے کی رخصت ہے۔۔۔۔۔ 120

جب نمازی کے ساتھ بات کی جائے تو نماز کے دوران اشارے

۳۲۹..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ إِسَاحَةَ بَرَقِ الْمُصَلِّي تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ فَارِعَا، وَإِسَاحَةَ ذَلِكَ الْبُرَاقِ بِقَدَمِهِ إِذَا بَرَقَ فِي صَلَاتِهِ.

۳۳۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَرَقِ الْمُصَلِّي فِي تَوْبِهِ، وَذَلِكَ التَّوْبَ بَعْضُهُ بَعْضٌ فِي الصَّلَاةِ، وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْبُرَاقَ لَيْسَ بِنَجْسٍ، إِذْ لَوْ كَانَ نَجَسًا لَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيَ الْبَصِقَ فِي تَوْبِهِ فِي الصَّلَاةِ

۳۳۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَرَقِ الْمُصَلِّي فِي تَعْلِيهِ لِيُخْرِجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۳۳۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَنَعَ الْمُصَلِّي النَّاسَ مِنَ الْمُقَاتَلَةِ وَدَفَعَ بَعْضَهُمْ عَنْ بَعْضٍ إِذَا اقْتَتَلُوا.

۳۳۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مُقَاتَلَةِ الْمُصَلِّي مَنْ رَامَ لِمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۳۳۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي عَدَلَ الْمُصَلِّي إِلَى جَنْبِهِ، إِذَا قَامَ خِلَافَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ فِي الصَّلَاةِ.

۳۳۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

۳۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِشَارَةَ فِي الصَّلَاةِ بِمَا يُفْهِمُ عَنِ الْمَشِيرِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَلَا يُفْسِدُهَا.

۳۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ بِرَدِّ السَّلَامِ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْمُصَلِّي.

۳۳۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ بِجَوَابِ

- 132 ----- نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے
- اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ جہنمیوں کے آرام کرنے کا طریقہ وانداز ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں -- 133
- نماز میں بالوں کا جوڑا بنانے کی ممانعت کا بیان ----- 133
- نماز میں بالوں کی چوٹیوں کو گردن میں باندھنے کی ممانعت کا بیان، کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے ----- 134
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنا منع ہے ----- 135
- (نماز کے دوران) نکلریوں کو چھونے اور انہیں حرکت دینے کی ممانعت کا بیان، ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ --- 136
- گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں ایک مرتبہ نکلریوں کو چھونے اور درست کرنے کی اجازت دی ہے ----- 137
- نماز میں نکلریوں کو نہ چھونے کی فضیلت کا بیان ----- 137
- ایک مجمل غیر مفسر روایت سے نماز میں منہ ڈھانپنے کی ممانعت کا بیان ----- 138
- گذشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان --- 138
- نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور نمازی کو حسب طاقت اسے روکنے کا حکم ہے ----- 139
- نماز میں جمائی لینے والے کے لیے ہاہ یا اس طرح کی اور آواز نکالنا منع ہے کیونکہ شیطان اس کے ہاہ کہنے سے اس کے پیٹ میں ہنستا ہے ----- 139
- نمازی کے لیے اپنے سامنے تھوکنا منع ہے کیونکہ اللہ عزوجل نمازی کے چہرے کی جانب ہوتے ہیں جب تک نمازی اپنی نماز میں

- ۳۴۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ
- ۳۴۹..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زُجْرَ عَنِ الْأَخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هِيَ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ، بِاللَّهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ.
- ۳۵۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْعَقْصِ فِي الصَّلَاةِ
- ۳۵۱..... بَابُ الزُّجْرِ عَنِ عَزْرِ الضَّمَائِرِ فِي الْقَمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مَقْعَدُ لِلشَّيْطَانِ
- ۳۵۲..... بَابُ السِّدْلِ عَلَى كَرَاهَةِ تَشْيِئِكَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ
- ۳۵۳..... بَابُ الزُّجْرِ عَنِ تَحْرِيكِ الْحَصَا بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ.
- ۳۵۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالِدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ مَسْحَ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً
- ۳۵۵..... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ
- ۳۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَعْطِيبَةِ النِّمَمِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ
- ۳۵۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا
- ۳۵۸..... بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَاوُبِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْأَمْرُ بِكُطْمِهِ مَا اسْتِطَاعَ الْمُصَلِّي
- ۳۵۹..... بَابُ الزُّجْرِ عَنِ قَوْلِ الْمُتَنَائِبِ فِي الصَّلَاةِ هَاهُ وَمَا أَشْبَهَهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جُوفِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ: هَاهُ
- ۳۶۰..... بَابُ الزُّجْرِ عَنِ بَصْقِ الْمُصَلِّي أَمَامَهُ، إِذْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبِلَ وَجْهَ الْمُصَلِّي مَا دَامَ فِي

- اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔----- 140
- نماز میں قبلہ رخ تھوکنے والا قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دو آنکھوں کے درمیان ہوگا۔----- 141
- ہر وہ چیز جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہے، اسے نماز کے دوران قبلہ کی جانب ڈالنا منع ہے۔----- 142
- نمازی کا اپنی دائیں جانب تھوکنے سے منع ہے۔----- 143
- نماز سے مشغول کر دینے والی چیزوں کی طرف نمازی کا دیکھنا مکروہ ہے۔----- 143
- نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت کا بیان۔----- 144
- نماز میں ادھر ادھر جھانکنے سے نماز (کے اجر و ثواب) میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں التفات سے نماز کو دہرا نا واجب نہیں ہوتا۔----- 145
- پیشاب روک کر نماز شروع کرنا منع ہے، نماز شروع کرنے سے پہلے پیشاب و پاخانے سے فارغ ہونے کا حکم ہے۔----- 146
- نماز میں بول و براز کو روکنا منع ہے۔----- 146
- جب رات کا کھانا سامنے آجائے تو نماز سے پہلے کھانا کھانے کا حکم ہے۔----- 147
- نماز کا وقت ہو جانے پر سیر ہوئے بغیر کھانے کو جلدی جلدی چھوڑنا منع ہے۔----- 148
- دکھلاوے کے لیے نماز کو خوبصورت اور احسن انداز میں ادا کرنا سخت منع ہے۔----- 149
- دکھلاوے کے لیے پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔----- 149
- شرابی کی نماز قبول نہیں ہوتی۔----- 150
- شوہر کو ناراض کرنے والی عورت اور بھگڑوے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔----- 151
- فرض نماز کے وقت سوئے رہنے پر سخت وعید کا بیان۔----- 152

- صَلَاتِهِ مُقْبَلًا عَلَيْهِ.
- ۳۶۱..... بَابُ ذِكْرِ عِلَاقَةِ الْبَاصِقِ فِي الصَّلَاةِ تَلْقَاءَ الْقِبْلَةِ مَجِيئَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَقَلُّتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.
- ۳۶۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ تَوَجُّهِ جَمِيعِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ اَذَى تَلْقَاءَ الْقِبْلَةِ فِي الصَّلَاةِ
- ۳۶۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَصُقِ الْمُصَلِّيِّ عَنِ يَمِينِهِ
- ۳۶۴..... بَابُ كَرَاهَةِ نَظَرِ الْمُصَلِّيِّ اِلَى مَا يَشْغَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ
- ۳۶۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِلْتِقَاتِ فِي الصَّلَاةِ
- ۳۶۶..... بَابُ ذِكْرِ تَفْصِصِ الصَّلَاةِ بِالْاِلْتِقَاتِ فِيهَا، وَالِدَلِيلِ عَلَى اَنَّ الْاِلْتِقَاتِ فِيهَا لَا يُوجِبُ اِعَادَتَهَا.
- ۳۶۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ دُخُولِ الْحَاقِنِ الصَّلَاةَ، وَالْأَمْرِ بِبَدَأِ الْعَائِطِ قَبْلَ الدُّخُولِ فِيهَا
- ۳۶۸..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ مُدَافَعَةِ الْعَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّلَاةِ
- ۳۶۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِبَدَأِ الْعِشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ عِنْدَ حُضُورِهَا
- ۳۷۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْأَسْتِعْجَالِ عَنِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهُ عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ
- ۳۷۱..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي السُّمْرَاءِ اَوْ بِتَزْيِينِ الصَّلَاةِ وَتَحْسِينِهَا
- ۳۷۲..... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ قُبُولِ صَلَاةِ الْمُرَائِي بِهَا
- ۳۷۳..... بَابُ نَفْيِ قُبُولِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ
- ۳۷۴..... بَابُ نَفْيِ قُبُولِ صَلَاةِ الْمُرَاةِ الْعَاصِيَةِ لِرِزْوَانِهَا، وَصَلَاةِ الْعَبْدِ الْاَبِيِّ
- ۳۷۵..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي النَّوْمِ عِنْدَ الصَّلَاةِ

المَكْتُوبَةُ

جَمَاعِ أَبْوَابِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ
 ۳۷۶..... بَابُ قَرَضِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ مِنْ عَدَدِ
 الرَّكْعَاتِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ، مُرَادُهُ خَاصٌّ.

۳۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُبِينِ بِأَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي
 ذَكَرْتَهَا فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظُ عَامٌّ وَمُرَادُهُ
 خَاصٌّ، أَرَادَ أَنْ قَرَضَ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ
 خَلَا الْمَغْرِبِ

۳۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 قَدْ يَبِيحُ الشَّيْءَ فِي كِتَابِهِ بِشَرْطِ

۳۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 وَثَى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيَّانَ
 عَدَدِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

۳۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ
 لِقَبُولِ الرُّخْصَةِ الَّتِي رَخَّصَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، إِذِ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُجِبُّ إِتْيَانَ رُخْصَةِ الَّتِي رُخَّصَهُ
 الَّتِي رَخَّصَهَا لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ

۳۸۱..... بَابُ إِسْحَاحِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ الصَّلَاةَ فِي
 الْمُدُنِ إِذَا قَدِمَهَا، مَا لَمْ يَنْوَ مَقَامًا يُوجِبُ إِتْمَامَ
 الصَّلَاةِ

۳۸۲..... بَابُ إِسْحَاحِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ إِذَا أَقَامَ
 بِالْبَلَدَةِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِ عَشْرَةَ مِنْ غَيْرِ إِزْمَاعٍ عَلَى
 إِقَامَةِ مَعْلُومَةٍ بِالْبَلَدَةِ عَلَى الْحَاجَةِ

۳۸۳..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ اِحْتَجَّ بِهِ بَعْضُ مَنْ
 خَالَفَ الْحِجَازِيِّينَ فِي إِزْمَاعِ الْمُسَافِرِ مَقَامَ أَرْبَعٍ
 أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ

سفر میں فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ --- 154
 رکعات کی تعداد کے اعتبار سے سفر میں فرض نماز کا بیان، اس
 بارے میں ایسی حدیث کا ذکر جس کے الفاظ عام ہیں اور ان کی
 مراد خاص ہے ----- 154

گزشتہ مجمل خبر کو بیان کرنے والی روایت کا بیان کیونکہ حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے الفاظ عام ہیں اور ان سے مراد خاص
 ہے، آپ کا مطلب یہ تھا کہ سفر میں مغرب کے سوا بقیہ نمازیں دو
 رکعت فرض ہیں ----- 154

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کبھی ایک چیز کو اپنی کتاب
 میں شرط کے ساتھ جائز کرتے ہیں ----- 155

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں نماز کی رکعات کی
 تعداد کا بیان اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ کے ذمے لگایا ہے۔ - 156

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے سفر میں قصر نماز
 پڑھنا مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان رخصتوں پر عمل پیرا ہونے کو
 پسند فرماتے ہیں، جو رخصتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو
 عطا فرمائی ہیں ----- 159

مسافر کے کسی شہر میں آ کر نماز قصر کرنے کا بیان، جب تک وہ
 اتنے دن قیام کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو کہ جس میں مکمل نماز پڑھنا
 واجب ہو جاتا ہے ----- 159

جب مسافر کسی شہر میں اپنی حاجت و ضرورت کی وجہ سے پندرہ
 دن سے زائد غیر معینہ مدت تک بغیر پختہ ارادہ کیے اقامت پذیر
 رہے تو اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہے ----- 161

مسافر چار دن کی اقامت کا پختہ ارادہ کر لے تو وہ قصر کر سکتا ہے،
 اس مسئلہ میں اہل حجاز علماء کے مخالفین کی دلیل کا بیان -- 162

سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرنے کی رخصت کا بیان، اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس کے معنی سمجھنے میں بعض غیر فقیہ اشخاص سے غلطی ہوگئی ہے، لہذا اس نے اس کے ظاہری معنی کے اعتبار سے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مغرب و عشاء کی نمازوں کو صرف اس وقت جمع کرنا جائز ہے جب مسافر کو سفر میں

جلدی ہو ----- 171

ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے ادا کرنے کی رخصت کا بیان، اگرچہ مسافر کو سفر کی جلدی نہ ہو ----- 172

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان اگرچہ مسافر ان دو نمازوں کے وقت کسی قیام گاہ میں ٹھہرا ہوا ہو اور سفر نہ کر رہا ہو ----- 173

نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں اور نماز مغرب اور عشاء کو عشاء کے وقت میں جمع کرنے کا بیان ----- 175

حضر میں بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان ----- 177

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے وقت ان کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ان میں سے پہلی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا کی جائے گی جبکہ دوسری صرف اقامت کے ساتھ بغیر اذان پڑھے ادا کی جائے گی ----- 179

جب نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اس کے لیے اذان نہ کہنا جائز ہے اگرچہ نماز باجماعت ادا کی جائے ----- 180

منزل سے روانگی سے قبل نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے ----- 181

سفر میں سوار کا فرض نماز پڑھنے کے لیے سواری سے اتارنا، فرض اور نفل نماز میں فرق کی وجہ سے، اگر وہ اس وقت کسی مقابلے میں شریک، دشمن سے گھمسان کی جنگ یا دشمن پر حملہ آور نہ ہو (کیونکہ

۳۸۴..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ بِذِكْرِ خَبَرِ غَلِطٍ فِي مَعْنَاهُ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْسِنِ صِنَاعَةَ الْفِقْهِ، فَتَأَوَّلَ هَذَا الْخَبَرَ عَلَى ظَاهِرِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْجَمْعَ غَيْرُ جَائِزٍ إِلَّا أَنْ يَجِدَ بِالْمَسَافِرِ السَّفَرَ

۳۸۵..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ بِالْمَسَافِرِ السَّفَرَ.

۳۸۶..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ نَازِلًا فِي الْمَنْزِلِ غَيْرِ سَائِرِ وَقْتِ الصَّلَاتَيْنِ.

۳۸۷..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْعِشَاءِ

۳۸۸..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي الْمَطْرِ

۳۸۹..... بَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِلصَّلَاتَيْنِ إِذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأَوَّلَ مِنْهُمَا يُصَلَّى بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْآخِرَةَ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

۳۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ إِذَا فَاتَتْ وَقْتُهَا وَإِنْ صَلَّيْتَ جَمَاعَةً.

۳۹۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ قَبْلَ الْإِرْتِحَالِ مِنَ الْمَنْزِلِ.

۳۹۲..... بَابُ تَرْوُلِ الرَّايِبِ لِصَلَاةِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ، فَرَقًا بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَالنَّطْوُوعِ فِي غَيْرِ الْمُسَابَقَةِ وَالْتِحَامِ الْقِتَالِ وَمُطَارَدَةِ الْعَدُوِّ.

ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے)۔ -- 181

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا

مجموعہ ----- 183

بیمار شخص کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان 183

بیمار آدمی کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت

کا بیان ----- 184

مریض شخص کے لیٹ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان جبکہ وہ بیٹھنے

اور کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو ----- 184

خوف کے وقت سوار ہو کر اور پیدل چلتے ہوئے، قبلہ رو ہو کر اور

قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں: ﴿فَرِحَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (خوف کے وقت) پیدل چلتے

ہوئے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لو۔ ----- 185

دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے چلتے چلتے نماز پڑھنے کی رخصت کا

بیان ----- 186

نماز سے سویا رہ جانے والا یا اسے بھول جانے والا، نماز کا وقت

ختم ہونے سے پہلے ایک رکعت پالے تو اس کا بیان ---- 188

اس شخص کے دعوے اور گمان کے خلاف بیان کا ذکر جو کہتا ہے کہ

سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالینے والا فجر کی

نماز کو پالنے والا نہیں ہے ----- 189

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس رکعت کو پالینے والا نماز کا وقت

پالینے والا ہے، اور اس پر نماز مکمل کرنا واجب ہے ---- 190

نماز سے سویا رہ جانے والا اور اسے بھولنے والا نماز کا وقت ختم

ہونے کے بعد بیدار ہو یا اسے پالے تو اس کا بیان ---- 191

اس علت و سبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے اپنے

صحابہ کو اس جگہ سے کوچ کرنے اور وہاں نماز نہ پڑھنے کا

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ

عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحَدُّثُ

۳۹۳..... بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ

عَلَى الْقِيَامِ

۳۹۴..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ

يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

۳۹۵..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيضِ مُضْطَجِعًا إِذَا

لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ وَلَا عَلَى الْجُلُوسِ .

۳۹۶..... بَابُ إِسَاحَةِ الصَّلَاةِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَغَيْرِ مُسْتَقْبِلِهَا عِنْدَ الْخَوْفِ ،

قَالَ اللَّهُ وَجَلَّ وَعَلَا ﴿فَرِحَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ .

۳۹۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَا شِئَا عِنْدَ طَلَبِ

الْعُدُوِّ

۳۹۸..... بَابُ النَّاسِي لِلصَّلَاةِ وَالنَّائِمِ عِنْدَ يَدْرِكِ

رَكْعَةٍ مِنْهَا قَبْلَ ذَهَابِ وَقْتِهَا .

۳۹۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ صِدْقَ قَوْلٍ مَنْ رَعَمَ أَنَّ

الْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

غَيْرِ مُدْرِكِ الصُّبْحِ

۴۰۰..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُدْرِكَ هَذِهِ

الرَّكْعَةُ مُدْرِكٌ لِقَوْلِ الصَّلَاةِ ، وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ

إِتْمَامُ صَلَاتِهِ .

۴۰۱..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِي لَهَا ، لَا

يَسْتَيْقِظُ وَلَا يَدْرِكُهَا إِلَّا بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ .

۴۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ

أَصْحَابَهُ بِالْإِرْتِحَالِ وَتَرْكِ الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ

- حکم دیا ----- 192
- نماز سے سوئے رہ جانے والے یا اسے بھولنے والے کا بیان جو نماز کے وقت کے بعد بیدار ہو سے نماز یاد آئے تو وہ کیا کرے؟ ----- 193
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا اس نماز کے اعادے کا حکم دینا ----- 194
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا اس نماز کو دہرانے کا حکم دینا جس سے نمازی سویا رہ گیا یا اسے بھول جانے کے بعد یاد آئی کہ وہ اسے کل اس کے وقت میں پڑھ لے ----- 196
- اس بات کا بیان کہ نماز کو بھول جانے والے کو دوسری نماز کے وقت میں نماز یاد آئے تو وہ پہلے پہلی نماز پڑھے گا پھر دوسری ----- 197
- نمازوں کے جانے اور ان کی قضاء میں سنت طریقے کا بیان ----- 198
- نماز کا وقت ختم ہو جانے کے بعد نماز کے لیے اذان دینے کا بیان اگرچہ صرف اقامت بھی کافی ہے ----- 199
- فرض نماز کو بھول جانے والے کا بیان جسے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز یاد آتی ہے۔ ----- 200
- حائضہ عورت سے حیض کے دنوں میں نماز کے ساقط ہونے کا بیان ----- 201
- حیض والی عورت کے پاک ہونے کے بعد، نماز کی قضاء نہ دینے کے وجوب کا بیان ----- 202
- بچوں کے بالغ ہونے سے پہلے انہیں نماز کا عادی بنانے کے لیے، نماز کا حکم دینے اور نہ پڑھنے پر انہیں مارنے کا بیان۔ ----- 203
- اس حدیث کے ذکر کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ بچوں کو بلوغت سے پہلے نماز کا حکم دینا واجب نہیں ہے ----- 204
- بچھونوں (قالین، چٹائی وغیرہ) پر نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ ----- 205

المَكَان

۴۰۳ بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّائِسِ لَهَا يَسْتَقِظُ أَوْ يَذْكُرُهَا فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ .

۴۰۴ بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ نَامَ عَنْهَا

۴۰۵ بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ يَنَامُ عَنْهَا أَوْ ذَكَرَهَا بَعْدَ النَّسْيَانِ مِنَ الْعَدْوِ لَوْ قَفِيهَا

۴۰۶ بَابُ ذِكْرِ النَّائِسِ لِلصَّلَاةِ يَذْكُرُهَا فِي وَقْتِ صَلَاةِ الثَّانِيَةِ ، وَالْبَدءِ بِالْأُولَى ثُمَّ بِالثَّانِيَةِ

۴۰۷ بَابُ ذِكْرِ قَوْتِ الصَّلَوَاتِ وَالسُّنَّةِ فِي قَضَائِهَا

۴۰۸ بَابُ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ وَإِنْ كَانَتْ الْإِقَامَةُ تُجْرَىءُ

۴۰۹ بَابُ النَّائِسِ لِلصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ يَذْكُرُهَا بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

۴۱۰ بَابُ إِسْقَاطِ فَرَضِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ أَيَّامَ حَيْضِهَا

۴۱۱ بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ إِجْبَابِ قَضَاءِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ بَعْدَ طَهْرِهَا مِنْ حَيْضِهَا

۴۱۲ بَابُ أَمْرِ الصَّبِيَّانِ بِالصَّلَاةِ وَضَرْبِهِمْ عَلَى تَرْكِهَا قَبْلَ الْبُلُوغِ كَمَا يَتَعَادَوْنَ بِهَا .

۴۱۳ بَابُ ذِكْرِ الْحَجْرِ الدَّالِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ الصَّبِيَّانِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْبُلُوغِ عَلَى غَيْرِ الْإِجْبَابِ

جُمَاعُ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ
عَلَى الْبَسْطِ

- ۴۱۴..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ .
- ۴۱۵..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْبَسَاطِ ، إِنْ كَانَ زَمْعَةٌ يَجُوزُ الْإِحْتِجَاجُ بِخَبْرِهِ .
- ۴۱۶..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفَرَاءِ الْمَذْبُوعَةِ
- ۴۱۷..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحُمْرَةِ
- ۴۱۸..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي التَّعْلِينَ ، وَالْخِيَارِ لِلْمُصَلِّيِّ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِيهِمَا وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ ، كَيْ لَا يُؤْذَى بِهِمَا غَيْرُهُ .
- ۴۱۹..... بَابُ وَضْعِ الْمُصَلِّيِّ نَعْلَيْهِ عَنِ يَسَارِهِ إِذَا خَلَعَهُمَا ، إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنِ يَسَارِهِ مُصَلِّيًّا ، فَيَكُونُ نَعْلَاهُ عَنِ يَمِينِ وَالْمُصَلِّيُّ عَنِ يَسَارِهِ .
- ۴۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الزَّجْرِ عَنِ وَضْعِ الْمُصَلِّيِّ نَعْلَيْهِ عَنِ يَسَارِهِ إِذَا كَانَ عَنِ يَسَارِهِ مُصَلِّيًّا ، يَكُونُ النَّعْلَانِ عَنِ يَمِينِ الْمُصَلِّيِّ عَنِ يَسَارِهِ
- ۴۲۱..... بَابُ الْمُصَلِّيِّ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ وَقَدْ أَصَابَهُمَا قَدْرٌ لَا يَعْلَمُ بِهِ
- ۴۲۲..... بَابُ الْمُصَلِّيِّ يَشْكُ فِي الْحَدِيثِ ، وَالْأَمْرِ بِالْمُضِيِّ فِي صَلَاتِهِ وَتَرْكِ الْإِنْصِرَافِ عَنِ الصَّلَاةِ
- ۴۲۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا أَحْدَثَ الْمُصَلِّيُّ فِيهَا ، وَوَضَعَ الْيَدَ عَلَى الْأَنْفِ كَيْ يَتَوَهَّمِ النَّاسُ أَنَّهُ رَاعِفٌ لَا مُحَدِّثٌ حَدَثًا مِنْ دُبُرٍ .
- جَمَاعُ أَبْوَابِ السُّهُوِّ فِي الصَّلَاةِ
- ۴۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيِّ يَشْكُ فِي صَلَاتِهِ
- ۴۲۵..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الْمُتَقَصِّ فِي الْمُصَلِّيِّ شَكٌّ فِي صَلَاتِهِ وَالْأَمْرُ بِالْبِنَاءِ عَلَى الْأَقْلِ وَمَا
- ۲۰۵..... بَیْزِی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان
- بچھوٹوں پر نماز پڑھنے کا بیان، اگر زمرہ راوی کی روایت قابل
- ۲۰۵..... حجت ہو
- ۲۰۶ -- دباغت شدہ رنگے ہوئے چڑے پر نماز پڑھنے کا بیان
- ۲۰۶..... چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان
- جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا بیان، نمازی کو اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز پڑھ لے یا انہیں اتار کر پڑھ لے اور اپنے دونوں قدموں کے درمیان جوتوں کو رکھ لے تاکہ ان سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو
- ۲۰۷..... اس بات کا بیان کہ نماز جب جوتے اتارے تو انہیں اپنی بائیں جانب رکھے جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نمازی نہ ہو، (کیونکہ) اس طرح اس کے جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں طرف ہو جائیں گے
- ۲۰۹..... جب نمازی کی بائیں جانب کوئی نمازی موجود ہو تو نمازی کا اپنی بائیں جانب جوتے رکھنا منع ہے، کیونکہ اس طرح جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں جانب ہو جائیں گے
- ۲۱۰..... اس بات کا بیان کہ نمازی اپنے جوتوں میں نماز پڑھتا ہے جبکہ انہیں گندگی لگی ہوتی ہے جس کا اسے علم نہیں ہوتا
- ۲۱۱..... نمازی کو وضو ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنے اور نماز نہ توڑنے کے حکم کا بیان
- ۲۱۲..... جب نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو نماز ختم کر دینے کے حکم کا بیان، اور ناک پر ہاتھ رکھنے کا بیان تاکہ دیگر نمازی خیال کریں کہ اس کی تکمیر پھوٹ پڑی ہے، نہ کہ اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے
- ۲۱۲..... نماز میں بھول چوک کے ابواب کا مجموعہ
- ۲۱۴..... اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں شک ہو جاتا ہے
- اپنی نماز میں شک کرنے والے کے متعلق تفصیلی روایت کا بیان اور چٹنی رکعات میں نمازی کو شک ہوان میں کم پر بنیاد رکھنے حکم کا

- بیان ----- 216
- اس بات کا بیان کہ یہ دو سجدے جنہیں اپنی نماز میں شک کرنے والا ادا کرے گا ----- 217
- اس رکعت کے رکوع اور سجدہ کو خوب اچھی طرح ادا کرنے کا بیان جسے وہ اپنی نماز کی تکمیل یا بطور نفل پڑھے گا۔ ----- 219
- اس نماز کا بیان جسے اپنی نماز میں (کمی بیشی کا) شک ہو جاتا ہے جبکہ وہ تحقیق و جستجو کی طاقت رکھتا ہے، اسی جستجو اور تحقیق پر بنیاد رکھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا دل کسی ایک عدد کی طرف زیادہ مائل ہو۔ اور اس کا غالب گمان ہو کہ جس عدد کی طرف اس کا دل زیادہ مائل ہے وہ اتنی نماز ادا کر چکا ہے ----- 221
- نمازی کا دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے قبل بھول کر قیام کرنے کا بیان، اور جب نمازی سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ نماز جاری رکھے، ایسے شخص پر سہو کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔ ----- 223
- اس بات کا بیان کہ نمازی جب دو رکعتوں کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر اسے ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہہ کر متنبہ کیا جائے کہ وہ تشہد کے لیے بیٹھنا بھول گیا ہے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنی چاہیے اور دوبارہ (اٹھنے کے بعد) نہ بیٹھے، اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے دو سجدے کرنے چاہئیں۔ ----- 224
- سہو کے دو سجدوں کا بیان جب نمازی اپنی نماز سے کچھ بھول جائے ----- 226
- نماز ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا بیان، دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے سے قبل نمازی جتنی نماز پڑھ چکا تھا اس پر بناء کرنا جائز ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ ----- 227
- نماز مکمل ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنے والے پر سہو

يَشْكُ فِيهِ الْمُصَلِّي

٤٢٦..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ

الَّتَيْنِ يَسْجُدُهُمَا الشَّاكُّ فِي صَلَاتِهِ

٤٢٧..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ رُكُوعِ هَذِهِ الرُّكْعَةِ

وَسُجُودِهَا الَّتِي يُصَلِّيْهَا لِتَمَامِ صَلَاتِهِ أَوْ نَافِلَتِهِ .

٤٢٨..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيِّ يَشْكُ فِي صَلَاتِهِ

وَلَهُ تَحَرُّيٌّ ، وَالْأَمْرُ بِالْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرُّيِّ إِذَا كَانَ

قَلْبُهُ إِلَى أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ أَمِيلٌ ، وَكَانَ أَكْثَرَ طَرَفِهِ أَنَّهُ

قَدْ صَلَّى مَا الْقَلْبُ إِلَيْهِ أَمِيلٌ

٤٢٩..... بَابُ ذِكْرِ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ

الْجُلُوسِ سَاهِيًا ، وَالْمَضْيِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا

اسْتَوَى الْمُصَلِّيُّ قَائِمًا ، وَإِجَابِ سَجْدَتِي

السَّهْوِ عَلَى قَاعِلِهِ .

٤٣٠..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصَلِّيَّ إِذَا قَامَ مِنَ

الرُّكْعَتَيْنِ فَاسْتَوَى قَائِمًا ، ثُمَّ ذُكِرَ بِتَسْبِيحِ أَنَّهُ نَاسٍ

لِلْجُلُوسِ ، أَنَّ عَلَيْهِ الْمَضْيَ فِي صَلَاتِهِ ، تَرَكَ

الرُّكُوعَ إِلَى الْجُلُوسِ ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ قَبْلَ

السَّلَامِ .

٤٣١..... بَابُ الْأَمْرِ بِسَجْدَتِي السَّهْوِ إِذَا نَسِيَ

الْمُصَلِّيُّ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ .

٤٣٢..... بَابُ التَّسْلِيمِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ سَاهِيًا فِي

الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ أَوِ الْعِشَاءِ وَإِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلَى مَا

قَدْ صَلَّى الْمُصَلِّيُّ قَبْلَ تَسْلِيمِهِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ

سَاهِيًا . وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ السَّلَامَ سَاهِيًا قَبْلَ

الْفَرَاعِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا تُفْسِدُ الصَّلَاةَ .

٤٣٣..... بَابُ إِجَابِ سَجْدَتِي السَّهْوِ عَلَى

کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کرے گا، پہلے نہیں ----- 227

ذوالیدین کے قصے میں مروی اس حدیث کا بیان ----- 239

نماز مغرب میں بھول کر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے کا بیان، اور نماز میں بھول کر کلام کرنے اور عمداً کلام کرنے کے درمیان فرق کی دلیل کا بیان ----- 245

نماز ظہر، عصر یا عشاء کی تیسری رکعت میں بھول کے تشهد بیٹھنے اور سلام پھیرنے کا بیان ----- 247

اس نمازی کا بیان جو بھول کر پانچ رکعت پڑھ لیتا ہے --- 248

بھول کر گفتگو کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدوں میں سنت نبوی کا بیان ----- 251

سہو کے دو سجدے کرنے کے بعد سلام پھیرنے کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دو سجدے (نماز سے) سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں --- 253

سہو کے دو سجدوں کے بعد تشهد کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں ----- 254

سہو کے دو سجدوں کو مُرْغَمَتَيْنِ (دو ذلیل و رسوا کرنے والے) کا نام دینے کا بیان، کیونکہ یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں ----- 255

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی ایک رکعت یا تین رکعات (امام کے ساتھ) چھوٹ جائیں تو امام کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی اور تیسری رکعت میں اس کے بیٹھنے سے اس پر سہو کے دو سجدے واجب نہیں ہوتے ----- 255

نماز وتر اور اس میں سنتوں کے ابواب کا مجموعہ --- 258

ان احادیث کا بیان جو اس بات کی صریح نص اور دلیل ہیں کہ نماز وتر فرض نہیں ہے ----- 258

الْمُسْلِمِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ سَاهِيًا، وَالذَّلِيلِ
أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ إِنَّمَا يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّي
بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلَ.

۴۳۴..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيٍ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ
۴۳۵..... بَابُ ذِكْرِ التَّسْلِيمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ
الْمَغْرِبِ سَاهِيًا، وَالذَّلِيلِ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الْكَلَامِ
فِي الصَّلَاةِ سَاهِيًا وَبَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَامِدًا
۴۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الْجُلُوسِ فِي الثَّلَاثَةِ، وَالتَّسْلِيمِ
مِنْهَا سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ أَوْ الْعِشَاءِ
۴۳۷..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّي يَصَلِّي خَمْسَ
رَكَعَاتٍ سَاهِيًا.

۴۳۸..... بَابُ ذِكْرِ السَّنَةِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ
الْكَلَامِ سَاهِيًا
۴۳۹..... بَابُ السَّلَامِ بَعْدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ إِذَا
سَجَدْتُهُمَا الْمُصَلِّي بَعْدَ السَّلَامِ.
۴۴۰..... بَابُ التَّشْهَدِ بَعْدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ إِذَا
سَجَدْتُهُمَا الْمُصَلِّي بَعْدَ السَّلَامِ.
۴۴۱..... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ سَجْدَتِي السَّهْوِ
الْمُرْغَمَتَيْنِ، إِذْ هُمَا تُرْغَمَانِ الشَّيْطَانِ.

۴۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّسْبُوقَ
بِرَكَعَةٍ أَوْ ثَلَاثٍ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ
يَجْلُوسِهِ فِي الْأُولَى وَالثَّلَاثَةِ افْتِدَاءً بِأَمَامِهِ

جَمَاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْوُتْرِ وَمَا فِيهِ مِنَ السَّنَنِ
۴۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ وَالذَّلَاةِ
عَلَى أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

- پڑھنے سے پہلے اسے صبح ہو جائے ----- 275
- نبی اکرم ﷺ سے فجر کے بعد وتر پڑھنے کے متعلق مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ----- 277
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے گھر گزارا تھی، اس رات آپ نے پہلی فجر کے طلوع کے بعد وتر ادا کیے تھے، اس فجر کے بعد رات ہوتی ہے، دن نہیں ----- 278
- ایک رات میں نمازی کو دو بار وتر پڑھنے کی ممانعت کا بیان کیونکہ دو بار وتر پڑھنے والے کی رات کی نماز جفت ہو جائے گی، وتر نہیں رہے گی ----- 287
- وتر کے بعد نماز (نفل) پڑھنے کی رخصت کا بیان ----- 288
- ان دو رکعت میں قراءت کا بیان جو نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کرتے تھے ----- 290
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتروں کے بعد نماز ادا کرنا ہر اس شخص کے لیے جائز ہے جو وتروں کے بعد نماز پڑھنا چاہتا ہو --- 291
- نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) اور ان میں مذکور سنتوں کے ابواب کا مجموعہ ----- 293
- نماز فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان کہ وہ ساری دنیا سے بہتر ہیں ----- 293
- نبی مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرنے میں جلدی کرنے کا بیان ----- 294
- اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہؓ نے ”خیر کے کام“ سے نوافل مراد لیے ہیں فرض نہیں کیونکہ لفظ ”خیر“ فرض اور نفل دونوں پر بولا جاتا ہے ----- 294
- اس بات کا بیان کہ نماز فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم مندوب اور مستحب ہے فرض و واجب کرنے کے لیے نہیں ----- 295

- يُصْبِحُ أَنْ يُوتِرَ .
- ٤٥٧..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيٍ فِي وَتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَجْرِ مُجْمَلٌ غَيْرُ مَفْسَّرٍ
- ٤٥٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْتَرَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي بَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيهَا عِنْدَهُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ طُلُوعِهِ لَيْلٌ لَا نَهَارًا
- ٤٥٩..... بَابُ الرَّجْحِ أَنْ يُوتِرَ الْمُصَلِّيَ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَيْنِ إِذَا الْمُوْتِرُ مَرَّتَيْنِ تَصِيرُ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ شَفَعًا لَا وَتْرًا
- ٤٦٠..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْوَتْرِ
- ٤٦١..... بَابُ ذِكْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوَتْرِ
- ٤٦٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْوَتْرِ مَبَاحَةٌ لِجَمِيعٍ مَنْ يُرِيدُ الصَّلَاةَ بَعْدَهُ .
- جَمَاعُ أَبْوَابِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ السُّنَنِ
- ٤٦٣..... بَابُ فَضْلِ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ إِذْ هُمَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا
- ٤٦٤..... بَابُ الْمَسَارَعَةِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفِيِّ ﷺ .
- ٤٦٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ بِقَوْلِهَا: الْخَيْرِ النَّوَافِلَ دُونَ خَيْرِ الْفَرِيضَةِ إِذَا سُمَّ الْخَيْرُ فَذَيْقُ عَلَى الْفَرِيضَةِ وَالنَّافِلَةِ جَمِيعًا
- ٤٦٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ أَمْرٌ نَدْبٌ وَاسْتِحْبَابٌ لَا أَمْرٌ قَوْضٍ وَإِجَابٌ

نماز فجر کی دو رکعات (سنت) کے وقت کا بیان ----- 295
 نبی مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا میں نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات کو مختصر اور ہلکا ادا کرنا مستحب ہے کیونکہ سنت نبوی کی اتباع - 296
 نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھنا مستحب ہے ----- 297

نماز فجر کی دو سنتوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ ایک آیت کی تلاوت کرنا جائز ہے اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ نفل نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ تین آیات سے کم تلاوت کافی نہیں ہوگی ----- 298

نماز فجر کی دو سنتیں جب نمازی صبح کی نماز سے پہلے نہ پڑھ سکے تو وہ نماز کے بعد اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھ سکتا ہے - 299

جب آدمی فجر کی دو سنتیں بھول جائے تو انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد قضا کرنے کا بیان ----- 299

سورج طلوع ہونے کے بعد فجر کی دو سنتوں کو قضا کرنے کا بیان جبکہ نمازی انہیں ادا کرنے سے سویا رہ جائے اور سورج طلوع ہونے کے بعد بیدار ہو ----- 300

نماز فجر کی دو سنتوں کے بعد دعائے مانگنے کا بیان ----- 301

فجر کی دو سنتوں کے بعد (دائیں کروٹ کے بل) لیٹنا مستحب ہے ----- 304

فجر کی دو سنتوں کے بعد نہ لیٹنے کی رخصت کا بیان ----- 305

اقامت ہونے کے بعد فجر کی دو سنتیں پڑھنا منع ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کے فرض ادا کرنے کے دوران انہیں ادا کیا جا سکتا ہے۔ ----- 306

۶۶۷..... بَابُ وَفَيْتَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ
 ۶۶۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْفِيفِ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اِفْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفَى ﷺ .
 ۶۶۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ فِي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ .

۴۷۰..... بَابُ اِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي رَكَعَتِي الْفَجْرِ، فِي كُلِّ رَكَعَةٍ مِنْهُمَا بِآيَةٍ وَاحِدَةٍ سِوَى الْفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يُجْزِئُ أَنْ يُقْرَأَ فِي رَكَعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّطَوُّعِ بِأَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتِ سِوَى الْفَاتِحَةِ

۴۷۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَنْ يَصَلِّيَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِذَا قَاتْنَا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

۴۷۲..... بَابُ قِضَاءِ رَكَعَتِي الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِذَا نَسِيَهُمَا الْمَرْءَ

۴۷۳..... بَابُ قِضَاءِ رَكَعَتِي الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِذَا نَامَ الْمَرْءُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .

۴۷۴..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ

۴۷۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ

۴۷۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ

۴۷۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَصَلِّيَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا تُصَلِّيَانِ وَ الْإِمَامُ يَصَلِّي الْقَرِيضَةَ .

رات کی نفل نماز (تہجد) کے ابواب کا مجموعہ ----- 309
 قیام اللیل (نماز تہجد) کے فرض و واجب ہونے کے بعد اس کی فرضیت
 کے منسوخ ہونے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان ----- 309
 اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی فرض منسوخ کر کے نفل بنا دیا جاتا
 ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ دوبارہ نفل کو منسوخ کر کے فرض بنا دیا
 جائے جیسا کہ ابتداء میں وہ فرض تھا ----- 310
 آدمی کا رات کی نماز کا عادی ہونے کے بعد اسے چھوڑ دینا نا
 پسندیدہ ہے ----- 311
 قیام اللیل ترک کرنا نا پسندیدہ ہے، اگرچہ وہ نفل ہی ہے، فرض
 نہیں ----- 312
 قیام اللیل مستحب ہے، اس سے شیطان کی وہ گریں کھل جاتی ہیں
 جو وہ سونے والے پر لگاتا ہے، اس سے شیطان کی گریں کھل
 جانے کی وجہ سے وہ صبح کے وقت چاق و چوبند اور خوش مزاج ہوتا
 ہے ----- 313
 اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وضو کرنے کے بعد
 رات کے وقت دو رکعات پڑھنے سے وہ تمام گریں کھل جاتی ہیں
 جو شیطان سونے والے کی گدی پر لگاتا ہے ----- 314
 اس بات کی دلیل کا بیان کہ شیطان رات کے وقت عورتوں کی
 گدی پر گرہیں لگاتا ہے، جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں
 لگاتا ہے اور عورت بھی اپنے آپ سے شیطان کی گریں مرد کی
 طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے، وضو کرنے اور نماز پڑھنے سے کھول
 سکتی ہے ----- 315
 اس بات کی دلیل کا بیان کہ رات کی نماز فرض نماز کے بعد سب
 نمازوں سے افضل و اعلیٰ ہے ----- 315
 قیام اللیل کی ترغیب کا بیان کیونکہ یہ نیک لوگوں کی عادت، اللہ
 عزوجل کی قربت کے حصول کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور

جُمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ
 ٤٧٨..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ نُسُخِ قَرُضِ قِيَامِ اللَّيْلِ
 بَعْدَ مَا كَانَ قَرُضًا وَاجِبًا.

٤٧٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْقَرُضَ قَدْ
 يُنْسَخُ فَيُجْعَلُ الْقَرُضُ تَطَوُّعًا، وَجَائِزٌ أَنْ يُنْسَخَ
 التَّطَوُّعُ ثَانِيًا فَيُقَرَّرُ الْقَرُضُ الْأَوَّلُ كَمَا كَانَ فِي
 الْإِبْتِدَاءِ قَرُضًا.

٤٨٠..... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا كَانَ
 الْمَرُؤُ قَدِ اعْتَادَهُ.

٤٨١..... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ
 تَطَوُّعًا لَا قَرُضًا.

٤٨٢..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ اللَّيْلِ يَحُلُّ عَقْدَ
 الشَّيْطَانِ الَّتِي يَعْقِدُهَا عَلَى النَّائِمِ فَيُصْبِحُ نَشِيطًا
 طَيِّبَ النَّفْسِ يَحُلُّ عَقْدَ الشَّيْطَانِ عَنْ نَفْسِهِ

٤٨٣..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ
 صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْوُضُوءِ تَحِلَّانِ الْعُقْدَ
 كُلَّهَا الَّتِي يَعْقِدُهَا الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ النَّائِمِ

٤٨٤..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَعْقِدُ عَلَى
 قَافِيَةِ الْبَيْسَاءِ كَعُقْدَةِ عَلَى قَافِيَةِ الرِّجَالِ بِاللَّيْلِ،
 وَأَنَّ الْمَرَأَةَ تَحِلُّ عَنْ نَفْسِهَا عَقْدَ الشَّيْطَانِ بِذِكْرِ
 اللَّهِ وَالْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ كَالرِّجُلِ سِوَاءَ

٤٨٥..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ
 أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْقَرِيبَةِ

٤٨٦..... بَابُ التَّحْرِيطِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ إِذْ هُوَ
 دَأْبُ الصَّالِحِينَ وَقُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَكْفِيرٌ

گناہوں سے روکتا ہے ----- 316

رات کے قیام کا بیان، اگرچہ آدمی بیماری اور تکلیف میں مبتلا ہو، جبکہ

وہ بیماری اور تکلیف کے باوجود قیام کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ - 317

جب آدمی بیمار ہو جائے یا سستی محسوس کرے تو رات کی نماز بیٹھ کر

پڑھنا مستحب ہے ----- 317

رات کی نماز (تہجد) کے لیے آدمی کو جگانا مستحب ہے --- 318

قرأت کی کم سے کم مقدار کا بیان جو قیام اللیل میں کافی ہوگی 320

رات کی نماز (تہجد) میں سو آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا

بیان، کیونکہ ایک رات میں سو آیات تلاوت کرنے والا غافلوں

میں نہیں لکھا جاتا ----- 320

ایک رات میں دو سو آیات پڑھنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ دو سو

آیات پڑھنے والا فرمانبردار مخلصین میں لکھ دیا جاتا ہے -- 321

رات میں ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، اگر

اس بارے میں مروی روایت صحیح ہو، کیونکہ مجھے ابوسویہ کی تعدیل

یا جرح معلوم نہیں ہے۔ ----- 321

رات کے آخری چھ حصے سے پہلے نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت کا

بیان ----- 322

قبولیت کی امید کے ساتھ رات کے آخری نصف حصے میں دعا

مانگنا مستحب ہے ----- 323

نماز تہجد کے لیے خاندان کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاندان کو

جگانے کی فضیلت کا بیان۔ ----- 324

نماز تہجد کے لیے اٹھ کر مسواک کرنے کا بیان ----- 325

تہجد کی نماز کی ابتداء دو ہلکی اور مختصر رکعات سے کرنے کا بیان 325

نماز تہجد کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور دعا مانگنے

کا بیان ----- 326

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نماز تہجد کے آغاز

السَّيَّاتِ وَمُنَهَّاءِ عَنِ الْأَثْمِ

۴۸۷..... بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَجَعًا

مَرِيضًا إِذَا قَدَّرَ عَلَى الْقِيَامِ مَعَ الرَّجْعِ وَالْمَرَضِ .

۴۸۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَاعِدًا إِذَا

مَرِيضَ الْمَرْءَ أَوْ كَسِيلَ

۴۸۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِيقَاطِ الْمَرْءِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

۴۹۰..... بَابُ ذِكْرِ أَقَلِّ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي

قِيَامِ اللَّيْلِ

۴۹۱..... بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ قِرَاءَةِ مِائَةِ آيَةٍ فِي

صَلَاةِ اللَّيْلِ، إِذْ قَارَأَ مِائَةَ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَا يُكْتَبُ

مِنَ الْغَافِلِينَ

۴۹۲..... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ مِائَتَيْ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ إِذْ

قَارَأَتْهَا يُكْتَبُ مِنَ الْقَائِمِينَ الْمُخْلِصِينَ .

۴۹۳..... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ أَلْفِ آيَةٍ إِنْ صَحَّ

الْخَبْرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ أَبَا سُوَيْبَةَ بَعْدَ آيَةِ وَلَا جَرَحَ .

۴۹۴..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَبْلَ السُّدُسِ

الْآخِرِ .

۴۹۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي النِّصْفِ

اللَّيْلِ الْآخِرِ رَجَاءَ الْإِحْبَابَةِ

۴۹۶..... بَابُ فَضْلِ إِيقَاطِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةَ

زَوْجَهَا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

۴۹۷..... بَابُ التَّسْوُكِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

۴۹۸..... بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

۴۹۹..... بَابُ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ وَالدُّعَاءِ

عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

۵۰۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا

کے لیے یہ حمد و ثناء اور دعا تکبیر کہنے کے بعد پڑھتے تھے، تکبیر سے پہلے نہیں۔ 327

نماز تہجد کی ابتدا میں حق کے اختلافی امور میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت و راہنمائی کی دعا مانگنا مستحب ہے۔ 328

نماز تہجد اور دیگر نمازوں میں طویل قیام کی فضیلت کا بیان۔ 329

نماز تہجد میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان۔ 330

نماز تہجد میں قراءت خوب ٹھہر ٹھہر کر خوش الحانی کے ساتھ کرنے کا بیان۔ 333

نماز تہجد میں کچھ قراءت بلند آواز کے ساتھ اور کچھ قراءت آہستہ آواز سے کرنا جائز ہے۔ 333

نماز تہجد میں جہری قراءت کرنے کی کیفیت کا بیان۔ 334

نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت کا بیان جبکہ بلند آواز سے قراءت کرنے سے آہستہ آواز سے قراءت کرنے والے نمازیوں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ 336

نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر کی قراءت کرنا مستحب ہے۔ اگر ابولہبہ راوی کی حدیث سے دلیل لینا جائز ہو، کیونکہ مجھے اس کی تعدیل اور جرح کا علم نہیں ہے۔ 337

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی تہجد کی تعداد رکعات کا بیان۔ 337

اس روایت کا بیان جسے بعض کہہ لیں لوگ حضرت ابن عباس کی سابقہ روایت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ 338

اس سلسلے کی تیسری روایت کا بیان، میرا خیال ہے کہ تبرعلمی سے محروم شخص کے دل میں یہ بات آئے گی کہ یہ روایت گذشتہ دو

كَانَ يَحْمَدُ بِهَذَا التَّحْمِيدِ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ لِإِفْتِاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ لَا قَبْلُ.

۵۰۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَدَايَةَ لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ عِنْدَ افْتِتاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

۵۰۲..... بَابُ فَضْلِ طَوْلِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

۵۰۳..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

۵۰۴..... بَابُ التَّرْتُّلِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

۵۰۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْمُخَافَةِ بِبَعْضِهَا فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

۵۰۶..... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

۵۰۷..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا تَأَذَى بِالْجَهْرِ بَعْضُ الْمُصَلِّينَ غَيْرَ الْجَاهِرِ بِهَا

۵۰۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ كُلِّ لَيْلَةٍ اسْتِثْنَاءًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا يَجُوزُ الْأَحْتِجَاجُ بِخَبْرِهِ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَلَا جَرِحَ

۵۰۹..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ بِذِكْرِ خَيْرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مَفْسَرٍ بِحَسْبِ

۵۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الَّذِي قَدْ يُخِيلُ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ خَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا الَّذِي ذَكَرْتَهُ.

۵۱۱..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ ثَالِثِ أَخَاكَ يَسْبِقُ إِلَى قَلْبِ بَعْضِ مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ الْعِلْمَ أَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبْرَيْنِ

ابواب میں مذکورہ روایات کے خلاف ہے ----- 339

اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین احادیث جو
میں نے ذکر کی ہیں، وہ باہم متعارض اور متضاد نہیں ہیں -- 339

نماز تہجد کی دن کے وقت قضا کرنے کا بیان جبکہ وہ بیماری،
مشغولیت یا نیند کی وجہ سے فوت ہوگئی ہو ----- 341

دن کے اس وقت کا بیان جس میں آدمی اپنی چھوٹی ہوئی نماز تہجد
ادا کر لے تو وہ نماز تہجد کی فضیلت اور اجر و ثواب کو پالے گا 342

نماز تہجد کی نیت کرنے والے کا بیان، جب اس پر نیند غالب آ
جائے اور وہ نماز تہجد ادا نہ کر سکے ----- 343

دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعۃ المبارک کی رات کو نماز تہجد کے
لیے مخصوص کرنا منع ہے ----- 346

نظلی نماز میں میانہ روی اور اعتدال اختیار کرنے کے حکم کا بیان،
اور نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ نظلی عبادت کا بوجھ ڈالنا

ناپسندیدہ ہے ----- 347

نفل نماز بکثرت اور لمبے قیام کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے تاکہ بندہ
اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کر سکے 350

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نظلی نمازوں کے
ابواب کا مجموعہ ----- 354

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ فرض نمازوں سے پہلے اور ان
کے بعد نفل نماز کی فضیلت کا بیان ----- 354

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے ذکر کی تھی،
اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ”ہر روز

میں“ سے مراد ہر دن اور رات مراد ہے۔ اور فرض نمازوں سے
پہلے اور ان کے بعد نفل رکعات کی تعداد کا بیان ----- 356

الَّذِينَ ذَكَرْتُهُمَا قَبْلُ فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمِينَ .

۵۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذِهِ
الْأَخْبَارَ الثَّلَاثَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا لَيْسَتْ بِمُتَضَادَّةٍ وَلَا
مُتَهَاتِرَةٍ .

۵۱۳..... بَابُ قَضَاءِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ إِذَا فَاتَتْ
لِمَرَضٍ أَوْ شُغْلٍ أَوْ نَوْمٍ

۵۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ الَّذِي يَكُونُ
السَّمْرُ فِيهِ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ إِذَا فَاتَتْ فَصَلَّاهَا
فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ .

۵۱۵..... بَابُ ذِكْرِ النَّوَاوِي قِيَامَ اللَّيْلِ فَيَعْلِبُهُ النَّوْمُ
عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ .

۵۱۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ أَنْ تَخُصَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

۵۱۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِفْتِصَادِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ
وَكَرَاهَةِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيقُهُ مِنَ
التَّطَوُّعِ .

۵۱۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَتِهَا وَطَوْلِ الْقِيَامِ
فِيهَا يَشْكُرُ اللَّهُ لِمَا يُوَلِّي الْعَبْدَ مِنْ نِعْمَتِهِ وَإِحْسَانِهِ .

جُمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

قَبْلَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ

۵۱۹..... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ
وَبَعْدَهُنَّ بِلَفْظَةِ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

۵۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِظَةِ الْمُجْمَلَةِ
الَّتِي ذَكَرْتُهَا وَالِدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ يَقُولُهُ: فِي كُلِّ يَوْمٍ، أَى فِي
كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَعَ بَيَانِ عَدَدِ هَذِهِ الرُّكْعَاتِ قَبْلَ

الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ

نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں نفل نماز کی فضیلت کا بیان -- 358

نماز عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان ---- 359

نماز مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز کی فضیلت کا بیان 359

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نبی اکرم ﷺ کی نماز کا

بیان ----- 361

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نماز گھروں میں پڑھنا

مستحب ہے ----- 362

مغرب کے بعد دو رکعات گھروں میں پڑھنے کے حکم کا بیان،

ایک ایسے لفظ کے ساتھ جس سے کم علم لوگوں کو یہ گمان ہو سکتا ہے

کہ یہ دو رکعات مسجد میں ادا کرنے والا گناہ گار ہے۔ کیونکہ نبی

اکرم ﷺ نے انہیں گھروں میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے 363

نماز مغرب کے بعد دو رکعت گھروں میں پڑھنے کے نبی

اکرم ﷺ کے حکم کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان، اور اس

بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ حکم بطور استحباب تھا، وجوبی حکم

نہیں تھا، کیونکہ نفل نماز گھروں میں ادا کرنا مساجد میں ادا کرنے

سے افضل ہے ----- 364

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے فرض نمازوں

کے علاوہ، اپنے گھر میں نماز پڑھنے کو مسجد میں نماز پڑھنے سے

زیادہ پسند کیا ہے کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ، گھر میں نماز پڑھنا

مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے ----- 365

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث کے ابواب

کا مجموعہ ----- 367

گھروں میں نفل نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور گھروں کو قبرستان

بنانے کی ممانعت کہ ان میں نماز ہی نہ پڑھی جائے اور یہ حدیث

قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی دلیل ہے ----- 367

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں بعض

۵۲۱..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلَاةِ

الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا

۵۲۲..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۵۲۳..... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

۵۲۴..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الْمَكْتُوباتِ

وَبَعْدَهُنَّ

۵۲۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ

الْمَكْتُوباتِ وَبَعْدَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ

۵۲۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يَرْكَعَ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوتِ بِلَفْظِ أَمْرٍ قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ

مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ الْعِلْمَ أَنَّ مُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ

عَاصٍ ، إِذِ النَّبِيِّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْبُيُوتِ .

۵۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الْمُفَسِّرِ لِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ

بِأَنْ تُصَلِّيَ الرَّكَعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوتِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِذَلِكَ أَمْرٌ اسْتِحْبَابٌ لَا

أَمْرٌ إِجْبَابٌ ، إِذْ صَلَاةُ النَّوَافِلِ فِي الْبُيُوتِ أَفْضَلُ

مِنَ النَّوَافِلِ فِي الْمَسَاجِدِ

۵۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّمَا اسْتَحَبَّ الصَّلَاةَ فِي الْبَيْتِ عَلَى الصَّلَاةِ فِي

الْمَسْجِدِ خِلا الْمَكْتُوبَةِ ، إِذْ الصَّلَاةُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ إِلا الْمَكْتُوبَةَ مِنْهَا .

جُمَاعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ غَيْرِ مَا تَقَدَّمَ

ذِكْرُنَا لَهَا

۵۲۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوتِ وَالنَّهْيِ

عَنِ اتِّخَاذِ الْبُيُوتِ قُبُورًا فَبِتَحَامِي الصَّلَاةِ فِيهِنَّ ، وَهَذَا

الْحَبْرُ دَالٌّ عَلَى الرَّجْحِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

۵۳۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

نفل نمازوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ساری نفلی نماز کا حکم نہیں دیا۔----- 367

گھروں میں کچھ نماز پڑھ کر انہیں عزت و شرف دینے کے حکم کا بیان۔----- 368

بے وضو ہونے والے شخص کے ہر وضو کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان۔----- 369

آدمی سے گناہ سرزد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مستحب ہے تاکہ وہ نماز اس گناہ کا کفارہ بن جائے۔----- 370

دن اور رات کی ہر نفل نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا بیان۔----- 370

ان روایات کا بیان جو اس شخص کے دعوے کے خلاف صریح نص اور دلیل ہیں جو کہتا ہے کہ دن کی نفل نماز چار رکعات ہے، دو دو نہیں۔----- 371

نماز تسبیح کا بیان، اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو، کیونکہ اس سند کے بارے میں میرادل مطمئن نہیں ہے۔----- 381

ترغیب و ترہیب والی نماز کا بیان۔----- 382

نماز استخارہ کا بیان۔----- 386

نماز چاشت اور اس میں جو مسنون چیزیں ہیں ان کے ابواب کا مجموعہ۔----- 387

چاشت کی نماز پر محافظت کی وصیت کا بیان۔----- 387

نماز چاشت کی فضیلت کا بیان کیونکہ یہی صلوة اوابین (بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کی نماز) ہے۔----- 388

نماز چاشت کی فضیلت کا بیان اور اس بات کا بیان کہ چاشت کی دو رکعات اس صدقے سے کفایت کر جاتی ہیں جو ہر روز انسانی جوڑوں پر واجب ہوتا ہے۔----- 389

انسانی جوڑوں کی اس تعداد کا بیان جن پر صدقہ واجب ہوتا ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمْرٌ بَأَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ الصَّلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي النِّيَّاتِ لَا كُلُّهَا

۵۸۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِكْرَامِ النِّيَّاتِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فِيهَا .

۵۳۲..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي عَقَبِ كُلِّ وُضُوءٍ بِتَوَضُّؤِهِ الْمُحَدِّثُ

۵۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الذَّنْبِ يُحَدِّثُهُ الْمَرَأَةُ إِذَا كَانَتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ كَفَّارَةً لِمَا أَحَدَتْ مِنَ الذَّنْبِ .

۵۳۴..... بَابُ التَّسْلِيمِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيعًا

۵۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ وَالِدَالَّةِ عَلَى خِلَافِ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ تَطَوُّعَ النَّهَارِ أَرْبَعًا لَا مَثْنَى

۵۳۶..... بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ شَيْءٌ

۵۳۷..... بَابُ صَلَاةِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ

۵۳۸..... بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِحَارَةِ

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الضُّحَى وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ

۵۳۹..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى

۵۴۰..... بَابُ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحَى إِذْ هِيَ صَلَاةُ الْأَوَابِينَ

۵۴۱..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحَى وَالْبَيَانِ أَنَّ رَكْعَتَيْ الضُّحَى تُجْزِيءُ مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَى سُلَامَى الْمَرْءِ فِي كُلِّ يَوْمٍ

۵۴۲..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ السُّلَامَى وَهِيَ الْمَقَاصِلُ

اور چاشت کی دو رکعت ان جوڑوں پر واجب صحت سے کافی ہو جاتی ہیں ----- 389

چاشت کی نماز کو لیٹ کرنے کے استحباب کا بیان ----- 390

چاشت کی نماز میں قبولیت کی امید پر اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا بیان ----- 391

سفر سے واپسی پر نماز چاشت پڑھنے کا بیان ----- 392

نماز چاشت باجماعت ادا کرنے کا بیان، اور اس میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نماز چاشت ادا کی ہے۔ ----- 394

چاشت کے وقت نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان، اور یہ اس بات کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں کہ حکم اس خبر دینے والے کی خبر کے مطابق لگایا جائے گا جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دیتا ہے نہ کہ اس کی خبر کے مطابق جو کسی چیز کی نفی کر رہا ہو ----- 395

سفر میں نماز چاشت پڑھنے کا بیان، اور یہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نماز چاشت ادا فرمائی ہے ----- 395

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی جو آٹھ رکعات ادا فرمائیں، آپ ان میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے ----- 396

نماز چاشت میں قیام، رکوع اور سجدہ برابر مقدار میں کرنے کا بیان ----- 397

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ ----- 398

نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنے والے کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے کم ہو جانے کا بیان ----- 398

بیٹھ کر نماز پڑھنے کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی اس خصوصیت

الَّتِي عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ الَّتِي تُجْزَى رَكَعَتَا الضُّحَى مِنْ الصَّدَقَةِ الَّتِي عَلَى تِلْكَ الْمَفَاصِلِ كُلِّهَا

۵۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الضُّحَى

۵۴۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاةِ الضُّحَى رِجَاءَ الْإِجَابَةِ

۵۴۵..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى عِنْدَ الْفُتُومِ مِنَ السَّفَرِ

۵۴۶..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي الْجَمَاعَةِ، وَفِيهِ بَيَانٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ صَلَّى الضُّحَى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يُقَدِّمُ فِيهِ مِنَ الْغَيْبَةِ

۵۴۷..... بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الضُّحَى، وَهَذَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ الْحُكْمَ لِلْمُخِيرِ الَّذِي يُخِيرُ بِكُونَ الشَّيْءِ لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ

۵۴۸..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ صَلَّى الضُّحَى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يُقَدِّمُ فِيهِ مِنَ الْغَيْبَةِ

۵۴۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ رَكَعَاتِ اللَّائِي صَلَّاهُنَّ صَلَاةَ الضُّحَى

۵۵۰..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي صَلَاةِ الضُّحَى.

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا

۵۵۱..... بَابُ تَفْصِيرِ أَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ فِي التَّطَوُّعِ

۵۵۲..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ بِهِ

کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ کو عطا کی ہے کہ آپ کی بیٹھ کر ادا کی گئی نماز کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر ادا کی گئی نماز کے برابر بنایا ہے ----- 398

نماز میں چارزانو بیٹھنے کا بیان جبکہ نمازی بیٹھ کر نماز پڑھے 399

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ نمازی کو کوئی ایسی بیماری یا تکلیف بھی نہ ہو جس کے باعث وہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو ----- 400

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ جب عمر زیادہ ہو گئی اور لوگوں (کی پریشانی اور فکر) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو آپ کسی مرض کے بغیر بھی اکثر نفل نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے -- 400

جب آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنے کا بیان ----- 401

ایک ہی رکعت میں کچھ قراءت بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے ----- 402

نبی اکرم ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کے متعلق مروی اس حدیث کا بیان جس کے بارے میں بعض علمائے کرام کا خیال ہے کہ وہ حدیث ہماری ذکر کردہ حدیث کے خلاف ہے -- 403

لیٹ کے نماز پڑھنے والے کے اجر و ثواب میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے اجر و ثواب سے کمی کا بیان ----- 406

لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی کیفیت کا بیان، عوام کے خیال کے برخلاف، کیونکہ عوام لیٹ کر نماز پڑھنے والے پر چٹ لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے لیٹ کر نماز پڑھنے والے کو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے ---- 407

سفر میں نفل نماز پڑھنے کے متعلق ابواب کا مجموعہ - 409

مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز پڑھنے کا بیان، ان علماء کے

نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفَى فِي الصَّلَاةِ قَاعِدًا فَجَعَلَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا كَالصَّلَاةِ قَائِمًا فِي الْأَجْرِ .

۵۵۳..... بَابُ التَّرْبُعِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِسًا .

۵۵۴..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِالْمَرْءِ عِلَّةٌ مِنْ مَرَضٍ لَا يَفْقِدُ عَلَى الصَّلَاةِ قَائِمًا .

۵۵۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُمُ مِنَ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ مَرَضٌ بَعْدَمَا أَسَنَّ وَحَطَمَهُ النَّاسُ .

۵۵۶..... بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِسًا .

۵۵۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجُلُوسِ لِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ لِبَعْضٍ فِي الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ .

۵۵۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِفَةِ صَلَاتِهِ جَالِسًا، حَسِبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُ خِلَافُ هَذَا الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ .

۵۵۹..... بَابُ تَقْصِيرِ أَجْرِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ عَنْ أَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ .

۵۶۰..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْعَامَّةُ، إِذِ الْعَامَّةُ إِنَّمَا تَأْمُرُ الْمُصَلِّيَّ مُضْطَجِعًا أَنْ يُصَلِّيَ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُصَلِّيَّ مُضْطَجِعًا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبِ

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ .

۵۶۱..... بَابُ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ لِلْمُسَافِرِ خِلَافَ

مذہب کے برخلاف جو مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز کو
مکروہ قرار دیتے ہیں ----- 409

سفر میں فرض نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان ----- 409

منازل (پڑاؤ کی جگہ) سے رخصتی کے وقت سفر میں نفل نماز پڑھنے
کا بیان ----- 415

سفر کے دوران رات کے وقت نفل نماز زمین پر ادا کرنے
کا بیان ----- 416

سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر بیٹھ کر پڑھنے کے ابواب
کا مجموعہ ----- 417

سفر میں سواری پر وتر پڑھنا جائز ہے، سواری کا منہ جدھر بھی ہو، اس
شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ وتر کا حکم فرض نماز کا ہے
اور وتر فرض نماز کی طرح سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے --- 417

اس روایت کا بیان جس سے استحوالال کرنے میں بعض کم علم
لوگوں سے غلطی ہوئی ہے، ان کا خیال ہے کہ سواری پر وتر پڑھنا
جائز نہیں ہے ----- 417

سفر میں سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے خواہ سواری کا منہ سوار
سمیت جدھر بھی ہو ----- 420

ان علماء کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی
کریم ﷺ نے اپنی سواری پر نفل نماز صرف اس وقت پڑھی ہے
جب آپ کی سواری قبلہ رخ چل رہی ہوتی تھی ----- 421

سفر میں گدھوں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اس حدیث کے بارے
میں میرے دل میں یہ خیال آ رہا ہے کہ گدھانا پاک نہیں ہے
اگرچہ اس کا گوشت نہیں کھایا جاتا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنا
جائز نہیں ہے ----- 421

سفر میں سوار ہونے کی حالت میں نماز اشارے کے ساتھ پڑھنے

مَذْهَبٍ مَنْ كَرِهَ التَّطَوُّعَ لِلْمَسَافِرِ بِالنَّهَارِ

۵۶۲..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ صَلَاةِ
الْمَكْتُوبَةِ

۵۶۳..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ
تَوْدِيعِ الْمَنَازِلِ

۵۶۴..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ
عَلَى الْأَرْضِ

جُمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

۵۶۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي
السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالْمُصَلِّيِ الرَّاحِلَةُ ضِدًّا
قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ حُكْمَ الْوُتْرِ حُكْمُ الْفَرِيضَةِ وَأَنَّ
الْوُتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ كَصَلَاةِ الْفَرِيضَةِ

۵۶۶..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ غَلَطَ فِي الْأَحْتِجَاجِ بِهِ
بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَّبِعِ الْعِلْمَ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ الْوُتْرَ
عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

۵۶۷..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالرَّاكِبِ

۵۶۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدًّا قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا
تَوَجَّهَتْ بِهِ إِذَا كَانَتْ مُتَوَجَّهَةً نَحْوَ الْقِبْلَةِ

۵۶۹..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ
عَلَى الْحُمْرِ، وَيَخْطُرُ بِبَالِي فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ
عَلَى أَنَّ الْحِمَارَ لَيْسَ بِنَجَسٍ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْكَلُ
لِحُمِهِ إِذِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّجَسِ غَيْرُ جَائِزٍ

۵۷۰..... بَابُ الْإِيمَاءِ بِالصَّلَاةِ رَاكِبًا فِي السَّفَرِ

- 422 ----- کا بیان
سوار ہونے کی حالت میں نماز میں رکوع و سجود کرنے کی کیفیت کا
- 423 ----- بیان
ان اوقات کے ابواب کا مجموعہ جن میں نفل نماز پڑھنا
- 424 ----- منع ہے
صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد
- 424 ----- ذکر کے ساتھ جن سے مراد خاص ہے
غروب آفتاب تک نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے
- 424 ----- اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان
مبارک: ”صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز
نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک بھی کوئی نماز
نہیں ہے“ سے آپ کی مراد بعض نقلی نماز ہے، فرض نماز اور تمام
- 425 ----- نوافل مراد نہیں ہیں۔
سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت قصد و کوشش کے ساتھ
- 426 ----- نماز پڑھنا منع ہے
دو پہر کے وقت نفل نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان حتیٰ کہ سورج
- 427 ----- ڈھل جائے
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا نماز صبح کے بعد
- 433 ----- طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے
سے منع کرنا، یہ ایک خاص ممانعت ہے، عام نہیں، آپ کی مراد
بعض نقلی نمازوں سے منع کرنا تھا تمام نقلی نمازوں سے منع کرنا مراد
نہیں۔ اور میں گزشتہ باب میں یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس سے
- 437 ----- آپ کی مراد فرض نماز سے منع کرنا بھی نہیں تھا
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ عصر
کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد ان پر پیشگی اختیار کی ہے، عمل
پر پیشگی اختیار کرنے کی فضیلت کی وجہ سے
- اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جسے میں نے بیان کیا

۵۷۱..... بَابُ صِفَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ

رَأْبًا

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُنْهَى

عَنْ صَلَاةِ التَّنَطُّوعِ فِيهِنَّ

۵۷۲..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ

الشَّمْسُ بِذِكْرِ لَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

۵۷۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ

الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى

تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ صَلَاةِ التَّنَطُّوعِ لَا الْمَكْتُوبَةَ

وَجَمِيعَ التَّنَطُّوعِ

۵۷۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَحْرِيِ الصَّلَاةِ عِنْدَ

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

۵۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَطُّوعِ نِصْفَ النَّهَارِ

حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

۵۷۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ نَهْيَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ

نَهْيٌ خَاصٌّ لَا عَامٌّ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضُ التَّنَطُّوعِ لَا

كُلَّهُ، وَقَدْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ فِي الْبَابِ الَّذِي تَقَدَّمَ أَنَّهُ

لَمْ يَرِدْ بِهَذَا النَّهْيِ نَهْيًا عَنِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ

۵۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

دَاوَمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ بَعْدَمَا صَلَّاهُمَا

مَرَّةً لِفَضْلِ الدَّوَامِ عَلَى الْعَمَلِ.

۵۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفْسِّرِ لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ

- مسجد میں گم شدہ چیزوں کا اعلان کرنا منع ہے ----- 451
- مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو یہ بددعا دینے کے حکم کا بیان کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ واپس نہ دلائے ----- 451
- مساجد میں خرید و فروخت منع ہے ----- 453
- مسجد میں خرید و فروخت کرنے والوں کو یہ بددعا دینے کے حکم کا بیان کہ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہو اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی خرید و فروخت منع ہو جائے گی اگرچہ وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے ----- 453
- مساجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت کا بیان - میرے علم کے مطابق اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے ----- 454
- اس روایت کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں بعض اشعار پڑھنے سے منع کیا ہے - تمام قسم کے اشعار سے منع نہیں فرمایا ----- 454
- مسجد میں تھوکنے سے منع ہے جبکہ اسے دفن نہ کیا جائے ----- 456
- مسجد میں تھوک کر اسے دبانے کے حکم کا بیان تاکہ وہ تھوکنے کا کفارہ بن جائے ----- 456
- مسجد میں ناک کی ریش دبانے کے لیے گہرا گڑھا کھودنے کے حکم کا بیان ----- 457
- اس علت و سبب کا بیان جس کی بنا پر مسجد میں بلغم کو دبانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ یہ بلغم کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اسے تکلیف نہ پہنچائے ----- 457
- مسجد میں قبلہ رخ بلغم پھینکنا منع ہے ----- 458

۵۸۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَشْدِيقِ الضَّوَالِ فِي

الْمَسْجِدِ

۵۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالذُّعَاءِ عَلَى تَأْثِيقِ الضَّالَّةِ

فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يُؤَدِّيَهَا اللَّهُ عَلَيْهِ

۵۹۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي

الْمَسَاجِدِ

۵۹۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالذُّعَاءِ عَلَى الْمُتَبَايَعِينَ فِي

الْمَسْجِدِ أَنْ لَا تَرْتَحَّ تِجَارَتُهُمَا، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى

الْبَيْعِ يَتَعَقَّدُ وَإِنْ كَانَا عَاصِيَيْنِ بِفِعْلِهِمَا .

۵۹۳..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ إِنْشَادِ الشَّعْرِ فِي

الْمَسَاجِدِ بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ - عِلْمِي - خَاصٌّ .

۵۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ تَتَشَادُ بَعْضُ

الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا عَنْ جَمِيعِهَا

۵۹۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا

لَمْ يُدْفَنَ

۵۹۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِدَفْنِ الْبُرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

لِيَكُونَ كَقَارَةِ اللَّبْرِاقِ

۵۹۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْمَاقِ الْحَفْرِ لِلنُّخَامَةِ فِي

الْمَسْجِدِ

۵۹۸..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمْرٌ بِدَفْنِ

النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ أَمْرٌ بِهِ

كَى لَا يَتَأَذَى بِذَلِكَ النُّخَامَةِ مَوْمِنٌ أَنْ يُصْنَبَ

جِلْدُهُ أَوْ تَوْبَهُ فَيُؤَدِّيهِ .

۵۹۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنْحِيمِ فِي قِبْلَةِ

الْمَسْجِدِ

مسجد کے قبلہ میں بلغم لگی ہو تو اسے کھرج دینے کا بیان --- 459

مساجد سے تیروں کی پیکان تھامے بغیر گزرتا منع ہے --- 459

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے مسجد میں تیروں کے پیکان پکڑ کر

گزرنے کا حکم دیا گیا ہے --- 460

کسی آدمی کو مسجد میں اپنے لیے جگہ مخصوص کرنا منع ہے اور اس

میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسجد پر اسی کا حق ہے جو اس میں

پہلے آتا ہے۔ کسی شخص کو مسجد کے کسی حصے پر دوسرے کی نسبت

زیادہ حق حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے

شک مساجد اللہ کے لیے ہیں“ --- 461

کشادہ اور وسیع مساجد بنانے کے حکم کا بیان --- 461

مساجد کی تعمیر میں فخر و مہابت اور انہیں عبادت کے ساتھ آباد نہ

کرنا مکروہ ہے --- 462

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مساجد کے بارے میں فخر و مہابت کا

اظہار کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے --- 462

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کی

کیفیت کا بیان --- 463

مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان، کیونکہ یہ

نماز مساجد کے حقوق میں سے ہے --- 464

مساجد میں نماز پڑھے بغیر ان سے گزرتا مکروہ ہے، اور اس بات کا

بیان کہ یہ عمل قیامت کی نشانیوں میں سے ہے --- 465

جنسی شخص اور حائضہ عورت کا مسجد میں بیٹھنا منع ہے --- 466

مسجد میں نماز اور ذکر اللہ کے علاوہ مباح کاموں کے

البواب کا مجموعہ --- 467

مسجد حرام (بیت اللہ) کے علاوہ مسجد میں مشرکوں کو ٹھہرانا جائز

ہے جبکہ یہ چیز قرآن مجید اور ذکر الہی سننے کے بعد ان کے اسلام

۶۰۰..... بَابُ حَاكِ النَّخَامَةِ مِنْ قِبَلَةِ الْمَسْجِدِ

۶۰۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُرُورِ بِالسَّهَامِ فِي

الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ قَبْضٍ عَلَى نَصُولِهَا.

۶۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمْرٌ بِالْمَسَاكِ

عَلَى نِصَالِ السَّهْمِ إِذَا مَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ.

۶۰۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِطْطَانِ الرَّجُلِ الْمَكَانَ

مِنَ الْمَسْجِدِ، وَفِي هَذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الْمَسْجِدَ

لِمَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ، لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِمَوْضِعٍ مِنَ

الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنَّ

الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ﴾

۶۰۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَوْسِعَةِ الْمَسَاجِدِ إِذَا بُنِيَتْ.

۶۰۵..... بَابُ كَرَاهَةِ التَّبَاهِي فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

وَتَرْكِ عَمَارَتِهَا بِالْعِبَادَةِ فِيهَا

۶۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّبَاهِي فِي

الْمَسَاجِدِ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۶۰۷..... بَابُ صِفَةِ بِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِهِ.

۶۰۸..... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ

الْجُلُوسِ إِذْ هِيَ مِنْ حُقُوقِ الْمَسَاجِدِ

۶۰۹..... بَابُ كَرَاهَةِ الْمُرُورِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ

غَيْرِ أَنْ تُصَلَّى فِيهَا وَالْبَيَانُ أَنَّهُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۶۱۰..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ جُلُوسِ الْجُنْبِ

وَالْحَائِضِ فِي الْمَسْجِدِ

جُمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الْمَسْجِدِ

غَيْرِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللَّهِ

۶۱۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَنْزَالِ الْمُشْرِكِينَ

الْمَسْجِدَ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، إِذَا كَانَ ذَلِكَ

لانے کی امید دلائے اور ان کے دلوں کو خوب نرم کرنے کا باعث بن سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”ایمان والو! مشرک تو ہیں ہی پلید، لہذا وہ اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں“ ----- 467

مسجد حرام اور دیگر مساجد میں اہل ذمہ اور مشرکوں کے غلاموں کا داخل ہونا جائز ہے ----- 467

مسجد میں سونے کی رخصت کا بیان ----- 468

جنہی شخص کو مسجد میں بیٹھے بغیر گزرنے کی رخصت ہے --- 468

مسجد میں عورتوں کے لیے خیمے اور بانس کے حجرے بنانے کی رخصت کا بیان ----- 469

مسجد میں مریضوں کے لیے خیمے لگانے اور ان کی تیمارداری مسجد میں کرنے کی رخصت کا بیان ----- 470

بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کا بیان ----- 471

اس درمیانی نماز کا بیان جس کی حفاظت و نگہداشت کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان جملہ نمازوں کی حفاظت کے حکم کے بعد دوبارہ تاکید کے ساتھ دیا ہے جن میں یہ بھی شامل تھی ----- 472

نماز عشاء کے بعد جاگنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جن کی مراد خاص ہے ----- 474

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عشاء کے بعد گفتگو کے لیے جاگنے کی ممانعت ان کاموں کی وجہ سے ہے جو انسان کے لیے ضروری نہ ہوں، مسلمانوں کے مسائل میں مشورہ وغیرہ کے لیے جاگا جاسکتا ہے ----- 475

نماز خوف کے ابواب کا مجموعہ ----- 478

شدید خوف کی حالت میں امام کا مقتدیوں کے ہر گروہ کو ایک ایک

أَرْجَا لِإِسْلَامِهِمْ وَأَرْقَ لِقُلُوبِهِمْ إِذَا سَمِعُوا الْقُرْآنَ وَالذِّكْرَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾

۶۱۲..... بَابُ إِسَاحَةِ دُخُولِ عَيْنِ الْمُشْرِكِينَ

وَأَهْلِ الذِّمَّةِ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَيْضًا

۶۱۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

۶۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مُرُورِ الْجُنُبِ فِي

الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ جُلُوسٍ فِيهِ

۶۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ضَرْبِ الْحَبَاءِ وَاتِّخَاذِ

بُيُوتِ الْقَصَبِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

۶۱۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ضَرْبِ الْأَخْبِيَةِ لِلْمَرْضَى

فِي الْمَسْجِدِ وَتَمْرِئِضِ الْمَرْضَى فِي الْمَسْجِدِ

۶۱۷..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ

الْمَقْدَسِ، وَتَكْفِيرِ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا بِهَا.

۶۱۸..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْوُسْطَى الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ بِالمَحَافَظَةِ عَلَيْهَا عَلَى التَّكْرَارِ وَالتَّنَاكُيدِ

بَعْدَ دُخُولِهَا فِي جَمَلَةِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ

بِالمَحَافَظَةِ عَلَيْهَا

۶۱۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السَّهْرِ بَعْدَ صَلَاةِ

الْعِشَاءِ بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

۶۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّيْلِ عَلَى أَنَّ كَرَاهَةَ السَّمْرِ

بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَنْظُرَ

فِيهِ، يُسَمَّرُ فِيهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ

جُمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ

۶۲۱..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ بِكُلِّ

رکعت پڑھانے کا بیان ----- 478

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ نماز (خوف) ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھائی تھی اور دونوں گروہوں نے (اس کے بعد) نماز کی تکمیل نہیں کی تھی، جبکہ دشمن نبی کریم ﷺ اور قبلہ شریف کے درمیان تھا اور جس گروہ نے دشمن سے حفاظت کی تھی وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے صف آراء تھا، آپ کے پیچھے نہیں تھا ----- 480

نماز خوف کی کیفیت کا بیان، اور خوف اس سے کم ہو جتنا ہم نے بیان کیا ہے، جبکہ دشمن مسلمانوں اور قبلہ شریف کے درمیان صف آراء ہو۔ دونوں گروہوں کے ساتھ نماز شروع کرنے اور امام

کے ساتھ ہی رکوع کرنے کا بیان ----- 481

نماز خوف کی کیفیت کے متعلق ایک اور باب جبکہ خوف اس سے شدید ہو جتنا ہم نے گذشتہ باب میں بیان کیا ہے دوسری صف کا امام کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز شروع کرنا جائز ہے اور پہلی صف والوں کا امام کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز شروع کرنا جائز ہے ----- 482

نماز خوف کی کیفیت کا بیان جبکہ دشمن قبلہ شریف کے پیچھے ہو ----- 483

نماز خوف کا ایک اور باب، جبکہ دشمن قبلہ کے پیچھے ہو، تو پہلے گروہ کو پہلی رکعت سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے گروہ کی دشمن سے حفاظت کرنے کے لیے استقبال قبلہ ترک کر دینے کی رخصت ہے۔ اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں گروہوں

کا دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان ----- 485

نماز خوف کا ایک اور باب، جب دشمن قبلہ کے پیچھے ہو اور پہلے گروہ کا امام سے پہلے دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان -- 486

امام کا بیٹھ کر پہلے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ وہ دوسری رکعت مکمل کر لیں اور اس کا بیٹھ کر دوسرے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ وہ بھی دوسری

طَائِفَةٌ مِنَ الْمَأْمُومِينَ رُكْعَةً

۶۲۲..... بَابُ ذِكْرِ التَّيَّانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى هَذِهِ الصَّلَاةَ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رُكْعَةً وَلَمْ تَقْضِ الطَّائِفَتَانِ شَيْئًا، وَالْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَإِنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي حَرَسَتْ مِنَ الْعَدُوِّ كَانَتْ أَمَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَلْفَهُ.

۶۲۳..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ، وَالْخَوْفُ أَقْلٌ وَمَا ذَكَّرْنَا، إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَافْتِاحُ كِلْتَا الطَّائِفَتَيْنِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ وَرُكُوعِهِمَا مَعَ الْإِمَامِ مَعًا.

۶۲۴..... بَابُ فِي صِفَةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَالْخَوْفُ أَشَدُّ وَمَا تَقَدَّمَ ذَكَّرْنَا لَهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا وَإِبَاحَةَ افْتِتاحِ الصَّفِّ الثَّانِي صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قُعودٌ وَافْتِتاحِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قِيَامٌ.

۶۲۵..... بَابُ فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَالْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ

۶۲۶..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَالرُّحْصَةَ لِلطَّائِفَةِ الْأُولَى فِي تَرْكِ اسْتِقْبَالِهَا الْقِبْلَةَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الرَّكْعَةِ الْقَاوِلَى لِتَحْرُسَ الطَّائِفَةَ الثَّانِيَةَ مِنَ الْعَدُوِّ وَقَضَاءِ الطَّائِفَتَيْنِ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ.

۶۲۷..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَإِتْمَامِ الطَّائِفَةِ الْأُولَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ قَبْلَ الْإِمَامِ

۶۲۸..... بَابُ انْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُولَى جَالِسًا لِيَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِهِ الطَّائِفَةَ

رکعت مکمل کر لیں ----- 487

نماز خوف کے متعلق ایک اور باب، دونوں گروہوں میں سے ایک کے لیے رخصت ہے کہ وہ قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی امام کے ساتھ

تکبیر کہہ لے ----- 488

نماز خوف کے متعلق ایک اور باب، امام پہلی رکعت کا ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے گروہ کا انتظار کرے گا تاکہ وہ دوسرا سجدہ کر لے، اور دوسرے گروہ کا انتظار کرے گا تاکہ وہ ایک رکعت پڑھ کر

امام کے ساتھ مل جائے تو وہ ان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرے گا، پھر امام کھڑا ہو کر ان کا انتظار کرے گا تاکہ وہ دوسرا سجدہ کر لیں، اور امام دونوں گروہوں کو دوسری رکعت کے لیے جمع کرنے کا، اس

طرح امام اور مقتدی اکٹھے نماز سے فارغ ہوں گے --- 491

نماز خوف کے لیے اقامت کہنے کا بیان۔ میں کتاب معانی القرآن میں بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”آپ انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں۔“ کے دو معنی ہو سکتے ہیں

493 نماز خوف کے دوران نماز کی تکمیل سے پہلے لڑائی اور گفتگو کرنے

کی رخصت ہے جبکہ دشمن کے غلبے کا ڈر پیدا ہو جائے --- 494

شدید خوف کی حالت میں نماز خوف سوار ہو کر اور پیدل چلتے ہوئے ادا کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”پھر اگر تم

خوف کی حالت میں ہو تو پیدل یا سوار ہی (نماز پڑھ لو)“ 496

امام کا مقتدیوں کو نماز مغرب نماز خوف پڑھانے کا بیان -- 497

نماز خوف میں ہتھیار اتار کر رکھ دینے کی رخصت کا بیان جبکہ نمازی کو بارش کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہو یا وہ بیمار ہو -- 497

الثَّانِيَةَ جَالِسًا قَبْلَ التَّسْلِيمِ لِيَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ .

۶۲۹..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا ،

وَالرُّخْصَةَ لِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّ تَكْبِيرَ مَعَ الْإِمَامِ

وَهِيَ غَيْرُ مُسْتَقْبِلَةِ الْقِبْلَةِ

۶۳۰..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَاتِّظَارِ

الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُولَى بَعْدَ سَجْدَةٍ مِنَ الرَّكْعَةِ

الْقَائِلَى لِيَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ ، وَاتِّظَارِ الثَّانِيَةَ

حَتَّى تَرَكَعَ رَكْعَةً لِيَتَلْحَقَ بِالْإِمَامِ فَتَسْجُدَ مَعَهُ

السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ يَنْتَظِرُ هُمُ الْإِمَامُ قَائِمًا لِيَسْجُدَ

السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ ، وَجَمَعَ الْإِمَامُ الطَّائِفَتَيْنِ جَمِيعًا

بِالرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَيَكُونُ فَرَاغَ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِينَ

جَمِيعًا مِنَ الصَّلَاةِ مَعًا .

۶۳۱..... بَابُ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْخَوْفِ ، وَقَدْ كُنْتُ

بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ ، أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى :

﴿فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ تَحْمِلُ مَعْنِيَيْنِ

۶۳۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقِتَالِ وَالْكَلَامِ فِي

صَلَاةِ الْخَوْفِ ، قَبْلَ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ ، إِذَا خَافُوا

غَلْبَةَ الْعَدُوِّ

۶۳۳..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ رُكْبَانًا وَمَشَاةً

فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ

فَرَجُلًا أَوْ رُكْبَانًا﴾

۶۳۴..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ الْمَغْرِبِ بِالْمَأْمُومِينَ

صَلَاةِ الْخَوْفِ

۶۳۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ السَّلَاحِ فِي

صَلَاةِ الْخَوْفِ إِذَا كَانَ بِالْمُصَلِّيِ أَدَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ

كَانَ مَرِيضًا

499 ----- نماز کسوف کے ابواب کا مجموعہ -----

سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی شخص کی موت کی وجہ سے ان دونوں کو گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو

499 ----- نشانیاں ہیں -----

اس بات پر دلالت کرنے والی روایت کا بیان کہ سورج اور چاند گرہن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”اور ہم تو نشانیاں صرف ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔“

500 -----

گرہن کے وقت منبر پر خطبہ دینے کا بیان اور تسبیح، تحمید اور تکبیر کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کا بیان حتیٰ کہ گرہن صاف ہو جائے

501 -----

گرہن کے وقت دعا، تسبیح، تکبیر اور تحمید پڑھتے وقت ہاتھ اٹھانے

502 -----

سورج اور چاند گرہن کے وقت دعا اور نماز پڑھنے کے حکم

503 -----

سورج گرہن میں اعلان کرنا کہ نماز کے لیے آؤ جو جمع کرنے والی ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ سورج گرہن کی نماز کے لیے

503 -----

اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی

504 -----

نماز کسوف میں قراءت کی مقدار کا بیان، اور اس میں طویل

506 -----

قراءت کرنے کا بیان

507 -----

سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

508 -----

نماز کسوف کی ہر رکعت میں رکوع کی تعداد کا بیان

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

636 بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ، وَالذَّلِيلُ أَتَهُمَا لَا يَتَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَأَتَهُمَا آيَاتٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ

637 بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الدَّلَالِ عَلَى أَنَّ كُسُوفَهُمَا تَخْوِيفٌ مِنَ اللَّهِ لِعِبَادِهِ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا﴾

638 بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمُنْبَرِ وَالْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ إِلَى أَنْ يَنْجَلِيَ .

639 بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ فِي الْكُسُوفِ

640 بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

641 بَابُ الْمُنْدَاءِ بِأَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنْ لَا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

642 بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ وَتَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا

643 بَابُ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الْأَوَّلِ وَالتَّقْصِيرِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الثَّانِي عَنِ الْأَوَّلِ .

644 بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ كُسُوفِ الشَّمْسِ

645 بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الرُّكُوعِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

- نماز کسوف میں ہر رکوع کو اس سے پہلے قیام کے برابر کرنے کا بیان 513
- رکوع کرتے وقت اللہ اکبر کہنے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولك الحمد کہنے کا بیان یہ ہر اس رکوع کے بعد ہوگا جس کے بعد قراءت ہو یا ہر رکعت کے آخری رکوع کے بعد جس کے بعد سجدے ہوں، (تحمید کہی جائے گی) --- 514
- نماز کسوف میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اور سمیع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگنے اور اللہ اکبر کہنے کا بیان 515
- نماز کسوف میں طویل سجدے کرنے کا بیان 516
- نماز کسوف میں دوسرا سجدہ پہلے سے مختصر کرنا 517
- نماز کسوف کے سجدوں میں رونے اور دعا کرنے کا بیان -- 517
- نماز کسوف میں دو سجدوں کے درمیان طویل بیٹھنے کا بیان - 519
- نماز کسوف کے آخر میں تشہد میں بیٹھ کر سورج روشن ہونے تک دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کا اظہار کرنا۔ جبکہ سورج اس سے پہلے (دوران نماز میں) روشن نہ ہوا ہو۔ 520
- نماز کسوف کے بعد امام کا خطبہ دینا 521
- سورج گرہن کے وقت آدمی کا اپنے گزشتہ گناہوں اور خطاؤں سے توبہ کرنا مستحب ہے 522
- سورج گرہن کے وقت صدقہ کرنے کے حکم کا بیان 526
- سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان 527
- ۶۴۶..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ كُلِّ رُكُوعٍ وَبَيْنَ الْقِيَامِ الَّذِي قَبْلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ
- ۶۴۷..... بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، فِي كُلِّ رُكُوعٍ يَكُونُ بَعْدَهُ قِرَاءَةٌ، أَوْ بَعْدَ سُجُودٍ فِي آخِرِ رُكُوعٍ مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ
- ۶۴۸..... بَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَبَعْدَ قَوْلِ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ.
- ۶۴۹..... بَابُ تَطْوِيلِ السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ
- ۶۵۰..... بَابُ تَفْصِيرِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ عَنِ الْأُولَى فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ
- ۶۵۱..... بَابُ الْبُكَاءِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ
- ۶۵۲..... بَابُ طَوْلِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ.
- ۶۵۳..... بَابُ الدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ إِلَى اللَّهِ فِي الْجُلُوسِ فِي آخِرِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ حَتَّى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدْ انْجَلَتْ قَبْلُ
- ۶۵۴..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ
- ۶۵۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْدَاثِ التَّوْبَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ. لِمَا سَبَقَ مِنَ الْمَرْءِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا.
- ۶۵۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ
- ۶۵۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

528 ----- سورج کو گرہن لگنے کی علت و سبب کا بیان

نماز استنقاء اور اس میں وارد سنتوں کے ابواب کا

530 ----- مجموعہ

نماز استنقاء کے لیے جاتے ہوئے، عاجزی و انکساری اختیار

کرنے، سادہ لباس پہننے خشوع اور بے بسی ولا چاری کا اظہار

530 ----- کرنے کا بیان

530 ----- نماز استنقاء کے لیے عید گاہ کی طرف نکلنے کا بیان

531 ----- نماز استنقاء سے قبل خطبے کا بیان

نماز استنقاء کے خطبے میں دعا کے دوران بات چیت ترک کر

532 ----- دینے کا بیان

نماز استنقاء کے لیے اذان اور اقامت ترک کرنے کا بیان، اور

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفل نماز کے لیے اذان اور اقامت

532 ----- نہیں کہی جائے گی، اگرچہ نفل نماز باجماعت ادا کی جائے

امام کا لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استنقاء کے لیے نکلنے

533 ----- کا بیان

نماز استنقاء سے پہلے دعا کے لیے قبلہ رخ ہونے اور نماز سے پہلے

533 ----- چادروں کو اٹانے کا بیان

534 ----- دعائے استنقاء میں دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان

535 ----- استنقاء میں چادر پلٹنے کی کیفیت کا بیان جبکہ چادر بھاری ہو

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹتے

• وقت دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں جانب کو دائیں

طرف اس لیے کیا تھا کیونکہ آپ کی چادر بھاری تھی تو آپ کے

536 ----- لیے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کرنا مشکل ہو گیا تھا

537 ----- نماز استنقاء میں دعا کی کیفیت کا بیان

537 ----- نماز استنقاء کی تعداد رکعات کا بیان

۶۵۸..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ لِمَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ إِذَا
انْكَسَفَتْ؟

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْإِسْتِئْقَاءِ

وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ

۶۵۹..... بَابُ التَّوَضُّعِ وَالتَّبَدُّلِ وَالتَّخَشُّعِ

وَالْتَضَرُّعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الْإِسْتِئْقَاءِ

۶۶۰..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلِّي لِلْإِسْتِئْقَاءِ

۶۶۱..... بَابُ الْحُطْبَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْإِسْتِئْقَاءِ

۶۶۲..... بَابُ تَرْكِ الْكَلَامِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي حُطْبَةِ

الْإِسْتِئْقَاءِ

۶۶۳..... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِمَا لَصَلَاةِ

الْإِسْتِئْقَاءِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُ لَا يُؤَدَّنُ وَلَا يُقَامُ

لِلتَطَوُّعِ وَإِنْ صُلِّيَتْ التَّطَوُّعُ فِي الْجَمَاعَةِ

۶۶۴..... بَابُ خُرُوجِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ إِلَى

الْإِسْتِئْقَاءِ

۶۶۵..... بَابُ اسْتِئْقَابِ الْقِبْلَةِ لِلدُّعَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

لِلْإِسْتِئْقَاءِ، وَتَحْوِيلِ الْأَرْدِيَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

۶۶۶..... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْإِسْتِئْقَاءِ

۶۶۷..... بَابُ صِفَةِ تَحْوِيلِ الرِّدَاءِ فِي الْإِسْتِئْقَاءِ

إِذَا كَانَ الرِّدَاءُ ثَقِيلًا.

۶۶۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَوَّلَ رِدَاءَهُ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ

عَلَى الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ لِأَنَّ الرِّدَاءَ

ثَقُلَ عَلَيْهِ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ

۶۶۹..... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِئْقَاءِ

۶۷۰..... بَابُ عَدْبِ رَكَعَاتِ صَلَاةِ الْإِسْتِئْقَاءِ

- نماز استسقاء میں عیدین کی تکبیرات کی طرح تکبیرات کی تعداد کا
بیان ----- 538
- نماز استسقاء میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان --- 539
- اس شہر میں نبی کریم ﷺ کے بعض اقارب کے ذریعے سے
بارش طلب کرنا مستحب ہے، جس شہر میں نبی کریم ﷺ کے بعض
اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کی جاتی تھی ----- 539
- نماز استسقاء کے بعد دوبارہ خطبہ دینا ----- 540
- جمعہ والے دن خطبہ کے دوران بارش کی دعا کرنے کا بیان - 541
- امام کا دوسری مرتبہ نماز استسقاء کے لیے نہ نکلنے کا بیان جبکہ پہلی
مرتبہ دعا کرنے کے بعد بارش نازل ہو چکی ہو ----- 543
- عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جو ان میں جو ضروری سنتوں کے
ابواب کا مجموعہ ----- 544
- نماز عیدین کی رکعات کی تعداد کا بیان ----- 544
- عید الفطر والے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھالینے
اور عید الاضحیٰ والے دن واپس آنے تک کچھ نہ کھانے کا بیان تاکہ
اگر اس نے قربانی کرنی ہو تو اپنی قربانی کا گوشت کھائے - 545
- اس بات کی دلیل بننے والی روایت کا بیان کہ عید الاضحیٰ والے دن
قربانی کرنے تک آدمی کا کچھ نہ کھانا افضل کام ہے اگرچہ عید گاہ
کی طرف جانے سے پہلے کھانا جائز ہے اور کھانے والے پر کوئی
حرج اور گناہ نہیں ہے ----- 545
- عید الفطر والے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھجوریں کھانا مستحب
ہے ----- 546

- ۶۷۱..... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرَاتِ فِي صَلَاةِ
الْاِسْتِسْقَاءِ كَالتَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ
- ۶۷۲..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ
الْاِسْتِسْقَاءِ
- ۶۷۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِسْقَاءِ بِبَعْضِ قَرَابَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَلَدَةِ الَّتِي
يُسْتَسْقَى بِهَا بِبَعْضِ قَرَابَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- ۶۷۴..... بَابُ إِعَادَةِ الْحُطْبَةِ ثَانِيَةً بَعْدَ صَلَاةِ
الْاِسْتِسْقَاءِ .
- ۶۷۵..... بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْحُطْبَةِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ
- ۶۷۶..... بَابُ تَرْكِ الْإِمَامِ الْعَوْدَ لِلْخُرُوجِ لِصَلَاةِ
الْاِسْتِسْقَاءِ ثَانِيًا إِذَا اسْقُوا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ اسْتَسْقُوا
- جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى
وَمَا يُحْتَجُّ فِيهِمَا مِنَ السُّنَنِ
- ۶۷۷..... بَابُ عَدَدِ رَكَعَاتِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
- ۶۷۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ
الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى، وَتَرْكِ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ
إِلَى الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى فَيَأْكُلُ مِنْ ذَبْحَتِهِ إِنْ
كَانَ مِمَّنْ يُصْحَى
- ۶۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الْحَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ تَرْكَ
الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى يَدْبَحَ الْمَرْءُ فَضِيلَةٌ، وَإِنْ
كَانَ الْأَكْلُ مَبَاحًا قَبْلَ الْعُدُوِّ إِلَى الْمُصَلَّى،
وَالْأَكْلُ غَيْرُ حَارِجٍ وَلَا أَثِمٍ .
- ۶۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ أَكْلِ التَّمْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ
قَبْلَ الْعُدُوِّ إِلَى الْمُصَلَّى

- عید الفطر والے دن طاق عدد میں کھجوروں کے ساتھ ناشہ کرنا مستحب ہے ----- 546
- نماز عیدین کے لیے عید گاہ کی طرف جانے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عید گاہ کی طرف جانا ممکن ہو تو نماز عیدین عید گاہ ہی میں ادا کی جائے گی، مساجد میں ادا نہیں کی جائے گی ----- 547
- نماز عیدین کے لیے عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات اور لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے جانے کا بیان ----- 547
- نماز عیدین کے لیے اذان اور اقامت نہ کہنے کا بیان ----- 548
- نماز عیدین میں عید گاہ کی طرف نیزہ لے جانے کا بیان -- 549
- اس حدیث کا بیان جو وہ علت کا کرتی ہے جس کی بناء پر رسول اللہ ﷺ نیزہ لے کر عید گاہ جایا کرتے تھے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ نے اس لیے نیزہ ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان دنوں عید گاہ میں ایسی کوئی عمارت نہیں تھی جو نمازی کے لیے سترہ بن سکتی ----- 549
- نبی کریم ﷺ کی اقتداء اور اتباع کرتے ہوئے عید گاہ میں نماز عیدین سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کا بیان ----- 550
- نماز عیدین خطبے سے پہلے ادا کرنے کا بیان ----- 551
- نماز عیدین میں رکوع سے پہلے قیام کی حالت میں تکبیرات کی تعداد کا بیان ----- 551
- اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نماز عیدین میں (دونوں رکعتوں کی) قراءتوں کو لگاتار اور مسلسل کیا جائے گا ----- 552
- نماز عیدین میں قراءت کا بیان ----- 552

- ۶۸۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلَى وَثَرٍ مِنَ التَّمْرِ
- ۶۸۲..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلِّي لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ تُصَلَّى فِي الْمُصَلِّي لَأَنَّ الْمَسَاجِدَ، إِذَا امْتَنَّ الْخُرُوجُ إِلَى الْمُصَلِّي.
- ۶۸۳..... بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ فِي الْعُدْوِ إِلَى الْمُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ
- ۶۸۴..... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
- ۶۸۵..... بَابُ إِخْرَاجِ الْعَنْزَةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلِّي
- ۶۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُمْسَرِّ لِلْعَلَّةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنْزَةَ إِلَى الْمُصَلِّي، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ خَرَجَهَا إِذْ لَا بِنَاءَ بِالْمُصَلِّي يَوْمَئِذٍ يَسْتُرُ الْمُصَلِّي
- ۶۸۷..... بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْمُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا إِفْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِنَانًا بِهِ
- ۶۸۸..... بَابُ الْبَدْءِ بِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
- ۶۸۹..... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فِي الْقِيَامِ قَبْلَ الرُّكُوعِ
- ۶۹۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
- ۶۹۱..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

- ۶۹۲..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسِ لِلْخُطْبَةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ
- نماز عید سے فراغت کے بعد امام کا خطبہ دینے کے لیے لوگوں کی طرف چہرہ کرنے کا بیان ----- 554
- ۶۹۳..... بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ
- نماز عید کے بعد عید والے دن خطبہ دینے کا بیان ----- 554
- ۶۹۴..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمُنْبَرِ فِي الْعِيدَيْنِ
- عیدین میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان ----- 554
- ۶۹۵..... بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا عَلَى الْأَرْضِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُصَلِّي مُنْبَرًا
- جب عید گاہ میں منبر نہ ہو تو زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان ----- 555
- ۶۹۶..... بَابُ عَدَدِ الْخُطْبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ
- عیدین میں خطبوں کی تعداد اور دو خطبوں کے دوران میں بیٹھ کر فاصلہ اور فرق کرنے کا بیان ----- 556
- ۶۹۷..... بَابُ السُّكُوتِ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَتَرْكُ الْكَلَامِ فِيهِ
- دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں خاموش رہنے اور بات چیت ترک کرنے کا بیان ----- 556
- ۶۹۸..... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ وَالْإِقْتِصَادِ فِي الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ جَمِيعًا
- خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور خطبہ اور نماز دونوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان ----- 557
- ۶۹۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ وَمَا يَتَوَبُّ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَةِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ
- خطبہ عید میں صدقہ کرنے کا حکم دینے اور رعایا کے معاملات میں جن امور کا امام حکم دینے کی ضرورت محسوس کرے ان کا بیان ----- 558
- ۷۰۰..... بَابُ إِشَارَةِ الْخَاطِبِ بِالسَّبَابَةِ عَلَى الْمُنْبَرِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْخُطْبَةِ وَتَحْرِيمُهَا إِذَا عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا
- خطبے میں دعا کرتے وقت منبر پر شہادت کی انگلی سے خطیب کے اشارہ کرنے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے اسے حرکت دینے کا بیان ----- 559
- ۷۰۱..... بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمُنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ
- خطبے کے دوران میں منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان ----- 560
- ۷۰۲..... بَابُ الْإِعْتِمَادِ عَلَى النَّفْسِيِّ أَوْ الْعِصِيِّ عَلَى الْمُنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ
- خطبہ کے دوران میں منبر پر کمان یا لٹھی کے ساتھ سہارا لینے کا بیان ----- 560
- ۷۰۳..... بَابُ إِسَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ، وَلَوْ كَانَتْ الْخُطْبَةُ صَلَاةً مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا بِمَا لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ
- خطبہ کے دوران میں نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے گفتگو کرنا جائز ہے اور اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اگر خطبہ نماز کی طرح ہوتا تو نبی کریم ﷺ خطبے کے دوران میں ایسی گفتگو نہ فرماتے جو نماز میں جائز نہیں ----- 561
- ۷۰۴..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْقَارِيءِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
- امام کا قاری قرآن کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دینا اور

تلاوت کو سننے کا بیان، اس حال میں کہ امام منبر پر موجود ہو،
 قرآن مجید کی تلاوت سن کر منبر پر رو پڑنے کا بیان ----- 563
 جب خطیب سجدہ والی آیت کی تلاوت کرے تو (سجدہ کرنے کے
 لیے) منبر سے نیچے اترنے کا بیان ----- 563
 خطیب کے لیے بوقت ضرورت خطبہ روکنے کی رخصت ہے 564
 خطبہ روک کر بعض رعایا کو تعلیم دینا جائز ہے ----- 565
 نماز عیدین میں خطبے سے فارغ ہو کر لوگوں کا بیٹھ کر امام کا انتظار
 کرنا تاکہ وہ عورتوں کو وعظ و نصیحت کر لے ----- 566
 عیدین کے خطبے کے بعد امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا اور
 انہیں صدقہ کرنے کا حکم دینا ----- 567
 اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ خطبے سے فارغ ہو کر
 عورتوں کے پاس انہیں وعظ و نصیحت کرنے کے لیے اس لیے
 تشریف لائے تھے کیونکہ عورتیں آپ کا خطبہ اور وعظ و نصیحت سن
 نہیں سکتی تھیں ----- 569
 عید والے دن لوگوں کو خطبے کا انتظار نہ کرنے کی رخصت ہے 569
 ایک ہی دن میں عید اور جمعہ کا جمع ہونا، اور امام کا لوگوں کو پہلے
 عید کی نماز پھر نماز جمعہ پڑھانے کا بیان، ان دونوں نمازوں میں
 ایک ہی قسم کی دوسو تہیں پڑھنا جائز ہے ----- 570
 جب جمعہ اور عید ایک ہی دن میں جمع ہو جائیں تو بعض لوگوں کو
 جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو، کیونکہ
 مجھے ایسا بن ابی رملہ کی جرح اور تعدیل کا علم نہیں ہے -- 571
 جب عید اور جمعہ جمع ہو جائیں تو امام کو رخصت سے کہ وہ لوگوں کو

وَاسْتِمَاعِهِ لِلْقِرَاءَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْبُكَاءَ عَلَى
 الْمِنْبَرِ عِنْدَ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ
 ۷۰۵..... بَابُ الزُّوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ لِلْسُّجُودِ إِذَا قَرَأَ
 الْخَاطِبُ السُّجْدَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ
 ۷۰۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْخَاطِبِ فِي قَطْعِ
 الْخُطْبَةِ لِلْحَاجَةِ تَبَدُّوْهُ
 ۷۰۷..... بَابُ إِسَاحَةِ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِيُعْلَمَ بَعْضَ
 الرَّعِيَّةِ
 ۷۰۸..... بَابُ انْتِظَارِ الْقَوْمِ الْإِمَامَ جُلُوسًا فِي
 الْعِيدَيْنِ بَعْدَ فَرَاعِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيُعْطِيَ النِّسَاءَ
 وَيَذْكُرَهُنَّ
 ۷۰۹..... بَابُ ذِكْرِ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَذْكِيرِهِ
 إِيَّاهُنَّ وَأَمْرِهِ إِيَّاهُنَّ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ
 ۷۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَتَى النِّسَاءَ بَعْدَ فَرَاعِهِ مِنَ
 الْخُطْبَةِ لِيُعْطِيَهُنَّ إِذِ النِّسَاءُ لَمْ يَسْمَعْنَ خُطْبَتَهُ
 وَمَوْعِظَتَهُ
 ۷۱۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ انْتِظَارِ الرَّعِيَّةِ
 لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ
 ۷۱۲..... بَابُ اجْتِمَاعِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ
 وَاحِدٍ وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ الْعِيدَ ثُمَّ الْجُمُعَةَ ،
 وَإِسَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا جَمِيعًا بِسُورَتَيْنِ بِأَعْيَانِهِمَا
 ۷۱۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِيُعْضِ الرَّعِيَّةُ فِي
 التَّخْلُفِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ
 فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ
 إِيَّاسَ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ بَعْدَالَةَ وَلَا جَرِحَ .
 ۷۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ

- 593 ----- بیان
- 593 ---- نماز کی طرف چل کر جانے کو صدقہ لکھا جانے کا بیان
- صبح وشام مسجد کی طرف جانے والے کو اللہ کی ضمانت کے حصول کا
- 594 ----- بیان
- 596 ----- مسجد کی طرف صبح وشام جانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں مہمانی کا سامان تیار کر رکھا ہے اس کا بیان
- 596 ----- نماز کی طرف چل کر جانے سے نمازی کے اجر و ثواب کے لکھے جانے کا بیان
- 596 ----- رات کے اندھیرے میں نماز کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا
- 597 ----- بیان
- 597 ----- مساجد سے دور گھروں سے زیادہ قدم چل کر مساجد میں آنے کی فضیلت کا بیان
- 599 ----- مساجد میں آ کر اور ان میں نماز پڑھ کر مساجد کو آباد کرنے والوں کے لیے ایماندار ہونے کی گواہی دینے کا بیان
- 600 ----- نماز کے لیے مساجد کو ٹھکانہ بنانے کی فضیلت
- 601 ----- مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان اور فرشتوں کا اس شخص کے لیے دعا اور استغفار کرنے کا بیان، جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ دے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے

- الصَّلَاةُ
- ۱۹..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الصَّدَقَةِ بِالْمَشْيِ إِلَى
- الصَّلَاةِ
- ۲۰..... بَابُ ضَمَانِ اللَّهِ الْعَادِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ
- ۲۱..... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ مِنَ النَّزْلِ فِي الْجَنَّةِ لِلْعَادِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ
- ۲۲..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَتِهِ أَجْرَ الْمُصَلِّي بِالْمَشْيِ إِلَى
- الصَّلَاةِ
- ۲۳..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظُّلَمِ بِاللَّيْلِ
- ۲۴..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنَ الْمَنَازِلِ الْمُتَبَاعِدَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ لِكَثْرَةِ الْخَطِيئَةِ
- ۲۵..... بَابُ الشَّهَادَةِ بِالْإِيمَانِ لِعِمَارِ الْمَسْجِدِ بِإِيْتَانِهَا وَالصَّلَاةِ فِيهَا
- ۲۶..... بَابُ فَضْلِ إِيْطَانِ الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ فِيهَا
- ۲۷..... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ انْتِظَارًا لِلصَّلَاةِ ، وَذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِ وَدُعَائِهِمْ لَهُ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحَدِّثَ فِيهِ



جَمَاعُ أَبْوَابِ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَجُوزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا وَ الْمَوَاضِعِ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهَا

وہ مقامات جن پر نماز پڑھنا جائز ہے اور وہ مقامات جن پر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے، کے ابواب کا مجموعہ

۲۷۳..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارِ رُوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا بِلَفْظِ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

رسول اللہ ﷺ سے مروی ان روایات کا بیان جو پوری زمین پر نماز پڑھنے کے جواز کے بارے میں عام الفاظ سے روایت کی گئی ہیں اور ان سے مراد خاص ہے۔

۷۸۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا بَنْدَارٌ وَ أَبُو مُوسَى، قَالَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ أَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمُ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے پوچھا: پھر اس کے بعد کون سی بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال۔ پھر جہاں بھی تمہیں نماز پالے (اس کا

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قَالَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى. قَالَ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَ مَا أَدْرَكْتِكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ. هَذَا

(۷۸۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد، ومواضع الصلاة، حدیث: ۵۲۰۔ سنن ابن ماجہ: ۷۵۳۔ من طریق ابی معاویہ بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ۱۰۔ حدیث: ۳۳۶۶۔ سنن نسائی: ۶۹۱۔ من طریق الاعمش بہ.

وہ مقامات جن پر نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا

وقت ہو جائے) تو تم نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔ ”یہ ابو معاویہ کی حدیث ہے (امام صاحب کے تمام اساتذہ کرام کی) حدیث معنی کے لحاظ سے برابر ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی احادیث کہ: ”ہمارے لیے پوری زمین مسجد اور (پاک کرنے والی) طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے“ اسی باب کے متعلق ہیں۔

حَدِيثُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ كُلُّهُ سَوَاءٌ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا مِنْ هَذَا الْبَابِ.

فوائد:..... اس امت کے خصائص میں سے ایک خاصہ یہ ہے کہ تمام روئے زمین ان کے لیے مسجد کا درجہ رکھتی ہے۔ لہذا جہاں نماز کا وقت ہو وہیں نماز ادا کرنا جائز ہے۔ نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی پابندی نہیں ہے۔ یہ روایت مطلق ہے، لیکن آئندہ روایات کی رو سے کچھ مقامات مستثنیٰ ہیں، جہاں نماز پڑھنا مکروہ و ناجائز ہے، لہذا راجح مفہوم یہ ہے کہ مکروہ و ممنوع مقامات کے سوا ہر جگہ نماز پڑھنا جائز و مشروع ہے۔

۲۷۴..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَفِي الْمَقْبَرَةِ إِذَا نَبَسَتْ.

بکریوں کے باڑے اور اس قبرستان میں نماز پڑھنے کے جواز کا بیان جسے کھود کر برابر کر دیا گیا ہو

۷۸۸- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَرَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ الضُّبَعِيُّ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو آپ کو جہاں پر نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں نماز پڑھ لیتے، لہذا آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے، پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا۔ وہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے بنونجار کی ایک جماعت کو (بلانے کے لیے) پیغام بھیجا تو وہ حاضر ہو گئے، آپ نے فرمایا: اے بنونجار! مجھے اپنا یہ باغ قیمت لے کر دے دو،

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ، فَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ. قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي النَّجَارِ فَجَاؤُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَارِ تَأْمِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا. فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا مِنَ اللَّهِ. قَالَ

(۷۸۸) سنن نسائی، کتاب المساجد، باب نبش القبور واتخاذ ارضها مسجدا، حدیث: ۷۰۳۔ من طریق عمران بن موسی بہ الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب هل تبنش قبور مشرکی الجاهلیة، حدیث: ۴۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ابتناء مسجد النبی ﷺ، حدیث: ۵۲۴۔ سنن ابی داؤد: ۴۵۳۔ مسند احمد: ۲۱۱/۳۔ من طریق عبدالوارث۔

انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باغ میں مشرکین کی قبریں تھیں، اور ایک کھنڈر تھا اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو قبریں کھود کر ہموار کر دی گئیں، کھنڈر کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھجور کے تنوں کو مسجد کے قبلہ میں رکھ دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: دروازے کے دونوں بازو پتھر کے بنا دو۔“

أَسْسُ: فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ. قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنَبَّسَتْ وَيَالِ خَرِبٍ فَسُوِيَتْ، وَيَالِ النَّخْلِ فَقُطِعَ. قَالَ: فَصَفَّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: اجْعَلُوا عِضَادَتِيهِ حِجَارَةً.

فوائد:..... ۱۔ ملوکہ قبرستان میں تصرف یعنی اسے بیچنا یا ہبہ کرنا جائز ہے۔

۲۔ پرانی قبروں کو اکھاڑنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ محترم نہ ہوں۔

۳۔ مشرکین کی قبروں کو اکھاڑنے اور وہاں سے ہڈیاں وغیرہ نکالنے کے بعد وہاں نماز پڑھنا اور مساجد تعمیر کرنا درست ہے۔

۴۔ بوقت ضرورت پھل دار درخت کاٹنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱ / ۶۸۱)

۵۔ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مشروع ہے۔

۲۶۵..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ فَاعِلَ ذَلِكَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ، وَفِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ مَا أَدْرَكْتِكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ، وَقَوْلُهُ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا. لَفْظَةٌ عَامَّةٌ مُرَادُهَا خَاصٌّ عَلَى مَا ذَكَرْتُ. وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِنَا أَنَّ الْكُلَّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ عَلَى مَعْنَى التَّبْعِيضِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرِدْ بِقَوْلِهِ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، جَمِيعَ الْأَرْضِينَ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَهَا لَا جَمِيعَهَا، إِذْ لَوْ أَرَادَ جَمِيعَهَا، كَانَتْ الصَّلَاةُ فِي الْمَقَابِرِ جَائِزَةً، وَجَازَ اتِّخَاذُ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ وَكَانَتْ الصَّلَاةُ فِي الْحِمَامِ وَخَلْفِ الْقُبُورِ وَفِي مَعَاظِنِ الْإِبِلِ كُلِّهَا جَائِزَةً، وَفِي زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي هَذِهِ الْمَوَاضِعِ دَلَالَةٌ عَلَى صِحَّةِ مَا قُلْتُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایسا کرنے والا بدترین لوگوں میں سے ہے، اور ان الفاظ میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی

وہ مقامات جن پر نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا

اکرم ﷺ کا یہ فرمان ”تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔“ اور آپ کا یہ فرمان ”ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہے۔“ یہ عام الفاظ ہیں، ان سے مراد خاص ہے، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اور یہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے اپنی بعض کتابوں میں بیان کیا ہے کہ کبھی ”کل“ کا اطلاق ”بعض“ پر بھی ہو جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ”ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہے۔“ سے آپ کی مراد ساری زمین نہیں ہے، بلکہ آپ کی مراد زمین کا بعض حصہ ہے، اگر آپ کی مراد ساری زمین ہوتی تو قبرستان میں نماز پڑھنا جائز ہوتا اور قبروں کو مسجدیں بنانا درست ہوتا، اور حمام، قبروں کے پیچھے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہوتا، ان مقامات پر نماز پڑھنے سے آپ کا منع کرنا میرے موقف کے درست ہونے کی دلیل ہے۔

۷۸۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنِ شَقِيبِ بْنِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُذِرُكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُوَ أَحْيَاءٌ ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ .

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بدترین اور برے لوگوں میں سے وہ ہیں جنہیں قیامت زندہ پالے گی اور وہ لوگ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیں گے۔“

فوائد: ۱۔ قبروں کو مساجد بنانا یا قبروں پر مساجد تعمیر کرنا حرام ہے، گذشتہ امتوں میں شرک اسی راستے سے

لوگوں میں سرایت کر گیا تھا۔

۲۔ قبروں پر مساجد تعمیر کرنے اور قبروں میں نمازیں ادا کرنے والے بدترین لوگ ہیں اور قرب قیامت یہ مرض عام ہو جائے گی۔ پھر ان بدترین و بے رحم لوگوں پر قیامت قائم کر دی جائے گی۔

۷۹۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بَنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَحْيَى ، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، وَقَالَ بَنْدَارٌ عَنْ هِشَامٍ - أَخْبَرَنِي أَبِي

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ ذَكَرَتَا ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ اور

(۷۸۹) حسن، مسند احمد: ۱/ ۴۰۵، ۴۲۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۳۱۹، ۶۸۰۸۔ من طریق زائدة بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، حدیث: ۷۰۶۷۔ تعلیقا مختصرا، صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب قرب الساعة، حدیث: ۲۹۴۹۔ بمعناه.

(۷۹۰) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب هل تنش قبر مشرکی الجاهلیة، حدیث: ۴۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور، حدیث: ۵۲۸۔ سنن نسائی: ۷۰۵۔ مسند احمد: ۶/ ۵۱۔ من طریق یحییٰ بن سعید بهذا الاسناد.

وہ مقامات جن پر نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا

حضرت ام حبیبہ نے اس گرجا گھر کا تذکرہ کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں تصاویر تھیں۔ ان دونوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا (اور وہ فوت ہو جاتا) تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، اور اس میں یہ تصاویر بنا دیتے، یہی لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔“

كَنِيسَةً رَأَيْتَهَا فِي الْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَوْلَيْكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ، أَوْلَيْكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ.

۲۷۶..... بَابُ الزُّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْبَرَةِ وَالْحَمَامِ:

قبرستان اور حمام میں نماز پڑھنے سے روکنے کا بیان

۷۹۱۔ أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثِ أَبِي عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الدَّرَّاءِ أَوْ رِدِّي، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَامَ وَالْمَقْبَرَةَ.

”امام صاحب نے اپنے استاد گرامی جناب بشر بن معاذ کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت بیان کی ہے۔“

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَمَّارَةُ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حمام اور قبرستان نماز کا محل نہیں ہیں ان مقامات پر نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

۲۷۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْقُبُورِ

قبروں کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ بْنَ جَابِرٍ يَقُولُ، حَدَّثَنِي بِسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت واثلہ بن اسقع لیشی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

وَأَيْثَلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا

(۷۹۱) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء ان الارض كلها مسجد، حدیث: ۳۱۷۔ من طریق الحسين بن حریث بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۴۹۲۔ سنن الدارمی: ۱۳۹۰۔ مسند احمد: ۹۶/۳۔ من طریق عن عمران بن یحییٰ به۔ (۷۹۲) تقدم تحریجه فی الحدیث السابق۔

(۷۹۳) صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر، حدیث: ۹۷۲۔ سنن ترمذی: ۱۰۵۱۔ سنن نسائی: ۷۶۱۔ مسند احمد: ۱۳۵/۴۔ من طریق الولید بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۳۲۲۱۔

مَرْتِدٍ نِ الْعَنَوِيَّ يَقُولُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَي الْقُبُورِ، وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَدْخَلَ ابْنُ الْمُبَارِكِ بَيْنَ بَسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَبَيْنَ وَائِلَةَ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ فِي هَذَا الْعَبَرِ.

ابومرشد غنوی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ”نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھو۔“ امام ابو بکر فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں امام ابن مبارک نے جناب بسر بن عبید اللہ اور وائلہ بن اسحق کے درمیان ابودریس خولانی کے واسطہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ تَنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ تَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي بَسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ وَائِلَةَ بْنَ الْأَسْعَقِ يَقُولُ سَمِعْتُ..... أَبَا الْمَرْتِدِ الْعَنَوِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

”حضرت ابومرشد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت سنی ہے۔“

فوائد: ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ قبر پر بیٹھنا حرام ہے، جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ نیز قبر کے قریب سونا مکروہ اور قضائے حاجت کرنا بالاولیٰ مکروہ ہے۔

۲۔ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ ملا علی قاری بیان کرتے ہیں۔ سامنے میت رکھ کر نماز پڑھنا بلا اولیٰ ممنوع ہے اور اس مرض میں اہل مکہ مبتلا ہیں وہ کعبہ کے سامنے میت رکھ کر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ (تحفة الاحوذی: ۴/۱۱۳)

۲۷۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَعَاظِنِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ الْعَجَلِيُّ، تَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشْرِ بْنِ مَنْصُورِ السُّلَمِيِّ، تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا هِشَامٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ.....

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب (تمہیں نماز پڑھنے کے لیے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْعَنَمِ

(۷۹۴) سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی کراہیة الوطی علی القبور، حدیث: ۱۰۵۰۔ من طریق محمد بن بشار، بندار بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر، حدیث: ۹۷۲/۹۸۔ مسند احمد: ۴/۱۳۵۔ فی طریق ابن المبارک بہ۔

(۷۹۵) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة، فی مرائب الغنم، حدیث: ۳۴۸۔ من طریق ابی کریب محمد بن العلاء بهذا الاسناد، سنن ابن ماجہ: ۷۶۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۹۱۔ مسند احمد: ۲/۴۵۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۰۰۔ من طریق هشام بن حسان بہ۔

وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ، فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ
الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ .
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلُّوا فِي
أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ .
اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔“

۷۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث
کی مثل روایت کرتے ہیں۔“

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز اور اونٹوں کے باڑے میں نماز
پڑھنا حرام ہے۔ احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز کسی حال میں
صحیح نہیں۔ اور جو شخص اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھے وہ اس کا لازمی اعادہ کرے۔ امام سے سوال کیا گیا کہ اگر انسان
اونٹوں کے باڑے کے سوا اور جگہ نہ پائے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ وہاں نماز نہ پڑھے۔ انہیں پوچھا گیا کہ اگر وہاں
کوئی کپڑا بچھالے؟ انہوں نے پھر بھی اجازت نہ دی۔ اور ابن حزم کہتے ہیں: اونٹوں کے باڑے میں نماز حرام ہے۔

(نیل الاوطار: ۱۴ / ۲)

۷۹۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ

ہم بستری کی جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۷۹۷. أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ،
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عِكْرَمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا صَلَّى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي
يُجَامِعُ عَلَيْهِ .
”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ
بسا اوقات اس جگہ نماز پڑھ لیتے تھے جس جگہ پر آپ نے ہم
بستری کی ہوتی تھی۔“

(۷۹۶) صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة فی مرابض الغنم، حدیث: ۳۴۹۔ من طریق ابی کریم محمد بن
العلاء بهذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.
(۷۹۷) استادہ ضعیف، ابراہیم بن حکم راوی ضعیف ہے۔

جُمَاعُ أَبْوَابِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيِّ نمازی کے سترہ کے ابواب کا مجموعہ

۲۸۰..... بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السُّتْرَةِ

سترہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان

۷۹۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ - يَعْنِي ابْنَ خَالِدِ السَّكُونِيِّ - نَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بنی کریم رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نیزہ گاڑ کر (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھتے تھے۔“ اور اٹح بیان کرتے ہیں: ”آپ اپنے سامنے نیزہ (یا برچھی) (گاڑ لیتے تھے۔ اس سے زائد کچھ بیان نہیں کرتے تھے۔

۷۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْأَشْجِيُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نیزہ گاڑ دیا جاتا اور آپ عید والے دن اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔“

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نمازی کے لیے سترہ کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نمازی کا سترہ استعمال کرنا مندوب ہے اور سترہ کی کم از کم بلندی کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر یعنی کلائی کی ہڈی کے برابر یعنی دو تہائی بازو ہونی چاہیے اور کوئی بھی چیز سامنے رکھنے سے سترہ کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

(نووی: ۴/۲۱۵)

(۷۹۸) صحیح، صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة الى الحربة، حدیث: ۴۹۸۔ سنن نسائی: ۷۴۸۔ مسند احمد:

۱۳/۲۔ من طریق یحییٰ بهذا الاسناد، صحیح مسلم: ۵۰۲۔ سنن ابی داؤد: ۶۸۷۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۱۔ من طریق عبید اللہ بہ۔

(۷۹۹) تقدم تخريجه في الحديث السابق.

۲۸۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ

سترے کے بغیر نماز پڑھنا منع ہے۔

(۸۰۰)۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنْفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ، سَمِعْتُ.....

ابن عمر يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدْعُ أَحَدًا يَمْرُبِيْنِ يَدِيْكَ، فَإِنْ أَبِي فَلْتَقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

”حضرت ابن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم صرف سترے کی طرف (منہ کر کے ہی) نماز پڑھا کرو، اور اپنے سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دو، اگر وہ نہ مانے (اور گزرنے کی کوشش کرے) تو اس سے لڑائی کرو کیونکہ اس کے ساتھ ایک ساتھی (شیطان) ہے۔“

فوائد:..... اس حدیث میں سترہ کے اہتمام کی خاص تاکید ہے، لیکن سترہ واجب نہیں بلکہ مستحب فعل ہے، نیز حدیث میں مذکورہ نبی تنزیہی ہے۔ تحریری نہیں۔ اس کی دلیل حدیث ۸۳۸ ہے۔

۲۸۲..... بَابُ الْإِسْتِنَارِ بِالْإِبِلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اونٹ کو سترہ بنانے کا بیان۔

۸۰۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ نَافِعٌ: وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ.

”حضرت ابن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری (اونٹ) کی طرف (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ حضرت نافع رضي الله عنه بیان کرتے ہیں: ”اور میں نے حضرت ابن عمر رضي الله عنهما کو اپنی سواری کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“

فوائد:..... حیوان کی طرف نماز پڑھنا (اور اسے سترہ بنانا) جائز ہے اور اونٹ کے قریب نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ باڑے میں اونٹوں کے بدکنے کا ڈر ہوتا ہے، جس سے خشوع ختم ہو جاتا ہے۔ (شرح النووی: ۴/ ۲۱۷)

(۸۰۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب منع المار بین یدی المصلی، حدیث: ۵۰۶۔ من طریق ابن بکر الحنفی بهذا الاسناد، مسند احمد: ۲/ ۸۶۔ سنن ابن ماجہ: ۹۵۵۔ من طریق الضحاک بہ.

(۸۰۱) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی مواضع الابل، حدیث: ۴۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترہ المصلی، حدیث: ۵۰۲۔ سنن ابی داؤد: ۶۹۲۔ سنن ترمذی: ۳۵۲۔ مسند احمد: ۲/ ۳۔ سنن الدارمی: ۱۴۲۳

۸۰۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ،
 نَابِهِ الْأَشْجُ وَ هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ . وَكَمْ
 يَذْكُرَا الرُّؤْيَةَ . وَقَالَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي . قَالَ هَارُونَ:
 إِلَى رَأِحَتِهِ، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِلَى بَعِيرِهِ،
 وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ .
 ”جناب اُج اور ہارون بن اسحاق نے اپنی روایت میں دیکھنے کا
 ذکر نہیں کیا، دونوں کہتے ہیں: ”(آپ) اپنی سواری کی طرف
 (نماز پڑھتے تھے) اور ابوسعید کہتے ہیں: آپ اپنے اونٹ کی
 طرف (سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ
 بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔“

۲۸۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالذُّنُوبِ مِنَ السُّتْرَةِ الَّتِي يُسْتَتَرُ بِهَا الْمُصَلِّي لِصَلَاتِهِ

نمازی جس چیز کو اپنی نماز کے لیے سترہ بنائے، اس سترے کے قریب ہونے کے حکم کا بیان۔
 ۸۰۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ،
 ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، قَالَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ
 نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ.....
 ”حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ
 نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو سترے کی
 طرف نماز پڑھے اور سترے کے قریب کھڑا ہو، تاکہ شیطان
 اس کی نماز نہ کاٹ سکے۔“

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ
 وَبَلَغَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
 وَقَالَ الْآخَرُونَ: رِوَايَةٌ: قَالَ: إِذَا صَلَّى
 أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى السُّتْرَةِ وَلْيَدْنُ مِنْهَا،
 لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ .

فوائد:..... اس حدیث میں سترہ کے قریب کھڑا ہونے کی مشروعیت کا بیان ہے حتیٰ کہ سترہ اور نماز کے درمیان
 تین ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے، نیز سترہ کے قریب ہونے کے حکم میں حکمت یہ ہے کہ شیطان نمازی کی نماز قطع نہ کر
 دے۔ (نیل الاوطار: ۳/۳)

۲۸۴..... بَابُ الذُّنُوبِ مِنَ الْمُصَلِّي إِذَا كَانَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي إِلَى جِدَارٍ

جب نمازی دیوار کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو جائے نماز کے قریب کھڑے ہونے کا بیان۔
 ۸۰۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي.....

(۸۰۲) انظر الحديث السابق.

(۸۰۳) اسنادہ صحیح۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الذنوب من الستره، حدیث: ۶۹۵۔ سنن نسائی: ۷۴۹۔ مسند احمد: ۴/

۲۔ مسند الحمیدی: ۴۰۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۳۷۳۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَدْرَ مَمَرِ الشَّاةِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری گزرنے کی مقدار کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

فوائد:..... یہاں مصلیٰ سے مقصود سجدہ کرنے کی جگہ ہے اور نمازی کا سترہ کے قریب کھڑا ہونا مسنون ہے۔

(نووی: ۴/۲۲۴)

۲۸۵..... بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْفِي الْإِسْتِئْذَانَ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ
ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سترے کی اس مقدار کا بیان جس کے ساتھ نماز میں سترہ

بنانا کافی ہو جائے

۸۰۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
الطَّنَافِيسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....

”حضرت طلحہ بن موسیٰ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم اس حال میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ چوپائے ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے تو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے (یہ مسئلہ) پوچھا، تو آپ نے فرمایا: (جب) تم میں سے کسی شخص کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ ہو تو اس کے آگے سے گزرنے والی (چیز) نقصان نہیں دے گی۔“

۸۰۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو

(۸۰۴) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الدنو المصلی من السترة، حدیث: ۵۰۸۔ من طریق یعقوب بھذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب قدر کم ینبغی ان ینکون بین المصلی والسترة، حدیث: ۴۹۶۔ سنن ابی داؤد: ۶۹۶۔ من طریق ابن ابی حازم بہ۔ (۸۰۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترۃ المصلی، حدیث: ۴۹۹۔ من طریق اسحاق بھذا الاسناد، سنن ابی داؤد: ۶۸۵۔ سنن ترمذی: ۳۳۵۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۰۔ مسند احمد: ۱/۱۶۱۔

(۸۰۶) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب قدر ما یستر المصلی، حدیث: ۵۱۰۔ مسند احمد: ۱/۱۵۱۔ من طریق اسماعیلی بن علیہ بھذا الاسناد، سنن ترمذی: ۳۳۸۔ سنن نسائی: ۷۵۱۔ سنن ابی داؤد: ۷۰۲۔ سنن ابن ماجہ: ۹۵۲۔

نمازی کے سترہ کے ابواب

يَسْتَرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ، مِثْلُ الْخِرَةِ الرَّحْلِ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ . أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَبُو الْخَطَّابِ ، نَا بَشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ - ثَنَا يُونُسُ بِمِثْلِهِ سِوَاءً .

جب اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو وہ اس کے لیے سترہ بن جائے گی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ ہمیں یونس نے بالکل مذکورہ حدیث کی مثل ہی روایت بیان کی ہے۔

۸۰۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، ، نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ، الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ مَوْخِرَةً الرَّحْلِ الَّذِي بَلَغَكَ إِنَّهُ يَسْتَرُ الْمُصَلِّيَ؟ قَالَ: قَدَّرُ ذِرَاعٍ.

”جناب ابن جریرؒ کہتے ہیں: میں نے عطاءؒ سے عرض کی: کجاوے کی پچھلی لکڑی جو تمہیں پہنچی ہے کی کتنی مقدار ہو تو وہ سترہ بن سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک ہاتھ کے برابر۔“

فوائد:..... ۱۔ سترہ کی کم از کم بلندی کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر یعنی دو تہائی ہاتھ ہونی چاہیے۔

۲۔ سترے کے عدم اہتمام سے شیطان نمازی کی نماز میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور تین چیزیں عورت، گدھا اور کالا کتا تو نماز توڑ دیتے ہیں۔ نیز سترے کے استعمال سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا، لہذا سترہ نماز کا محافظ ہے۔

۲۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْإِسْتِتَارِ بِمِثْلِ

الْخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الصَّلَاةِ فِي طَوْلِهَا، لَا فِي طَوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيعًا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں کجاوے کی پچھلی لکڑی کی لمبائی کے برابر

سترہ بنانے کا حکم دیا ہے، آپ نے اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں کے برابر سترہ بنانے کا حکم نہیں دیا

۸۰۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ الْقَيْسِيِّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ ، نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُجْزَىءُ مِنَ السُّتْرَةِ مِثْلُ مَوْخِرَةِ الرَّحْلِ ، وَلَوْ بَدَقِ شَعْرَةً . قَالَ

”حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) سترہ کے لیے کافی ہوگی اگرچہ بال کی طرح باریک

(۸۰۷) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلوة، باب ما یستر المصلی، حدیث: ۶۸۶۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۲۷۲۔

(۸۰۸) اسنادہ ضعیف جدا، محمد بن قاسم الاسری تحت ضعیف وکذاب راوی ہے۔ مستدرک حاکم: ۲۰۲/۱۔

ہو۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے خدشہ ہے کہ اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں محمد بن قاسم کو وہم ہوا ہے۔ امام ابو بکر فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے اس بات کی پختہ دلیل ملتی ہے کہ آپ نے (سترے کے لیے) کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر لمبائی مراد لی ہے، چوڑائی نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان روایات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے لیے نیزہ گاڑا جاتا تھا اور آپ اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے، اور نیزے کی چوڑائی کجاوے کی پچھلی لکڑی کی چوڑائی جیسی نہیں ہوتی۔

أَبُو بَكْرٍ: أَخَافُ أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهَمَ فِي رَفْعِ هَذَا الْخَبَرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالِدَلِيلِ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الطُّوْلِ لَا فِي الْعَرْضِ قَائِمٌ ثَابِتٌ، مِنْهُ أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُرَكِّزُ لَهُ الْحَرَبَةَ يُصَلِّيُ إِلَيْهَا، وَعَرْضُ الْحَرَبَةِ لَا يَكُونُ كَعَرْضِ آخِرَةِ الرَّحْلِ.

۸۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید گاہ میں نیزے کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر کو سترہ بنانے کے حکم سے یہ بات واضح اور ثابت ہوگئی کہ کجاوے کی پچھلی لکڑی کو سترہ بنانے کے حکم سے آپ کی مراد اس کی لمبائی ہے، نہ کہ اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں آپ کی مراد ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ إِلَيْهَا بِالْمُصَلِّيِ يَعْنِي الْعَنْزَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالِاسْتِتَارِ بِالسَّهْمِ فِي الصَّلَاةِ مَا بَانَ وَتَبَّتْ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِالْأَمْرِ بِالِاسْتِتَارِ بِمِثْلِ آخِرَةِ الرَّحْلِ فِي طُولِهَا، لَا فِي طُولِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيعًا.

۸۱۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ، ثَنَا بِهِذَا الْخَبَرِ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ الرَّبِيعُ الْعَابِدِيُّ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ.....

”جباب عبد الملک بن عبد العزیز اپنے والد گرامی اور وہ ان

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ

(۸۰۹) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الحربۃ یوم العید، حدیث: ۱۳۰۶۔ سنن کبریٰ

نسائی: ۱۷۸۳.

(۸۱۰) صحیح، الصحیحۃ: ۲۷۸۳۔ مسند احمد: ۳/۴۰۴۔ معجم کبیر طبرانی: ۶۵۳۹۔ ۶۵۴۰۔ مستدرک حاکم: ۱/۲۵۲.

سَبْرَةَ الْجُهْنِيَّ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِسْتِرْوَانِي صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ".

کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نمازوں میں سترہ بناؤ اگرچہ ایک تیر ہی کے ساتھ ہو۔"

فوائد:..... گذشتہ احادیث میں سترہ کی کم از کم لمبائی کی وضاحت ہے لیکن سترہ کی موٹائی کا بیان نہیں ہے، لہذا تیر اور نیزہ کی موٹائی کے برابر چیز رکھنے سے بھی سترہ کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے اس سے کم موٹائی احادیث میں وارد نہیں اور زیادہ سے زیادہ موٹائی کی کوئی حد نہیں ہے۔

۲۸۷..... بَابُ الْإِسْتِتَارِ بِالْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُصَلِّي مَا يُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلاِسْتِتَارِ بِهِ

جب نمازی کو اپنے سامنے سترے کے لیے کوئی چیز گاڑنے کے لیے نہ ملے تو وہ لکیر لگا کر سترہ بنا لے

۸۱۱- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ الْجَوَّازُ، قَالَا، ثنا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ، سَمِعْتُ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، اور ایک مرتبہ فرمایا: اپنے چہرے کے سامنے کچھ رکھ لے، پس اگر کوئی چیز نہ ملے تو چھڑی گاڑ لے، اور اگر چھڑی بھی میسر نہ ہو تو ایک لکیر کھینچ لے، پھر اسے اپنے آگے سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ محمد بن منصور الجواز نے یہ الفاظ بیان کیے: ”تو اسے اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ لینا چاہیے۔“ باقی روایت سابقہ روایت ہی کی طرح ہے۔

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْئًا. وَقَالَ مَرَّةً: تَلْقَاءُ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَلْيَنْصَبْ عَصَا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ عَصَا فَلْيَحِطْ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ الْجَوَّازُ: فَلْيَضَعْ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، وَالْبَاقِي مِثْلُهُ سَوَاءً.

۸۱۲. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ وَ حَدَّثَنَا بِمِثْلِ حَدِيثِ الْجَوَّازِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ يُحَدِّثُ.....

(۸۱۱) اسنادہ ضعیف، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الخط اذا لم يجد عصا، حدیث: ۶۹۰۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۳۔ مسند احمد: ۲/۲۴۹۔ مسند الحمیدی: ۹۹۳۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، اس کی سند میں ابو محمد اور اس کا دادا دونوں مجہول ہیں۔

(۸۱۲) اسنادہ ضعیف، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الخط اذا لم يجد عصا، حدیث: ۶۸۹۔ (وانظر السابق) من طریق بشر بهذا الاسناد۔ اسنادہ ضعیف، مسند احمد: ۲/۲۴۹۔ من طریق عبدالرزاق بهذا الاسناد (انظر الحديث المتقدم: ۸۱۱)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لیکن صحیح روایت وہ ہے جو بشر بن مفضل نے بیان کی ہے، معمر اور ثوری نے بھی اسی طرح عمرو بن حریث سے روایت کی ہے لیکن ان دونوں نے عمرو بن حریث کے دادا کی بجائے ان کے والد سے روایت بیان کی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالصَّحِيحُ مَا قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَهَكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ.

۲۸۸..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ الْمُصَلِّيِّ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُقُوفَ مُدَّةً طَوِيلَةً اِنْتِظَارَ سَلَامِ الْمُصَلِّيِّ خَيْرٌ مِنَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ.

نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی بجائے نمازی کے سلام پھیرنے کے انتظار میں طویل مدت تک کھڑے رہنا بہتر ہے

۸۱۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا ابْنُ عُسَيْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّضْرِ.....

”جناب بسر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد نے مجھے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ نمازی کے آگے گزرنے سے گزرنے والے شخص کو کیا گناہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ چالیس (سال یا دن) تک کھڑا رہے تو یہ اس کے لیے نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔“

فوائد:.....۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا کبیرہ اور موجب جہنم گناہ ہے۔ نیز نفل و فرض

نماز میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ اس حدیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی سخت ممانعت اور شدید وعید ہے۔ (نوی: ۴ / ۲۲۴)

(۸۱۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب اثم المار بین یدی المصلی، حدیث: ۵۱۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب منع المار بین یدی المصلی، حدیث: ۵۰۷۔ سنن ابی داؤد: ۷۰۱۔ سنن ترمذی: ۳۳۶۔ سنن نسائی: ۷۵۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۹۴۵۔ ذکر وہ مرفوعاً۔

نمازی کے سترہ کے ابواب

۸۱۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا أَبُو أَحْمَدَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنِي عَمِّي.....

”امام صاحب اپنے دو اساتذہ کرام جناب احمد بن منیع اور محمد بن رافع کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے بھائی کے آگے سے چوڑائی کے رخ میں گزرنے پر گناہ معلوم ہو جائے، جبکہ وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہو، تو اسے ایک قدم بھی اٹھانے سے سو سال تک اسی جگہ کھڑے رہنا زیادہ بہتر لگے۔“ یہ ابن منیع کی روایت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيِ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا وَهُوَ يَتَأَجَّى رَبَّهُ، كَانَ أَنْ يَقِفَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مِائَةَ عَامٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْطُوَ. هَذَا حَدِيثُ ابْنِ مَنِيعٍ.

۲۸۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّغْلِيظَ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، إِذَا كَانَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي إِلَى سُتْرَةٍ، وَإِبَاحَةَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید اس وقت ہے جب نمازی سترہ رکھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔ اور جب نمازی بغیر سترہ کے نماز ادا کر رہا ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے

۸۱۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَمَّنَا ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو آپ مطاف کے کنارے پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی جبکہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی نہ تھا۔“

عَنِ الْمُطَلِّبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِينَ أَحَدٌ.

(۸۱۴) اسنادہ ضعیف، مسند احمد: ۲/ ۳۷۱۔ عن ابی احمد بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب المرور بين يدي المصلي، حديث: ۹۴۶۔ صحيح ابن حبان: ۲۳۶۵۔ من طريق عبيد الله بن اس کی سند میں عبيد الله بن عبد الله بن مذهب راوی ضعیف ہے۔

(۸۱۵) اسنادہ ضعیف: سنن نسائی، كتاب المناسك، باب أين يصلي ركعتي الطواف: ۲۹۵۹۔ وأحمد: ۳۹۹/۶۔ وابن ماجه: ۲۹۵۸۔ یہ حدیث ابن جریر کے کس ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اور وہ معتمد سے روایت کر رہا ہے۔

۲۹۰..... بَابُ أَمْرِ الْمُصَلِّيِّ بِالذَّرِّ عَنْ نَفْسِهِ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَإِبَاحَةَ قِتَالِهِ بِالْيَدِ إِنَّ أَبِي الْمَارَّ

الإمتناع من المروور، بذكر خبر مجمل غير مفسر
نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو اپنے سے دور کرنے کے حکم کا بیان اور اگر گزرنے والا روکنے کے باوجود منع نہ ہو تو ہاتھ کے ساتھ اس سے لڑائی کرنا جائز ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل

غیر مفسر روایت کا بیان

۸۱۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ- يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ نِ
الدَّرَاوَرْدِيِّ-، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ.....

أَبِي سَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ أَبِيهِ- أَنْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ
أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ
يَدَيْهِ، فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ
شَيْطَانٌ.

شیطان ہے۔“

۲۹۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسَّرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے

وَالْبَيَانُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمُصَلِّيَّ إِلَى سُتْرَةٍ، يَمْنَعُ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَبَاحَ لَهُ
مُقَاتَلَتَهُ إِذَا صَلَّى إِلَى سُتْرَةٍ، لَا إِذَا صَلَّى إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے سترہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے والے کو اپنے آگے سے گزرنے
والے کو روکنے کا حکم اور (نہ رکنے کی صورت میں) اس کے ساتھ لڑائی کرنے کی اجازت اس وقت دی ہے جب وہ سترہ

رکھ کر نماز ادا کر رہا ہو۔ (یہ اجازت) اس وقت نہیں ہے جب وہ بغیر سترے کے نماز پڑھ رہا ہو

۸۱۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا زَيْدُ
بْنُ أَسْلَمَ.....

(۸۱۶) صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب منع المارین یدی المصلی: ۵۰۵۔ و صحیح بخاری: ۵۰۹۔ و ابو داؤد: ۶۹۷۔ و ابن

ماجہ: ۹۵۴۔ نسائی: ۷۵۷۔ و احمد: ۴۳۰۳۴/۳۔ و ابن حبان: ۲۳۶۸، ۲۳۶۷۔

(۸۱۷) صحیح بخاری: کتاب الصلاة، باب یرد المصلی من مرین یدیہ: ۵۰۹۔ انظر السابق.

نمازی کے سترہ کے ابواب

”حضرت عبد الرحمن بن ابی سعید اپنے والد گرامی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ستون کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے تو بنو امیہ کے ایک شخص نے ان کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی تو انہوں نے اسے منع کیا، اس نے دوبارہ گزرنے کی کوشش کی تو انہوں نے اس کے سینے پر تھپڑ مارا، اور وہ بنی امیہ کا ایک فرد تھا، اس نے یہ واقعہ مروان (گورنر) کو بتادیا۔ مروان حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ملے تو کہا: آپ نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے اس شخص کو روکنا چاہیے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کر دے تو اسے اس کے ساتھ لڑائی کرنی چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔“ بے شک میں نے (ایک) شیطان ہی کو مارا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ، فَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمِيَّةٍ يَمْرُبِينَ يَدِيهِ فَمَنَعَهُ، فَذَهَبَ لِيَعُودَ فَضْرَبَهُ ضَرْبَةً فِي صَدْرِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمِيَّةٍ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِمَرْوَانَ، فَلَقِيَهُ مَرْوَانُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ ضَرَبْتَ ابْنَ أَخِيكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ، فَذَهَبَ أَحَدٌ يَمْرُبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَمْنَعُهُ، فَإِنْ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. فَإِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ.

- فوائد:** ۱۔ نمازی کا اس کے سامنے سے گزرنے والے شخص کو روکنا مندوب ہے۔ بشرطیکہ نماز کا سترہ ہو۔
- ۲۔ قصد یا غیر ارادی طور پر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو نمازی کے روکنے پر باز آ جانا چاہیے۔ ورنہ نمازی اسے زبردستی روک سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ایسے شخص سے لڑائی کرنا بھی روا ہے۔
- ۳۔ نمازی کے سامنے سے زبردستی گزرنا شیطانی فعل ہے۔ ایسے عمل پر انسان کو شیطان اکساتا ہے۔ لہذا اس عمل سے اجتناب لازم ہے۔

۳۔ نمازی کا سامنے سے گزرنے والے شخص کو روکنا اور باز نہ آنے پر اس سے لڑائی کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۹۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبِيرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِطْرَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے

وَالْيَاضَاحُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُصَلِّيِّ مُقَاتَلَةَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْهِ بَعْدَ مَنَعِهِ عَنِ الْمُرُورِ مَرَّتَيْنِ، لَا فِي الْإِبْتِدَاءِ إِذَا أَرَادَ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

اور اس بات کی وضاحت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو دو مرتبہ گزرنے سے روکنے

کے بعد اس کے ساتھ لڑائی کی اجازت دی ہے، نہ کہ ابتداء ہی میں جب وہ اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے۔
 ۸۱۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ
 حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ.....

”جناب ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ والے دن نماز پڑھ رہے تھے۔“ پھر سلیمان بن مغیرہ کی حدیث جیسی حدیث بیان کی جو دوسرے باب میں آگے آرہی ہے۔ مگر اس میں یہ اضافہ ہے: ”بے شک میں نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے رکنے سے انکار کر دیا۔“ وہ کہتے ہیں: ان دنوں مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا، لہذا اس نے گورنر سے شکایت کر دی۔ پھر مروان نے (ملاقات ہونے پر) اس بات کا تذکرہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ”جب تم میں سے کسی شخص کے آگے سے کوئی چیز گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اس چیز کو دو بار منع کرنا چاہیے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کر دے (اور زبردستی گزرنے کی کوشش کرے) تو اسے اس کے ساتھ لڑائی کرنی چاہیے، بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“

عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: بَيْنَمَا أَبُو سَعِيدٍ فِي الْخُدْرِيِّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّي، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ الَّذِي بَعْدَهُ فِي الْبَابِ الثَّانِي، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ، وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَتَّهَى. قَالَ: وَمَرَّوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَشَكَا إِلَيْهِ، - فَذَكَرَ ذَلِكَ مَرَّوَانُ لِأَبِي سَعِيدٍ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَمْنَعْهُ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

۲۹۳..... بَابُ إِبَاحَةِ مَنَعَ الْمُصَلِّي مَنْ أَرَادَ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاللَّدْفَعِ فِي النَّحْرِ فِي الْإِبْتِدَاءِ.

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو ابتداء میں سینے میں دھکا دے کر روکنے کے جواز کا بیان
 ۸۱۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرِيُّ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ.....

”حضرت ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر

عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: بَيْنَمَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ

(۸۱۸) صحیح بخاری: کتاب الصلاة، باب يرد المصلي من مريين يديه: ۳۲۷۴، ۵۰۹۔ من طريق يونس بن عبيد، عن حميد، به.

(۸۱۹) صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب منع المارين يدي المصلي: ۵۰۵۔ من طريق سليمان بن مغيرة انظر السابق.

نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک بنو ابی معیط کا ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کی تو آپ نے اسے سینے میں دھکا دیا۔ اس نے (ادھر ادھر راستہ) دیکھا مگر اسے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سامنے کے سوا کوئی راستہ نہ ملا چنانچہ اس نے دوبارہ گزرنے کی کوشش کی، تو انہوں نے پہلی مرتبہ سے زیادہ زور کے ساتھ اسے دھکا دیا۔ راوی نے کہا: پھر وہ شخص سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور (مسجد سے) نکل گیا اور اس نے مروان کے پاس جا کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت کر دی۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی مروان کے پاس تشریف لائے تو اس نے کہا: آپ کے اور آپ کے بھتیجے کے درمیان کیا معاملہ ہوا ہے کہ وہ آپ کی شکایت کر رہا ہے؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے سینے میں دھکا دے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کر دے تو اس کے ساتھ لڑائی کرے، بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو اولاً اس کے سینے پر ہاتھ مار کر

پیچھے کرنا چاہیے اور وہ باز نہ آئے تو پھر اس سے لڑائی کی جائے۔

۲۹۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَإِنَّمَا هُوَ

شَيْطَانٌ أَيْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مَعَ الَّذِي يُرِيدُ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا أَنَّ الْمَارَّ مِنْ بَنِي آدَمَ شَيْطَانٌ، وَإِنْ كَانَ اسْمُ الشَّيْطَانِ قَدْ يَقَعُ عَلَى عَصَاةِ بَنِي آدَمَ. قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ﴾

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”بے شک وہ شیطان ہے“ سے آپ کی یہ مراد

يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، إِذْ جَاءَهُ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَهُ فِي نَحْرِهِ، فَنظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاعًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيِ أَبِي سَعِيدٍ فَعَادَ، فَدَفَعَهُ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى. قَالَ، فَمَثَلَ قَائِمًا، ثُمَّ نَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ خَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَى إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ. قَالَ: وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ جَاءَ يَشْتَكِيكَ؟ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے، یہ مطلب نہیں کہ گزرنے والا انسان شیطان ہے، اگرچہ شیطان کا لفظ نافرمان انسانوں پر بھی بول دیا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا﴾ (الانعام: ۱۱۲)

(اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطان، ہر جی کے دشمن بنائے، ان میں ہر ایک دوسرے کے کان میں چکنی چپری باتیں ڈالتا رہتا ہے۔)

۸۲۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي الْحَنْفِيُّ - ثَنَا الضُّحَاكُ بْنُ عَثْمَانَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ، سَمِعْتُ.....

ابن عمر يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصَلِّ إِلَّا إِلَى سِتْرَةٍ، وَلَا تَدْعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبَى فَلْتَقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور سترہ رکھ کر نماز پڑھا کرو، اور اپنے آگے سے کسی کو مت گزرنے دو، پھر اگر وہ (رکنے اور منع ہونے سے) انکار کر دے تو تم اس کے ساتھ لڑائی کرو، بے شک اس کے ساتھ ایک ساتھی (شیطان) ہے۔“

فوائد: اس حدیث کی وضاحت حدیث ۸۱۶ کے تحت بیان ہوئی ہے۔ نیز یہاں قرین سے مراد شیطان ہے۔

۲۹۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَامَ الْمُصَلِّيِ امْرَأَةٌ نَائِمَةٌ أَوْ مُضْطَجِعَةٌ

نمازی کے آگے عورت سوئی ہوئی ہو یا لیٹی ہو تو نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

۸۲۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَاقِقِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّي.....

إِسَابُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْبَحُ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: يَسْبَحُ مِنَ اللَّيْلِ يُرِيدُ يَتَطَوَّعُ بِالصَّلَاةِ.

”جناب ایاس بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتیں۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”يسبح من الليل“ سے ان کی مراد نفل نماز ہے۔

(۸۲۰) تقدم تحريجه برقم: ۸۰۰.

(۸۲۱) صحيح، مسند احمد: ۱/۹۹۔ عن عبد الله بن يزيد بهذا الاسناد، المختارة للمقدسي: ۴۰۰، ۴۰۱۔

۸۲۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (یعنی نماز تہجد) اس حال میں ادا فرماتے کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح لیٹی ہوتی۔“ جناب مخزومی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”پھر جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو آپ مجھے اپنے قدم سے پیچھے کر دیتے۔“

۲۹۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى تَوْهِينِ خَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ (لَا تُصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا

الْمُتَحَدِّثِينَ) وَلَمْ يَرَوْ ذَلِكَ الْخَبِيرَ أَحَدٌ يَجُوزُ الْإِحْتِجَاجَ بِخَبَرِهِ.

جناب محمد بن کعب کی اس حدیث ”سوئے ہوئے شخص اور گفتگو کرنے والوں کے پیچھے نماز مت پڑھو“ کے ضعیف ہونے کا بیان۔ اور اس روایت کو کسی بھی قابل حجت راوی نے بیان نہیں کیا

۸۲۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوتی تھی پھر جب آپ وتر پڑھتے تو مجھے بیدار کر دیتے“ جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: (اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان) جنازے کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔“

(۸۲۲) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الاعتراض بین یدی المصلی، حدیث: ۵۱۲۔ سنن ابن ماجہ: ۹۵۶۔ مسند احمد: ۶/

۳۷۔ مسند الحمیدی: ۱۷۱۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی الفراش، حدیث: ۳۸۳۔ من طریق الزہری بہ۔

(۸۲۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة خلف النائم، حدیث: ۵۱۲۔ صحیح مسلم: ۲۶۸/۵۱۲۔ سنن ابی داؤد:

۷۱۱۔ سنن نسائی: ۷۶۰۔ مسند احمد: ۶/۱۹۲، ۵۰۔ من طرق عن هشام بهذا الاسناد۔

۲۹۷..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُوقِظُهَا إِذَا أَرَادَ الْوُتْرَ لِنُوتِرٍ عَائِشَةَ أَيْضًا، لَا كِرَاهَةَ أَنْ يُوتِرَ وَهِيَ نَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ وتر ادا کرتے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے بیدار کر دیتے تھے تاکہ وہ بھی وتر ادا کر لیں، (یہ مقصد نہیں تھا کہ) ان کے سامنے لیٹے ہونے کی صورت میں وتر ادا کرنا مکروہ تھا۔
۸۲۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ بِشْرِ، قَالَا، ثَنَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَادٍ عَنْ هِشَامٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ.....

”جناب وکیع اور ابن بشر کی روایت میں ہے: (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی، پھر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔“ بندار کی روایت میں ہے: ”آپ رات کو نماز پڑھتے جبکہ ہمارا بستر آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا، پھر جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تو مجھے اٹھا دیتے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی۔“

۲۹۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْمَرْأَةِ

عورت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۸۲۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجُ ثَنَا حَفْصٌ - يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....
”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے جبکہ میں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی، پھر جب میں اٹھنا چاہتی تو میں اپنے قدموں کی جانب سے آہستہ سے نکل جاتی۔“

(۸۲۴) تقدم تخريجه في الحديث السابق.

(۸۲۵) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب من قال لا يقطع الصلاة شيء، حديث: ۵۱۴ - صحيح مسلم: ۵۱۲/۲۷۰ - من طريق

حفص بهذا الاسناد، سنن نسائي: ۷۵۶ - مسند احمد: ۶/۲۳۰ - من طريق ابراهيم به.

۸۲۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُبَّمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَسَطَ السَّرِيرِ وَأَنَا عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، تَكُونُ لِي الْحَاجَّةُ فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيرِ كِرَاهَةً أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ بَوَّجِهِي.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بسا اوقات رسول اللہ ﷺ کورات کے وقت چار پائی کے درمیان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھتی جبکہ میں چار پائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی، مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو میں چار پائی کی پائنتی کی طرف سے کھسک جاتی، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں اپنا چہرہ آپ کی طرف کروں۔“

فوائد: ۱۔ سوئے اور بے وضو شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس سے نماز میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ نیز جس روایت میں مذکور ہے: لَا تَصَلُّوا خَلْفَ النَّائِمِ وَالْمُتَحَدِّثِ، سوئے اور بے وضو شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو وہ ضعیف ہے۔ (سنن ابی داؤد: ۶۹۴، ارواء الغلیل: ۹۴/۲ اسنادہ ضعیف)

۲۔ اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عورت کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، درست نہیں، کیونکہ اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے لیٹنے کا بیان ہے نہ کہ سامنے سے گزرنے کا۔

۳۔ نمازی کے سامنے عورت لیٹی ہو تو اس کا سامنے سے ہٹنا جائز ہے۔ یہ نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان نہیں کہلاتا کہ جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۴۔ عورت کو مطلق چھوٹا ناقض وضو نہیں، بلکہ ملامت سے مراد جماع ہے۔

۵۔ جو شخص رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے پر قادر ہو یا کوئی شخص پچھلے پہر کسی کو بالیقین بیدار کر سکے تو پچھلے وتر پڑھنا افضل ہے۔

۲۹۹..... بَابُ إِبَاحَةِ مَنَعِ الْمُصَلِّيِ الشَّاةَ تَرِيدُ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والی بکری کو روکنے کے جواز کا بیان

۸۲۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرَّحَامِيُّ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَبِيلٍ، نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ وَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخَرَيْتِ عَنْ عِكْرَمَةَ.....

(۸۲۶) مسند احمد: ۶/۴۲۔ عن ابی معاویة بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(۸۲۷) صحیح ابن حبان: ۲۳۶۵۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب سترۃ الامام سترۃ من خلفه،

حدیث: ۷۹۰۔ من طریق اخر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ بمعناه.

نمازی کے سترہ کے ابواب

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَسَاعَاهَا إِلَى الْقِبْلَةِ حَتَّى أَلْزَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک بکری آپ کے سامنے سے گزری تو آپ نے اسے قبلہ کی طرف دوڑایا حتیٰ کہ آپ نے اپنا پیٹ قبلہ (کی دیوار یا سترے) کے ساتھ چمٹا لیا۔ (تا کہ بکری گزر نہ سکے)۔“

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز سامنے سے صرف انسانوں ہی کو نہیں، بلکہ حتیٰ الوسع حیوانات کو بھی

گزرنے سے روکنا چاہیے۔

۳۰۰..... بَابُ مُرُورِ الْهَرِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ مُسْنَدًا، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ رَفْعِهِ نَمَازِي كَآگے سے بلی کے گزرنے کا بیان، اگر اس بارے میں مروی روایت مرفوعاً صحیح ہو کیونکہ اس کے مرفوع ہونے میں قلب ہوا ہے

۸۲۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلی نماز نہیں کاٹتی، بے شک یہ تو گھر کے مال و متاع میں سے ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهَرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِنَّهَا مِنْ مَتَاعِ النَّبِيِّ.

۸۲۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ،.....

”امام صاحب اس حدیث کو اپنے استاد گرامی جناب ربیع بن سلیمان کی سند سے موقوف بیان کرتے ہیں۔“ (یعنی یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، نبی کریم ﷺ کا فرمان نہیں ہے۔) امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن وہب، عبید اللہ بن عبد المجید کی نسبت اہل مدینہ کی حدیث کو زیادہ جانتا ہے۔ (یعنی موقوف سند کو ترجیح ہے)۔“

ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ابْنُ وَهْبٍ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ.

فوائد: یہ موقوف روایت دلیل ہے کہ نمازی کے سامنے سے بلی کے گزرنے سے نماز باطل نہیں۔

(۸۲۸) اسنادہ ضعیف، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بسورۃ النہرۃ، حدیث: ۳۶۹۔ عبید اللہ بن عبد المجید راوی میں کلام ہے نیز دیگر راوی اسے موقوف بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے۔ (الضعیفۃ: ۱۰۱۲)

(۸۲۹) حسن موقوف۔

۳۰۱..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مُرُورِ الْحِمَارِ وَالْمَرَأَةِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ بِذِكْرِ
أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ، قَدْ تَوَهَّمُ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ أَخْبَارٍ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ.

مجل احادیث کے ساتھ نمازی کے آگے سے گدھے، عورت اور سیاہ کتے کے گزرنے پر وعید کا بیان، بعض
کم علم لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ احادیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کے خلاف کہ ”نبی کریم ﷺ
نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔“

۸۳۰- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ،
ح وَثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ - نَا يُونُسُ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ
مَنِيعٍ ثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ - وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ -، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا
شُعْبَةُ، ح وَثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرِ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ عَثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ،
حَدَّثَنَا أَسَدُ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ،
وَثَنَا الدَّورَقِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ - وَهُوَ ابْنُ الزَّيَادِ - كُتِبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، ثَنَا
أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى، نَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمٍ - يَعْنِي الْعَدَوِيَّ - ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ،

”جناب عبداللہ بن صامت کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: گدھا، عورت اور سیاہ کتا نماز توڑ دیتے ہیں۔ میں نے
عرض کی: اے ابو ذر! سیاہ کتے کو سفید، زرد اور سرخ کتے سے کیا
خصوصیت ہے؟ (کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور دیگر کے
گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹی)۔ انہوں نے فرمایا: میرے بھتیجے
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا جیسے تم نے مجھ سے
سوال کیا ہے تو آپ نے فرمایا تھا: ”سیاہ کتا شیطان ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ،
وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
أَسْلَمٍ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ
وَالْمَرَأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ. قُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ!
مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَبْيَضِ مِنَ
الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَا سَأَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ
شَيْطَانٌ.

۳۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ فِي ذِكْرِ الْمَرْأَةِ لَيْسَ مُضَادًّا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حدیث جس میں عورت کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے ٹوٹ جانے کا ذکر ہے

خَبَرِ عَائِشَةَ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ مُرَّوَ الْكَلْبِ وَالْمَرْأَةَ وَالْحِمَارِ يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيِّ لَا تَوَى الْكَلْبِ وَلَا رَبَضَهُ وَلَا رَبَضَ الْحِمَارِ، وَلَا اضْطَجَعَ الْمَرْأَةَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيِّ، وَعَائِشَةُ إِنَّمَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ تَضْطَجِعُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، لَا أَنَّهَا مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ.

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ کتے، عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یہ مطلب نہیں کہ کتے کا (نمازی کے سامنے) کھڑے ہونا یا اس کا بیٹھ جانا، گدھے کا بیٹھنا یا عورت کا لیٹنا نمازی کی نماز توڑ دیتا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہ خبر دی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی جبکہ آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، یہ نہیں کہا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں۔

۸۳۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الشَّامِيُّ، نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ.....

”جناب عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گدھے، عورت اور سیاہ کتے (کے نمازی کے آگے) سے گزرنے کی وجہ سے نماز لوٹائی جائے گی۔ میں نے پوچھا: سیاہ کتے کا زرد یا سرخ کتے سے فرق ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسے ہی پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا تھا: ”سیاہ کتا شیطان ہے۔“

۳۰۳..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِي قَرَنَهَا إِلَى

الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ وَالْحِمَارِ وَأَعْلَمَ أَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، الْحَائِضُ دُونَ الطَّاهِرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ عورت جسے نبی کریم ﷺ نے سیاہ کتے اور گدھے کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے کہ ان کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، اس سے آپ کی مراد حائضہ عورت

ہے پاک و طاہر عورت مراد نہیں ہے

وَهَذَا مِنَ الْأَفَاطِ الْمُفَسَّرِ، كَمَا فُسِّرَ خَبْرَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ فِي ذِكْرِ الْكَلْبِ فِي خَبْرِ أَبِي ذَرٍّ، فَأُجْمِلَ ذِكْرُ الْكَلْبِ فِي خَبْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ فَقَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. وَبَيَّنَ فِي خَبْرِ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ الْكَلْبَ الَّذِي يَقْطَعُ الصَّلَاةَ هُوَ الْأَسْوَدُ دُونَ غَيْرِهِ، وَكَذَلِكَ بَيَّنَ فِي خَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ هِيَ الَّتِي تَقْطَعُ الصَّلَاةَ دُونَ غَيْرِهَا.

اور یہ مفسر الفاظ میں سے ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت ابوہریرہ اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما کی احادیث میں مذکور کتے کی وضاحت کی گئی ہے۔ (یعنی) حضرت ابوہریرہ اور عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما کی احادیث میں کتے کا مجمل ذکر آیا ہے کہ: ”کتا، گدھا اور عورت نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔“ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان کیا گیا کہ جس کتے سے نماز ٹوٹتی ہے وہ صرف سیاہ کتا ہے دوسرا کوئی کتا مراد نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں وضاحت کی گئی ہے کہ وہ عورت کہ جس کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ حائضہ ہے دیگر عورتوں کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۸۳۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ. ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کتا اور حائضہ عورت نماز توڑ دیتی ہے۔“

۳۰۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبْرِ رُؤْيٍ فِي مُرُورِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ، قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ خِلَافُ خَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْكَالْبُ وَالْمَرْأَةُ.

نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان، بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ ”گدھا، کتا اور عورت نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔“

۸۳۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ نَاهُ أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالُوا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

(۸۳۲) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما یقطع الصلاة، حدیث: ۷۰۳۔ سنن نسائی: ۷۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۹۔ مسند احمد: ۱/ ۴۳۷۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد.

(۸۳۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترۃ المصلی، حدیث: ۵۰۴۔ سنن ابی داود: ۷۱۵۔ سنن نسائی: ۷۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۷۔ مسند احمد: ۱/ ۲۱۹۔ مسند الحمیدی: ۴۷۵۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور فضل رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو ہم کچھ صفوں کے آگے سے گزر گئے، پھر ہم اس سے اترے اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا تو آپ نے ہم سے کچھ نہ کہا۔“ جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: ”تو ہمیں نبی کریم ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔“ جناب مخزومی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”تو آپ نے ہمیں کچھ نہ کہا۔“ امام ابو بکر فرماتے ہیں: اس روایت کو امام معمر اور مالک نے اس طرح روایت کیا ”آپ لوگوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلَى أَتَانٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصُّفُوفِ، فَتَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا. قَالَ أَبُو مُوسَى - يَعْنِي شَيْثًا، وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: فَلَمْ يَنْهَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا شَيْئًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَمَالِكٌ، فَقَالَا: يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنَى.

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ نمازی کے سامنے عورت، کالا کتا اور گدھا گزر جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ بعض علماء نے اس سے یہ مراد لیا ہے کہ نماز ٹوٹی نہیں، بلکہ ان کا سامنے سے گزرنا نماز میں نقص پیدا کرتا ہے۔ اور بعض علماء نے ان احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے۔ دعویٰ تنسیخ باطل ہے، کیونکہ اس کی کوئی واضح دلیل منقول نہیں، نیز پہلا موقف ہی راجح ہے۔

۸۳۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا مَعْمَرٌ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ مَالِكٍ فِي خَبَرٍ.....

”جناب معمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”اور گدھی لوگوں کے آگے سے گزر گئی لیکن اس نے ان کی نماز کو توڑا نہیں۔“ اور امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ”میں ایک گدھے پر سوار تھا تو میں نے اسے صفوں کے درمیان چھوڑ دیا اور میں خود نماز میں شریک ہو گیا، تو آپ نے مجھے (اس کام کی وجہ سے) ڈانٹا نہیں۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے

مَعْمَرٍ: وَمَرَّتِ الْإِتَانُ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَلَمْ يَقْطَعْ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةَ. وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ مَالِكٍ: وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ فَتَرَكَتُهُ بَيْنَ الصَّفِّ وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَعْبَ عَلَيَّ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَيْسَ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى

(۸۳۴) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب سترۃ الامام سترۃ لمن خلفه، حدیث: ۴۹۳۔ سنن ترمذی: ۳۳۷۔ من طریق مالک بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

ہیں: ”اس حدیث میں یہ بیان نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گدھی کو صفوں کے آگے سے گزرتے یا چرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور نہ یہ ذکر ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تھا، لہذا آپ نے ان افراد کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا جن کے آگے سے گدھی گزری تھی۔ اور یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت اور صحیح ہے کہ سیاہ کتا، حائضہ عورت اور گدھا نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔ لہذا جب تک اس کے برعکس نبی کریم ﷺ سے حدیث ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک نبی کریم ﷺ سے ثابت حدیث کے خلاف فتویٰ دینا اور رائے اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سترہ کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ واجب نہیں۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ گذشتہ احادیث ۸۳۰، ۸۳۱ منسوخ ہیں باطل ہے۔ کیونکہ ان احادیث میں یہ بیان نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گدھی گزری تھی۔ بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائے تو بھی دعویٰ تنسیخ باطل ہے کیونکہ گذشتہ احادیث اور موجودہ احادیث کی تقدیم و تاخیر کی تعیین نہیں۔ نیز اس حدیث سے ثابت کر کے کہ گدھی کے گزرنے سے آپ ﷺ نے نماز ترک نہیں۔ یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ عورت اور کالا کتا بھی گزریں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

۸۳۵۔ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ عَنْ صُهَيْبٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَعَلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ أَوْ حِمَارَيْنِ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَنْصَرِفْ، وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَتَا بِرُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور بنو ہاشم کا ایک لڑکا ایک گدھے یا دو گدھوں پر سوار ہو کر آئے تو میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزر گیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے (تو ہمارے گزرنے سے) آپ نے نماز نہ توڑی، اور بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں آئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں کو پکڑ لیا، آپ نے ان دونوں کو الگ

(۸۳۵) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب القبلة، باب ذکر ما یقطع الصلاة، حدیث: ۷۵۵۔ مسند احمد: ۵/ ۱۲۳۵۔ من طریق

شعبة بهذا الاسناد.

الگ کر دیا لیکن نماز نہ توڑی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث میں اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گدھا گزرا تھا۔ بلکہ انہوں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزر گیا۔ اور یہ لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما گدھے سے اترنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرے تھے کیونکہ انہوں نے فرمایا ہے: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزر گیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔“

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَعَ - أَوْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَلَيْسَ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْحِمَارَ مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّمَا قَالَ : فَمَرَزْتُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ تَدُلُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِهِ عَنِ الْحِمَارِ ، لِأَنَّهُ قَالَ : فَمَرَزْتُ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي .

۸۳۶- إِلَّا أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ مُوسَى رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : فَمَرَزْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ نَزَلْنَا فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ . أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ الْعَجَلِيُّ ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ . وَالْحُكْمُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ مُحَالٌ لَا سِيَّمَا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ . وَلَوْ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَدَدَ مِثْلِ

”جناب عبید اللہ بن موسیٰ کی امام شعبہ سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو ہم آپ کے آگے سے گزر گئے پھر ہم گدھے سے اترے تو ہم آپ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔“ عبید اللہ بن موسیٰ کو محمد بن جعفر پر ترجیح دینا ناممکن ہے۔ خصوصاً امام شعبہ کی حدیث میں، اگرچہ محمد بن جعفر، امام شعبہ کی حدیث میں عبید اللہ بن موسیٰ جیسے متعدد راویوں کی بھی مخالفت کرے تو بھی محمد بن جعفر کو اُن پر ترجیح ہوگی۔ یہی روایت منصور بن معتمر نے اپنی سند سے صحیب سے بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان چیزوں کا تذکرہ کیا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

عُبَيْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ لَكَانَ الْحُكْمُ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمْ ، وَقَدْ رَوَى هَذَا الْخَبَرَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ - وَهُوَ صُهَيْبٌ - قَالَ : كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ ، فَقَالُوا : الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَقَدْ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفِينَ عَلَى حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي أَرْضٍ خَلَاءَ فَتَرَكْنَا

نمازی کے سترہ کے ابواب

حاضرین نے کہا: گدھے اور عورت (کے نمازی کے آگے سے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اور بنو عبدالمطلب کا ایک لڑکا گدھے پر اکھٹے سوار ہو کہ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ایک کھلی جگہ میں نماز پڑھا رہے تھے، تو ہم نے گدھے کو ان کے آگے چھوڑ دیا، پھر ہم آئے اور ان کے سامنے سے (نماز میں) داخل ہو گئے۔ تو آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں لڑتی ہوئی آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پکڑا اور ایک بچی کو دوسری سے کھینچ کر چھڑا دیا۔ اور آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔“

۸۳۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَاهُ يُونُسُ بْنُ مَوْسَى ، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ.....

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا ظاہر بھی عبید اللہ بن عبد اللہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے سامنے سے گدھا گزرا ہے نہ کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر نہیں ہوا کہ نبی کریم ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تھا۔ لیکن اگر حدیث میں اس بات کا ذکر ہوتا کہ نبی کریم ﷺ کو علم ہو گیا تھا کہ گدھا آپ کے کچھ مقتدیوں کے آگے سے گزرا ہے تو بھی آپ کا سترہ آپ کے مقتدیوں کے لیے کافی تھا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ جب عید گاہ میں نماز پڑھاتے تو آپ برجھی کو سترہ بناتے تھے۔ اور اگر آپ کا سترہ مقتدیوں کے لیے سترہ نہ بناتا تو پھر ہر نمازی کو نبی کریم ﷺ کی طرح برجھی کے ساتھ سترہ بنانا پڑتا۔ لہذا نبی کریم ﷺ کے سترے کے لیے برجھی

الْحِمَارَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جِئْنَا حَتَّى دَخَلْنَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ . فَمَا بَالِي ذَلِكَ ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ، فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَلَتَا . فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى فَمَا بَالِي ذَلِكَ .

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَهَذَا الْخَبَرُ ظَاهِرٌ كَخَبَرِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْحِمَارَ إِنَّمَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِذَلِكَ ، فَإِنْ كَانَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِمُرُورِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ بَعْضِ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ ، فَجَائِزٌ أَنْ تَكُونَ سِتْرَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ سِتْرَهُ لِمَنْ خَلْفَهُ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْتَتِرُ بِالْحَرْبَةِ إِذَا صَلَّى

(۸۳۷) صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب من قال الحمار لا یقطع الصلاة، حدیث: ۷۱۷۔ من طریق جریر۔ بهذا الاسناد.

کا اٹھایا جانا اور آپ کا مقتدیوں کو (علیحدہ) سترہ بنانے کا حکم نہ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ امام کا سترہ ہی مقتدیوں کا سترہ ہوتا ہے۔

بِالْمُصَلِّي . وَلَوْ كَانَتْ سِتْرَتُهُ لَا تَكُونُ سِتْرَةً
لِمَنْ خَلْفَهُ ، لاحتاج كل مأموم أن يستتر
بحرْبَةٍ كاستتار النبي ﷺ بها ، فحمل
العنزة للنبي ﷺ يستتر بها دون أن يأمر
المأمومين بالاستتار خلفه ، كالدال على
أن ستره الإمام تكون ستره لمن خلفه .

فوائد: ۱۔ دوران نماز بچوں کی لڑائی ختم کرانا جائز ہے اور اتنے عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ عورت سامنے سے گزرے تو نماز نہیں ٹوٹی باطل ہے۔ (۱) یہ بچیاں تھیں، عورتیں نہیں تھیں۔ اور عورت کا سامنے سے گزرنا نماز باطل کرتا ہے۔ (۲) ان احادیث میں کہیں بیان نہیں ہے کہ وہ بچیاں آپ کے سامنے سے گزری تھیں۔

۸۳۸ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ.....

”امام ابن خزیمہ ابن جریج کی سند سے حضرت ابن عباس سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے، تو ہم رسول اللہ ﷺ کے آگے سے عرفات میں گزرے جبکہ آپ فرض نماز پڑھا رہے تھے، کوئی بھی چیز بطور سترہ ہمارے اور آپ کے درمیان حائل نہیں تھی۔“

۸۳۹ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ :.....

”امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبدالکریم کی مجاہد سے روایت کو امام زہری کی عبید اللہ بن عبداللہ کی روایت پر حجت و دلیل بنانا جائز اور درست نہیں ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت اس معنی کے برعکس بھی بیان کی گئی ہے۔“

۸۴۰ . أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، حَدَّثَنِي

(۸۳۸) انظر الحديث السابق.

(۸۳۹) اسنادہ صحیح، مجمع الزوائد: ۵۰۲/۲۔ رقم: ۳۲۱۶۔ وعداہ لأبی یعلیٰ.

أَبِي، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ، نَأَى، ح وَثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِيءُ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے برجھی گاڑی گئی، تو آپ نے اسے سترہ بنا کر نماز ادا کی جبکہ گدھا برجھی کے پیچھے تھا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالکریم کی مجاہد سے بیان کردہ روایت کے مخالف ہے۔ کیونکہ اس روایت میں ہے کہ گدھا برجھی کے پیچھے تھا جبکہ نبی کریم ﷺ نے برجھی اپنے سامنے عرفات میں گاڑی تھی اور اسے سترہ بنا کر نماز پڑھی تھی۔ عبدالکریم کی مجاہد سے روایت میں ہے کہ ”آپ فرض نماز پڑھا رہے تھے جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہونے والا سترہ نہیں تھا۔ عبدالکریم اور حکم بن ابان کی روایات نقل کے اعتبار سے قریب قریب ہیں۔ کیونکہ محدثین نے عبدالکریم کی روایت کو دلیل و حجت بنانے میں جرح کی ہے۔ اور حکم بن ابان کی روایت کا حال بھی ایسے ہی ہے۔ البتہ حکم بن ابان کی روایت کی تائید نقل کے اعتبار سے نبی کریم ﷺ کی صحیح احادیث سے ہوتی ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ سے مروی صحیح احادیث عبدالکریم کی مجاہد سے روایت کو رد کرتی ہیں۔ اور یہ فعل جسے عبدالکریم نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے تو اس کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے معانت ثابت ہو چکی ہے۔ حضرت سہل بن ابی حمزہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے سترہ بنا کر نماز پڑھنی چاہیے، اور اسے سترے کے قریب کھڑے ہونا چاہیے تو شیطان اس کی نماز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُكِبَتِ الْعَنْزَةُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْرَفَاتٍ، فَصَلَّى إِلَيْهَا وَالْحِمَارُ مِنْ وَّرَاءِ الْعَنْزَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذَا الْخَبَرُ مُضَادٌّ خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ، لِأَنَّ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْحِمَارَ إِنَّمَا كَانَ وَرَاءَ الْعَنْزَةِ، وَقَدْ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَنْزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِعَرَفَةَ فَصَلَّى إِلَيْهَا. وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ لَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُهُ يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ. وَخَبَرُ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَخَبَرُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ قَرِيبٌ مِنْ جِهَةِ النُّقْلِ لِأَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ قَدْ تَكَلَّمَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ فِي الْإِحْتِجَاجِ بِخَبَرِهِ وَكَذَلِكَ خَبَرُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ غَيْرُ أَنَّ خَبَرَ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ تُوَيْدُهُ أَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحَّاحٌ مِنْ جِهَةِ النُّقْلِ، وَخَبَرُ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ يَدْفَعُهُ أَخْبَارٌ صَحَّاحٌ مِنْ جِهَةِ النُّقْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَهَذَا الْفِعْلُ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

کوکاٹ نہیں سکے گا۔“

قَدْ زَجَرَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْقَعْلِ ، فِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ .

۸۴۱۔ وَفِي خَبَرِ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَزَ عَنَزَةً فَجَعَلَ يُصَلِّي إِلَيْهَا ، يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرَأَةُ وَالْجِمَارُ . أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَاهُ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، نَا سُفْيَانُ

”جناب عون بن ابی جحیفہ کی اپنے والد سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برجی گاڑ کر نماز پڑھنی شروع کی جبکہ اس کے پیچھے سے کتا، عورت اور گدھا گزر رہا تھا۔“ اور جناب ربیع بن سبرہ جہنی کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں ہے: ”اپنی نماز میں سترہ بنایا کرو۔ خواہ ایک تیر ہی کے ساتھ ہو کر۔“ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ کی روایت میں ہے: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے سترے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے اور اسے سترے کے قریب ہو کر کھڑے ہونا چاہیے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ تمام روایات صحیح ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو اپنی نماز میں سترہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ عبدالکریم نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھلے میدان میں بغیر سترے کے نماز کی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عرفات میں کوئی ایسی عمارت

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ . وَفِي خَبَرِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْتَتَرُوا فِي صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ ، وَفِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا صِحَاحٌ ، قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيَّ أَنْ يَسْتَتِرَ فِي صَلَاتِهِ . وَزَعَمَ عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ وَهُوَ فِي فِضَاءٍ ، لِأَنَّ عَرَفَاتَ لَمْ يَكُنْ بِهَا بِنَاءٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَتِرُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

(۸۴۱) سنن نسائی، کتاب الصلاة فی الثیاب الحر، حدیث: ۷۷۳۔ مسند احمد: ۳۰۸/۴۔ من طریق عبدالرحمن بہ مہدی بھذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلی، حدیث: ۵۰۳۔ سنن ابی داؤد: ۵۳۰۔ سنن ترمذی: ۱۸۷۔ من طریق سفیان بہ، صحیح بخاری: ۴۹۵۔ ۴۹۹۔ من طریق شعبۃ عن عون بہ۔

نمازی کے سترہ کے ابواب

نہیں تھی جسے آپ سترہ بناتے، حالانکہ آپ نے نمازی کو بغیر سترے کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“ اور صدقہ بن یسار کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں: ”میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سترہ بنائے بغیر نماز مت پڑھو۔“ اور موسیٰ بن طلحہ کی اپنے والد محترم سے روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب گدھا نمازی کے آگے سے گزرے اور اس کے سامنے سترہ نہ ہو تو گدھے کا اس کے آگے سے گزرنا اسے نقصان دے گا۔“

وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمُصَلِّيَ إِلَّا إِلَى سِتْرَةٍ. وَفِي خَيْرِ صَدَقَةٍ بَنِي يَسَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلُّوا إِلَّا إِلَى سِتْرَةٍ. وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمُصَلِّيَ إِلَّا إِلَى سِتْرَةٍ. فَكَيْفَ يُفَعَّلُ مَا يَزَجُرُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِي خَيْرِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ كَالدَّالِ عَلَى أَنَّ الْجِمَارَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ وَلَا سِتْرَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ضَرَّهُ مَرُورَ الْجِمَارِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۸۴۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نَا عُمَرُ بْنُ عَبِيدِ الطَّنَافِيسِيِّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....

”جناب موسیٰ بن طلحہ اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ”ہم اس حال میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ چوپائے ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے تھے، تو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو آگے سے گزرنے والی چیز اسے نقصان نہیں دے گی۔“

۸۴۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نَا عُمَرُ بْنُ عَبِيدِ الطَّنَافِيسِيِّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَالذَّوَابُ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِينَا، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مِثْلُ أُخْرَةِ الرَّحْلِ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۸۴۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ.....

”جناب موسیٰ بن طلحہ کے والد محترم نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص

۸۴۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ.....

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِيَجْعَلَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مَوْخَرَةٍ

(۸۴۲) تقدم تحريجه برقم: ۸۰۵.

(۸۴۳) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما یستر المصلی، حدیث: ۶۸۵۔ مسند احمد: ۱/۱۶۲۔ من طریق

اسرائیل بهذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ۸۰۵.

کو چاہیے کہ وہ اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز (بطور سترہ) رکھ لے، پھر اسے اپنے آگے سے گزرنے والی چیزیں ضرور نہیں دیں گی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آپ کے اس فرمان: ”کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز جب تم میں سے کسی شخص کے سامنے ہوگی تو اسے اپنے آگے سے گزرنے والی چیز نقصان نہیں دے گی۔“ میں واضح دلیل ہے کہ جب اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ نہیں ہوگا تو اسے اپنے آگے سے گزرنے والے چوپائے نقصان دیں گے۔ اور وہ چوپائے جن کا اس کے آگے سے گزرنا نقصان دہ ہے، وہ وہی چوپائے ہیں جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ نماز توڑ دیتے ہیں، اور وہ گدھا اور سیاہ کتا ہیں، جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے، ان کے علاوہ دیگر چوپائے مراد نہیں ہیں جو نماز نہیں کاٹتے۔

حواشی: ۱۔ سترہ کے آگے سے حیوانات، گدھوں، عورتوں اور کتوں کا گزرنا نمازی کے لیے نقصان دہ نہیں لہذا سترے کا اہتمام مستحب عمل ہے اور انسان نماز میں واقع ہونے والے نقصانات سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اگر نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کالے کتے، گدھے اور عورت کا سامنے سے گزرنا نماز باطل کر دیتا ہے۔ حدیث ابن عباس کو بھی اس معنی پر محمول کیا جائے گا کہ یا تو نبی ﷺ کے سامنے سترہ تھا، جیسا کہ حدیث ۸۴۰ میں وضاحت ہے یا آپ ﷺ کے سامنے سے گدھی نہیں گزری تھی، بلکہ وہ صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزری اور اس بات پر اتفاق ہے کہ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے۔

۳۰۵..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي تِيَابٌ فِيهَا تَصَاوِيرُ

نماز کے ناپسندیدہ ہونے کا بیان جبکہ نمازی کے سامنے تصاویر والے کپڑے ہوں

۸۴۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ، سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ.....

(۸۴۴) صحیح مسلم، کتاب النیاس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، حدیث: ۲۱۰۷/۹۳۔ مسند احمد: ۱۷۶/۶۔ عن

مسند بن جعفر، صحیح بخاری: ۵۹۵۴۔ سنن ابن ماجہ: ۳۶۳۵۔ مسند الحمیدی: ۲۵۱۔ سعید

نمازی کے سترہ کے ابواب

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهُ كَانَ لَهَا تَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ
مَمْدُودَةٌ إِلَى سَهْوَةٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ. فَقَالَ: أَخْرِيهِ
عَنِّي. فَأَخَذَتْهُ فَجَعَلَتْهُ وَسَائِدًا.
”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: ”ان
کے پاس تصاویر والا کپڑا تھا جو درتپے پر پھیلا ہوا تھا، نبی
کریم ﷺ اسے سترہ بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آپ
نے فرمایا: یہ کپڑا مجھ سے دور کر دو، لہذا میں نے اس کے تکیے
بنا لیے۔“

فوائد.....

- ۱۔ دوران نماز تصاویر اور دیگر پرکشش اشیا، جن سے خشوع میں خلل واقع ہو، سامنے رکھنا مکروہ ہے۔
- ۲۔ نماز میں کامل یکسوئی اور استحضار ہونا چاہیے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ الْكَلَامِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ وَالِدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ،
وَمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُضَاهِي هَذَا وَيُقَارِبُهُ
نماز میں جائز گفتگو، دعا، ذکر اور رب عزوجل سے مانگنے اور اس سے

مشابہ اور اس جیسے ابواب کا مجموعہ

۳۰۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دعا مانگنے کے جواز کا بیان

۸۴۵. أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا أَبِي وَشَعِيبٌ قَالَا،
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.....
عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ: ”حضرت ابوبکر الصديق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رسول الله ﷺ سے عرض کی: مجھے کوئی ایسی دعا سکھادیں جو
عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔“

۸۴۶. أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي
عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ.....
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: إِنَّ أَبَا
بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رسول الله ﷺ نے رسول اللہ سے عرض کیا: اے اللہ کے
عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي. اپنے گھر میں مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: تم یہ دعا مانگا کرو:
صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي. قَالَ، قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ

(۸۴۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حدیث: ۸۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعوات
والتعوذ، حدیث: ۲۷۰۵۔ سنن ترمذی: ۳۵۳۱۔ سنن نسائی: ۱۳۰۳۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۳۵۔ مسند احمد: ۳/۱۔
(۸۴۶) انظر الحديث السابق.

نماز میں جا کر گنجلو، دعا اور ذکر

ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ
الدُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَأَغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
وَأَرْحَمَنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ. ” اے
اللہ بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں اور تیرے
سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں ہے، لہذا تو اپنے پاس
سے مجھے مغفرت و بخشش عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو
بہت زیادہ بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

فوائد: ۱۔ ان احادیث میں ان لوگوں کے موقف، مثلاً ابراہیم نخعی، کا رد ہے جو فرض نمازوں میں قرآنی
ادعیہ کے سوا مسنون ادعیہ کی ممانعت کے قائل ہیں۔ (فیض القدیر: ۴/ ۶۸)

۲۔ فرض و نفل میں قرآنی ادعیہ کے سوا مسنون اذکار و ادعیہ کا اہتمام درست فعل ہے۔ نیز تشہد کے بعد سلام سے قبل
مذکورہ دعا کا اہتمام بھی مستحسن فعل ہے۔

۸۴۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِي، نَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ.....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سورہ (اذا جاء
نصر اللہ والفتح) آخر تک نازل ہوئی تو میں نے رسول
اللہ ﷺ کو ہر نماز میں یہ تسبیح پڑھتے ہوئے سنا: سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي. ” اے اللہ! تو
پاک ہے ساتھ اپنی تعریفوں کے، اے اللہ! مجھے معاف فرما۔“

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا
نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ إِلَى
أَخِيرِهَا، مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

فوائد: مکرر ۶۰۵۔

۸۴۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ إِدَمَ، نَنَا مَرَّوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ النَّزَارِيُّ.....
” حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد گرامی سے روایت کرتے
ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صبح

عَنْ أَبِي سَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:
كُنَّا نَعْدُو إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۸۴۷) مسند احمد: ۶/ ۲۳۰۔ عن ابن نمير بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب النفسير، سورة (اذا جاء نصر الله) حديث:

۴۹۶۷۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع، حديث: ۴۸۴۔ من طريق الاعمش به، سنن ابی داود: ۵: ۸۷۷۔ سنن

نسائی: ۱۰۴۸۔ سنن ابن ماجه: ۸۸۹۔ وفاد تقدم: ۶۰۵.

(۸۴۸) فتاوى محمد بن عبد الوهاب: ۲۴۴.

نماز میں جائز گفتگو، دعا اور ذکر

کے وقت حاضر ہوتے چنانچہ مرد و خواتین آتے اور عرض کرتے: اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھوں تو کیسے دعا مانگوں؟ آپ فرماتے: اس طرح مانگا کرو: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، ”اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا کر، مجھے عافیت سے نواز دے اور مجھے رزق عطا فرما۔“ تو تیرے لیے تیری دنیا اور آخرت (کی ہر خیر و بھلائی) جمع کر دی جائے گی۔“

وَسَلَّمَ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ قَالَ، قُل: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، فَقَدْ جُمِعَ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ.

فوائد:..... مکرر ۷۴۴

۳۰۷..... بَابُ مَسْأَلَةِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الصَّلَاةِ مُحَاسَبَةً يَسِيرَةً، إِذَا الْمُحَاسَبَةُ بِجَمِيعِ ذُنُوبِهِ وَالْمُنَاقَشَةُ بِهَا تَهْلِكُ صَاحِبَهَا

نماز میں رب تعالیٰ سے آسان حساب لینے کی دعا کا بیان، کیونکہ تمام گناہوں کا حساب اور ان کے بارے میں تحقیق و تفتیش گناہ گار کو ہلاک و برباد کر دے گی

۸۴۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيِّ، نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَكُنَّا مَوْمَلُ بْنُ هِشَامٍ، سَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی کسی نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ”اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيرًا“ (اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آسان حساب کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”بندے کے اعمال نامے کو دیکھ کر (اس کے گناہوں سے) درگزر کیا جائے گا۔ کیونکہ اے عائشہ! اس دن جس سے تھیں حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور مومن

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيرًا. فَلَمَّا انصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ؟ قَالَ: يُنظَرُ فِي كِتَابِهِ وَيَسْجَاوَرُ لَهُ عَنْهُ. إِنَّهُ مَنْ نُوقِسَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلْكَ. وَكُلُّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ يَكْفُرُ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ حَتَّى الشُّرْكَةُ

(۸۴۹) اسناد حسن، مسند احمد: ۶/۹۸، عن اسماعيل بن جعفر ومن طريقه حاكم: ۱/۲۵۵۔ بهذا الاسناد و صحیح ابن

حسان۔ ۷۳۲۸۔ مع طریق جریر عن ابن اسحاق نه.

نماز میں جائز گفتگو، دُعا اور ذکر

تَشْوُكُهُ . جَمِيعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا .
 کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے
 گناہ معاف فرمادیتے ہیں، حتیٰ کہ وہ کائنات جو اسے چبھتا ہے، (وہ
 بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے)۔“ دونوں راویوں نے ایک
 جیسے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد:..... دوران نماز یہ کلمات اللہم حاسبنا حسابا سبیرا: کہنا مسنون ہیں، بہتر ہے یہ کلمات تشہد کے
 آخر پر کہے جائیں۔ کیونکہ یہ اذکار و ادعیہ کا محل ہے۔

۳۰۸..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ مَسْأَلَةً
 حَاجَةً يَسْأَلُهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُرْجَى فِي ذَلِكَ مِنَ الْأَسْتِجَابَةِ
 نماز میں نمازی کا اپنے رب تعالیٰ سے اپنی حاجت و ضرورت کا سوال مانگتے وقت تسبیح،

تحمید اور تکبیر کے جواز اور اس سے دعا کی قبولیت کی امید کا بیان

۸۵۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارِ الْيَمَامِيُّ ، وَثَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ.....
 ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام
 سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں
 اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ کلمات سکھا دیں جو
 میں اپنی نماز میں بطور دعا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ
 سُبْحَانَ اللَّهِ دس مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ اور دس دفعہ اللَّهُ أَكْبَرُ
 پڑھ لیا کرو، پھر اپنی حاجت و ضرورت کا سوال کرو تو وہ فرمائے
 گا: ہاں، ہاں (تمہاری دعا و التجا قبول ہے۔)

۳۰۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الْأَسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

نماز میں عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے پناہ مانگنا جائز ہے

۸۵۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِيِّ ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
 عَنْ عَمْرَةَ.....

(۸۵۰) اسنادہ حسن، سنن نسائی، کتاب السہو، باب الذکر بعد التشہد، حدیث: ۱۳۰۰۔ مسند احمد: ۳/ ۱۲۰۔ من طریق

وکیع بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ۴۸۱۔

نماز میں جائز گنجلو، دُعا اور ذکر

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے تم دکھائے گئے ہو کہ تم قبروں میں دجال کے فتنے کی طرح آزمائے جا رہے ہو۔“ حضرت عمرہ کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تو میں رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتی تھی۔ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.“ (اے اللہ! میں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنِّي أُرِيكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالَتْ عَمْرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۳۱۰..... بَابُ الإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ،

وَمِنْ الْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دجال کے فتنے، زندگی اور موت کے فتنے اور گناہ اور قرض سے پناہ طلب کرنے کا بیان

۸۵۲- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ أَبَاهُ وَشُعَيْبًا أَخْبَرَاهُمْ، قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ“ (اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور میں دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میں گناہ میں ملوث ہونے اور

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ. قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيدُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ

(۸۵۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة الكسوف، باب ذكر عذاب القبر في صلاة الكسوف، حديث: ۹۰۳- مطولا سنن نسائي،

كتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، حديث: ۲۰۶۷ مختصراً، و صحیح ابن حبان: ۲۸۲۹- من طريق يحيى بهذا الاسناد.

(۸۵۲) مسند احمد: ۸۹ / ۶- من طريق الليث بهذا الاسناد، صحیح بخاری، كتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حديث: ۸۳۲-

صحیح مسلم، كتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه في الصلاة، حديث: ۵۸۹- سنن ابی داود: ۸۸۰- سنن نسائي: ۱۳۱۰- من

طريق ابن شهاب به.

نماز میں جائز گفتگو، دُعا اور ذکر

حَدَّثَ فَكَذَّبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ. قرض میں پھیننے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ قرض سے کس قدر زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”بے شک آدمی جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔“

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۷۲۱ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۱۱..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّحْمِيدِ وَالشَّائِ عَلَى اللَّهِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عِنْدَمَا يَرَى

الْمُصَلِّيَ أَوْ يَسْمَعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَوْ يُرِيدُ شُكْرَ رَبِّهِ عَلَى ذَلِكَ

فرض نماز میں اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنا جائز ہے جبکہ نمازی کوئی ایسی چیز دیکھے یا سنے کہ جس پر حمد و ثناء بیان کرنا واجب ہو یا وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہو

۸۵۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، ح وَثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورِ السُّلَمِيِّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْيعٍ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ۔ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی، آپ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر ان کے پاس ان کی صلح کرانے کے لیے تشریف لائے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: اے بلال! جب نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں واپس نہ آؤں تو ابوبکر کو کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ چنانچہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، پھر اقامت کہی، اور

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ قِتَالًا بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ آتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبَلَالٍ: يَا بَلَالُ إِذَا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَلَمَّا حَضَرَتْ

(۸۵۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من دخل ليوم الناس.....، حدیث: ۶۸۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم.....، حدیث: ۴۲۱۔ سنن ابی داؤد: ۹۴۰۔ سنن نسائی: ۷۸۵، ۷۹۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۳۵۔ مسند احمد: ۵/۳۳۱، ۳۳۰۔

نماز میں جائز گفتگو، دُعا اور ذکر

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آگے بڑھے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی، اسی دوران رسول اللہ ﷺ بھی آگے اور لوگوں کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، صحابی کہتے ہیں: لوگوں نے تالی بجائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کر دیتے تو ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے، پس پھر جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ تالی مسلسل بج رہی ہے تو انہوں نے پھر نا چاہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھو، آپ نے انہیں نماز جاری رکھنے کا اشارہ کیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ”نماز جاری رکھو“ پر کچھ دیر تک اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے رہے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل چل کر پیچھے آگئے، نبی کریم ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کر دیا تھا تو پھر تمہیں نماز جاری رکھنے سے کس چیز نے منع کیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی امامت کرائے۔ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے کہا: جب تمہیں تمہاری نماز میں کوئی چیز پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ جناب ابن ابی حازم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اس اشارہ کیا اور انہیں نماز جاری رکھنے کا حکم دیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور الحمد للہ کہا پھر اٹلے پاؤں پیچھے آگئے۔“ جناب عبدالاعلیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف

الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٍ، ثُمَّ أَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ، وَصَفَّحَ الْقَوْمَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَلْتَفِتُ. فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ التَّصْفِيحَ لَا يُمَسِّكُ عَنْهُ، اِلْتَفَتَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيِ امْضِ. فَلَمَّا قَالَ: لَيْتَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيْهَةً يَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْضِ، ثُمَّ مَشَى أَبُو بَكْرٍ الْقَهْقَرَى عَلَى عَقْبَيْهِ فَتَأَخَّرَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ. فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ: مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَلَّا تَكُونَ مَضِيَّتَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ: إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبِحِ الرَّجَالَ وَلْيَصَفِّحِ النِّسَاءَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ فِي حَدِيثِهِ: فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا، يَا مَرُءُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ، فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ رَحَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ. وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى فِي

نماز میں جائز گھنگو، دُعا اور ذکر

اشارہ کیا کہ جیسے ہو ویسے ہی رہو (یعنی نماز جاری رکھو) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کے اس فرمان پر اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر اٹلے پاؤں پیچھے لوٹ آئے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ”بعض راویوں نے دوسروں کے مقابلہ میں حدیث کے الفاظ میں اضافہ بیان کیا ہے۔“

حَدِيثِهِ: فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَى كَمَا أَنْتَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ.

۳۱۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيحِ لِلنِّسَاءِ عِنْدَ النَّبَايَةِ تَتَوَبُّهُمُ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو مردوں کو ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ اور عورتوں کو تالی بجانے کے حکم کا بیان

۸۵۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ ثَنَا سُفْيَانٌ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ، ثَنَا.....

”حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو اپنی نماز میں کوئی چیز پیش آجائے تو اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہے، اور تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔“ یہ علی بن خشرم کی روایت ہے۔ جبکہ عبدالجبار نے ہمیں نبی کریم ﷺ کے بنو عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے جانے کے متعلق مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں یہ الفاظ بیان کیے: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ جب تم کو نماز میں کوئی چیز پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو؟ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے، جسے نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: تصفیح اور تصفیح دونوں کا معنی ایک ہی ہے (یعنی

سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللَّهِ. إِنَّمَا هَذَا لِلنِّسَاءِ، يَعْنِي التَّصْفِيحَ. هَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ خَشْرَمٍ. وَأَمَّا عَبْدُ الْجَبَّارِ فَثَنَا بِالتَّصْفِيحِ بِطَوِيلِهِ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ صَفَّقْتُمْ؟ إِنَّمَا هَذَا لِلنِّسَاءِ،

وَمَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ
اللَّهِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: التَّصْفِيْقُ وَالتَّصْفِيْحُ
وَاجِدٌ.

فوائد:..... دوران نماز جب امام پیچھے ہٹے تو اگر قنہ کا خوف اور امام کا انکار نہ ہو تو دوسرا شخص آگے ہو سکتا ہے۔

- ۲۔ امام کا نائب افضل اور اس فریضے کے لیے صالح ترین شخص ہونا چاہیے۔
- ۳۔ مؤذن افضل شخص کو امام کی عدم موجودگی میں امامت کا کہہ سکتا ہے اور فاضل شخص کو اس کی موافقت کرنی چاہیے۔
- ۴۔ نماز میں عمل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔
- ۵۔ دوران نماز ایک دو قدم چلنا جائز ہے، بوقت ضرورت نماز میں اتنا چلنا مکروہ نہیں۔
- ۶۔ بوقت حاجت نماز میں التفات جائز ہے اور نماز میں خوشی و فرحت میسر آنے کی صورت میں الحمد للہ کہنا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔
- ۷۔ اگر متبوع تابع کو حکم دے جس میں متبوع کا اکرام لازم آئے تو ایسے حکم کو ترک کرنا جائز ہے۔ یہ حکم کی مخالفت نہیں بلکہ یہ ادب اور تواضع ہے۔ نیز کبار شخصیات کا ادب لازم ہے۔
- ۸۔ اگر کسی شخص کو دوران نماز کوئی مسئلہ درپیش ہو مثلاً امام کو کسی غلطی کی تنبیہ کرنی مقصود ہو تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت تالی بجائے۔ تالی کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے، نیز تالی بجاتے وقت ہتھیلی پر ہتھیلی نہیں مارنی چاہیے۔ جیسے لہو و لعل میں ہوتا ہے۔ اگر لہو و لعل کی وجہ سے عورت ایسا کرے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ یہ نماز کے منافی فعل ہے۔
- ۹۔ اس میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے فضائل کا بیان ہے، مثلاً انہیں نماز کے لیے آگے کرنا اور ان کی فضیلت پر تمام صحابہ کا متفق ہونا۔

۱۰۔ نماز اول وقت پر پڑھنا افضل ہے۔

۱۱۔ نماز شروع کرتے وقت ہی اقامت کا کہنا درست ہے۔

۱۲۔ مؤذن ہی کا اقامت کہنا مسنون ہے۔ غیر مؤذن کا اقامت کہنا خلاف سنت فعل ہے لیکن شافعیہ اور جہور علماء کے نزدیک اس کی اقامت بہر حال شمار ہوگی۔ (شرح النووی: ۴ / ۱۸۸ / ۱۸۰)

۳۱۳..... بَابُ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَحَظْرِهِ بَعْدَ مَا كَانَ مُبَاحًا

نماز میں کلام کے منسوخ ہونے اور اس کے جائز ہونے کے بعد ممنوع ہونے کا بیان

۸۵۵۔ نَايُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَيْلٍ، أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ

نماز میں جائز گفتگو، دعا اور ذکر

عَلَمَةً.....

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے جبکہ آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے، چنانچہ جب ہم (ہجرت حبشہ کے بعد) نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو (نماز کی حالت میں) سلام کیا تو آپ نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ (اب کیوں نہیں دیا؟) تو آپ نے فرمایا: ”نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ وَتَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا.

۸۵۶۔ ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَيْدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، ح وَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ.....

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنے پہلو میں کھڑے شخص سے بات کر لیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگی ﴿وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ (البقرة: ۲۳۸) ”اور اللہ کے لیے عاجزی کرنے والے بن کر کھڑے ہو جناب ہشیم کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا اور گفتگو کرنے سے منع کر دیا گیا۔“

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ، قَالَ: كَانَ يَكَلِّمُ الرَّجُلَ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى نَزَلَتْ، ﴿وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾. زَادَ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ: فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ.

(۸۵۵) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب ما یبہی من الکلام فی الصلاة، حدیث: ۱۱۹۹۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاة، حدیث: ۵۳۸۔ سنن ابی داؤد: ۹۲۳۔ مسند احمد: ۱/۳۷۶۔ من طریق محمد بن فضیل بہذا الاسناد۔

(۸۵۶) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب ما یبہی من الکلام فی الصلاة، حدیث: ۴۵۳۴، ۱۲۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاة، حدیث: ۵۳۹۔ سنن ابی داؤد: ۹۴۹۔ سنن ترمذی: ۴۰۵، ۲۹۸۶۔ سنن نسائی: ۱۲۲۰۔ مسند احمد: ۴/۳۶۸۔ من طرق عن اسماعیل بہذا الاسناد۔

۸۵۷۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا.....

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ بُنْدَارٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلَ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَتْ: ﴿وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ.

جناب اسماعیل بن ابی خالد نے بندار کی سابقہ حدیث کی طرح روایت کی ہے مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”نبی ﷺ عہد میں کوئی شخص اپنے ساتھی سے نماز میں ضروری بات کر لیتا تھا۔ حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوگئی ﴿وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ (البقرہ: ۲۳۸) ” اور اللہ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔“ تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دے دیا گیا۔“

۸۵۸۔ ثَنَا أَبُو مُوسَى يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِمِثْلِهِ، وَقَالَ قَرَدَّ عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا. قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تُسَلِّمُ أَنْتَ؟ قَالَ أَرَدْتُ فِي نَفْسِي.

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے۔“ گزشتہ حدیث کے مثل بیان کیا۔ اور فرمایا: آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا (بعد میں حکم تبدیل ہو گیا) اور فرمایا: ”بے شک نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔“ (اس لیے سلام کا جواب نماز کی حالت میں کلام کے ساتھ نہ دیا کرو۔) میں نے ابراہیم سے کہا: آپ کیسے سلام کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں اپنے دل میں جواب دے دیتا ہوں۔“

فوائد: ۱۔ مصلحت وغیر مصلحت کے لیے نماز میں کلام حرام ہے اور نماز میں بول کر سلام کا جواب دینا بھی

حرام ہے۔ اشارے سے سلام کا جواب دینا نقصان دہ نہیں بلکہ یہ مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۲۶/۵)

۲۔ أَمْرُنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهْيُنَا عَنِ الْكَلَامِ. یہ الفاظ دلیل ہیں کہ نماز میں ہر طرح کا کلام حرام ہے اور علماء کا اس

مسئلہ پر اجماع ہے کہ حرمت کلام کا علم رکھنے کے باوجود عمداً بلا ضرورت کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مصلحت کے لیے کلام کرنے کے متعلق شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور احمد کا مذہب ہے کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی

ہے۔ (شرح النووی: ۲۶/۵)

(۸۵۷) انظر الحديث السابق

(۸۵۸) تقدم تحريجه برقم: ۸۵۵.

نماز میں جائز گفتگو، دُعا اور ذکر

۳۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ جَهْلًا مِنَ الْمُتَكَلِّمِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ الْمُتَكَلِّمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرَ مُبَاحٍ
نماز میں ناواقفیت کی بنا پر گفتگو کرنے کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر گفتگو کرنے والے کو معلوم نہ ہو کہ نماز میں گفتگو کرنا منع ہے تو اس کی گفتگو سے نماز نہیں ٹوٹی

۸۵۹۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ بِدِمَشْقَ، نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ أَنَا أَبُو عُمَانَ الصَّابُؤِيُّ، قَالَ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، ثَنَا الْحَجَّاجُ - وَهُوَ الصَّوَّافُ - عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى، وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيِّ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنِي.....

”حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نئے نئے جاہلیت سے نکلے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اسلام کی نعمت لے آئے، اور بے شک ہم میں کچھ لوگ بدشگون لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں تو یہ ان کو (ان کے کاموں سے) ہرگز نہ روکے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس مت جاؤ۔ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں لگاتے ہیں۔ آپ نے

مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا كُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ. قَالَ: ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُهَنَةَ. قَالَ: فَلَا تَأْتُوهُمْ. قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: رِجَالٌ مِنَّا يَخْطُونَ. قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَكَ. قَالَ: وَبَيْنَا أَنَا

(۸۵۹) جزء القراءة للبخاری: ۷۰، ۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، حديث: ۵۳۷۔ سنن ابی داؤد: ۹۳۰۔ سنن نسائی: ۱۲۱۹۔ مسند احمد: ۴۴۷/۵۔ من طرق عن يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد.

نماز میں جا کر گفتگو، دُعا اور ذکر

فرمایا: انبیائے کرام میں سے ایک نبی لکیریں لگاتے تھے تو جس کی لکیر ان کی لکیروں کے موافق ہو جائیں تو وہ درست ہے (اس میں کوئی حرج نہیں) حضرت معاویہ کہتے ہیں: اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری، تو میں نے اسے کہا: **يَرْحَمُكَ اللَّهُ** (اللہ تجھ پر رحم فرمائے)۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ تو میں نے کہا: ہائے میری ماں مجھے روئے (یعنی میں مر جاؤں) تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے شروع کر دیے، تو جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کر رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کبھی بھی آپ سے بہتر تعلیم دینے والا معلم نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! آپ نے نہ مجھے مارا، نہ جھڑکا اور نہ برا بھلا کہا، آپ نے فرمایا: ”بے شک ہماری اس نماز میں لوگوں کی بات چیت درست نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو تکبیر، تسبیح اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا نام ہے۔“ یہ میسرہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب بندار کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ”اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔“ اسی طرح دیگر راویوں نے بیان کیا ہے۔ اور بندار کہتے ہیں: ”پھر جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ”میں نے ”التصنيف الكبير“ میں باقی راویوں کی حدیث بھی بندار کی روایت کے مثل بیان کر دی ہے مگر میں نے ان کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

أَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَحَدَّثَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ. فَقُلْتُ: وَأَتَكَلُّ أُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ. قَالَ: فَضْرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْحَادِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ يُصِمُّونَنِي لِكِنِّي سَكْتُ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي، فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، وَاللَّهِ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهْرَبِي وَلَا شَتَمَنِي وَلَكِنْ قَالَ: إِنَّ صَلَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَيْسِرَةَ. قَالَ بَنْدَارٌ: بَيْنَمَا أَنَا أَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَكَذَا قَالَ الْبَاقُونَ. وَقَالَ بَنْدَارٌ: فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ يُصِمُّونَنِي لِكِنِّي سَكْتُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَجْتُ فِي التَّصْنِيفِ الْكَبِيرِ حَدِيثَ الْبَاقِينَ فِي عَقَبِ حَدِيثِ بَنْدَارٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ أُخْرِجِ الْفَاطِمَهُ.

نماز میں جائز گفتگو، دُعا اور ذکر

فوائد:..... حدیث اِنَّ صَلَاتَنَا لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اس بات کی دلیل ہے کہ ضرورت و بلا ضرورت نماز میں کلام کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر کسی تنبیہ وغیرہ کی حاجت درپیش ہو تو مرد سُبْحَانَ اللّٰهِ کہیں اور عورتیں تالیاں پٹیں۔ شافعیہ، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور سلف و خلف کا یہی مذہب ہے۔ لیکن اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سمیت بعض علماء کا موقف ہے کہ مصلحت کے پیش نظر نماز میں کلام کرنا جائز ہے۔ (اس کی وضاحت آئندہ حدیث ۸۶۰ میں بیان کریں گے) یہ عہد کلام کرنے والوں کے بارے میں موقف بیان ہوئے ہیں اور بھول کر قلیل گفتگو کرنے والے کی نماز باطل نہیں ہوتی ہے، شافعیہ، مالک، احمد بن حنبل اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے، اس کے برعکس ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کہتے ہیں کہ بھول کر کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ہماری (شافعیہ) کی دلیل حدیث ذوالیدین (۸۶۰) ہے۔ نیز شافعیہ کے نزدیک راجح مذہب کے نزدیک کثیر کلام سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ البتہ دینی امور سے ناواقف نو مسلم شخص کا نماز میں بولنا بھول کر گفتگو کرنے والے کی مثل ہے۔ اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ حدیث الباب اس مسئلہ کا واضح ثبوت ہے۔

(شرح النووی: ۲۰/۵)

۳۱۵..... **بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُصَلِّيِ غَيْرِ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ وَالْمُصَلِّيَ هَذِهِ صِفَتُهُ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ**

نماز میں بات چیت کرنے کا بیان جبکہ نمازی کو یہ علم نہ ہو کہ اس کی کچھ نماز ابھی باقی ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس نمازی کا یہ حال ہو اس کی بات چیت نماز کو فاسد نہیں کرتی

۸۶۰۔ **أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيِّ - نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ.....**

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں یعنی ظہر یا عصر میں سے ایک نماز دو رکعت پڑھائی، میرا غالب گمان ہے کہ وہ ظہر کی نماز تھی۔ پھر آپ مسجد کے قبلے میں موجود لکڑی کے پاس آئے اور اپنے دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر ٹکا کر اس پر رکھ دیے۔ اور جلد باز لوگ مسجد سے نکل گئے۔ اور یہ کہتے گئے کہ نماز کم ہو گئی ہے۔ جبکہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ - وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الظُّهْرُ - رَكَعَتَيْنِ فَأَتَى خَشَبَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا يَدَيْهِ، إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، وَخَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ، فَقَالُوا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ.

(۸۶۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل يأخذ الامام اداشك بقول الناس، حدیث: ۷۱۴، ۷۲۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة والسجود له، حدیث: ۵۷۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۰۸، ۱۰۱۱۔ سنن ترمذی: ۳۹۹۔ سنن نسائی: ۱۲۲۶۔ من طریق ایوب بهذا الاسناد، سنن ابن ماجہ: ۱۲۱۴۔

لوگوں میں حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے مگر وہ دونوں آپ سے پات کرتے ہوئے ڈرے۔ ایک شخص جس کے ہاتھ چھوئے یا لمبے ہونے کی وجہ سے اسے ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کہا جاتا تھا، اس نے کہا: (اے اللہ کے رسول) کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ تو اس نے عرض کی: بلکہ آپ بھول گئے ہیں۔ تو آپ نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے (بقیہ) دو رکعت ادا کیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہی اور اپنے سجدے کی مثل یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھایا۔ (پھر دوسرا سجدہ کیا) بندار نے مکمل حدیث بیان کی ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے یہ مکمل باب ”کتاب السہو فی الصلاة“ میں بیان کر دیا ہے۔

وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ. وَرَجُلٌ - قَصِيرُ الْيَدَيْنِ أَوْ طَوِيلُهُمَا - يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَوْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: لَمْ تُقْصِرْ وَلَمْ أَنْسَ. فَقَالَ: بَلْ نَسِيتَ. فَقَالَ: صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟، قَالَ: نَعَمْ. فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ. وَذَكَرَ بِنْدَارُ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ.

فوائد.....

- ۱- افعال و عبادات میں انبیاء رضی اللہ عنہم سے بھول چوک سرزد ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ اس بھول پر قائم نہیں رہتے، بلکہ ان کی اصلاح کر دی جاتی ہے۔
- ۲- اکیلا شخص ایسی چیز کے اثبات کا دعویٰ کرے، جو کام مجمع عام کے سامنے ہوا ہے، تو اس بارے میں حاضرین سے ضرور پوچھنا چاہیے اس صورت میں اس فقط اکیلے شخص کی بات پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔
- ۳- اس میں سہو کے دو سجدوں کا اثبات ہے۔ ہر سجدہ پر اللہ اکبر کہا جائے گا اور یہ دونوں سجدے نماز کے سجدوں کی مثل ہیں۔ کیونکہ اگر یہ خلاف معمول ہوئے تو اس کی وضاحت کر دی جاتی۔ سجدہ سہو کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا، نیز سجدہ سہو میں تشهد مشروع ہے۔
- ۴- نماز میں بھول کر کلام کرنا یعنی جسے یقین ہے کہ وہ حالت نماز میں نہیں اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ جمہور سلف و خلف مثلاً ابن عباس، عبد اللہ بن زبیر، عروہ، عطاء، حسن بصری، شعبی، قتادہ، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد، اور جمیع محدثین کا یہی مسلک ہے۔ (شرح النووی: ۶/۷۰)

۳۱۶..... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَبَانَ بِهِ بَيْتَهُ وَبَيْنَ أُمَّتِهِ مِنْ أَنْ أَوْجَبَ عَلَى النَّاسِ إِجَابَتَهُ وَإِنْ كَانُوا فِي الصَّلَاةِ إِذَا دَعَاهُمْ لِمَا يُحِبُّهُمْ.

رسول اللہ ﷺ کی اس خصوصیت کا بیان جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختص کیا ہے اور اس کے ساتھ آپ کے اور آپ کی امت کے درمیان فرق و امتیاز کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو حیات بخش امور کے لیے بلائیں تو انہیں آپ کی پکار پر لبیک کہنا واجب ہے اگرچہ وہ نماز پڑھ رہے ہوں ۸۶۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ، نَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَهُوَ يَصَلِّي، ح وَثَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے انہیں بلایا۔ وہ آپ کی طرف متوجہ ہوئے (اور نماز جاری رکھی) پھر (نماز مکمل کرنے کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول: السَّلَامُ عَلَيْكَ، آپ نے فرمایا: ”وَعَلَيْكَ السَّلَامُ“ اے ابی! جب میں نے تمہیں بلایا تھا تو تمہیں حاضر ہونے سے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں پایا: ﴿إِسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الانفال: ۲۴) ”(اے ایمان والو) تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو جب وہ تمہیں اس (امر) کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یہ حکم ضرور موجود ہے) میرے

(۸۶۱) صحیح، سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب، حدیث: ۲۸۷۵، ۳۱۲۵۔ مسند احمد: ۲/

۲۵۷۔ سنن الدارمی: ۳۳۷۶۔ مستدرک حاکم: ۱/۵۵۷۔ من طریق العلاء بهذا الاسناد.

نماز میں جائز گفتگو، دعا اور ذکر

ماں باپ آپ پر قربان ہوں، حضرت ابی کہتے ہیں: ان شاء اللہ آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہوگی۔“ یہ ابن وہب کی حدیث ہے۔

۸۶۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَابُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي حُجَيْبُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ.....

”حضرت ابوسعید بن معلی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

میرے پاس سے گزرے جبکہ میں مسجد میں (نماز پڑھ رہا) تھا۔ آپ نے مجھے بلایا مگر میں حاضر نہ ہوا (اور نماز جاری رکھی پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا:

”تم میرے پاس کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے عرض کی: میں

نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں

فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ

إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم اللہ اور

رسول کے کہنے کو بجالاؤ جبکہ وہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی

طرف بلا تے ہوں۔“ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے

سے پہلے قرآن مجید کی افضل ترین سورت نہ سکھاؤں؟

چنانچہ جب آپ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے آپ کو یاد کرایا۔

آپ نے فرمایا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (یعنی سورۃ

فاتحہ) یہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات (سبع مثانی)

ہیں اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔“

۸۶۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ فَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مِنْ كِتَابِ شُعْبَةَ، وَثَنَا يَحْيَى وَ مُحَمَّدٌ عَنْ

شُعْبَةَ عَنْ حُجَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ.....

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى، قَالَ: مَرَّ بِي

(۸۶۲) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی فاتحة الكتاب، حدیث: ۴۴۷۴۔ مسند احمد: ۲۱/۴۔ من طریق یحییٰ

بہذا الاسناد، سنن ابی داؤد: ۱۴۵۸۔ سنن نسائی: ۹۱۴۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۸۵۔

(۸۶۳) انظر الحدیث السابق.

نماز میں جائز گفتگو، دعا اور ذکر

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا
أُصَلِّي فِدَعَانِي، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ:
أَعْظَمُ سُورَةَ.
میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے
مجھے بلایا۔ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی، مگر اس
میں (افضل ترین سورت کی بجائے) عظیم ترین سورت کے

الفاظ ہیں۔

۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ الَّذِي لَا يَجُوزُ التَّكَلُّمُ بِهِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، إِذَا
تَكَلَّمَ بِهِ الْمُصَلِّي فِيهِ صَلَاتُهُ جَهْلًا مِنْهُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّكَلُّمُ بِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ کلام جو نماز کے علاوہ بھی کرنا درست نہیں ہے، اگر نمازی جہالت و
ناواقفیت کی بنا پر وہی کلام نماز کے دوران کر دے تو وہ نماز کو فاسد نہیں کرے گی۔

۸۶۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ.....
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے نماز
قائم کی تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تو ایک بدوی
شخص نے نماز میں اس طرح دعا مانگی: ”اے اللہ! مجھ پر اور محمد
(ﷺ) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما۔
جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو بدوی سے کہا: تم نے
اللہ کی وسیع رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔“
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ
أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي
وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا - يُرِيدُ
رَحْمَةَ اللَّهِ-

فوائد:..... اس حدیث میں مذکورہ دعا کو ترک کرنے اور اس کی ممانعت کی طرف اشارہ ہے اور اس کے سوا
مسلمانوں کے لیے رحمت اور ہدایت کی دعا کرنا مستحب فعل ہے۔ نیز اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ نماز میں
لا علمی کی وجہ سے غیر شرعی دعا کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، کیونکہ آپ نے اس دیہاتی کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا
تھا۔ (عون المعبود: ۳/ ۱۱۴)

(۸۶۴) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الدعاء فی الصلاة، حدیث: ۸۸۲۔ من طریق بهذا الاسناد ابن وهب؛ صحیح بخاری،
کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، حدیث: ۶۰۱۰۔ سنن نسائی: ۱۲۱۷۔ مسند احمد: ۳/ ۲۸۳۔ من طریق الزهري به.

۳۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلِمَةَ إِذَا جَرَتْ عَلَى لِسَانِ الْمُصَلِّي مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ مِنْهُ لَهَا، وَلَا إِزَادَةَ مِنْهُ لِنُطْقِهَا، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِنْ كَانَ قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ يَجُوزُ الْأَحْتِجَاجُ بِخَبْرِهِ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر نمازی کی زبان سے بغیر قصد و ارادے کے کوئی کلمہ نکل جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اور نہ اسے اس نماز کو لوٹانا ضروری ہے۔ اگرچہ قابوس بن ابی ظبیان کی روایت سے دلیل لینا جائز ہے لیکن میرا دل اس سے مطمئن نہیں ہے۔

۸۶۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثَنَا الْقَاسِمُ - يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ الْعُرْنِيَّ - ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ.....

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں نماز پڑھائی (تو آپ بھول گئے اور) آپ کی زبان سے ایک کلمہ نکل گیا۔ تو منافقوں نے اسے سن لیا اور انہوں نے خوب باتیں بنائیں۔ وہ کہنے لگے: آپ کے دودل ہیں، کیا تم نے نماز میں ان کی بات اور کلام کو نہیں سنا۔ ان کا ایک دل تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور ایک دل اپنے صحابہ کے ساتھ ہے۔ تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ﴾.

”اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کیجیے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خوب حکمت والا ہے، اور اس کا اتباع کیجیے جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر وحی کی جاتی ہے، بے شک جو تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اور آپ اللہ پر توکل کیجیے اور اللہ بطور کارساز کافی ہے۔ اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دِل نہیں رکھے۔“

(۸۶۵) اسنادہ ضعیف، سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الاحزاب، حدیث: ۳۱۹۹۔ مسند احمد: ۱/۲۶۷۔ من طریق قابوس بهذا الاسناد، اس کی سند میں قابوس راوی ضعیف اور لین الحدیث ہے۔

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جائز افعال کے ابواب کا مجموعہ

۳۱۹..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحَدُّثُ

کسی سب کے رونما ہونے پر نماز میں چلنے کی رخصت ہے

۸۶۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - ،

ثَنَا.....

”حضرت ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کی سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ جب انہوں نے رکوع کیا تو لگام ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور سواری چل پڑی، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پاؤں چلے، انہوں نے ادھر ادھر توجہ نہ کی حتیٰ کہ اپنی سواری کو جالے اور اسے پکڑ لیا پھر اسی حالت میں چلتے ہوئے اپنی نماز والی جگہ پر آ گئے اور اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیا۔ (پھر) انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سارے غزوات میں شرکت کی ہے، انہوں نے بہت سے غزوات گنوائے تو میں نے آپ ﷺ کی رخصتیں اور آسانیاں دیکھی ہیں، اور یہ رخصت (نماز میں بوقت ضرورت چلنا) میں نے انہی میں سے لی ہے

الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا بَرزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يُصَلِّي، وَعِنَانُ دَابَّتِهِ فِي يَدِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ انْقَلَبَتِ الْعِنَانُ مِنْ يَدِهِ، وَأَنْطَلَقَتِ الدَّابَّةُ، قَالَ: فَتَكَصَّ أَبُو بَرزَةَ عَلَيَّ عَقِيْبِيهِ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى لَجِقَ الدَّابَّةُ، فَأَخَذَهَا، ثُمَّ مَشَى كَمَا هُوَ، ثُمَّ أَتَى مَكَانَهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ فَقَضَى صَلَاتَهُ فَاتَمَّهَا ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: إِنِّي قَدْ صَحَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوٍ كَثِيرٍ حَتَّى عَدَّ غَزَوَاتٍ، فَرَأَيْتُ مِنْ رُحْصِهِ وَتَيْسِيرِهِ، وَأَخَذْتُ بِذَلِكَ. وَلَوْ أَنِّي تَرَكْتُ دَابَّتِي حَتَّى تَلْحَقَ بِالصَّحْرَاءِ،

(۸۶۶) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول النبی ﷺ ”يسروا ولا تعسروا“ حدیث: ۶۱۲۷۔ من طریق حماد بهذا الاسناد،

مسند احمد: ۴/ ۴۲۰، ۴۲۳۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۵۰۔

ثُمَّ انْطَلَقْتُ شَيْخًا كَبِيرًا أَخْبَطُ الظُّلْمَةَ كَانَ
اور اگر میں اپنی سواری کو اسی طرح چھوڑ دیتا حتیٰ کہ وہ جنگل
میں پہنچ جاتی پھر میں ایک بڑی عمر کا بزرگ رات کے اندھیر

ے میں اسے تلاش کرتا تو یہ میرے لیے بہت بھاری اور
گراں کام تھا۔“

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ بوقت حاجت نماز میں تھوڑا بہت چلنا اور آگے پیچھے ہونا جائز ہے۔ اس
سے نماز باطل نہیں ہوتی، نیز اس موقف کی تائید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”أَيُعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ“ کیا
تم نفل نماز میں آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے سے عاجز ہو۔ (ابوداؤد: ۱۰۰۶، ابن مساجہ ۱۴۲۷، صحیح
الجامع: ۲۶۶۲ صحیح)

۳۲۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ الْقَهْقَرَى فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحَدَّثُ

بوقت ضرورت نماز میں الٹے پاؤں چلنے کی رخصت کا بیان

۸۶۷- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزِ الْأَيْلِيِّ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَقِيلٍ، قَالَ، أَخْبَرَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ.....

”حضرت انس بن مالک النصارى رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
اس دوران میں کہ مسلمان سوموار والے دن فجر کی نماز ادا کر
رہے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں جماعت کر رہے تھے تو
اچانک رسول اللہ ﷺ ان کے سامنے آگئے، آپ نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا اور صحابہ کرام کو صفیں
بنائے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (یہ منظر دیکھ کر) آپ خوب
مسکرائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں چلے تاکہ صف میں
مل جائیں، ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے
باہر تشریف لانا چاہتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے

أَنَّسَ بْنَ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ: إِنَّ
الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ
يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِهِمْ لَمْ
يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَظَنَرَ
إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ
فَصَحَّحَكَ. فَانْكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبِيهِ
لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيَّ

(۸۶۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل يلتفت لامرئ ينزل به، حدیث: ۷۵۴۔ من طریق عقيل بهذا الاسناد، صحیح مسلم،
کتاب الصلاة، باب استخلاف الامام، حدیث: ۴۱۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۲۴۔ شمائل ترمذی: ۳۸۵۔ مسند احمد: ۱۱۰/۳۔
مسند الحمیدی: ۱۱۸۸۔

نماز میں جائز افعال کے ابواب

الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ: انہیں اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز مکمل
 أَنْ أَتَمُّوا صَلَاتَكُمْ. کرلو۔“

۳۲۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي حَمْلِ الصَّبِيَانِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بچوں کو اٹھانے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى ضِدِّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْفِعْلَ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي، وَزَعَمَ أَنَّ هَذَا عَمَلًا لَا
 يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ، جَهْلًا مِنْهُ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور اس شخص کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ یہ کام نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی سنت سے
 ناواقفیت کی بنا پر کہتا ہے کہ یہ کام نماز میں جائز نہیں ہے۔

۸۶۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي
 سُلَيْمَانَ وَابْنُ عَجَلَانَ سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ
 يَقُولُ، سَمِعْتُ.....

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس
 کو اس حال میں لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا ہے کہ آپ کے
 کندھے پر حضرت زینب کی بیٹی امامہ سوار ہوتی تھی۔ جب
 آپ رکوع کرتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب سجدوں سے
 سر اٹھاتے تو اسے دوبارہ کندھے پر بٹھا لیتے۔“

أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَعَلَى عَاتِقِهِ أُمَامَةُ بِنْتُ
 زَيْنَبَ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنْ
 السُّجُودِ أَعَادَهَا.

فوائد:..... مکرر ۷۸۳

۳۲۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ، ضِدُّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ

أَنَّ قَتْلَهَا وَقَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ يُفْسِدُ الصَّلَاةَ

نماز میں سانپ اور چھو کو قتل کرنے کے حکم کا بیان۔ اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ

انہیں قتل کرنے سے اور ان میں سے ہر ایک کے قتل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

۸۶۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْرُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
 مَعْمَرٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ح
 وَثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عُندَرٌ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالُوا: ثَنَا مَعْمَرٌ

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ
 الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، الْعَقْرَبُ وَالْحَيَّةُ .
 وَفِي حَدِيثِ عُنْدَرٍ، قَالَ مَعْمَرٌ، فَقُلْتُ
 لَهُ، فَقَالَ: الْعَقْرَبُ وَالْحَيَّةُ . وَفِي حَدِيثِ
 عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ يَحْيَى: يَعْنِي الْحَيَّةَ
 وَالْعَقْرَبَ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دو سیاہ چیزوں بچھو اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جناب عندر کی حدیث میں ہے، معمر کہتے ہیں: میں نے ان سے دو سیاہ چیزیں دریافت کیں تو انہوں نے فرمایا: بچھو اور سانپ۔ اور جناب عبدالاعلیٰ کی حدیث میں ہے، یحییٰ کہتے ہیں: یعنی سانپ اور بچھو مراد ہیں۔“

فوائد: ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز سانپ اور بچھو کو مارنا بلا کراہت جائز ہے۔ جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔

۲۔ اور بچھو اور سانپ کی طرح ہر موذی جانور جیسے بھڑ وغیرہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔ نماز میں انہیں بھی قتل کرنا مباح ہے۔ (نبیل الاوطار: ۲/۳۵۸)

۳۔ دوران نماز سانپ اور بچھو کو مارنے میں کوئی قباحت نہیں۔ حسن بصری، شافعی، اسحاق بن راہویہ اور اصحاب الراے کا یہی مذہب ہے لیکن ابراہیم نخعی اسے مکروہ خیال کرتے ہیں۔ (المغنی لابن قدامہ ۳/۱۲۸)

۳۲۳..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنْوُبِ الْمُصَلِّي

نماز میں کسی ضرورت پر پریشانی کے وقت ادھر ادھر دیکھنے کی رخصت ہے

۸۷۰۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَبِي حَازِمٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا
 يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ
 التَّصْفِيقَ التَّمَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا، يَا مَرَّةً
 بِأَنْ يُصَلِّيَ، قَدْ أَمَلَيْتَهُ قَبْلُ بِطَوْلِهِ .

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے، پھر جب لوگوں نے کثرت سے تالی بجائی تو وہ متوجہ ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صف میں تشریف فرما دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارے سے حکم دیا کہ نماز جاری رکھو۔“ میں یہ روایت اس سے پہلے مکمل بیان کر چکا ہوں۔

(۸۶۹) صحیح، سنن نسائی، کتاب السہو، باب قتل الحیة والعقرب فی الصلاة، حدیث: ۱۲۰۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۴۵۔ مسند

احمد: ۲/۲۴۸۔ من طریق سفیان بہذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ۱۷۵۴۔

(۸۷۰) اسنادہ صحیح، تقدم تخريجه برقم: ۸۵۳۔

نماز میں جائز افعال کے ابواب

۳۲۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْظِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ الْمُصَلِّيَ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

نماز میں نمازی اپنی گردن پیچھے موڑے بغیر (بوقت ضرورت) ادھر ادھر جھانک سکتا ہے

۸۷۱- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ- وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ- عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عِكْرَمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.“

گردن پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔“

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ بوقت حاجت نماز میں التفات جائز ہے لیکن یہ عمل مکروہ ہے، جس سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے، التفات کی مفصل بحث حدیث ۴۸۵ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۳۲۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّيِّ فِي مَرَافِقَةِ غَيْرِهِ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَالنَّظْرُ إِلَيْهِمْ، هَلْ يُتْمُونَ

صَلَاتِهِمْ أَمْ لَا، لِيَأْمُرَهُمْ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ

نمازی اپنے ساتھی نمازیوں کی معیت میں ان کی طرف دیکھ سکتا ہے کہ کیا وہ اپنی نماز مکمل اور صحیح ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ تاکہ نماز کی تکمیل کے بعد وہ انہیں تکمیل نماز کے ضروری مسائل بتا سکے

۸۷۲- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَأَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ الْعَجَلِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا مَلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي جَدِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو وفد کے رکن تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اپنی آنکھ کے کنارے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے میں اپنی کمرسیدھی نہیں کر رہا تھا۔“

فوائد: امام دوران نماز پیچھے جھانک سکتا ہے بشرطیکہ وہ پوری گردن نہ گھمائے۔ اور بعد از نماز مقتدیوں کو

ان کی کوتاہی سے آگاہ کر سکتا ہے۔

۲- رکوع و سجود میں پشت کو برابر نہ کرنے والے کی نماز ناقص ہے۔

(۸۷۱) تقدم برقم: ۴۸۵

(۸۷۲) تقدم برقم: ۵۹۳

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبْرُ لَيْسَ بِخِلَافٍ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرَى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ فِي الصَّلَاةِ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَنْظُرَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلَى مَنْ يُصَلِّي، لِيَعْلَمَ أَصْحَابَهُ إِذَا رَأَوْهُ يَفْعَلُ هَذَا الْفِعْلَ. أَنَّهُ جَائِزٌ لِمُصَلِّي أَنْ يَفْعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کے خلاف نہیں ہے جن میں ہے کہ میں اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ نماز میں اپنے پیچھے سے دیکھ لیتے تھے تو یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نمازیوں کو اپنی گوشہ چشم سے بھی دیکھ لیں، تاکہ آپ اپنے صحابہ کو یہ سکھائیں، جب وہ آپ کے اس فعل کو دیکھیں، کہ نمازی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی طرح کرنا جائز اور درست ہے۔

۳۲۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الْتَفَاتِ الْمُصَلِّي فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ تَعْلِيمِ الْمُصَلِّينَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِمْ بِمَا يَفْهَمُونَ عَنْهُ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ إِشَارَةَ الْمُصَلِّي بِمَا يَفْهَمُ عَنْهُ غَيْرُ مُفْسِدَةٍ صَلَاتِهِ نَمَازِي كَالِإِشَارَةِ فِي غَيْرِهَا عِنْدَ إِرَادَةِ تَعْلِيمِ الْمُصَلِّينَ بِالْإِشَارَةِ إِلَى مَا يَفْهَمُونَ عَنْهُ، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ إِشَارَةَ الْمُصَلِّي بِمَا يَفْهَمُ عَنْهُ غَيْرُ مُفْسِدَةٍ صَلَاتِهِ

نمازی کے لیے نماز میں دیگر نمازیوں کو تعلیم دینے کی غرض سے ایسا اشارہ کرنا جائز ہے جسے وہ سمجھ لیں اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کا ایسا اشارہ جسے لوگ سمجھ جائیں، نماز کو باطل و فاسد نہیں کرتا

۸۷۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ.....

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اشْتَكَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَاتَّفَمْتُ إِلَيْنَا فَرَأَانَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا، فَفَعَدْنَا.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے ہم نے آپ کے پیچھے (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھ کر امامت کر رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف التفات کیا تو ہمیں کھڑے ہوئے دیکھا لہذا آپ نے ہمیں

(بیٹھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔“

فوائد:..... دوران نماز امام مقتدیوں کو غلط عمل پر اشارہ سے تنبیہ کر سکتا ہے اور اس عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ اس حدیث کی مزید توضیح حدیث ۴۸۶ کے تحت ملاحظہ کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ عمل منسوخ ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی زندگی کی آخری نماز کی امامت کروائی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر کروائی تھی اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی لہذا یہ عمل اب منسوخ ہے۔

(۸۷۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التمام المأموم بالامام، حدیث: ۴۱۳، الادب المفرد للبخاری: ۹۴۸۔ سنن ابی داود:

۶۰۶۔ سنن نسائی: ۱۷۰۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۴۰۔ من طریق اللیث بهذا الاسناد، وقد تقدم بروقم: ۴۸۶۔

۳۲۷..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي بَصْقِ الْمُصَلِّي عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

نمازی کے لیے اپنی بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنے کا جائز ہے

۸۷۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی طرف بلغم دیکھی تو اسے ایک کنکری کے ساتھ رگڑ کر صاف کر دیا اور آدمی کو (نماز میں) اپنی دائیں جانب یا سامنے تھوکنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: ”اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے (کچے فرش پر) تھوک لے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نَحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: لِيَبْزُقَ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.

۸۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھی تو اسے ایک کنکری کے ساتھ کھرچ کر صاف کر دیا، پھر انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص قبلہ رخ یا اپنی دائیں جانب ہرگز بلغم نہ پھینکے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے (بوقت ضرورت) تھوک لے۔“

أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولَانِ قَدْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَتَنَاولَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يَتَخَمَّنَ أَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلِيَبْصُقَ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى.

(۸۷۴) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب لیصق عن يساره..... حدیث: ۴۱۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن المصاق فی المسجد، حدیث: ۵۴۸۔ سنن نسائی: ۷۲۶۔ مسند احمد: ۶/۳۔ مسند الحمیدی: ۷۲۸۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد.

(۸۷۵) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن المصاق فی المسجد، حدیث: ۵۴۸۔ من طریق ابن وهب بهذا الاسناد صحیح بخاری: ۴۰۸۔ سنن ابن ماجه: ۷۶۱۔ من طریق ابن ابن شهاب به.

۳۲۸..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي بَصْقِ الْمُصَلِّي خَلْفَهُ، وَفِيهِ دَلٌّ عَلَى إِبَاحَةِ لِيِّ الْمُصَلِّي عُنُقَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْصُقَ فِي صَلَاتِهِ، إِذِ الْبَرْقُ خَلْفَهُ غَيْرُ مُمَكِّنٍ إِلَّا بَلْيَ الْعُنُقِ
 نمازی کو اپنے پیچھے تھوکنے کی رخصت کا بیان، اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کے لیے اپنی گردن کو پیچھے کی طرف موڑنا جائز ہے جبکہ وہ تھوکنے کا ارادہ کرے کیونکہ پیچھے کی طرف تھوکنا گردن موڑے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۸۷۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ وَ أَبُو مُوسَى، قَالَ، ثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ.....

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقَنَّ عَنْ يَمِينِكَ، وَلَكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تَلْقَاءَ شِمَالِكَ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى. هَذَا حَدِيثُ بَنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ. وَقَالَ أَيْضًا، قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ: وَأَبْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تَلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغًا وَإِلَّا فَهَكَذَا تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى.

”حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف مت تھوکو لیکن اپنے پیچھے یا بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لو۔“ یہ بندار کی حدیث ہے۔ ابو موسی کہتے ہیں: مجھے منصور نے بیان کیا اور یہ بھی کہا: ”مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے پیچھے تھوک لو، یا اپنی بائیں جانب تھوک لو اگر وہ خالی ہو، (کوئی دوسرا نمازی نہ ہو) وگرنہ اس طرح اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لو۔“

۳۲۹..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ إِبَاحَةَ بَرْقِ الْمُصَلِّي تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ فَارِغًا، وَإِبَاحَةُ دَلِّكَ الْبُرَاقِ بِقَدَمِهِ إِذَا بَرَّقَ فِي صَلَاتِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے جبکہ اس کی بائیں جانب خالی نہ ہو، اور جب نماز میں تھو کے تو اسے پاؤں کے ساتھ ملنا بھی جائز ہے

۸۷۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ.....

(۸۷۶) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی کراهیة البراق فی المسجد، حدیث: ۵۷۱۔ عن بندار، بهذا الاسناد، مسند احمد: ۶/ ۳۹۶۔ سنن نسائی: ۷۲۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۱۔ سنن ابی داود: ۴۷۸۔

(۸۷۷) اسنادہ صحیح، انظر الحديث السابق.

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِينِكَ، وَلَكِنْ ابْزُقْ عَنْ تَلْقَاءِ شِمَالِكَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَارْعَا فَتَحَتْ قَدَمَكَ الْيُسْرَى، ثُمَّ قُلْ بِهِ: قَالَ مَنْصُورٌ: يَعْنِي أَدْلُكُهُ بِالْأَرْضِ.

”حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو تم اپنے سامنے اور اپنی دائیں جانب ہرگز نہ تھوکو، لیکن تم اپنی بائیں جانب تھوک لو، اور اگر وہ خالی نہ ہو تو اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوک لو، پھر اسے مل دو۔“ منصور کہتے ہیں: ”اسے زمین کے ساتھ مل دو۔“

۸۷۸- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ، نَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَتَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، ح وَتَنَا الصَّنَعَانِيُّ، نَا يَزِيدُ- يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - نَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَتَنَا أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ.....

”حضرت ابو العلاء بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بلغم نکالی اور اسے اپنے بائیں جوتے کے ساتھ رگڑ دیا۔ خالد نے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: ”اور آپ ایک سخت زمین والے علاقے میں تھے۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر ہے اور مطرف کا بھائی ہے۔ حدیث کے روایوں نے اس کی نسبت دادا کی طرف کر دی ہے۔ امام ابو بکر کہتے ہیں: یہ حدیث حماد بن سلمہ نے جریری سے روایت کی تو کہا: عن ابی العلاء عن مطرف عن ابیہ.

۸۷۹- نَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ وَ الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَا، نَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي الْعَلَاءِ.....

”جناب مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

(۸۷۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ۵۰۴ - سنن ابی داؤد: ۴۸۲ - سنن نسائی:

۷۲۸ - مسند احمد: ۲۵ / ۴ - من طرق عن الجریری بهذا الاسناد.

(۸۷۹) السننہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی کراهیة البزاق فی المسجد، حدیث: ۴۸۲ - مسند احمد: ۲۵ / ۴ -

من طریق حماد بهذا الاسناد.

ناراضی کی حالت میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ کوئی شخص اس کے سامنے آ کر اس کے منہ پر تھوک دے؟ بلاشبہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے، لہذا اسے اپنے سامنے اور اپنی دائیں جانب نہیں تھوکنا چاہیے، اسے اپنے بائیں پاؤں یا اپنی بائیں جانب تھوکنا چاہیے، لیکن اگر وہ جلدی آجائے تو وہ اپنے کپڑے کے ایک کنارے میں تھوک کر کنارے کو آپس میں مل لے۔“ جناب دورقی کہتے ہیں: استاد محترم جناب بیگی نے ہمیں اس طرح کر کے دکھایا۔

حَتَّىٰ أَنْقَاهُنَّ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضِبًا، فَقَالَ: أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَبْصُقَ فِي وَجْهِهِ؟ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ وَالْمَلَكَ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَا يَبْصُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، فَإِن عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقْلُ هَكَذَا فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ. وَرَدَّ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قَالَ الدَّورَقِيُّ: وَأَرَانَا يَحْيَى كَيْفَ صَنَعَ.

۳۳۱..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي بَرْقِ الْمُصَلِّي فِي نَعْلِهِ لِيُخْرِجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ:

نمازی کو اپنے جوتے میں تھوکنے کی رخصت ہے تاکہ وہ اسے مسجد سے باہر لے جائے

۸۸۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَنَا سُرَيْجٌ، ثَنَا فُلَيْحٌ. وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ ذَكَرَهُ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے، اور اسے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوک لے، اگر اسے تھوکنے کے لیے جگہ نہ ملے تو اپنے کپڑے یا اپنے جوتے میں تھوک لے (اور نماز کے بعد)

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْصُقُ أَمَامَهُ، فَإِنَّ رَبَّهُ أَمَامَهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَإِن لَمْ يَجِدْ مُبْصَقًا فَفِي ثَوْبِهِ أَوْ نَعْلِهِ حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ.

اسے باہر لے جائے۔“

فوائد:..... دوران نماز سامنے اور دائیں جانب تھوکنا ممنوع ہے اور اگر بائیں جانب نمازی نہ ہو تو بائیں جانب

تھوکنا جائز ہے۔ لیکن بائیں طرف نمازی ہو تو بائیں پاؤں کے نیچے یا بائیں طرف کپڑے میں تھوکنا جائز ہے۔ پھر کپڑے اور جوتے کو ملنا تھوک کو زائل کر دیتا ہے۔

آپ کا ابی ذرؓ کو پکارنا ایسے کام کے لیے تھا جس میں تاخیر برداشت نہیں تھی اور اس جیسے معاملہ کی صورت میں نمازی کو نماز ترک کر دینی چاہیے۔ کیونکہ اس میں آپ کی فرمانبرداری کا ثبوت ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ ”جب تمہیں اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تو ان کا حکم بجا لاؤ، کیونکہ وہ تمہیں تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہیں۔“

۳۳۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَنَعِ الْمُصَلِّيِ النَّاسَ مِنَ الْمُقَاتَلَةِ

وَدَفْعِ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ إِذَا اقْتَتَلُوا.

نمازی کے لیے لوگوں کو لڑائی سے منع کرنے اور جب وہ لڑنے لگیں تو انہیں ایک

دوسرے سے ہٹانے اور چھڑانے کی رخصت کا بیان

۸۸۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ.....

”جناب ابو الصہباء کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں لڑتی جھگڑتی ہوئی آئیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور ایک کو دوسری سے کھینچ کر چھڑا دیا، پھر آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی (یعنی اپنی نماز بھی جاری رکھی)۔“

فوائد:..... دوران نماز بچے جھگڑ پڑیں تو ان کی لڑائی ختم کرانا جائز ہے، اس فعل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۳۳۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مُقَاتَلَةِ الْمُصَلِّيِّ مَنْ رَامَ لَمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

نمازی کا اپنے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ لڑائی کرنا جائز ہے

۸۸۳۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ فِيْمَا مَضَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيُ فَلَا يَدْعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلَهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گزشتہ صفحات پر املا کر چکا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہیں دینا چاہیے اور اگر وہ (رکنے سے) انکار کر دے تو اسے اس کے

(۸۸۲) تقدم تعريجه برقم: ۸۳۵، ۸۳۷.

(۸۸۳) تقدم برقم: ۸۱۶، ۸۱۷.

ساتھ لڑائی کرنی چاہیے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۸۱۶ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۳۳۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي عَدْلِ الْمُصَلِّي إِلَى جَنْبِهِ، إِذَا قَامَ خِلَافَ

مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقُومَ فِي الصَّلَاةِ.

(امام کے لیے) نمازی کو ہٹا کر اپنے درست پہلو میں کھڑا کرنے کی رخصت ہے

جبکہ وہ نماز میں غلط جانب کھڑا ہو گیا ہو۔

۸۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ - قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک رات)

اپنی خالہ میمونہ کے گھر سویا، جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو

رسول اللہ ﷺ اٹھے اور نماز پڑھنا شروع کر دی۔“ پھر کچھ

حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ”پھر میں بھی اٹھا اور آپ کی

بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے گھما کر اپنی دائیں

جانب کھڑا کر لیا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَسْتُ عِنْدَ خَالَتِي

مَيْمُونَةَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ،

وَقَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِي عَنْ

يَمِينِهِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا بَنُحْوَيْهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَقَالَ: عَنْ كُرَيْبٍ.

فوائد:..... ۱۔ اکیلا مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔ اور جب وہ امام کے بائیں جانب کھڑا ہو تو از خود

دائیں جانب چلا جانا چاہیے، بصورت دیگر امام اس کی جگہ تبدیل کر دے۔

۲۔ نماز میں قلیل عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۳۔ چھوٹے بچے کا نماز پڑھنا صحیح ہے اور نماز میں امام کے ساتھ بچے کا حکم بالغ کی مثل ہے۔

۴۔ غیر فرض نمازوں (مثلاً نوافل) میں نماز باجماعت کا اہتمام جائز ہے۔ (شرح النووی: ۶/ ۴۳)

۳۳۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

نماز میں درست کام کرنے اور غلط کام سے رکنے کا اشارہ کرنے کی رخصت ہے۔

۸۸۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

(۸۸۴) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب التخفيف فی الوضوء، حدیث: ۱۳۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة

النبي ﷺ ودعائه بالليل، حدیث: ۷۶۳/۱۸۴۔ سنن ترمذی: ۲۳۲۔ سنن نسائی: ۴۴۳۔ سنن ابن ماجہ: ۴۲۳۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد.

(۸۸۵) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الاشارة فی الصلاة، حدیث: ۹۴۳۔ مسند احمد: ۱۳۸/۳۔ مسند عبد

بن حمید: ۱۱۶۲۔ من طریق عبد الرزاق بهذا الاسناد.

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں اشارہ کر لیا کرتے تھے۔“

۸۸۶۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ خَبْرَ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، إِشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا. ثَنَاءَ الرَّبِيعِ ثَنَاءَ شُعَيْبٍ، نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھوا چکا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ کے پیچھے (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمیں (بھی بیٹھ کر پڑھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔“

۳۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِشَارَةَ فِي الصَّلَاةِ بِمَا يُفْهَمُ عَنِ الْمَشِيرِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَلَا يُفْسِدُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ایسا اشارہ جو مشیر سے سمجھ لیا جائے، وہ نماز کو توڑتا یا فاسد نہیں کرتا۔

۸۸۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رَبِيعِ الْقَيْسِيُّ، ثَنَاءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى أَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ.....

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو جب آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اچھل کر آپ کی کمر پر بیٹھ جاتے، جب صحابہ کرام ان دونوں کو منع کرتے تو آپ صحابہ کرام کو اشارہ کرتے کہ انہیں چھوڑ دو (جو کرتے ہیں کرنے دو)، پھر جب نماز مکمل کی تو دونوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: ”جسے میرے ساتھ محبت ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔“

فوائد:..... نماز میں کسی غلط کام پر تنبیہ کے لیے اشارہ کرنا جائز ہے اور آپ ﷺ کا دوران نماز اشارہ کرنا معمولی تھا۔ نیز ایسا اشارہ جسے سے مقصود اشارہ سمجھ آئے۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(۸۸۶) تقدم تخريجه برقم: ۸۷۳.

(۸۸۷) اسنادہ حسن، سنن كبرى نسائي: ۸۱۱۴۔ من طريق عبيدالله بن موسى بهذا الاسناد، صحيح ابن حبان: ۶۹۳۱۔ من طريق

عاصم به، حلية الاولياء: ۸/۳۰۵۔ مصنف ابن ابي شيبة: ۱۲/۹۵.

۳۷..... بَابُ الرَّخْصَةِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ بِرَدِّ السَّلَامِ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْمُصَلِّي.

جب نمازی کو سلام کیا جائے تو اشارے کے ساتھ نماز کے دوران سلام کا جواب دینے کی رخصت ہے۔
۸۸۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَبُو عَمَّارٍ، قَالَ أَبُو عَمَّارٍ: ثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ عَلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ قَالَ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبائیں داخل ہوئے تو کچھ انصاری صحابہ آپ کو سلام کرنے کے لیے حاضر ہو گئے، میں نے حضرت صحیب سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ اپنے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ جو اب دیتے تھے۔ جناب سفیان کہتے ہیں: میں نے زید بن اسلم سے پوچھا: کیا آپ نے یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے انہوں نے کہا: ہاں، (سنی ہے)“

ابن عمر: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاٍ وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي. قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثُ أَبِي عَمَّارٍ. زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ سُفْيَانُ، قُلْتُ لِرَزِيدٍ: سَمِعْتَ هَذَا مِنْ ابْنِ عُمَرَ؟ قَالَ نَعَمْ.

فوائد:

- ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اشارے سے سلام کا جواب دینا جائز ہے، جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔ احناف کا اس بارے اختلاف ہے۔ بعض حنفی مثلاً طحاوی وغیرہ اسے مکروہ خیال کرتے ہیں اور کچھ حنفی علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ (تحفة الاحوذی: ۲/۲۰۲)
- ۲۔ نمازی کو سلام کہنا مستحب فعل ہے اور دینی حق ہے، لہذا یہ نظر یہ باطل ہے کہ دوران نماز سلام نہ کہا جائے۔
- ۳۔ دوران نماز سلام کہنے والے کو ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دیا جائے۔ اور بول کر سلام کا جواب دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(۸۸۸) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب السہو، باب رد السلام بالاشارة فی الصلاة، حدیث: ۱۱۸۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۱۷۔ مسند احمد: ۱۰/۲۔ مسند الحمیدی: ۱۴۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۶۹۔

۳۳۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ بِجَوَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَلَّمَ الْمُصَلِّيَّ، وَفِي الْخَبْرِ مَا دَلَّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي إِصْغَاءِ الْمُصَلِّيِّ إِلَى مُكَلِّمِهِ وَاسْتِمَاعِهِ لِكَلَامِهِ فِي الصَّلَاةِ.

جب نمازی کے ساتھ بات کی جائے تو نماز کے دوران اشارے کے ساتھ جواب دینے کی رخصت ہے، اور حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کو اپنے ساتھ کلام کرنے والے کی گفتگو کو پوری توجہ اور دھیان سے سننے کی رخصت ہے

۸۸۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا خَلَادُ الْجُعْفِيُّ - يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ - عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بمصطلق کے پاس (کسی کام سے) بھیجا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا تو آپ نے اپنے گدھے پر سوار نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ سے کلام کرتا رہا تو آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔“

۳۳۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَنَاوُلِ الشَّيْءِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحَدُّثُ

کسی حادثہ کے رونما ہونے پر نمازی کے لیے کوئی چیز پکڑنے کی رخصت ہے

۸۹۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ وَأَخْبَرَنِي - يَعْنِي - عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَهُوَ ابْنُ شِمَاسَةَ - أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بڑا لمبا قیام کیا۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کوئی چیز پکڑنے کے لیے اپنا دست مبارک بڑھایا۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ”ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ مجھے“

(۸۸۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، حديث: ۵۴۰/۳۷ - سنن ابی داود: ۹۲۶ - مسند احمد:

۳۱۲/۳ - من طريق زهير بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ۳۵۱ - سنن نسائی: ۱۱۹۰ - سنن ابن ماجه: ۱۰۱۸ - من طريق ابی الزبير به،

صحیح بخاری: ۱۲۱۷ - من طريق عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ.

(۸۹۰) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۶۳۹۸ - من طريق ابن وهب بهذا الاسناد.

عَلَى النَّارِ وَأَقْبَلَ إِلَيَّ مِنْهَا شَرًّا حَتَّى حَادَانِي مَكَانِي هَذَا، فَخَشِيتُ أَنْ يَغْشَاكُمْ. اس موقع پر دکھائی گئی ہے۔ حتیٰ کہ مجھے جہنم بھی دکھائی گئی اور اس میں سے ایک چنگاری میری طرف آئی یہاں تک کہ وہ میری اس جگہ تک آگئی تو میں ڈر گیا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔“

۸۹۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ.....

”حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، پھر آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گویا کہ آپ کوئی چیز پکڑ رہے ہوں، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تا کہ اسے میرے چہرے پر مار دے تو میں نے کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، مگر وہ پیچھے نہ ہٹا، تین بار میں نے یہ دعا پڑھی۔ پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کر لیا۔ اور اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کے وقت بندھا ہوا ہوتا، اور اہل مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔“

۸۹۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيِّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، درال حالیکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا پھر پیچھے کر لیا، پھر جب

(۸۹۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز لعن الشيطان في اثناء الصلاة، حديث: ۵۴۲۔ سنن نسائي: ۱۲۱۶۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۷۶۔ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد.

(۸۹۲) اسناد صحیح، مستدرک حاکم: ۴/۴۵۶۔ من طريق ابن وهب هذا الاسناد.

آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس نماز میں ایک ایسا کام کیا ہے جو آپ نے اس سے قبل کسی نماز میں نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے جنت دیکھی، وہ مجھے دکھائی گئی، میں نے اس میں دیکھا کہ اس کے پھل اور میوے قریب اور جھکے ہوئے ہیں، اور اس کا دانہ کدو جیسا (موٹا تازہ) ہے، چنانچہ میں نے ان میووں میں سے لینا چاہا تو جنت کو حکم دیا گیا کہ پیچھے ہٹ جا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی میرے اور تمہارے درمیان حتیٰ کہ میں نے اپنا سایہ اور تمہارا سایہ دیکھا، میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا کہ پیچھے ہو جاؤ تو میری طرف وحی کی گئی کہ میں انہیں (صحابہ کو) ثابت قدم رکھوں کیونکہ آپ بھی مسلمان ہیں اور وہ بھی اسلام قبول کر چکے ہیں، آپ نے ہجرت کی اور انہوں نے بھی ہجرت کی، آپ نے جہاد کیا تو انہوں نے بھی جہاد میں شرکت کی ہے، تو میں نے تم پر نبوت کے سوا اپنی کوئی فضیلت نہ پائی۔“

فوائد: ۱۔ دوران نماز بوقت حاجت کسی چیز کو پکڑنا یا ہٹانا جائز ہے اور اتنے عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ جنات کا وجود ہے اور یہ انسانوں کو نقصان پہنچانے پر کمر بستہ رہتے ہیں۔ البتہ متقی مومن اور خالص موحدین ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

۳۔ جنات کو قید کرنا خلاف شریعت عمل ہے۔ اس سے اجتناب برتنا جائے۔ نبی ﷺ نے سرکش جن کو اس لیے قابو نہ کیا کہ یا تو آپ ﷺ اسے قابو پانے پر قادر نہ تھے یا سلیمان علیہ السلام کی تعظیم اور ادب کی خاطر اسے قید نہ کیا۔ علت جو بھی ہو بہر حال جنات کو قابو کرنا اور ان سے کام لینا جائز نہیں ہے۔

۴۔ جنت اور جہنم مخلوق ہیں اور ان کا وجود ثابت ہے۔ یہ خیالاتی چیزیں نہیں ہیں۔

۵۔ نبی ﷺ کا سایہ تھا، نیز جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سائے کے منکر ہیں وہ تخیلاتی دلائل کے گرویدہ اور اصل حقائق سے روگردانی کرتے اور من پسند دین کی آبیاری کے لیے جھوٹے اور خود ساختہ دلائل تراشتے ہیں۔

۳۳۰..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالتَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ

نماز میں کسی مسئلے کے وقت عورتوں کو تالی بجانے کے حکم کا بیان

۸۹۳۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ خَبَرَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 بَنِي سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسِّحِ الرَّجَالُ وَلْيَصْفِقِ النِّسَاءُ.
 ”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث لکھواچکا ہوں کہ: ”جب تمہیں نماز میں کوئی چیز درپیش ہو تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہیے۔“

۸۹۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ عَلِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَيْنَةَ، قَالَ الْآخَرُونَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔“

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۸۵۳ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۳۳۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَسْحِ الْحِصْيِ فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

نماز میں کنکریوں کو ایک مرتبہ درست کرنے کی رخصت کا بیان

۸۹۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الصَّنَعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي.....
 ”حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مسجد میں (سجدہ کرتے وقت) کنکریوں کو درست کرنے کے لیے ایک بار قاعلاً قواً احدہ۔“

(۸۹۳) تقدم تحريجه برقم: ۸۵۳.

(۸۹۴) صحيح بخارى، كتاب العمل في الصلاة، باب التصفيق للنساء، حديث: ۱۲۰۳ - صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسييح الرجل..... حديث: ۴۲۲ - سنن ابى داود: ۹۳۹ - سنن نسائي: ۱۲۰۸ - سنن ابن ماجه: ۱۰۳۴ - مسند احمد: ۲/ ۲۴۱ - مسند الحميدى: ۹۴۸ - من طريق سفيان بهذا الاسناد.

(۸۹۵) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة مسح الحصى، حديث: ۵۴۶ - من طريق خالد بن الحارث بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب العمل في الصلاة، باب مسح الحصى في الصلاة، حديث: ۱۲۰۷ - سنن ابى داود: ۹۴۶ - سنن ترمذى: ۳۸۰ - سنن نسائي: ۱۱۹۳ - سنن ابن ماجه: ۱۰۲۶ - مسند احمد: ۳/ ۴۲۶.

نماز میں جائز افعال کے ابواب

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم نے ضرور ہی کرنا ہے تو ایک بار درست کر لو۔“

۸۹۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا
الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنِ هِشَامِ بِهِدَا
قَالَ: عَنْ مُعَيْبٍ.
”امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں۔“

فوائد:..... دوران نماز وقت ضرورت کنکریوں کو برابر کرنے اور چھونے کی ایک مرتبہ اجازت ہے۔

(نیل الاوطار: ۲/۳۵۴)

۲۔ یہ مکروہ تنزیہی فعل ہے اور اس مسئلہ کی کراہت پر جمیع علماء کا اتفاق ہے۔ کیونکہ یہ تواضع کے منافی ہے اور مشغولیت کا باعث ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں۔ سلف نے نماز میں پیشانی صاف کرنے کو مکروہ جانا ہے۔

(شرح النووی: ۵/۳۶)

۸۹۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ شُرَحْبِيلِ بْنِ سَعْدٍ.....
عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي
الصَّلَاةِ. فَقَالَ: وَاحِدَةٌ، وَلَوْ تَمَسَّكَ عَنْهَا
خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُودُ الْحَدَقِ.
”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں کنکریوں کو درست کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک بار کر لو۔ اور اگر تم انہیں درست نہ کرو تو یہ تمہارے لیے ایسی سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو ساری سیاہ آنکھوں والی ہوں۔ (یعنی جوان اور موٹی تازی)“

فوائد:..... امام البانی فرماتے ہیں کہ شرحبیل بن سعد آخر میں اختلاط کیا کرتا تھا۔ لیکن اس کا ایک شاہد بھی ہے جو سنداً موقوف ہے اور حکماً مرفوع ہے۔ میں نے اس کو ”تعلیق الرغیب“ میں بیان کیا ہے۔

۳۳۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حَدِيثَ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نُطْقٍ بِاللِّسَانِ، لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ، إِذِ اللَّهُ بِرَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ قَدْ تَجَاوَزَ لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں دل کی باتوں کو بغیر زبان پر لائے نماز نہیں ٹوٹی کیونکہ اللہ تعالیٰ نیاپنی شفقت و رحمت سے امت محمدیہ کی دل کی باتوں کو معاف فرما دیا ہے

۸۹۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بِنْدَارٌ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى.....

(۸۹۷) صحیح، الصحیحہ: ۳۰۶۲۔ مسند احمد: ۳/۳۰۰۔ من طریق و کعب بہذا الاسناد، مسند عبد بن حمید: ۱۱۴۵۔ مشکل

الآثار للطحاوی: ۲/۱۸۴.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو ان کے دلوں کی باتیں (دل میں آنے والے خیالات و وسوسے) معاف فرما دیے ہیں جب تک وہ انہیں زبان سے ادا نہ کر لیں یا ان کے مطابق عمل نہ کر لیں۔“

فوائد: ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ محض دلوں میں پیدا ہونے والے وساوس اور خیالات سے نماز باطل نہیں ہوتی البتہ خیالات کے مطابق زبان پر کلمات جاری ہوئے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔ وسوسے اور خیالات سے نماز میں نقص واقع ہوتا ہے کیونکہ یہ نماز میں مقصود خشوع و خضوع اور یکسوئی کے منافی ہے۔

۳۴۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْبُكَاءَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

مَعَ إِبَاحَةِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں رونا نماز کو نہیں توڑتا، اور نماز میں رونا جائز ہے

۸۹۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ.....

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر والے دن ہم میں صرف حضرت مقداد رضی اللہ عنہ شہسوار تھے (ان کے پاس گھوٹا تھا) اور میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ سب سوئے ہوئے تھے، سوائے رسول اللہ ﷺ کے، آپ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے اور خوب گریہ زاری کر رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”(اس کی دلیل) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قصہ بھی ہے، جب نبی کریم ﷺ نے انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو آپ سے عرض کی گئی:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا كَانَ فِينَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمُقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا، وَمَا فِينَا إِلَّا نَائِمٌ، إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيَبْكِي حَتَّى أَصْبَحَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قِصَّةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَفِيقٌ كَثِيرُ الْبُكَاءِ حِينَ

(۸۹۸) صحیح بخاری، کتاب العتق، باب الخطاء والنسيان في العتاقة، حديث: ۲۵۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الايمان، باب تجاوز الله عن حدیث النفس، حديث: ۱۲۷۔ سنن ترمذی: ۱۲۸۳۔ سنن نسائی: ۳۴۶۴۔ سنن ابن ماجه: ۲۰۴۰۔ من طریق زرارة بن اوفی بهذا الاسناد.

(۸۹۹) اسناد صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۲۵۴۔ من طریق ابن خزیمه بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۱۲۵۔ عن عبد الرحمن بهذا

الاسناد، سنن کبری نسائی: ۸۲۵.

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، مِنْ هَذَا الْبَابِ . (اے! اللہ کے رسول!) بے شک وہ بہت نرم دل اور قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے بہت زیادہ رونے والے شخص ہیں (لہذا

آپ کسی اور صحابی کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیں)“

۹۰۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ.....

”جناب مطرف اپنے والد گرامی (عبداللہ بن ثثیر) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ کے سینے سے ہنڈیا کے ایلنے اور جوش مارنے جیسی آواز آرہی تھی۔“

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی، خواہ روتے ہوئے ایک دو حرف زبان سے نکل جائیں (اس عمل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔) (نیل الاوطار: ۲/۳۹۹)

۳۳۴..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ، لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَلَا يَقْطَعُهَا مَعَ إِبَاحَةِ النَّفْخِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحَدُّثٌ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں پھونک مارنا، نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ اسے توڑتا ہے، جبکہ نماز میں کسی حادثے کے وقت پھونک مارنا جائز ہے

۹۰۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک روز سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی“ پھر آپ نے سجدہ کیا تو دیر تک سر نہ اٹھایا، اور آپ نے پھونکیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ

(۹۰۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب البكاء فی الصلاة، حدیث: ۹۰۴۔ شمائل ترمذی: ۳۲۲۔ سنن نسائی:

۱۲۱۵۔ مسند احمد: ۴/۲۵۔ من طریق حماد بهذا الاسناد.

(۹۰۱) اسنادہ صحیح، شمائل ترمذی: ۳۲۴۔ من طریق جریر بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب من قال برکع

رکعتین، حدیث: ۱۱۹۴۔ سنن نسائی: ۱۴۸۳۔ مسند احمد: ۲/۱۵۹.

نماز میں جائز افعال کے ابواب

یَكْدُ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي،
وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ: فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ
وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ،
فَجَعَلْتُ أَنْفُحُهَا، فَخِيفْتُ أَنْ تَعْشَاكُمْ.
مارنا اور رونا شروع کر دیا، آگے حدیث ذکر کی۔ حضرت عبد اللہ
نے کہا کہ آپ (نماز کے بعد) کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی
حمد و ثناء بیان کی، اور فرمایا: ”مجھے آگ دکھائی گئی تو میں نے
پھونکیں مارنا شروع کر دیا، مجھے ڈر لگا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ
میں نہ لے لے۔“

فوائد:..... بوقت حاجت نماز میں پھونکنے سے نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ ضرورت کے وقت ایسا عمل جائز ہے۔

۳۴۵..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي التَّحْنُحِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِسْتِئْذَانِ عَلَى الْمُصَلِّي، إِنْ صَحَّحَتْ
هَذِهِ اللَّفْظَةُ فَقَدْ اِخْتَلَفُوا فِيهَا.

نماز کے دوران نمازی سے اجازت طلب کی جائے تو کھنکارنے کی رخصت ہے بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی
روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں راویوں کا اختلاف ہے

۹۰۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ يَوْسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا، نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبِيدٍ، حَدَّثَنِي شُرْحَبِيلُ عَنْ مُدْرِكِ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَمُ،
قَالَ.....

”حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے
ہاں ایسی قدر و منزلت حاصل تھی جو لوگوں میں سے کسی اور کو
حاصل نہ تھی۔ بے شک میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور
آپ کو سلام کرتا حتیٰ کہ آپ (نماز کی حالت میں ہونے کی وجہ
سے) کھانس کر مجھے جواب دیتے تو میں اپنے گھر والوں کے
پاس چلا جاتا۔“ امام ابوبکرؓ فرماتے ہیں: ”اس حدیث
میں راویوں نے عبد بن نجی سے اختلاف بیان کیا ہے۔ لہذا
مجھے یاد نہیں کہ شرحبیل بن مدرک کے سوا کسی راوی نے عبد بن
نجی کے باپ کا واسطہ بیان کیا ہو۔ (یعنی بقیہ راوی عبد اللہ بن
نجی کو براہ راست حضرت علیؓ کا شاگرد بیان کرتے ہیں۔)

عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ
تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، إِنِّي كُنْتُ
أَجِيئُهُ، فَأَسَلَّمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَحَنَّنَ
فَأَنْصَرِفُ إِلَى أَهْلِي. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ
اِخْتَلَفُوا فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
نُجَيْيٍ، فَلَسْتُ أَحْفَظُ أَحَدًا قَالَ: عَنْ أَبِيهِ
غَيْرِ شُرْحَبِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ هَذَا.

(۹۰۲) ضعيف، مستند احمد: ۱/ ۸۵۔ عن محمد بن عبيد بهذا الاسناد، سنن نسائي، كتاب السهو، باب التحنح في الصلاة،
حدیث: ۱۲۱۳۔ اس کی سند میں نجی الحضرمی مجہول راوی ہے۔

۹۰۳۔ وَرَوَاهُ عَمَّارَةُ ابْنُ الْقَعْقَاعِ وَمُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ جَمِيعًا عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ.....

”امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں جس میں عبداللہ بن نجی اور حضرت علی کے درمیان واسطہ نہیں ہے بلکہ عبداللہ بن نجی براہ راست حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ جناب جریر کہتے ہیں: مغیرہ اور عمارہ، حارث سے روایت کرتے ہوئے ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنے کے الفاظ روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ابوبکر بن عیاش مغیرہ سے ”کھنکارنے“ کے الفاظ روایت کرتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْيٍّ عَنْ عَلِيٍّ . وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ، وَ عَمَّارَةَ عَنِ الْحَارِثِ يُسَبِّحُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ: يَتَنَحَّحُ .

”امام صاحب اپنے استاد جناب یوسف بن موسیٰ، الدورقی اور محمد بن یحییٰ کی اسناد سے مذکورہ بالا الفاظ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ اور ”کھنکارنے“ روایت کرتے ہیں۔

۹۰۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ،
تَنَاهُ يُّوسُفُ بْنُ مُوسَى، تَنَا جَرِيرٌ، ح
وَحَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ
عِيَّاشٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُغِيرَةِ، ح وَتَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مَعْلَى بْنُ أَسَدٍ، تَنَا
عَبْدُ الْوَّاحِدِ، أَخْبَرَنَا عَمَّارَةُ ابْنُ الْقَعْقَاعِ
بِمَا ذَكَرْتُ مِنَ الْأَلْفَاظِ .

۳۳۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِصْلَاحِ الْمُصَلِّي تَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

نمازی کو نماز میں اپنے کپڑے درست کرنے کی اجازت ہے

۹۰۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، تَنَا عَمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَرَّازُ، تَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَاثِلٍ . قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِي، فَحَدَّثَنِي وَوَاثِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ.....

(۹۰۳) ضعیف، سنن نسائی، کتاب السہو، باب التَّنَحُّحِ فِي الصَّلَاةِ، حَدِيثُ: ۱۲۱۲۔ مسند احمد: ۱/ ۷۷۔ سنن الدارمی: ۲۶۶۳۔ من طریق الحارث بهذا الاسناد، سند منقطع ہے۔

(۹۰۴) ضعیف، سنن نسائی، کتاب السہو، باب التَّنَحُّحِ فِي الصَّلَاةِ، حَدِيثُ: ۱۲۱۳۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۰۸۔ مسند احمد: ۱/ ۸۰۔ من طریق ابی بکر بن عیاش بهذا الاسناد۔

(۹۰۵) سنن ابی داؤد، کتاب الصَّلَاةِ، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، حَدِيثُ: ۷۲۳۔ وصحیح ابن حبان: ۱۸۵۹۔ من طریق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الصَّلَاةِ، باب وَضْعِ يَدِ الْيَمَنِ عَلَى الْيَسْرَى.....، حَدِيثُ: ۴۰۱۔ من طریق محمد بن۔ جُحَادَةَ بِهِ۔

نماز میں جائز افعال کے ابواب

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے پھر اللہ اکبر کہتے، اور اپنی چادر لپیٹ لیتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے کپڑے کے اندر کر لیتے، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑ لیتے۔“ پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ علقمہ بن وائل ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ شاید کہ عبدالوارث یا ان کے نیچے کسی راوی کو ان کے نام میں شک ہوا ہے (تو اس نے وائل بن علقمہ کہہ دیا ہے۔) جبکہ ہمام بن یحییٰ نے روایت کی تو اس نے بھی اپنی سند میں عبدالجبار بن وائل کا استاد علقمہ بن وائل ہی بیان کیا ہے۔ نیز ان کے آزاد کردہ ایک غلام کو بھی ان کے ساتھ ملایا ہے۔ (گویا پہلی سند میں عبدالجبار بن وائل کا استاد وائل بن علقمہ بیان کرنا غلط ہے)۔“

عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ اتَّحَفَ ثُمَّ أَدَخَلَ يَدَيْهِ فِي تَوْبِهِ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا عَلَقْمَةُ بْنُ وَائِلٍ لَا شَكَّ فِيهِ. لَعَلَّ عَبْدَ الْوَارِثِ أَوْ مَنْ دُونَهُ شَكَّ فِي اسْمِهِ. وَرَوَاهُ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَجَّارَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلَقْمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلَى لَهُمْ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.

۹۰۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ،
نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَقَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ،
ثَنَا هَمَّامٌ غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي حَدِيثِ عَقَّانَ: ثُمَّ
أَدَخَلَ يَدَيْهِ فِي تَوْبِهِ.

فوائد:

- ۱۔ دوران نماز کپڑا لپیٹنا، اس میں ہاتھ داخل کرنا اور نکالنا مباح فعل ہے۔ یہ عمل صحت نماز کے منافی نہیں ہے۔
- ۲۔ نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑنے کے بجائے ہاتھ باندھنا مشروع فعل ہے اور یہ عمل خشوع کے قریب تر اور فضول حرکات سے محفوظ تر عمل ہے۔

(۹۰۶) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم، حدیث: ۲۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب امر من نعس فی صلاتہ..... حدیث: ۷۸۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۱۰۔ سنن ترمذی: ۳۵۵۔ سنن نسائی: ۱۶۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۷۰۔ مسند احمد: ۵۶/۶۔ مسند الحمیدی: ۱۸۵۔

۳۴۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النُّعَاسَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَقْسِدُ وَلَا يَقْطَعُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں اونگھ آنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ نماز ٹوٹی ہے

۹۰۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَنَا عَيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ -، ح وَثْنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثْنَا ابْنَ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثْنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں اونگھنے لگے تو اسے (نماز ختم کر کے) سو جانا چاہیے حتیٰ کہ اس کی نیند ختم ہو جائے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص اونگھتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو شاید وہ استغفار کرنا چاہتا ہو مگر (اونگھ کی وجہ سے) اپنے آپ کو بدعا دے بیٹھے۔“ یہ عیسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں دلیل ہے کہ اونگھ سے نماز نہیں ٹوٹی کیونکہ اگر اونگھ سے نماز ٹوٹ جاتی تو پھر نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا کوئی معنی نہیں بنتا: ”وہ نہیں جانتا شاید کہ وہ دعا و استغفار کرنا چاہتا ہو (مگر اونگھ کی وجہ سے) اپنے لیے بدعا کر بیٹھے۔“ اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے ہمیں نماز چھوڑ دینے کا حکم اس خدشے کی وجہ سے دیا ہے کہ کہیں نمازی دعا کی بجائے اپنے لیے بدعا نہ کر بیٹھے۔ یہ مطلب نہیں کہ جب اسے اونگھ آجائے تو وہ نماز میں نہیں رہتا (اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے)

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيُرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ فَيَسِبْ نَفْسَهُ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَيْسَى. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النُّعَاسَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِذْ لَوْ كَانَ النُّعَاسُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، لَمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسِبْ نَفْسَهُ، مَعْنَى، وَقَدْ أَعْلَمَ بِهَذَا الْقَوْلِ إِنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَنَا الْإِنْصِرَافَ مِنَ الصَّلَاةِ، خَوْفَ سَبِّ النَّفْسِ عِنْدَ إِرَادَةِ الدُّعَاءِ لَهَا، لِأَنَّهُ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ إِذَا نَعَسَ.

فوائد: ۱۔ اس حدیث میں نماز میں خشوع اختیار کرنے اور دوران نماز فارغ البالی اور چستی پیدا کرنے کی ترغیب ہے۔

۲۔ یہ فرض و نفل تمام نمازوں کے لیے عام حکم ہے لیکن فرض نماز کا اصل وقت نہیں نکلنا چاہیے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا

یہی موقف ہے۔ (نووی: ۶/۷۳)

۳۔ اونگھ سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اونگھ کا انتہائی غلبہ صحت نماز کے منافی ہے اور اس صورت میں نماز ترک کر کے

نیند کرنا بہتر ہے۔

(۹۰۷) صحیح بخاری: کتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم: ۲۱۲۔ و صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب أمر من نعس

فی صلاته: ۷۸۶۔ نسائی: ۴۴۳۔ ابوداؤد: ۱۳۱۰۔ ابن ماجہ: ۱۳۷۔

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمَكْرُوهَةِ فِي الصَّلَاةِ

الَّتِي قَدْ نَهَى عَنْهَا الْمُصَلِّيُ

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب کا مجموعہ

جن سے نمازی کو منع کیا گیا ہے

۳۳۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

۹۰۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، ح وَثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَشْرِ بْنِ مَنْصُورِ السُّلَيْمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کوکھ (پہلوؤں) پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔“ جبکہ جناب اسماعیل کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ.

فوائد:۱۔ علماء نے اس حدیث کے مفہوم کی تعیین میں اختلاف کیا ہے لیکن راجح موقف، جس کی محققین اہل

لغت اور محدثین کی اکثریت قائل ہے، یہ ہے کہ مختصر سے مراد وہ شخص ہے جو حالت نماز میں اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھتا ہے۔ (شرح النووی: ۳۵/۵)

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اختصار (پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا) حرام فعل ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن

(۹۰۸) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب الخصر فی الصلاة، حدیث: ۱۲۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الاختصار فی الصلاة، حدیث: ۵۴۵۔ سنن ابی داؤد: ۹۴۷؛ سنن ترمذی: ۳۸۳۔ سنن نسائی: ۸۹۱۔ مسند احمد: ۲/۲۳۲۔ سنن الدارمی: ۱۴۲۸۔ من طرق عن هشام.

عباس، ابن عمر، عائشہ اور ابراہیم نخعی، مجاہد، ابو جہز، مالک، اوزاعی، شافعی اور اہل کوفہ کا موقف یہ ہے کہ یہ عمل مکروہ ہے۔ اہل ظاہر کا موقف راجح ہے کیونکہ یہاں کوئی قرینہ صارفہ نہیں جو نہی کو تحریم حقیقی کے معنی سے کراہت میں تبدیل کرے۔ (نیل الاوطار: ۲/۳۵۲)

۳۴۹..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زُجْرٌ عَنِ الْإِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هِيَ رَاحَةٌ أَهْلِ النَّارِ، بِاللَّهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ.

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ جہنمیوں کے آرام کرنے کا طریقہ و انداز ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں

۹۰۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، نَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ نَمَازٌ فِي الْكُفْهِ (پہلو) پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کے آرام و راحت کا طریقہ ہے۔

۳۵۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْعُقْصِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بالوں کا جوڑا بنانے کی ممانعت کا بیان

وَتَمَثِيلُ الْعَاقِصِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَكْتُوفِ فِيهَا. وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى كَرَاهَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ مَكْتُوفًا إِذَا كَانَ لَهُ السَّبِيلُ إِلَى حَلِّ يَدَيْهِ مِنَ الْأَكْتِافِ.

اور نماز میں بالوں کا جوڑا اور چوٹی بنانے والے کی مثال اس شخص کی ہے جس کے ہاتھ باندھ دیے گئے ہوں۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے ساتھ باندھ کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے جبکہ دونوں ہاتھوں کو کھولنا ممکن ہو

۹۱۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَاقِفِيُّ، قَالَا، ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ - وَقَالَ عَيْسَى، عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ - أَنَّ بَكْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ.....

(۹۰۹) منکر، صحیح ابن حبان: ۲۲۸۶۔ اس روایت کے الفاظ منکر ہیں جیسا کہ امام ذہبی نے کہا ہے۔ ہدایۃ الرواۃ: ۹۶۲۔

(۹۱۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اعضاء السجود والنہی عن کف الشعر، حدیث: ۴۹۲۔ سنن نسائی: ۱۱۱۵۔ من طریق

ابن وہب بهذا الإسناد، مسند احمد: ۱/۳۰۴۔ سنن الدارمی: ۱۳۸۱۔

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے عبداللہ بن حارث کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کے سر (کے بالوں) جوڑا گردن کے پیچھے بنا ہوا تھا۔ تو وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ایک جوڑے کو کھول دیا اور ایک رہنے دیا اور عبداللہ بن حارث نماز میں ہی مشغول رہے (یعنی آگے سے کوئی حرکت نہیں کی) پھر جب نماز مکمل کر لی تو وہ حضرت ابن عباس کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: آپ نے میرے سر (کے بالوں) کو کیوں کھولا؟ تو انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بلاشبہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جو دست بستہ حالت میں نماز پڑھتا ہے۔“ جناب یونس کی روایت میں ہے: ”اور ان کا سر گوندھا ہوا تھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے پیچھے کھڑے ہو کر چوٹی کھول دی اور اور اس کی دوسری چوٹی باقی رہنے دی۔ تمام راویوں نے اسی طرح ”اَقْرَ“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ امام ابو بکر کہتے ہیں: صحیح لفظ ”قَرَّ“ ہے۔

كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسَهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ، فَقَامَ، فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقْرَلَهُ الْآخَرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَأْسِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مِثَالُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ. قَالَ يُونُسُ: وَهُوَ مَعْقُوصٌ. فَقَامَ وَرَأْيَهُ فَحَلَّ عَنْهُ وَأَقْرَلَهُ الْآخَرَ. كَذَا قَالَا جَمِيعًا، وَأَقْرَأَ الْآخَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالصَّحِيحُ قَرَّ.

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز میں بالوں کی چوٹی بنانا اور بال اکٹھے کر کے سر کے پچھلے حصے پر باندھنا مکروہ فعل ہے اور اس سے کراہت کی حکمت یہ ہے کہ نمازی جب سجدہ کرتا ہے تو بال بھی سجدہ کرتے ہیں۔ (لہذا بالوں کی چوٹی بنانا یا انہیں لپیٹ کر باندھنا مکروہ فعل ہے) (نیل الاوطار: ۲/۳۵۰)

۲۔ نماز پڑھتے شخص کو برائی سے روکنا اور غلطی کی اصلاح کرنا جائز ہے اس سے نمازی کی نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اسے مصلح سے تعاون کرنا چاہیے۔

۳۵۱..... بَابُ الزُّجْرِ عَنْ غُرُزِ الضَّفَائِرِ فِي الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مَقْعَدُ لِلشَّيْطَانِ

نماز میں بالوں کی چوٹیوں کو گردن میں باندھنے کی ممانعت کا بیان، کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے

۹۱۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ أَصْلِهِ، ثَنَا حَجَّاجٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ.....

”حضرت ابوسعید مقبری سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا کہ وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ اس حال میں کہ نماز پڑھ رہے تھے کہ انہوں نے اپنے بالوں کی چوٹیاں اپنی گدی میں باندھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ حضرت ابورافع نے انہیں کھول دیا، تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ غصے کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوئے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی نماز کی طرف توجہ کریں اور غصہ نہ کریں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”یہ شیطان کا حصہ ہے۔“ فرمایا: یہ چوٹیوں کے باندھنے کی جگہ شیطان کا ٹھکانہ ہے۔“

أَبِي سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ يُصَلِّي قَدْ عَرَزَ صَفْرِيَهُ فِي قَفَاهُ، فَحَلَّهُمَا أَبُو رَافِعٍ، فَالْتَمَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغَضَّبًا. فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: أَقْبِلْ عَلَيَّ صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ، يَقُولُ، مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي مَعْرَزَ صَفْرِيَهُ.

۳۵۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى كَرَاهَةِ تَشْيِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنا منع ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا زَجَرَ عَنْ تَشْيِيكِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَفِي الْمَسْجِدِ، وَأَعْلَمَ أَنَّ الْخَارِجَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي صَلَاةٍ، كَانَ الْمُصَلِّيَ أَوْلَى أَنْ لَا يُشَبِّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مِمَّنْ قَدْ خَرَجَ إِلَيْهَا أَوْ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُهَا.

کیونکہ جب نبی کریم ﷺ نے مسجد کی طرف جاتے ہوئے اور مسجد میں موجودگی کے دوران تشبیک سے منع فرمایا ہے اور آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ نماز کے لیے گھر سے نکلنے والا نماز کے حکم میں ہوتا ہے تو پھر نماز کی لیے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنے کی ممانعت اس شخص سے زیادہ ہوگی جو نماز کے لیے جا رہا ہو یا وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کر رہا ہو۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ. امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں تشبیک کے متعلق یہ احادیث لکھوا چکا ہوں۔“

فوائد:..... مکرر۔ ۴۴۱

(۹۱۱) اسنادہ حسن، صحیح ابن حبان: ۲۲۷۹۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ۲۹۹۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یصلی عاقصا شعره، حدیث: ۶۴۶۔ سنن ترمذی: ۳۸۴۔ والحاکم: ۱/۲۶۱، ۲۶۲۔ ووافقه الذہبی۔

(۹۱۲) تقدم الاحادیث برقم: ۴۳۹ - ۴۴۷.

۳۵۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ تَحْرِيطِ الْحَصَا بِلَفْظِ حَبْرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ.
(نماز کے دوران) کنکریوں کو چھونے اور انہیں حرکت دینے کی ممانعت کا بیان،

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ

۹۱۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْأَحْوَصِ يَقُولُ، سَمِعْتُ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہذا وہ کنکریوں کو نہ چھوئے۔ جناب عبدالجبار نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: کہ سعد بن ابراہیم نے ان سے پوچھا: ابوالاحوص کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: تم نے وہ بزرگ دیکھے ہیں جن کی یہ یہ صفات ہیں۔“

أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، ح وَثَنَا الْمُخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ: بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي كُتْلَيْهَا: عَنْ عَن: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَى. زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: مَنْ أَبُو الْأَحْوَصِ؟ قَالَ: رَأَيْتَ الشَّيْخَ الَّذِي صَفْتُهُ كَذَا وَكَذَا.

۹۱۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ- يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ثَنَا
مِعْسَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي الْأَحْوَصِ اللَّيْثِيِّ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو رحمت ربانی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، اس لیے تم کنکریوں کو نہ ہلایا کرو۔ (اپنی توجہ نماز کے علاوہ دیگر کاموں کی طرف نہ کیا کرو۔)“

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا تَحْرَكُوا الْحَصَى.

(۹۱۳) ضعیف، اس کی سند میں ابوالاحوص راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب مسح الحصى في الصلاة، حديث: ۹۴۵۔ سنن ترمذی: ۳۷۹۔ سنن نسائی: ۱۱۹۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۲۷۔ مسند احمد: ۱۰/۵، ۱۴۹/۵۔ مسند الحمیدی: ۱۲۸۔ (۹۱۴) ضعیف، مصنف عبدالرزاق: ۱۶۳/۵۔ ومن طريقه مسند احمد: ۱۶۳/۵۔ وانظر الحديث السابق.

۳۵۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفِطْرَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ مَسْحَ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں ایک مرتبہ کنکریوں کو چھونے اور درست کرنے کی اجازت دی ہے

۹۱۵۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ فِيمَا قَبْلُ ”امام ابو بکر کہتے ہیں: میں اس سے پہلے حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کی خبر معقیب عن النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ مَسْحَ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً سے یہ روایت بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے فرمایا: اگر تم نے ضرور (ہی کنکریوں کو درست کرنا ہو) تو ایک بار کرو۔“

فوائد:..... مکرر ۸۹۵۔

۹۱۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَرَاقُ الْقُرَيْبِيُّ بِالرَّمْلَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَيْلَى.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا ہے حتیٰ کہ میں نے آپ سے نماز میں کنکریوں کے چھونے (انہیں درست کرنے) کے بارے میں بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک بار درست کر لیا یا رہنے دو (جیسے ہوں ویسے ہی رہنے دو)۔“

۳۵۵..... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کنکریوں کو نہ چھونے کی فضیلت کا بیان

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ حَدِيثَ جَابِرٍ قَبْلُ ”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اس بارے میں) میں اس سے پہلے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث لکھوا چکا ہوں۔“

(۹۱۵) تقدم نحرجه برقم: ۸۹۵.

(۹۱۶) اسنادہ ضعيف، محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی خراب حافظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف عبد الرزاق: ۲۴۰۳۔ مصنف اس ابی

شيبه: ۴۱۱/۲۔ برقم: ۷۸۲۴۔ مسند احمد: ۱۶۳/۵.

(۹۱۷) تقدم نحرجه برقم: ۸۹۶.

فوائد: مکرر ۸۹۷

۳۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعْطِيَةِ النَّفَمِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَيْرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت سے نماز میں منہ ڈھانپنے کی ممانعت کا بیان

۹۱۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ نَهْيًا مَعْنَى ابْنِ الْمُبَارَكِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ.....

” حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل سے اور اس بات سے آدمی کو منع کیا ہے کہ وہ اپنے چہرے کو ڈھانپے۔“

۳۵۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسَّرِ لِلْفِطْطَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گذشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ زَجَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَعْطِيَةِ النَّفَمِ فِي الصَّلَاةِ فِي غَيْرِ التَّثَاؤُبِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِتَعْطِيَةِ النَّفَمِ عِنْدَ التَّثَاؤُبِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں جمائی کے علاوہ منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے جمائی کے وقت منہ ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔

۹۱۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ.....

” حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنا منہ بند کر لینا چاہیے کیونکہ (منہ کھلا ہو تو) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔“

أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسُدَّ يَدَهُ فَاهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

(۹۱۸) حسن، تقدم تخريجه، برقم: ۷۷۲.

(۹۱۹) صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب تسميت العاطس وكراهة التثاؤب، حديث: ۵۷/ ۲۹۹۵ - من طريق عبد العزيز بهذا

الاسناد، الادب المفرد للبخاري: ۹۴۹، ۹۵۱ - سنن ابى داود: ۵۰۲۶ - مسند احمد: ۳/ ۳۱ - سنن الدارمي: ۱۳۸۲.

۳۵۸..... بَابُ كَرَاهَةِ التَّأْوُبِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ

وَالْأَمْرِ بِكُظْمِهِ مَا اسْتَطَاعَ الْمُصَلِّي

نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور نمازی

کو حسب طاقت اسے روکنے کا حکم ہے

۹۲۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّأْوُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَتَأَوَّبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُكْظِمِ مَا اسْتَطَاعَ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہذا تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اسے حسب طاقت و قدرت روکنا چاہیے۔“

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز میں جمائی روکنا جائز ہے اور اسے روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ رکھنا جائز و مستحب فعل اور نماز کے منافی نہیں ہے۔

۳۵۹..... بَابُ الزُّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُتَتَابِ فِي الصَّلَاةِ هَاهُ وَمَا أَشْبَهَهُ،

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَصْحَلُ فِي جَوْفِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ: هَاهُ

نماز میں جمائی لینے والے کے لیے ہا ہ یا اس طرح کی اور آواز نکالنا منع ہے کیونکہ شیطان اس کے ہا ہ کہنے سے اس کے پیٹ میں ہنستا ہے

۹۲۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَالتَّأْوُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَتَاءَبَ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہذا جب تم میں سے کسی شخص کو

(۹۲۰) صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب تسمیت العاطس، حدیث: ۲۹۹۴۔ سنن ترمذی: ۳۷۰۔ من طریق علی بن حجر بهذا الاسناد، الادب المفرد للبخاری: ۹۴۲۔ مسند احمد: ۲/۲۴۲۔ مسند الحمیدی: ۱۱۳۹۔ صحیح ابن حبان: ۲۳۵۷۔

(۹۲۱) اسنادہ حسن، سنن کبریٰ نسائی: ۹۹۷۴۔ وعمل اليوم والليلة: ۹۲۱۔ من طریق ابی خالد بهذا الاسناد، سنن ترمذی، کتاب الادب باب ماجاء ان الله يحب العطاس، حدیث: ۲۶۴۶۔ مسند احمد: ۲/۲۶۵۔ مسند الحمیدی: ۱۱۶۱۔ من طریق ابن عجلان بہ۔ صحیح بخاری: ۶۲۲۳۔ سنن ابی داؤد: ۵۰۲۸۔ من طریق سعید بن ابی سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب

أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: هَاهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ. جمائی آئے تو وہ ”ہا“ مت کہے کیونکہ (اس سے) شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔“

۹۲۲- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا الصَّنَعَائِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا بَشْرٌ- يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ- نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ- وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ - عَنِ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ جھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، تو جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ آہ، آہ کی آواز نہ نکالے، کیونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے یا فرمایا: وہ اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ جمائی کی صورت میں دوران نماز اور نماز سے باہر آواز نکالنا اور آہ وغیرہ کہنا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ شیطان اس لیے خوش ہوتا ہے کہ وہ ایسے شخص میں داخل ہونے کی راہ پالیتا ہے اور اس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔

(فیض القدیر: ۴ / ۵۰۰)

۳۔ طبی رحمۃ اللہ کہتے ہیں: اس (جمائی کو نہ روکنا) غفلت ہے اور اس کے منہ میں داخل ہو کر سوسہ ڈالنے کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ نووی رحمۃ اللہ کہتے ہیں: علماء بیان کرتے ہیں کہ جمائی کو روکنے اور منہ پر ہاتھ رکھنے کے حکم کی علت یہ ہے کہ شیطان اپنے مقصود، یعنی جمائی لینے والے کی شکل بگاڑنے، اس کے منہ میں داخل ہونے اور اس کی لاچارگی پر ہنسنے میں مبالغہ ریزی سے کام نہ لے سکے۔ (تحفة الاحوذی: ۸ / ۱۵)

۳۶۰..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ بَصِقِ الْمُصَلِّيِ أَمَامَهُ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبَلَ

وَجْهِ الْمُصَلِّيِّ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ مُقْبِلًا عَلَيْهِ.

نمازی کے لیے اپنے سامنے تھوکنا منع ہے کیونکہ اللہ عزوجل نمازی کے چہرے کی جانب ہوتے ہیں جب تک نمازی اپنی نماز میں اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

۹۲۳- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ أَنَا أَيُّوبُ، ح وَحَدَّثَنِي مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ - عَنِ أَيُّوبَ عَنِ نَافِعٍ.....

(۹۲۲) اسنادہ حسن، مسند ابی یعلیٰ: ۹۲۲۔ من طریق عبدالرحمن بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(۹۲۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ۵۴۷/۵۱۔ مسند احمد: ۶/۲۔ من طریق

اسماعیل بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب ما يجوز من البصاق..... حدیث: ۱۲۱۳۔ سنن ابی داؤد:

۴۷۹۔ سنن نسائی: ۷۲۵۔ سنن ابن ماجہ: ۷۶۳۔

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلے میں بلغم دیکھی تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے رگڑ کر صاف کر دیا یا فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی نماز میں اس کے چہرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ لہذا کوئی شخص اپنی نماز میں اپنے چہرے کی جانب ہرگز ہرگز بلغم نہ پھینکے۔“

۹۲۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَسِيمٍ اَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرِ الْبُرْسَانِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَامِ عَنْ عَاصِمٍ.....

”حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شیث بن ربیع نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو اپنے سامنے تھوک دیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے اور فرمایا: ”جب آدمی نماز شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرہ انور کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں پھر نمازی سے توجہ نہیں ہٹاتے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بے توجہ ہو جائے یا اس کا وضو ٹوٹ جائے۔“

فوائد:..... دوران نماز سامنے تھوکنہ حرام ہے کیونکہ نمازی کے سامنے اللہ تبارک و تعالیٰ نمازی کی نگرانی کرتے ہیں نیز ان احادیث کی مزید وضاحت ۸۷۴ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۳۶۱..... بَابُ ذِكْرِ عِلَاقَةِ الْبَاصِقِ فِي الصَّلَاةِ تَلْقَاءَ الْقِبْلَةِ

مَجِيئُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفَلُّتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

نماز میں قبلہ رخ تھوکنے والا قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ

اس کا تھوک اس کی دو آنکھوں کے درمیان ہوگا

۹۲۵۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ الْكُتَيْبِيُّ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب

عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ -

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ.....

”حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قبلہ رخ تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوگا۔“

عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَفَلَّ تَجَاهَ الْقِبْلَةِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفَلَّتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اور نماز سے باہر قبلہ رخ تھوکتنا مطلق ممنوع ہے اور ایسے جرم کا مرتکب روز قیامت ذلیل و رسوا ہوگا اور یہ جرم اس کے لیے عار کا باعث ہوگا، لہذا کسی بھی صورت قبلہ رخ تھوکتنا حرام ہے اور اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۳۶۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَوَجُّهِهِ جَمِيعٍ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ اَذَى تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ فِي الصَّلَاةِ

ہر وہ چیز جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہے، اسے نماز کے دوران قبلہ کی جانب ڈالنا منع ہے

۹۲۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، اَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا سَعِيدٌ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ الْجَرِيرِيَّ - عَنْ أَبِي نُضْرَةَ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھی تو آپ نے اپنی چھری کے ساتھ اسے صاف کر دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، وہ آپ کے چہرہ مبارک میں سخت غصہ دیکھ رہے تھے، تو آپ نے پوچھا: یہ بلغم کس کی ہے؟ وہ سب خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہو تو ایک شخص اس کے سامنے آ کر اس کے چہرے پر تھوک دے؟ صحابہ نے جواب دیا: نہیں، (ایسا کوئی بھی پسند

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَبْرَأَهَا بِعُودٍ مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، يَعْرِفُونَ الْعَضْبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَاحِبُ هَذِهِ النُّخَامَةِ؟ فَسَكَتُوا. فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَتَنَحَّضُ فِي وَجْهِهِ؟ فَقَالُوا: لَا. قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ

(۹۲۵) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۱۶۳۷۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمه، باب فی اکل

التوم، حدیث: ۳۸۲۴، من طریق جریر بهذا الاسناد، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۳۶۵۔

(۹۲۶) تقدم تخريجه برقم: ۸۷۴، ۸۸۰۔

أَيِّدِيكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ، فَلَا تُوجِّهُوا شَيْئًا
نہیں کرے گا)۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری
مِنَ الْأَدَى بَيْنَ أَيِّدِيكُمْ وَلَكِنْ عَنِ يَسَارِ
نمازوں میں تمہارے سامنے ہوتا ہے، لہذا تم کوئی بھی گندگی
أَحَدِكُمْ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ.
اپنے سامنے مت پھینکا کرو لیکن (بوقت ضرورت) اپنی بائیں
جانب یا اپنے قدم کے نیچے ڈال لیا کرو۔“

۳۶۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَصْقِ الْمُصَلِّيِ عَنْ يَمِينِهِ

نمازی کا اپنی دائیں جانب تھوکتا منع ہے

۹۲۷۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ بَعْضَ
”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس سے پہلے کچھ احادیث
الْأَخْبَارِ الَّتِي فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ قَبْلُ.
لکھوا چکا ہوں جن میں یہ الفاظ موجود ہیں۔“

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۸۸۰ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۶۴..... بَابُ كَرَاهَةِ نَظَرِ الْمُصَلِّيِ إِلَى مَا يَشْغَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز سے مشغول کر دینے والی چیزوں کی طرف نمازی کا دیکھنا مکروہ ہے

۹۲۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ،
قَالَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ثنا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
نقش و نگار والی ایک چادر میں نماز پڑھی تو فرمایا: ”مجھے اس کے
تیل بوٹوں نے مشغول کر دیا تھا۔ لہذا یہ چادر حضرت ابو جہم کو
دے آؤ اور مجھے انجان کی بنی ہوئی (سادہ) چادر لا دو۔“ جناب
مخزومی کی زہری سے جو روایت ہے اس میں بھی ”انجانیہ“
عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَمِيصَةٍ لَهَا
أَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلْتَنِي أَعْلَامُ هَذِهِ، أَذْهَبُوا
بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ. قَالَ
الْمَخْزُومِيُّ: عَنْ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ أَيضًا
بِأَنْبِجَانِيَّةٍ.

فوائد:..... اس حدیث کی شرح حدیث ۸۴۳ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۹۲۹۔ قَالَ: وَقَالَ، ثنا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.....

(۹۲۷) تقدم برقم: ۸۷۴، ۸۷۵.

(۹۲۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الانفسات فی الصلاة، حدیث: ۷۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة
الصلاة فی ثوب له اعلام، حدیث: ۵۵۶/۶۱۔ سنن ابی داؤد: ۹۱۴۔ سنن نسائی: ۷۷۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۵۰۔ مسند احمد:
۳۷/۶۔ مسند الحمیدی: ۱۷۲۔ من طریق سفیان عن الزہری بهذا الاسناد.

(۹۲۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الصلاة فی ثوب له اعلام، حدیث: ۵۵۶/۶۳، سنن ابی داؤد: ۹۱۵۔ مسند
احمد: ۴۶/۶۔ من طریق سفیان عن هشام بن عروہ هذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب

”امام صاحب ایک اور سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي عَنِ عَائِشَةَ: بِهَذَا.

۳۶۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت کا بیان

۹۳۰۔ نَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُو تَوْبَةَ - يَعْنِي ابْنُ بَيْعٍ نَافِعٌ - ثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ - عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ، حَدَّثَنِي.....

”حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیان کیا کہ: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرانے کا حکم دیا تو انہوں نے ان پر عمل کرانے میں تاخیر کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: بے شک آپ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل پیرا کرانے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا یا تو آپ انہیں ان کاموں کا حکم دیں یا پھر میں کھڑے ہو کر انہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم نے ان کلمات کو مجھ سے پہلے لوگوں تک پہنچایا تو مجھے ڈر ہے کہ میں عذاب میں مبتلا کر دیا جاؤں گا یا مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، لہذا انہوں نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا، حتیٰ کہ مسجد بھر گئی، یہاں تک کہ لوگ بلند ٹیلوں پر بیٹھ گئے، تو انہوں نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کی، پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ میں ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ۔ کیونکہ جس شخص نے اللہ کے ساتھ شریک کیا تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک غلام اپنے

الْمَسَارِثِ الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَعْمَلُ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ، قَالَ: فَكَانَ يُبْطِئُ بِهِنَّ. فَقَالَ لَهُ عِيسَى: إِنَّكَ أُمِرْتَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ تَعْمَلُ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ. فِيمَا أَنْ تَأْمُرَهُمْ بِهِنَّ وَإِمَا أَنْ أَقُومَ، فَأْمُرَهُمْ بِهِنَّ. قَالَ يَحْيَى: إِنَّكَ إِنْ تَسْقِنِي بِهِنَّ أَخَافُ أَنْ أُعَذَّبَ أَوْ يُخَسَفَ بِي. فَجَمَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ. حَتَّى جَلَسَ النَّاسُ عَلَى الشُّرَفَاتِ، فَوَعظَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَعْمَلُ بِهِنَّ وَأُمرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ، أَوْ لَاهُنَّ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، فَإِنَّ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ مِثْلَهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ يَذْهَبُ أَوْ وَرِقٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ:

(۹۳۰) اسنادہ صحیح، سنن کبری نسائی: ۸۸۱۵، ۱۱۲۸۶۔ من طریق معاویہ بن سلام بهذا الاسناد، سنن ترمذی، کتاب الادب

(الامثال) باب ماجاء فی مثل الصلاة والصیام، حدیث: ۲۸۶۳۔ مسند احمد: ۴/۱۳۰۔ وقد تقدم برقم: ۴۸۳.

بہترین مال سونے یا چاندی کے عوض خریدا پھر اسے کہا: یہ میرا گھر اور کاروبار ہے، لہذا اب میرے لیے کام کرو اور اپنی کمائی مجھے ادا کرو۔ لہذا اس نے کام شروع کر دیا لیکن اپنی کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو ادا کرنا شروع کر دی۔ تو تم میں سے کون شخص ہے جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کا بھی ایک ایسا ہی غلام ہو (مگر) وہ اپنی کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کو دے دے۔ (یاد رکھو) بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور رزق عطا کیا ہے، تو تم اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک مت بناؤ، اور فرمایا: ”بے شک اللہ عزوجل تمہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ (لہذا جب تم (نماز کے لیے) چہرے سیدھے کر لو تو ادھر ادھر مت جھاؤ کیونکہ اللہ بھی اپنا چہرہ اقدس اپنے بندے کے لیے متوجہ کرتے ہیں جب وہ اس کے لیے نماز پڑھتا ہے۔ پھر وہ اپنا چہرہ مبارک اس وقت تک نہیں ہٹاتا جب تک بندہ اپنا چہرہ نہ ہٹالے۔“ اور پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:..... مکرر ۴۸۳۔

۳۶۶..... بَابُ ذِكْرِ نَقْصِ الصَّلَاةِ بِالْإِلْتِفَاتِ فِيهَا، وَالذَّلِيلِ عَلَيَّ أَنْ الْإِلْتِفَاتِ

فِيهَا لَا يُوجِبُ إِعَادَتَهَا.

نماز میں ادھر ادھر جھانکنے سے نماز (کے اجر و ثواب) میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں التفات سے نماز کو دہرانا واجب نہیں ہوتا

۹۳۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ مُوسَى - عَنْ شَيْبَانَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ تَمَامِ الْمِصْرِيِّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، جَمِيعًا عَنْ أَشْعَثَ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں نمازی کے ادھر ادھر جھانکنے کے بارے میں سوال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْإِلْتِفَاتِ الرَّجُلِ

(۹۳۱) تقدم تحريجه برقم: ۴۸۴۔

فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ. وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ: عَنِ الْإِنْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ.

کیا تو آپ نے فرمایا: وہ تو اچکنا ہے جسے شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔ جناب عبید اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز میں انتفات کے بارے میں (میں نے سوال کیا)“

فوائد:..... مکرر ۴۸۴۔

۳۶۷..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْحَاقِنِ الصَّلَاةَ، وَالْأَمْرِ

بِيَدِ الْغَائِطِ قَبْلَ الدُّخُولِ فِيهَا

پیشاب روک کر نماز شروع کرنا منع ہے، نماز شروع کرنے سے پہلے

پیشاب و پاخانے سے فارغ ہونے کا حکم ہے

۹۳۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أَسَامَةَ كُلُّهُمُ عَنْ هِشَامِ، ح وَثَنَا الدَّورَقِيُّ، نَا ابْنُ عُثَيْبٍ، ح وَثَنَا أَبُو هَاشِمٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ -، نَا أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ.....

”عروہ سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کو امامت کراتے تھے، (ایک دن) وہ آئے تو امامت ہو چکی تھی، تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھا دے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ”جب نماز کا وقت ہو جائے اور قضائے حاجت کی ضرورت بھی پیش آجائے تو پہلے پیشاب پاخانے سے فارغ ہو لیا کرو۔“ یہ ابو کریب کی حدیث ہے، جبکہ تمام راویوں کی احادیث کے متن کا معنی ایک ہی ہے۔“

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ، فَجَاءَ وَقَدْ أُفِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ لِيُصَلِّي أَحَدُكُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْغَائِطُ، فَاْبْدُوْا بِالْغَائِطِ. هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ، وَمَعْنَى مَتْنِ أَحَادِيثِهِمْ سَوَاءٌ.

۳۶۸..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ مَدَافِعَةِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بول و براز کو روکنا منع ہے

۹۳۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَ أَحْمَدُ

(۹۳۲) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی النهی للحاقن ان یصلی، حدیث: ۶۱۶۔ مسند الحمیدی: ۸۷۲۔ من طریق سفیان بہذا الاسناد، سنن ابی داؤد: ۸۸۔ سنن ترمذی: ۱۴۲۔ سنن نسائی: ۸۵۳۔ مسند احمد: ۳/۱۳۔ من طریق ہشام بہ۔

بْنُ عَبْدِ، قَالُوا، ثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - نَا أَبُو حَزْرَةَ - وَهُوَ يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ - ثَنَا.....
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ
 الصَّدِيقِ - قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِئْنَا
 بِطَعَامٍ، فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي، فَقَالَتْ
 عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا
 يُصَلِّي صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا وَهُوَ
 يَدْفَعُهُ الْأَخْبَثَانِ .
 ”جناب عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے تو کھانا لایا گیا، پس حضرت قاسم نے اٹھ کر نماز شروع کر دی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانے کی موجودگی میں نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اس حال میں (نماز پڑھے) کہ پیشاب و پاخانے کو روک رہا ہو۔“

فوائد:۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ پیشاب اور پاخانے کی سخت حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں نماز میں مکمل خشوع و خضوع اور کامل یکسوئی نہیں ہوتی، جو صحت نماز کی شرط ہے، لہذا اس ابتلاء کی صورت میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ بول و دیراز کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے اور فرض نماز میں تاخیر مباح ہے۔ خواہ نماز کا اصل وقت فوت ہو جائے۔ یہ چیزیں نماز باجماعت سے پیچھے رہنے اور نماز کے اصل وقت کو ترک کرنے کے جائز عذروں میں سے ہیں۔

۳۔ پیشاب و پاخانے کی معمولی حاجت صحت نماز کے منافی نہیں ہے۔

۴۔ دوران نماز ان چیزوں سے واسطہ پڑے تو نماز چھوڑ کر ان سے فارغ ہونا مستحب فعل ہے۔

۳۶۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِبَدْءِ الْعِشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ عِنْدَ حُضُورِهَا

جب رات کا کھانا سامنے آجائے تو نماز سے پہلے کھانا کھانے کا حکم ہے

۹۳۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْنَرَمٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، قَالُوا، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْآخَرُونَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت

(۹۳۳) سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب ایضی الرجل وهو حاقن، حدیث: ۸۹۔ مسند احمد: ۶/۴۳، ۵۴۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهۃ الصلاۃ، بحضرة الطعام..... حدیث: ۵۶۰۔

(۹۳۴) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهیۃ الصلاۃ بحضرة الطعام، حدیث: ۵۵۷۔ سنن ترمذی: ۳۵۳۔ سنن نسائی: ۸۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۹۳۳۔ مسند احمد: ۲/۱۱۰۔ مسند الحمیدی: ۱۱۸۱۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلاۃ، حدیث: ۶۷۲۔

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب

قَالَ: إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ كَرْتِي هِيَ كَمَا نَفَعْنَا رَاتِ كَا كَهَانَا حَاضِرًا فَبَدَدُوا بِالْعِشَاءِ. وَقَالَ الْمَخْرُومِيُّ أَيْضًا: هُوَ جَائِعٌ وَأَوْزَعُ كَهْرِي هُوَ جَائِعٌ تَوَّابِلُ كَهَانَا كَهَالُو-“
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ .

۹۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَرَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا أَيُّوبُ عَنْ

نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَضَعَ الْعِشَاءُ وَتَوَدَّى بِالصَّلَاةِ، فَبَدَدُوا بِالْعِشَاءِ. قَالَ: وَتَعَشَى ابْنُ عُمَرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ .

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رات کا کھانا (سامنے) رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو تم پہلے کھانا کھاؤ (اور پھر نماز پڑھو)“ نافع کہتے ہیں: ایک رات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کا کھانا کھایا جبکہ وہ امام کی قراءت سن رہے تھے۔“

۳۷۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِسْتِعْجَالِ عَنِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهُ عِنْدَ حُضُورِ الصَّلَاةِ

نماز کا وقت ہو جانے پر سیر ہوئے بغیر کھانے کو جلدی جلدی چھوڑنا منع ہے

۹۳۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ

عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى طَعَامٍ فَلَا يُعْجَلَنَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ .

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو تو وہ جلدی مت کرے حتیٰ کہ اپنی ضرورت و حاجت پوری کر لے، اگرچہ (اس دوران) نماز کھڑی ہو جائے۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں، اگر نماز کے وقت کھانا حاضر ہو تو نماز سے قبل کھانا کھانا مستحب فعل ہے،

تا کہ انسان کا دل خیالات سے فارغ اور نماز میں یکسو ہو۔ نیز اس دوران کھانے میں عجلت کرنا مکروہ فعل ہے۔

(المغنی لابن قدامہ، ۳/۱۰۷)

(۹۳۵) سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب اذا حضرت الصلاة ووضع العشاء حدیث: ۹۳۳۔ من طریق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحیح بخاری: ۶۷۳۔ صحیح مسلم: ۵۵۹۔ مسند احمد: ۱۰۳/۲۔ سنن ابی داؤد: ۳۷۵۷۔ سنن ترمذی: ۳۵۴۔ (۹۳۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا حضر الطعام واقيمت الصلاة، حدیث: ۶۷۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب كرامة الصلاة بحضرة صعمام، حدیث: ۵۵۹۔ من طریق موسى بن عقبه بهذا الاسناد.

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب

۲۔ یہ تخفیف اس شخص کے لیے جس کے سامنے واقعی کھانا حاضر ہے۔ اور جس کے سامنے کھانا نہ رکھا گیا ہو، بلکہ ابھی کھانا تیار ہو رہا ہے تو اس کے لیے نماز باجماعت چھوڑنا جائز نہیں۔

۳۔ کھانے کا حاضر ہونا نماز باجماعت ترک کرنے کا شرعی عذر ہے۔ لہذا کھانے کی موجودگی کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے لیکن نماز چھوڑنے کے لیے ان احادیث کو ڈھال بنانا جائز نہیں ہے۔

۳۷۱..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرَاءَةِ بِتَزْيِينِ الصَّلَاةِ وَتَحْسِينِهَا

دکھلاوے کے لیے نماز کو خوبصورت اور احسن انداز میں ادا کرنا سخت منع ہے

۹۳۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَسْجُ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ - يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَبَّانَ -، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ.....

”حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! مخفی اور پوشیدہ شرک سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مخفی شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اپنی نماز کو خوب مزین کرتا ہے، لوگوں کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھتا ہے تو خوب محنت و کوشش (سے نماز ادا کرتا ہے، تو یہی مخفی و پوشیدہ شرک ہے۔“

۳۷۲..... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ الْمُرَائِي بِهَا

دکھلاوے کے لیے پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۳۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جسے آپ اپنے پروردگار سے بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے

(۹۳۷) حسن، سنن کبریٰ بیہقی: ۷/ ۲۹۰، ۲۹۱۔ من طریق محمود عن جابر رضی اللہ عنہ.

(۹۳۸) مستند احمد: ۲/ ۳۰۱۔ من طریق محمد بن جعفر بہذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الزہد، باب تحريم الرياء، حديث:

۲۹۸۵۔ سنن ابن ماجہ: ۴۲۰۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۹۵.

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب

ہیں: ”میں شریکوں سے بہتر ہوں۔“ اور بندار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”میں شریکوں کے شرک سے بے پروا ہوں۔ لہذا جس شخص نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی کو شریک بنایا تو میں اس سے بری ہوں، اور وہ عمل اسی کے لیے ہے جسے اس نے شریک بنایا تھا۔“ جناب بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تو میں اس سے بے زار و لا تعلق ہوں اور اسے اپنا اجر و ثواب اسی (شریک) سے مانگنا چاہیے۔“

الشُّرَكَاءِ - وَقَالَ بَنْدَارٌ: أَنَا أَعْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا فَأَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَهُوَ لِلذِّي أَشْرَكَ. وَقَالَ بَنْدَارٌ: قَالَ: فَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ وَكَلَيْتُمْسُ ثَوَابَهُ مِنْهُ. وَقَالَ بَنْدَارٌ: عَنِ الْعَلَاءِ.

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ اعمال بالخصوص نماز میں ریا کاری کی خاطر اعمال کی خوب آرائش و تزئین ناقابل معافی جرم اور شرک اصغر ہے۔ جس کی شدید مزممت کی گئی ہے لہذا اعمال بجالاتے وقت فقط اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہونی چاہیے، اس کے سوا عبادات کا اہتمام و انعقاد ریا نگاں ہے۔

۲۔ ریا کاری نماز اور دیگر اعمال شرف قبولیت سے محروم رہتے ہیں اور روز قیامت جب انسان کو اپنے اعمال کی از حد ضرورت ہوگی ریا کار کو بے عمل قرار دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر سخت برہم ہوں گے۔ اور جنہیں دکھاوے کے لیے یہ اعمال بجالاتا تھا، ان سے طلب ثواب کے لیے ان کی طرف زبردستی بھیجا جائے گا، جو اس کے لیے سخت محرومی اور انتہائی ذلت کا مقام ہوگا۔ العیاذ باللہ

۳۷۳..... بَابُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ

شرابی کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۳۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ إِبَّاسٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ.....

”جناب عروہ بن رویم، ابن دیلمی سے روایت کرتے ہیں جو کہ بیت المقدس میں رہتے تھے، کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی تلاش (اور ان سے ملاقات) کے لیے مدینہ منورہ میں ٹھہرے اور حضرت عبداللہ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے ہیں، وہ ان کے پیچھے

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ: عَنِ ابْنِ الدِّيَلَمِيِّ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ أَنَّهُ مَكَثَ فِي طَلَبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوا: قَدْ سَارَ إِلَى مَكَّةَ، فَاتَّبَعَهُ فَوَجَدَهُ قَدْ سَارَ إِلَى الطَّائِفِ،

(۹۳۹) اسنادہ صحیح، الصحیحۃ: ۷۰۹۔ مسند احمد: ۱۹۷/۲۔ من طریق محمد بن المهاجر بهذا الاسناد، سنن نسائی، کتاب

الاشربة، باب ذکر الروایة المبنیة عن صلوات شارب الخمر، حدیث: ۵۶۶۷۔ سنن ابن ماجہ: ۳۳۷۷۔ سنن الدارمی: ۲۰۹۱۔

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب

گئے تو معلوم ہوا کہ وہ طائف چلے گئے ہیں، تو وہ ان کے پیچھے (طائف) گئے تو انہیں ایک کھیت میں ایک قریشی شخص کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے چلتے ہوئے دیکھا۔ جبکہ قریشی کے بارے میں شرابی ہونے کا گمان کیا جاتا تھا۔ پھر جب میں ان سے ملا تو میں نے انہیں سلام کیا، اور انہوں نے بھی مجھے سلام کیا۔ انہوں نے پوچھا: آج تمہیں کس چیز نے دوڑایا ہے اور کہاں سے آرہے ہو؟ تو میں نے انہیں بتایا (کہ میں مدینہ سے آپ کی ملاقات کے لیے آ رہا ہوں) پھر میں نے ان سے پوچھا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے شراب پینے کے متعلق کوئی فرمان سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو قریشی اپنا ہاتھ چھڑا کر چلا گیا۔ انہوں نے فرمایا: ”میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”میری امت کا جو شخص بھی شراب پیے گا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔“

فوائد:..... شراب نوشی انتہائی قبیح جرم اور حرام ہے۔ جسے بطور دوا استعمال کرنا بھی حرام ہے اور شرابی کی تذلیل کی خاطر اسے جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ قرآن و سنت میں شراب نوشی کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے نیز ایک مرتبہ شراب پینے سے چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ تو لوگ ڈھٹائی سے اس قبیح گناہ میں ملوث اور دن رات جام اٹھیلے ہیں ان میں سے اکثر دین سے بے بہرہ ہیں، بالفرض اگر نماز پڑھیں بھی تو قبولیت کے دروازے بند ہیں، لہذا ان جیسی احادیث کے بیان کے بعد مزید ہٹ دھرم اور ڈھیٹ ہونے کے بجائے اس قبیح عادت سے جان چھڑانی چاہیے، ارکان اسلام پر مضبوطی سے کار بند ہونا چاہیے اور صحت نماز کے خلاف تمام برے اعمال سے نجات حاصل کرنی چاہیے اس میں دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی کا راز پنہاں ہے۔

۳۷۴..... بَابُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ الْغَاضِبَةِ لِزَوْجِهَا، وَصَلَاةِ الْعَبْدِ الْأَبِي

شوہر کو ناراض کرنے والی عورت اور بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۴۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.....

(۹۴۰) اسنادہ ضعیف، یہ روایت زہیر بن محمد کی منکر روایات میں سے ہے۔ کما قال الذہبی، الضعیفہ: ۱۰۷۵۔ صحیح ابن حبان: ۵۳۳۱۔ معجم اوسط طرانی (مجمع الزوائد: ۴/۳۱۳۔ شعب الایمان للبیہقی: ۸۷۲۷۔

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں: بھگوڑا غلام حتیٰ کہ وہ اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں دے دے (یعنی ان کا فرماں بردار بن جائے) اور وہ عورت جس کا خاوند اس پر ناراض ہو حتیٰ کہ وہ راضی ہو جائے، اور نشے میں مدہوش شخص حتیٰ کہ اسے ہوش آجائے۔“

۹۴۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، تَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَقْدَانِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ.....

”حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب غلام فرار ہو جائے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی، حتیٰ کہ وہ اپنے آقاؤں کے پاس واپس آجائے۔“

عَنْ جَرِيرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلِيهِ.

فوائد.....

۱۔ اس حدیث میں غلام کا آقا کی ملکیت سے بھاگ کر خود مختاری اور آزادی حاصل کرنے کی سخت مذمت ہے اور یہ فعل کبیر گناہ ہے۔ بلکہ شریعت کے دائرہ میں رہ کر آزادی حاصل کرنے کے جو جائز ذرائع ہیں وہ استعمال کرنا چاہئیں۔

۲۔ آقا کی فرماں روائی سے بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی، اس سے یہ مقصود نہیں کہ وہ ہر جرم کرتا ہوا نماز بھی ترک کر دے، اسے نماز بہر حال پڑھنی چاہیے اور جس گناہ کا وہ مرتکب ٹھہرا اس سے تائب ہو جائے۔

۵۷۳..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي النُّومِ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

فرض نماز کے وقت سوئے رہنے پر سخت وعید کا بیان

۹۴۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ - وَ مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ أَبِي

(۹۴۱) مسند احمد: ۴/ ۳۶۵ - سنن نسائی، کتاب تحريم الدم، باب العبد يابق الى ارض الشرك، حديث: ۴۰۵۴ - من طريق منصور بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تسمية العبد الابق كافرا، حديث: ۷۰ باختصار

رَجَاءٍ، قَالَ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، ح وَكُنَّا بُنْدَارَ نَحْوَهُ مِنْ كِتَابِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ، ثَنَا يَحْيَى وَقَرَأَهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِنَا، قَالَ، ثَنَا عَوْفٌ، ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعَطَارْدِيُّ.....

”حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی نماز کے بعد) اپنے صحابہ کرام سے پوچھا کرتے تھے: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ تو جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ اللہ کی مشیت سے آپ کو بیان کر دیتا (اور آپ اس کی تعبیر بتاتے)، ایک صبح آپ نے ہمیں بتایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے (خواب میں) آئے اور ان دونوں نے مجھے جگایا اور مجھے کہنے لگے: چلیں چلیں، تو ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جب کہ ایک اور شخص اس کے سر پر بہت بڑا پتھر لیے کھڑا تھا، اچانک وہ اس پتھر کو لے کر اس کی طرف بڑھا اور اس کے سر پر دے مارا، پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ادھر ادھر لڑھک گیا۔ وہ اس کے پیچھے گیا، اسے دوبارہ پکڑا اور اس کے واپس آنے تک اس کا سر دوبارہ پہلے کی طرح صحیح سالم ہو چکا تھا۔ پھر وہ دوبارہ اس کے پاس آ کر پہلے کی طرح مارتا ہے۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان دونوں (فرشتوں) نے کہا: ہم عنقریب آپ کو حقیقت حال بتائیں گے۔ رہا وہ شخص جس کے پاس آپ آئے تھے اس کا سر پکلا جا رہا تھا تو وہ شخص تھا جس نے قرآن سیکھ کر بھلا دیا تھا اور غافل ہو کر فرض نماز سے سویا رہتا تھا۔“ پھر بقیہ مکمل حدیث بیان کی۔“

فوائد:..... اس حدیث میں مذکورہ بد اعمالیوں کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے۔ جن سے حتی الوسع اجتناب لازم ہے۔ نیز فرض نمازوں سے بلا عذر غفلت برتنا نہایت گناہ و ناجرم اور اس کی سخت سزا ہے۔ سواں غفلت سے نجات حاصل کرنا ہر نمازی پر لازم ہے۔

(۹۴۲) مسند احمد: ۵/ ۸۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۱۶۲۔ من طریق محمد بن جعفر بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التعمیر، باب تعبير الرويا بعد صلاة الصبح، حدیث: ۷۰۴۷۔ بطولہ۔

جُمَاعُ أَبْوَابِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

۳۷۶..... بَابُ فَرِيضِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ،
بِذِكْرِ خَبَرِ لَفْظُهُ عَامًّا، مُرَادُهُ خَاصًّا.

رکعات کی تعداد کے اعتبار سے سفر میں فرض نماز کا بیان، اس بارے میں

ایسی حدیث کا ذکر جس کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے

۹۴۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيِّ، نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ

مُجَاهِدٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

” حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی مکرم ﷺ کی زبان مبارک سے حضر میں چار رکعتیں نماز، سفر میں دو رکعت اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔“

۳۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُبِينِ بَأَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتَهَا فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ

وَمُرَادُهُ خَاصٌّ، أَرَادَ أَنْ فَرَضَ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبَ

گزشتہ جمل خبر کو بیان کرنے والی روایت کا بیان کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے الفاظ عام ہیں اور ان سے مراد خاص ہے، آپ کا مطلب یہ تھا کہ سفر میں مغرب کے سوا البقیہ

نمازیں دو رکعت فرض ہیں

۹۴۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ أَحْمَدُ:

أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَرِيضُ صَلَاةِ السَّفَرِ ” حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ابتدائے اسلام میں)

(۹۴۳) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۴.

(۹۴۴) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۵.

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

وَالْحَضْرَ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ، فَلَمَّا أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ زَيْدٌ فِي صَلَاةِ الْحَضْرَ رَكَعَتَانِ رَكَعَتَانِ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ بِطُولِ الْقِرَاءَةِ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِأَنَّهَا وَتُرُ النَّهَارِ.

سفر اور حضر میں دو دو رکعتیں نماز فرض ہوئی تھی، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی تو حضر کی نماز میں دو دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا گیا جبکہ نماز فجر کو لمبی قراءت کی وجہ سے دو رکعتیں ہی رہنے دیا گیا اور نماز مغرب کو (تین رکعتیں رکھا گیا) کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔“

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران سفر قصر نماز ادا کرنا واجب ہے۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اکثر علماء سلف اور فقہاء کا مذہب ہے کہ سفر میں نماز قصر کرنا واجب ہے۔ علی، عمر، ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم، عمر بن عبدالعزیز، قتادہ اور حسن بصری بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ نیز امام شوکانی نے اسی موقف کو راجح قرار دیا ہے۔

(نیل الاوطار: ۳/ ۲۱۴)

۲۔ عبدالرحمن مبارکپوری بیان کرتے ہیں: سنن نبویہ اور آثار مصطفویہ کے تبعین کے شایان شان ہے کہ وہ سفر میں قصر

نماز کا التزام کریں، جیسا کہ نبی ﷺ نے سفر میں ہمیشہ قصر کی ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۳/ ۷۳)

۳۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يَبِيحُ الشَّيْءَ فِي كِتَابِهِ بِشَرْطِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کبھی ایک چیز کو اپنی کتاب میں شرط کے ساتھ جائز کرتے ہیں

وَقَدْ يَبِيحُ ذَلِكَ الشَّيْءَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ بِغَيْرِ ذَلِكَ الشَّرْطِ الَّذِي أَبَاحَهُ فِي الْكِتَابِ، إِذْ اللَّهُ عَزَّ ذَكَرَهُ إِنَّمَا أَبَاحَ فِي كِتَابِهِ قَصْرَ الصَّلَاةِ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ عِنْدَ الْخَوْفِ مِنَ الْكُفَّارِ أَنْ يَقْتُلُوا الْمُسْلِمِينَ، وَقَدْ أَبَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْرَ وَإِنْ لَمْ يَخَافُوا أَنْ يَقْتُلَهُمُ الْكُفَّارُ، مَعَ الدَّلِيلِ أَنَّ الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ إِبَاحَةٌ لَا حَتْمٌ أَنْ يَقْصُرُوا الصَّلَاةَ.

اور کبھی اس چیز کو اپنے نبی مکرم ﷺ کی زبانی بغیر شرط کے جائز قرار دے دیتے ہیں جسے اپنی کتاب میں (مشروط) جائز قرار دیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نماز قصر جائز کی ہے جبکہ مسلمانوں کو سفر کی حالت میں کافروں کا خوف ہو کہ وہ مسلمانوں کو فتنے میں ڈال دیں گے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اسی قصر نماز کو جائز قرار دیا ہے اگرچہ مسلمانوں کو یہ ڈر نہ ہو کہ کافر انہیں فتنے میں ڈال دیں گے، اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ سفر میں نماز قصر کرنا جائز ہے، ان پر قصر کرنا واجب نہیں ہے۔

۹۴۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، ح وَقَرَأْتُهُ عَلَى بُنْدَارٍ أَنَّ يَحْيَى حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ

جَرِيحٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ.....

”حضرت یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے لوگوں کے نماز قصر کرنے پر تعجب ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (النساء: ۱۰۱) ”اور اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈال دیں گے تو تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی حرج و گناہ نہیں ہے“ اور اب تو یہ خوف ختم ہو چکا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر تمہیں ہوا ہے، اسی لیے میں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تھا تو آپ نے فرمایا: ”یہ ایک صدقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تم پر بطور رحمت کیا ہے تو تم اس کا صدقہ قبول کرو (اور اس رخصت سے فائدہ اٹھاؤ)۔“

فوائد: ۱۔ یہ حدیث بھی سفر میں نماز قصر کے افضل ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ فاقبلوا صدقته، میں اور وجوب پر دلالت کرتا ہے اور سفر میں نماز قصر کے سوا کوئی اور جارہ کار نہیں ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ اس حدیث کی رو سے بغیر خوف کے بھی سفر میں نماز قصر کرنا جائز ہے، نیزم فضول (جس سے دوسرے کا مقام بلند ہو) بزرگ شخصیت کو ایسا عمل کرتا دیکھے جو اس کے لیے پریشانی کا باعث ہو تو وہ

اس بارے سوال کر سکتا ہے۔ (شرح النووی: ۱۹۵/۵)

۳۔ ۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَّى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَبَيَّنَ عَدَدُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں نماز کی رکعات کی تعداد کا بیان اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ کے ذمے لگایا ہے۔

لَا أَنَّهُ عَزَّ ذِكْرُهُ بَيْنَ عَدَدِهَا فِي الْكِتَابِ يُوحَىٰ مِثْلُهُ مَسْطُورٌ بَيْنَ الدَّقَّتَيْنِ، وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي

(۹۴۵) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، حدیث: ۶۸۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۹۹۔ سنن

نسائی: ۱۴۳۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۶۵۔ مسند احمد: ۲۵/۱۔ من طرق عن ابن جریح بهذا الاسناد.

أَجْمَلَ اللَّهُ فَرَضَهُ فِي الْكِتَابِ وَوَلَّى نَبِيَّهُ تَبَيَّنَهُ عَنِ اللَّهِ بِقَوْلٍ وَفِعْلٍ . قَالَ اللَّهُ: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾.

اللہ تعالیٰ نے ان کی تعداد کو کتاب میں ایسی وحی کے ذریعے بیان نہیں کیا جیسی دو گتوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے۔ اور یہ مسئلہ انہی مسائل میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجملاً بیان کیا ہے اور اللہ کے نبی نے اللہ کے حکم سے اپنے قول و فعل سے ان کی وضاحت فرمائی ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ۴۴) ”اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔“

۹۴۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ - عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أُمِّيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِّ وَصَلَاةَ الْحَوْفِ فِي الْقُرْآنِ ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ . فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا ، فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

”جناب امیہ بن عبد اللہ بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حضور اور خوف کی نماز کا تذکرہ تو قرآن مجید میں پاتے ہیں مگر سفر کی نماز کا ذکر قرآن مجید میں نہیں پاتے۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ہم کچھ نہیں جانتے تھے، لہذا ہم (اب) اسی طرح کرتے ہیں جس طرح ہم نے محمد ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

۹۴۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر کیے ہیں، یہ سب حضرات ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھا

(۹۴۶) اسناد صحیح، سنن نسائی، کتاب تفسیر الصلاة، باب: ۱۔ حدیث: ۱۴۳۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۶۶۔ مسند احمد: ۲/۹۴

۹۴۔ من طریق الليث بهذا الاسناد.

(۹۴۷) اسناد صحیح، سنن ترمذی، کتاب الجمعة الصلاة، باب ماجاء فی التفسیر فی السفر، حدیث: ۵۴۴۔ من طریق عبد الوہاب

بهذا الاسناد.

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

کرتے تھے، ان سے پہلے اور بعد میں کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”اگر میں نے ان نمازوں سے پہلے یا بعد میں (سفر کی حالت میں نفل یا سنتیں) پڑھنی ہوتیں تو میں یہ نمازیں پوری پڑھتا (اور قصر نہ کرتا)“

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھی اور ذوالحلیفہ کے مقام پر عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔“ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امن و امان کی حالت میں کفار کے فتنے کے ڈر کے بغیر بھی نمازی (سفر میں) نماز قصر کر سکتا ہے۔“

”اور اسی طرح حضرت حارثہ بن وہب کی یہ حدیث بھی اس مسئلہ کی دلیل ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں (سفر میں) پڑھائیں حالانکہ ہم کثیر تعداد میں اور نہایت امن و امان میں تھے۔“ اور ابو ظلفہ کی حضرت ابن عمر سے روایت میں ہے کہ میں نے کہا: ”بے شک ہم امن و امان کی حالت میں ہیں۔“ تو انہوں نے فرمایا: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح طریقہ سکھایا ہے۔“ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سفر میں کسی خوف کے بغیر بھی نماز قصر کر سکتا ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں قصر کے جواز کے لیے خوف ہونا شرط نہیں بلکہ خوف کے سوا سفر پر امن میں بھی نماز قصر جائز و مشروع فعل ہے۔

(۹۴۸) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب یقصر اذا خرج من موضعه، حدیث: ۱۰۸۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين باب صلاة المسافرين وقصرها، حدیث: ۶۹۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۰۲۔ سنن ترمذی: ۵۴۶۔ سنن نسائی: ۴۷۰۔ (۹۴۹) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب الصلاة یعنی، حدیث: ۱۰۸۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين باب قصر الصلاة یعنی حدیث: ۶۹۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۶۵۔ سنن ترمذی: ۸۸۲۔ سنن نسائی: ۱۴۴۶۔ وحديث ابن عمر رضی اللہ عنہما مسند احمد: ۳۱۰۲۰/۲۔

۲۔ قرآن کریم کی مثل حدیث نبوی بھی شرعی قوانین کے لیے مستقل سند کی حیثیت رکھتی ہے لہذا یہ عقیدہ اور نظریہ باطل ہے کہ جو چیز قرآن میں ہو وہی حجت ہے۔ حدیث ثانوی حیثیت کی حامل ہے۔

۳۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ لِقَبُولِ الرُّخْصَةِ الَّتِي رَخَّصَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِتْيَانَ رُخْصَةِ الَّتِي رَخَّصَهَا لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے سفر میں قصر نماز پڑھنا مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان رخصتوں پر عمل پیرا ہونے کو پسند فرماتے ہیں، جو رخصتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو عطا فرمائی ہیں ۹۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَمَّارَةُ بْنُ عَزِيَّةَ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ”حضرت عبداللہ بن عمر، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُوتَى رُخْصَةٌ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَةٌ. ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یشک اللہ تعالیٰ رخصت پر عمل کیے جانے کو پسند کرتے ہیں جس طرح کہ گناہ و نافرمانی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔“

فوائد:..... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز سفر دو رکعت ہی ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا عمل بھی قصر نماز کی ادائیگی ہی تھا۔

۳۸۱..... بَابُ إِبَاحَةِ قَصْرِ الْمَسَافِرِ الصَّلَاةِ فِي الْمَدْنِ إِذَا قَدِمَهَا،

مَا لَمْ يَنْوِ مَقَامًا يُوجِبُ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ

مسافر کے کسی شہر میں آ کر نماز قصر کرنے کا بیان، جب تک وہ اتنے دن قیام کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو کہ جس میں مکمل نماز پڑھنا واجب ہو جاتا ہے

۹۵۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ح وَثْنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، قَالَ سَمِعْتُ.....

مُوسَى يَقُولُ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ ”جناب موسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے أُصَلِّيَ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أَصَلِّ فِي جَمَاعَةٍ؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ”میں مکہ مکرمہ میں نماز کیسے

(۹۵۰) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۲/ ۱۰۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۶۰۔ من طریق عمارة بهذا الاسناد.

(۹۵۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، حدیث: ۶۸۸۔ من طریق بندار بهذا الاسناد؛ سنن

نسائی: ۱۴۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۳۲۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۴۴.

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

فَقَالَ: رَكَعَتَيْنِ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ، قَالَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ .

ادا کروں جبکہ میں نے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: ”ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی سنت کے مطابق دو رکعتیں پڑھو۔“ بندار کہتے ہیں: ”میں نے قتادہ کو سنا، وہ حضرت موسیٰ بن سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔“

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ جب مسافر (مقیم) امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اسے مکمل نماز پڑھنی چاہیے۔“ جناب طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مسافر کے بارے میں پوچھا جو مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو انہوں نے فرمایا: ”اسے امام ہی کی طرح نماز پڑھنی چاہیے۔ (یعنی اگر امام قصر کرے تو وہ بھی قصر کرے، اگر امام مکمل نماز پڑھے تو وہ بھی مکمل نماز پڑھے) ہم لیث بن ابی سلیم کی روایت سے دلیل نہیں لیتے مگر جناب قتادہ کی موسیٰ بن سلمہ سے روایت، سلیمان التیمی کی طاؤس سے روایت کردہ حدیث کے خلاف دلیل ہے کہ وہ مسافر جو مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ اگر چاہے تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے اور اگر چاہے تو مکمل ادا کر لے۔“

”امام صاحب، بندار کی سند سے سلیمان التیمی کی طاؤس سے روایت بیان کرتے ہیں۔ (جس کے الفاظ اوپر ذکر ہوئے ہیں۔)“

۹۵۲- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الْخَبْرُ عِنْدِي دَالٌّ عَلَى أَنَّ الْمَسَافِرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فَعَلِيهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ، لِرِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي ثَنَا أَبُو كَرِيْبٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثِ عَنْ طَاوُسٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَسَافِرِ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُقِيمِ. قَالَ: يُصَلِّي صَلَاتَهُ. وَكَلَسْنَا نَحْتَجُّ بِرِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ إِلَّا أَنْ خَبَرَ قَتَادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ دَالٌّ عَلَى خِلَافِ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ طَاوُسٍ فِي الْمَسَافِرِ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُقِيمِ. قَالَ: إِنْ شَاءَ سَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ وَإِنْ شَاءَ ذَهَبَ.

۹۵۳- قَالَ: ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ طَاوُسٍ .

۹۵۴- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا شُعْبَةُ.....

”امام شععی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ

(۹۵۳) المحلى لابن حزم: ۳۲/۵.

(۹۵۴) اسنادہ صحیح، سنن کبریٰ، بیہقی: ۱۰۷/۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى حديث:

إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا
 أَنْ يَجْمَعَهُ إِمَامٌ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ، فَإِنْ
 جَمَعَهُ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ .
 اگر وہ باجماعت امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو امام جیسی نماز
 پڑھتے۔“

فوائد:..... ۱۔ مسافر کا مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اس صورت میں مسافر پوری نماز پڑھے گا۔

۲۔ مسافر امام کی اقتداء میں یا تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں مسافر قصر نماز ادا کرے گا۔

۳۔ اگر مقیم امام کے پیچھے مسافر مقتدی دو رکعت گذرنے کے بعد شامل ہو تو مسافر کو آخری دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دینا چاہیے یا پوری نماز پڑھنی چاہیے، اس بارے علماء کا اختلاف ہے، لیکن احادیث الباب کی رو سے یہ راجح معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں پوری نماز پڑھنا ہی مسنون ہے، کیونکہ ان احادیث میں مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ہی پڑھنا سنت نبوی قرار دیا گیا ہے، اس میں اول آخر کی نماز میں شامل ہونے کی وضاحت نہیں ہے۔

۳۸۲..... بَابُ إِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ إِذَا أَقَامَ بِالْبَلَدَةِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِ عَشْرَةَ مِنْ غَيْرِ إِزْمَاعٍ

عَلَى إِقَامَةِ مَعْلُومَةٍ بِالْبَلَدَةِ عَلَى الْحَاجَةِ

جب مسافر کسی شہر میں اپنی حاجت و ضرورت کی وجہ سے پندرہ دن سے زائد غیر معینہ مدت تک بغیر پیمانہ ارادہ کیے اقامت پذیر رہے تو اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہے

۹۵۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ضُرَيْسٍ قَالَا، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرَمَةَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سفر کیا تو آپ انیس دن تک اقامت پذیر رہے اور نماز دو رکعتیں پڑھتے رہے۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: لہذا ہم بھی انیس دن تک سفر میں دو رکعتیں (نماز قصر) پڑھتے ہیں، اور اگر ہم اس سے زیادہ دن مقیم ہوں تو پھر چار رکعتیں (مکمل نماز) پڑھتے ہیں۔“

(۹۵۵) سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی کم بقصر الصلاة، حدیث: ۵۴۹۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۳۔ من طریق ابی معاویہ بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب ماجاء فی التقصیر، حدیث: ۱۰۸۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۳۰۔ سنن ابی

ماجہ: ۱۰۷۵۔ من طریق عاصم بہ۔

۳۸۳..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ احْتِجَ بِهِ بَعْضُ مَنْ خَالَفَ الْحِجَازِيِّينَ

فِي إِزْمَاعِ الْمَسَافِرِ مَقَامَ أَرْبَعٍ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ

مسافر چار دن کی اقامت کا پختہ ارادہ کر لے تو وہ قصر کر سکتا ہے،

اس مسئلہ میں اہل حجاز علماء کے مخالفین کی دلیل کا بیان

۹۵۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ قَالَا، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، ح وَثَنَا الصَّنَعَائِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ، نَا.....

”جناب یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک سفر کیا (اس دوران) ہم دو دو رکعت پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم واپس (مدینہ منورہ) آگئے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قیام کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ مکہ مکرمہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔ یہ دورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے: ”آپ ہمیں دو دو رکعت پڑھاتے رہے۔“ جناب احمد اور عمرو بن علی نے حضرت انس سے روایت کیا تو کہا: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔“ دونوں نے یہ نہیں کہا: ”میں نے حضرت انس سے سوال کیا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں کوئی ایسی حدیث یاد نہیں کہ جس میں یہ ذکر ہو کہ آپ نے اپنے کسی سفر

يَحْيَى، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، نُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا. فَسَأَلْتُهُ هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ أَقَامَ بِهَا عَشْرًا. هَذَا حَدِيثُ الدَّورَقِيِّ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، قَالَ: كَانَ يُصَلِّي بِنَا رَكَعَتَيْنِ. وَقَالَ أَحْمَدُ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: عَنْ أَنَسِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ يَقُولَا: سَأَلْتُ أَنَسًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَسْتُ أَحْفَظُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَزْمَعَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَسْفَارِهِ عَلَى إِقَامَةِ أَيَّامٍ مَعْلُومَةٍ، غَيْرَ هَذِهِ السَّفَرَةِ الَّتِي قَدِمَ فِيهَا مَكَّةَ لِحَجَّةٍ

(۹۵۶) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی التفسیر، حدیث: ۱۰۸۱۔ من طریق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحیح

مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، حدیث: ۶۹۳۔ سنن ابی داود: ۱۲۳۳۔ سنن نسائی: ۱۴۵۳۔

سنن ابن ماجه: ۱۰۷۷۔ مسند احمد: ۱۸۷/۳۔

میں معین مدت تک اقامت کا پختہ ارادہ کیا ہو، سوائے اس ایک سفر کے جس میں آپ حجۃ الوداع کے لیے مکہ مکرمہ آئے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ حج کا پختہ ارادہ لے کر تشریف لائے، چنانچہ آپ مکہ مکرمہ 4 ذوالحجہ کی صبح کو پہنچے تھے۔“

۹۵۷۔ كَذَلِكَ، ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ، قَالَ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 4 ذوالحجہ کی صبح کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ 4 ذوالحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو آپ نے مکہ مکرمہ میں چار دن قیام کیا، سوائے اس وقت کے جو آپ نے 4 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچنے کے لیے چلتے ہوئے گزارا اور پانچ تاریخ کا کچھ حصہ جب آپ نے مکہ مکرمہ پہنچ کر اقامت کا پختہ ارادہ کیا۔ چنانچہ آپ نے چار تاریخ کا بقیہ دن، پانچ، چھ، سات اور یوم الترویہ، آٹھ تاریخ کا کچھ حصہ قیام کیا۔ پھر آپ یوم الترویہ (آٹھ تاریخ) کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہو گئے اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی۔“

۹۵۸۔ كَذَلِكَ ثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا إِسْحَاقُ الْأَزْرُقِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.....

”جناب عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: مجھے ایسی چیز

(۹۵۷) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی ابن ابی طالب وخالد بن الولید..... حدیث: ۴۳۵۳۔ تعلیقاً عن محمد بن بکر بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوه الاحرام، حدیث: ۱۲۱۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۸۷۔ سنن نسائی: ۲۸۷۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۷۴۔ مسند احمد: ۳/۳۱۷۔ مسند الحمیدی: ۱۲۹۳۔ من طریق ابن جریر یہ۔

(۹۵۸) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من صلی العصر یوم النفر بالاطح، حدیث: ۱۷۶۳۔ عن ابی موسیٰ محمد بن المثنیٰ بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب یوم النفر، حدیث: ۱۳۰۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۱۲۔ سنن ترمذی: ۹۶۲۔ سنن نسائی: ۳۰۰۰۔ مسند احمد: ۳/۱۰۰۔

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سیکھی ہو، آپ نے یوم الترویہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ”منیٰ میں۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ یوم الترویہ کا باقی دن اور عرفہ کی رات منیٰ ہی میں قیام پذیر رہے، پھر عرفہ کی صبح آپ عرفات کے موقف (ٹھہرنے کی جگہ) کی طرف چل پڑے اور (وہاں جا کر) ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر آپ موقف کی طرف گئے اور سورج غروب ہونے تک موقف میں کھڑے (دعائیں مانگتے اور ذکر کرتے) رہے۔ پھر آپ وہاں سے روانہ ہو کر واپس مزدلفہ پہنچے تو مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں اور رات مزدلفہ ہی میں آرام کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھی اور پھر وہاں سے کوچ کیا اور واپس منیٰ پہنچ گئے، لہذا وہاں یوم النحر (قربانی کے دن) کا باقی حصہ ایام تشریق کے مکمل دو دن اور ایام تشریق کے تیسرے دن کا بعض حصہ منیٰ میں قیام کیا، پھر جب ایام تشریق میں سورج ڈھل گیا تو آپ جمرات کو نکلیاں مارتے، اور مکہ مکرمہ واپس تشریف لے آئے، چنانچہ ایام تشریق کے آخری دن ظہر اور عصر کی نمازیں مکہ مکرمہ میں ادا کیں، پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں وہیں ادا کیں پھر وادی محصب میں کچھ دیر آرام فرمایا۔“ اس طرح یہ کل دس دن ہوئے جو آپ نے مکہ مکرمہ، منیٰ میں دو بار اور عرفات میں قیام کیا۔ جبکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سب دنوں کو مکہ مکرمہ میں اقامت قرار دے دیا۔ حالانکہ منیٰ اور عرفات مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ دونوں مکہ مکرمہ سے باہر اور الگ ہیں اور عرفات تو حدود حرم سے بھی باہر ہے تو جو علاقہ حدود حرم سے باہر ہو وہ مکہ مکرمہ میں کیسے شمار ہو سکتا

عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمَنَى. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ، فَأَقَامَ ﷺ بِقِيَةِ أَيَّامِ التَّرْوِيَةِ بِمَنَى وَكَيْلَةَ عَرَفَةَ ثُمَّ عَدَاةَ عَرَفَةَ، فَسَارَ إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِهِ ثُمَّ سَارَ إِلَى الْمَوْقِفِ، فَوَقَّفَ عَلَى الْمَوْقِفِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ دَفَعَ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَزْدَلِفَةِ، فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَبَاتَ فِيهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالْمَزْدَلِفَةِ وَسَارَ وَرَجَعَ إِلَى مَنَى، فَأَقَامَ بِقِيَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَوْمَيْنِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَبَعْضُ الثَّالِثِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِمَعْنَى فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ [مِنْ يَوْمِ الثَّالِثِ] مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ رَمَى الْجِمَارَ الثَّلَاثَ وَرَجَعَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ثُمَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمَحْصَبِ، فَهَذِهِ تَمَامُ عَشْرَةِ أَيَّامِ جَمِيعِ مَا أَقَامَ بِمَكَّةَ وَمِنَى وَالْمَرَّتَيْنِ بِعَرَفَاتٍ، فَجَعَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُلَّ هَذِهِ إِقَامَةً بِمَكَّةَ، وَكَيْسَ مِنَى وَلَا عَرَفَاتٍ مِنْ مَكَّةَ بَلْ هُمَا خَارِجَانِ مِنْ مَكَّةَ. وَعَرَفَاتٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ أَيْضًا. فَكَيْفَ يَكُونُ مَا هُوَ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ مِنْ مَكَّةَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ مَكَّةَ وَتَحْرِيمَهَا: إِنَّ اللَّهَ

ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ اور اس کی حرمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن ہی سے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دے دیا تھا۔ لہذا وہ اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دیے جانے کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے، اس کے شکار کو نہ ڈرایا جائے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کی گھاس اور جڑی بوٹیاں نہ کاٹی جائیں۔ چنانچہ اگر عرفات مکہ مکرمہ میں شامل ہوتا تو عرفات میں شکاری کے لیے شکار کرنا حلال نہ ہوتا اور اس کے درخت نہ کاٹے جاتے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جاسکتی۔ اور اہل اسلام کا اجماع ہے کہ عرفات حدود حرم سے باہر ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل اور وضاحت ہے کہ عرفات مکہ مکرمہ میں شامل نہیں ہے اگرچہ مکہ مکرمہ کا اطلاق تمام حدود حرم پر ہوتا ہے مگر عرفات اس میں داخل نہیں کیونکہ وہ حدود حرم سے باہر ہے اور منیٰ مکہ مکرمہ کی آبادی اور عمارات سے الگ تھلگ ہے، یہ ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ کا اطلاق سارے حرم پر ہوتا ہو اس لیے منیٰ بھی حرم میں داخل ہے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو علاقہ مکہ مکرمہ کی متصل عمارات کے پیچھے ہے وہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہے، اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے۔“

۹۵۹۔ أَمَا خَيْرٌ عَائِشَةَ فَإِنَّ أَبَا مُوسَى وَ عَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ.....

(۹۵۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من این یخرج من مکة، حدیث: ۱۰۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحبابه دخول مكة من الثنية العليا، حدیث: ۱۲۵۸۔ سنن ابی داود: ۱۸۶۹۔ سنن ترمذی: ۸۰۳۔ من طریق ابی موسی محمد بن المنثی بهذا الاسناد، مسند احمد: ۶/۴۰۔

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

عَائِشَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو اس کے بالائی حصے سے داخل ہوتے اور (جب باہر نکلتے تو) زیریں حصے سے نکلتے۔“

٩٦٠- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءِ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ کے بالائی حصے کدائی طرف سے داخل ہوئے۔“ حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت عروہ رضی اللہ عنہ دونوں حصوں (بالائی اور زیریں) سے داخل ہو جاتے تھے، اور میرے والد بزرگوار اکثر و بیشتر کدائی جانب سے داخل ہوتے تھے۔“

٩٦١- فَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّ بُنْدَارَ حَدَّثَنَا قَالَ تَنَا يَحْيَى نَا عَبِيدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بطحاء کے پاس واقع ثنیہ علیا سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور ثنیہ سفلی سے باہر نکلے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمانا کہ نبی کریم ﷺ ثنیہ علیا سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ثنیہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہے۔ حالانکہ ثنیہ اور اس کے بعد والا علاقہ مکہ مکرمہ میں داخل ہے۔ اور کدواء اور اس کے بعد والا علاقہ بھی ان علامات تک حرم میں داخل ہے جو علامات حرم اور حل کے حدود ظاہر کرنے کے لیے لگائی گئی ہیں۔ یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں مکہ سے داخل

(٩٦٠) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا، حديث: ١٢٥٨/٢٢٥ عن أبي كريب به، صحیح بخاری: ١٥٧٨- سنن ابی داؤد: ١٨٦٨- من طریق ابی اسامة به.

(٩٦١) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من این ینخرج من مكة، حديث: ١٥٧٦- صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا، حديث: ١٢٥٧- سنن ابی داؤد: ١٨٦٦- سنن نسائی: ٢٨٦٨- من طریق یحییٰ بهذا الاسناد، سنن ابن

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

ہوئے؟ چنانچہ اگر ثنیہ اور کدا مکہ کا حصہ ہوتے تو ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ نبی ﷺ مکہ میں ثنیہ اور کدا سے داخل ہوئے۔ یہ ممکن ہے کہ دلیل دی جائے کہ سارا حرم مکہ مکرمہ میں داخل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ”بے شک مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے دن ہی حرام قرار دے دیا تھا۔“ لہذا سارے حرم پر اسم مکہ کا لفظ بولا جاسکتا ہے۔ البتہ لوگوں کے ہاں معروف یہ ہے کہ مکہ مکرمہ وہ آبادی ہے جس کی عمارت ایک دوسری سے متصل ہیں۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے: فلاں شخص مکہ سے منیٰ گیا اور منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آیا اور جب تم حج کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر غور و فکر کرو گے تو تمہیں اس معنی میں بہت ساری احادیث مل جائیں گی۔ لیکن عرفات اور حرم کے بعد والے علاقے تو بغیر کسی شک و شبہ کے مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ ایام تشریق کے تیسرے روز منیٰ سے روانہ ہو گئے تھے۔ (تو وہ درج ذیل حدیث نمبر ۹۶۲ ہے۔)“

مِنْ مَكَّةَ فَلَوْ كَانَتْ الثَّنِيَّةُ مِنْ مَكَّةَ وَكَدَا مِنْ مَكَّةَ لَمَا جَازَ أَنْ يُقَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ وَمِنْ كَدَا وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُحْتَجَّ بِأَنَّ جَمِيعَ الْحَرَمِ مِنْ مَكَّةَ لِقَوْلِهِ ﷺ أَنَّ مَكَّةَ حَرَمَهَا اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَجَمِيعُ الْحَرَمِ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ مَكَّةَ إِلَّا أَنَّ الْمُتَعَارِفَ عِنْدَ النَّاسِ أَنَّ مَكَّةَ مَوْضِعَ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ يَقُولُ الْقَائِلُ خَرَجَ فُلَانٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى مَنِيٍّ وَرَجَعَ مِنْ مَنِيٍّ إِلَى مَكَّةَ وَإِذَا تَدَبَّرْتَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَاسِكِ وَجَدْتَ مَا يُشْبِهُ هَذِهِ اللَّفْظَةَ كَثِيرًا فِي الْأَخْبَارِ فَأَمَّا عَرَفَةُ وَمَا وَرَاءَ الْحَرَمِ فَلَا شَكَّ وَلَا مَرِيَةَ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَكَّةَ وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَرَ مِنْ مَنِيٍّ يَوْمَ الثَّلَاثِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۹۶۲- أَنْ يُؤْتَسَّرَ بِنِ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ أَخْبَرَهُ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں (مکہ مکرمہ میں) پڑھیں، پھر وادی محصب میں کچھ دیر سوئے، پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ آئے اور اس کا طواف کیا۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”پھر نبی اکرم ﷺ اسی رات مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔“

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْلَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ ثُمَّ خَرَجَ ﷺ مِنْ لَيْلَتِهِ تِلْكَ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ الْمَدِينَةِ

(۹۶۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، حدیث: ۱۷۵۶، سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۹۰۔ من طریق ابن وہب بھذا

الاسناد، صحیح ابن حبان: ۳۸۷۳۔

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

۹۶۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ كَذَلِكَ تَنَا بِنْدَارٌ تَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنْفِيَّ نَا أَفْلَحُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حج کی کچھ کیفیت بیان کی اور فرمایا: ”آپ نے اپنے صحابہ کرام کو روانگی کا حکم دیا تو لوگ روانہ ہونے شرع ہو گئے، آپ (روانگی کے وقت) صبح کی نماز کے وقت بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو اس کا طواف کیا، پھر آپ (بیت اللہ سے) باہر تشریف لائے، پھر آپ سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہم نے کسی فقیہ عالم دین کے بارے میں نہیں سنا کہ اس نے کسی شہر کی باہم متصل آبادی اور عمارات کے بعد والے علاقے کو اسی شہر کا حصہ قرار دیا ہو، اگرچہ آبادی کے بعد والا علاقہ اسی شہر کی حدود سے اور اس شہر کی طرف منسوب زمینوں میں سے ہو۔ ہمارے علم میں نہیں کہ علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف ہو کہ جو شخص سفر کے ارادے سے شہر سے نکل جائے، اور وہ باہم متصل آبادی اور عمارات سے باہر چلا جائے تو وہ نماز قصر کر سکتا ہے اگرچہ آبادی کے بعد والی زمینیں اسی شہر کی حدود میں ہوں۔ اسی طرح ہمارے علم میں علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب وہ شخص واپس کسی شہر میں آنا چاہے اور وہ اس شہر کی بعض زمینوں میں داخل ہو جائے اور آبادی میں داخل نہ ہو اور وہ ابھی باہم متصل آبادی کی حدود سے باہر ہو تو وہ قصر کر سکتا ہے جب تک کہ آپس میں ملی ہوئی آبادی میں داخل نہ ہو جائے اور مجھے اس بارے میں بھی علمائے کرام کا اختلاف معلوم نہیں ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ سے سفر کی نیت سے نکل گیا، وہ مکہ کا رہائشی ہو یا جو وہاں عارضی مقیم تھا وہ مکہ (کی حدود

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَتْ بَعْضَ صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ فَأَذِنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَأَرْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكِبَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ نَسْمَعْ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ يَجْعَلُ مَا وَرَاءَ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فِي الْمُدُنِ مِنَ الْمُدُنِ وَإِنْ كَانَ مَا وَرَاءَ الْبِنَاءِ مِنْ حَدِّ تِلْكَ الْمَدِينَةِ وَمِنْ أَرْضِيهَا الْمَنْسُوبَةِ إِلَى تِلْكَ الْمَدِينَةِ لَا تَعْلَمُهُمْ اخْتَلَفُوا أَنْ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَدِينَةٍ يُرِيدُ سَفَرًا فَخَرَجَ مِنَ الْبِنْيَانِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَنْ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ وَإِنْ كَانَتْ الْأَرْضُ مِنَ الْبِنْيَانِ وَرَاءَ الْبِنْيَانِ مِنْ حَدِّ تِلْكَ الْمَدِينَةِ وَكَذَلِكَ لَا أَعْلَمُهُمْ اخْتَلَفُوا أَنَّهُ إِذَا رَجَعَ يُرِيدُ بِلَدَّةٍ فَدَخَلَ بَعْضَ أَرْضِي بِلَدَّةٍ وَلَمْ يَدْخُلِ الْبِنْيَانَ وَكَانَ خَارِجًا مِنْ حَدِّ الْبِنْيَانِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَنْ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَدْخُلْ مَوْضِعَ الْبِنْيَانِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَلَا أَعْلَمُهُمْ اخْتَلَفُوا أَنْ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ مَنْ قَدِ أَقَامَ بِهَا قَاصِدًا سَفَرًا يَقْصُرُ فِيهِ الصَّلَاةَ فَفَارَقَ مَنَازِلَ مَكَّةَ

میں) نماز قصر کر سکتا ہے۔ جب اس نے مکہ مکرمہ کی منازل کو چھوڑ دیا، اور ساری آبادی اپنے پیچھے چھوڑ دی، اگرچہ وہ حدود حرم میں دور نکل جائے تو وہ نماز قصر کر سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ جب اپنے حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ یوم الترویہ کو مکہ مکرمہ سے نکل گئے۔ آپ نے مکہ مکرمہ کی تمام آبادی کو چھوڑ دیا اور منی روانہ ہو گئے، جبکہ منی مکہ مکرمہ شہر میں داخل نہیں ہے۔ لہذا فقہی نقطہ نظر سے یہ درست نہیں ہے کہ جو شخص سفر کی نیت و ارادے سے شہر سے نکل گیا اور اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز تھا، اسے کہا جائے: ”جب وہ شہر کی آبادی سے نکل گیا کہ وہ ابھی شہر ہی میں ہے۔“ کیونکہ اگر وہ ابھی تک شہر ہی میں ہے تو اس کے لیے نماز قصر کرنا درست نہیں ہے حتیٰ کہ وہ شہر سے نکل جائے۔ لہذا فقہی رو سے یہی بات صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں صرف تین دن رات مکمل قیام پذیر رہے، پانچ، چھ اور سات تاریخ کو۔ چار تاریخ کا کچھ حصہ سوائے اس کی رات کے اور آٹھویں تاریخ کی رات اور اس کے دن کا کچھ حصہ، لہذا وہاں کسی ایک شہر میں چار دن رات کے قیام کا پختہ ارادہ نہیں تھا۔ اس لیے یہ روایت، جب تم غور و فکر کرو، تو اہل حجاز کے اس قول کے مخالف نہیں ہے کہ جو شخص کسی ایک مقام پر چار دن رہنے کا پختہ ارادہ کر لے وہ نماز مکمل پڑھے۔ کیونکہ ان کے مخالفین کہتے ہیں: ”جس شخص نے کسی شہر میں دس دن کے قیام کا پختہ ارادہ کر لیا، اور چار دن اس شہر سے باہر اس شہر کی ایسی زمینوں میں رہنے کا ارادہ کیا جو شہر سے مکہ مکرمہ اور منی جیسی دوہری مسافت کے برابر ہو، اکہری نہ ہو۔ اور ایک رات اور دن کسی تیسری جگہ پر گزارے جو منی سے عرفات جتنی مسافت پر ہو تو وہ نماز قصر

وَجَعَلَ جَمِيعَ بَنَائِهَا وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَإِنْ كَانَ بَعْدُ فِي الْحَرَمِ أَنْ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ فَالِنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ فِي حَجَّتِهِ فَخَرَجَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَدْ فَارَقَ جَمِيعَ بَنَاءِ مَكَّةَ وَسَارَ إِلَى مَنَى وَلَيْسَ مَنَى مِنَ الْمَدِينَةِ الَّتِي هِيَ مَدِينَةُ مَكَّةَ فَغَيْرُ جَائِزٍ مِنْ جِهَةِ الْفِطْرِ إِذَا خَرَجَ الْمَرْءُ مِنْ مَدِينَةِ لَوْ أَرَادَ سَفَرًا بِخُرُوجِهِ مِنْهَا جَازَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ أَنْ يُقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَنَائِهَا هُوَ فِي الْبَلَدَةِ إِذْ لَوْ كَانَ فِي الْبَلَدَةِ لَمْ يَجْزُ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا فَالصَّحِيحُ عَلَى مَعْنَى الْفِقْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْمِ بِمَكَّةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ كَوَامِلِ يَوْمِ الْخَامِسِ وَالسَّادِسِ وَالسَّابِعِ وَبَعْضِ يَوْمِ الرَّابِعِ دُونَ لَيْلِهِ وَلَيْلَةَ الثَّامِنَةِ وَبَعْضِ يَوْمِ الثَّامِنِ فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ إِزْمَاعًا عَلَى مَقَامِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ بِلَيَالِيهَا فِي بَلَدَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَيْسَ هَذَا الْخَبَرُ إِذَا تَدَبَّرْتَهُ بِخِلَافِ قَوْلِ الْحَجَّازِيِّنَ فَيَمْنُ أَرْبَعِ مَقَامِ أَرْبَعِ أَنَّهُ يُقْمُ الصَّلَاةَ لِأَنَّ مَخَالِفِيهِمْ يَقُولُونَ أَنَّ مَنْ أَرْبَعِ مَقَامِ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فِي مَدِينَةٍ وَأَرْبَعَةَ أَيَّامٍ خَارِجًا مِنْ تِلْكَ الْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَرْضِيهَا الَّتِي هِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى قَدْرِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَمَنَى فِي مَرَّتَيْنِ لَا فِي مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَيَوْمًا

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

کر سکتا ہے اور یہ ان کے نزدیک ایک مقام پر پندرہ دن کے قیام کا پختہ ارادہ نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک جس شخص نے پندرہ دن ٹھہرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اس پر مکمل نماز ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔“

وَكَيْلَةٌ فِي مَوْضِعٍ ثَالِثٍ مَا بَيْنَ مَنِيٍّ إِلَى عَرَافَاتٍ كَانَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ هَذَا عِنْدَهُمْ إِزْمَاعًا عَلَى مَقَامِ خَمْسِ عَشْرَةَ عَلَى مَا زَعَمُوا أَنَّ مَنْ أَزْمَعَ مَقَامَ خَمْسِ عَشْرَةَ وَجَبَ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ.

فوائد: ۱۔ مصنف نے ان احادیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ غیر مقیم مسافر زیادہ سے زیادہ پندرہ دن تک رہنے کا قصد کر سکتا ہے اور کسی جگہ تین دن اور تین رات کی اقامت سے ٹھہرنے والا اتنے دن قصر کرے گا اور اس سے زیادہ دن اقامت کا ارادہ ہو تو وہ پوری نماز پڑھے گا، مالک اور شافعی کا بھی یہی موقف ہے کہ چار دن اقامت کی نیت کرنے والا مسافر پوری نماز پڑھے گا۔ اس سے کم مدت اقامت کا ارادہ رکھنے والا قصر کرے گا اور ابوحنیفہ کہتے ہیں پندرہ دن اقامت کی نیت رکھنے والا مسافر پوری نماز پڑھے اور اس سے کم مدت کی اقامت کا ارادہ رکھنے والا قصر نماز ادا کرے۔ (فقہ السنۃ: ۱/ ۲۷۲)

۲۔ مسافر جب تک مسافر ہو قصر کرے گا۔ اور جب وہ کسی کام کی غرض سے کہیں اقامت کرے تب بھی قصر کرے گا کیونکہ وہ مسافر ہی متصور ہوگا۔ خواہ وہ کئی سال اقامت کرے، لیکن مسافر اگر مہینہ مدت کی اقامت کی نیت کرے تو قصر نماز ادا کرے یا پوری نماز پڑھے گا؟ اس بارے میں ابن قیم رحمہ اللہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ اقامت طویل ہو یا مختصر بشرطیکہ وہ اقامت گاہ کو سکونت کا درجہ نہ دے تو وہ نماز قصر ہی کرے گا اور جب کسی جگہ کو مسافر رہائش و سکونت ٹھہرائے تو وہ مقیم بن جائے گا۔ اس صورت میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔

(فقہ السنۃ ۱/ ۲۷۰)

۳۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسافر تردد و عدم تردد کی حالت میں نماز قصر ہی ادا کرے گا کیونکہ تردد و عدم تردد میں امتیاز کی کوئی واضح نص موجود نہیں، نبی ﷺ نے سفر میں ہمیشہ قصر نماز کا اہتمام کیا، نیز کوئی آیت، حدیث، اکثر اور اجماع اس بات کی دلیل نہیں کہ معین مدت کی اقامت کا ارادہ ہو تو مسافر پوری نماز پڑھے اور حالت تردد میں ہو تو قصر کرے۔ لہذا راجح موقف یہی ہے کہ مسافر جب تک مسافر رہے اور اس کی سفری ضروریات پوری نہ ہوں وہ قصر کر سکتا ہے۔

(۹۶۳) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿الحج اشہر معلومات﴾، حدیث: ۱۵۶۰۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۰۶۔
من طریق بندار، محمد بن بشار بہذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام، حدیث: ۱۲۳/۱۲۱۱۔ مسند احمد: ۲۰۶/۶۔

۳۸۲..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِي مَعْنَاهُ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ صِنَاعَةَ الْفِقْهِ، فَتَأَوَّلَ هَذَا الْخَبَرَ عَلَى ظَاهِرِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْجَمْعَ غَيْرَ جَائِزٍ إِلَّا أَنْ يَجِدَّ بِالْمَسَافِرِ السَّفَرَ

سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرنے کی رخصت کا بیان، اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس کے معنی سمجھنے میں بعض غیر فقیہ اشخاص سے غلطی ہو گئی ہے، لہذا اس نے اس کے ظاہری معنی کے اعتبار سے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مغرب و عشاء کی نمازوں کو صرف اس وقت جمع کرنا جائز ہے جب مسافر کو سفر میں جلدی ہو

۹۶۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ نَا.....

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَوْدًا وَبَدَأَ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

”امام سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری کو دہرائی اور درس حدیث کی ابتداء کرتے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر میں سو بار بھی قسم اٹھانا چاہوں تو اٹھا سکتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضرت سالم سے سنی ہے اور وہ اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب سفر میں جلدی

ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر لیتے۔“

۹۶۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کر لیتے۔“ جناب یحییٰ نے ”نبی ﷺ“ کی بجائے ”رسول اللہ ﷺ“ کے

الفاظ روایت کیے ہیں۔“

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

۳۸۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ
بِالمُسَافِرِ السَّيْرِ.

ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے ادا کرنے کی رخصت کا بیان، اگرچہ مسافر کو سفر کی
جلدی نہ ہو

۹۶۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا قُرَّةُ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ثَنَا.....

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر میں نمازیں جمع کر کے ادا
کیں، لہذا آپ نے نماز ظہر اور عصر، نماز مغرب اور عشاء کو جمع
کر کے پڑھا۔ (جناب ابو الطفیل) کہتے ہیں: میں نے
دریافت کیا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے
جواب دیا: ”آپ اپنی امت کو تنگی اور مشقت میں نہیں ڈالنا
چاہتے تھے۔“

۹۶۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ نَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا روایت کی طرح
روایت مروی ہے۔“

فوائد:.....۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت سفر میں ظہر اور عصر اور مغرب و عشاء کو مقدم و موخر کر کے ایک نماز
کے وقت میں دونوں نمازیں جمع کرنا جائز ہے۔ خواہ سفر میں جلدی مقصود ہو یا نہ ہو۔

۲۔ اکثر اہل علم مثلاً سعید بن زید، سعد، اسامہ، معاذ بن جبل، ابو موسیٰ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اس جواز کے
قائل ہیں اور طاؤس، مجاہد، مکرمہ، مالک، ثوری، شافعی، اسحاق ابو ثور اور ابن منذر سے بھی یہی قول منقول ہے۔ لیکن
حسن بصری، ابن سیرین اور اصحاب الرائے کا موقف ہے کہ نمازوں کو جمع کرنا عرفہ کے دن عرفہ میں اور مزدلفہ میں

(۹۶۶) مسند احمد: ۵/۲۳۹ من طریق عبدالرحمن بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين

في الحضرة، حديث: ۷۰۶/۵۳۔ سنن ابی داود: ۱۲۰۶۔ سنن نسائی: ۵۸۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۷۰۔

(۹۶۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضرة، حديث: ۷۰۵/۵۱۔ مؤطا امام مالك: ۱/

۱۴۴۔ صحیح ابن حبان: ۱۰۹۴۔

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

مزدلفہ کی رات ہی جائز ہے۔ اس بارے میں علماء کا قول راجح ہے کیونکہ احادیث الباب ان کے موقف کی قوی دلیل ہیں۔ (المغنی لابن قدامہ: ۵۵/۴)

۳۸۶..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ،
وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ نَازِلًا فِي الْمَنْزِلِ غَيْرِ سَائِرِ وَقْتِ الصَّلَاتَيْنِ.
سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان

اگرچہ مسافران دو نمازوں کے وقت کسی قیام گاہ میں ٹھہرا ہوا ہو اور سفر نہ کر رہا ہو

۹۶۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ.....

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تبوک والے سال (غزوہ تبوک کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلے تو رسول اللہ ﷺ (دوران سفر) ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھتے تھے۔ ایک دن آپ نے نماز مؤخر کی پھر آپ (خیمے سے) باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کیں، پھر آپ (خیمے کے) اندر تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک کل تم تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے، ان شاء اللہ، اور تم وہاں چاشت کے وقت ہی پہنچ سکو گے۔ تو جو شخص چشمے پر پہنچ جائے وہ میرے پہنچنے تک اس میں سے پانی بالکل نہ لے۔ کہتے ہیں: ”جب ہم چشمے پر پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے جبکہ چشمہ ایک تسمے کی طرح بالکل تھوڑا تھوڑا چل رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا: ”کیا تم نے چشمے سے کچھ پانی لیا ہے؟ تو دونوں نے ہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے خوب سخت کہا۔ پھر

مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسُّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتِيَ قَالَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبْضُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا فَدَلَّ نَعَمَ فَسَبَّهُمَا وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ عَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

صحابہ کرام نے چشمے سے اپنے ہاتھوں کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پانی چلوؤں میں لیا حتیٰ کہ تھوڑا سا پانی جمع ہو گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پانی سے اپنا چہرہ اور دست مبارک دھوئے، پھر اس پانی کو چشمے میں ڈال دیا تو چشمہ جاری ہو گیا اور بھر پور پانی بہنے لگا۔ پس لوگوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ! اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم اس علاقے کو باغات (اور آبادی) سے بھر پور دیکھو گے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہو گیا اور ثابت ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی ہیں حالانکہ آپ اپنے سفر میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اور دونوں نمازوں کو جمع کرتے وقت سفر جاری نہیں تھا۔ کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا: ”آپ نے ایک دن نماز مؤخر کی، پھر آپ باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کیں، پھر آپ (خیمے میں) داخل ہو گئے، پھر آپ باہر تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں۔“ اس سے یہ واضح ہوا کہ آپ ان دو اوقات میں سوار ہو کر چل نہیں رہے تھے جن میں آپ نے مغرب و عشاء اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا فرمائی تھیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث کہ: ”نبی کریم ﷺ کو جب سفر کی جلدی ہوتی تو دو نمازوں کو جمع کر لیتے تھے۔“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کو دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کو سفر میں جلدی تھی تو انہوں نے جیسے نبی کریم ﷺ کو عمل کرتے دیکھا ویسے ہی بیان کر دیا۔ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دو نمازیں جمع کر کے پڑھتے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدِيهِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَّتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنَّ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَا هُنَّ قَدْ مَلِيَّ جَنَانًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ مَا بَانَ وَتَبَّتْ أَنْ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَفَرِهِ غَيْرُ سَائِرٍ وَقَدْ جَمَعَهُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ. لِأَنَّ قَوْلَهُ: أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، تَبَيَّنَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاكِبًا سَائِرًا فِي هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ اللَّذَيْنِ جَمَعَ فِيهِمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَبَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ. وَخَبَرُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، لَيْسَ بِخِلَافِ هَذَا الْخَبَرِ، لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا حِينَ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، فَأَخْبَرَ بِمَا رَأَى مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي الْمَنْزِلِ غَيْرُ سَائِرٍ، فَخَبَرَ بِمَا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ. فَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جَدَّ بِالْمَسَافِرِ السَّيْرُ جَائِزٌ كَانَ فِعْلُهُ ﷺ، وَكَذَلِكَ جَائِزٌ لَهُ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا وَإِنْ كَانَ

ہوئے دیکھا جبکہ آپ ایک قیام گاہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور سفر نہیں کر رہے تھے، تو انہوں نے جیسے نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا، ویسے ہی اس کی خبر دے دی۔ لہذا جب مسافر کو جلدی ہو تو دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا۔ اسی طرح اس کے لیے کسی منزل پر قیام کے دوران سفر کی جلدی کے بغیر بھی دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے کیا ہے۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ نہیں کہا کہ جب مسافر کو سفر میں جلدی نہ ہو تو اس کے لیے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے انہوں نے یہ بات نہ تو نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے اور نہ اپنی طرف سے کہی ہے۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ سفر میں نمازوں میں مطلق جمع جائز ہے۔ اور دوران سفر مسافر کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں تب وہ مسافر ہیں اور پڑاؤ کی حالت میں بھی نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔

۳۸۷..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْعِشَاءِ

نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں اور نماز مغرب اور عشاء کو عشاء کے وقت میں جمع کرنے کا بیان

۹۶۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ.....

”جناب ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے علی بن حسین کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب دن کے وقت جلدی سفر کرنا ہوتا تو آپ نماز ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے، اور جب آپ رات کے وقت سفر کرنے کا ارادہ کرتے تو نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے، اگر لیتے۔ آپ ظہر کی نماز کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کر لیتے پھر دونوں

عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَعْنِي: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ

(۹۶۹) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب يؤخر الظهر الى العصر اذا ارتحل، حدیث: ۱۱۱۱، ۱۱۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر، حدیث: ۷۰۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۱۹۔ سنن نسائی: ۵۹۵۔

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

کو جمع کر لیتے، اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے شفق غائب ہونے پر مغرب و عشاء کو جمع کر کے ادا کر لیتے۔“

الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَيَبْنِي الْعِشَاءَ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ.

۹۷۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْأَشَجِّ قَالَا تَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

”حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر، حفص بن عاصم اور مساتق بن عمرو کے ساتھ تھا، تو سورج غروب ہو گیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی گئی کہ نماز ادا کر لیں، تو وہ چلتے رہے (اور سفر جاری رکھا)۔ ان سے پھر عرض کی گئی کہ نماز پڑھ لیں، تو انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تھی تو آپ اس نماز کو مؤخر کر لیتے تھے اور میرا ردہ بھی اسے تاخیر سے پڑھنے کا ہے۔ کہتے ہیں: لہذا ہم آدھی رات یا آدھی کے قریب تک چلتے رہے، پھر وہ سواری سے اترے اور نماز پڑھی۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث اور ابن شہاب کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح اور ثابت ہو گیا کہ نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں جمع کرنا اور نماز مغرب و عشاء کو عشاء کے وقت میں سورج کی سرخی غائب ہونے کے بعد جمع کر کے پڑھنا جائز ہے۔ نہ کہ اس طریقے سے جمع کرنا جیسا کہ بعض عراقی فقہاء نے کہا ہے کہ نماز ظہر و عصر کو جمع کرنے کا طریقہ یہ کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرے۔ اور نماز مغرب کو اس کے آخری وقت میں شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھے اور ان کے نزدیک سفر و حضر میں دو نمازوں کو جمع کر کے اس طریقے کے مطابق ادا کرنا جائز ہے

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ وَ مُسَاقِقِ بْنِ عَمْرِوٍ وَقَالَ فَنَابَتِ الشَّمْسُ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ الصَّلَاةُ قَالَ فَسَارَ فَقِيلَ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ آخِرَ هَذِهِ الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُؤَخِّرَهَا قَالَ فَيَسِّرْنَا حَتَّى نَصِفَ اللَّيْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ نَصْفِ اللَّيْلِ قَالَ فَانزَلَ فَصَلَّاهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذَا النَّحْبِ وَ خَبَرِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ، مَا بَانَ وَ ثَبَتَ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فِي وَقتِ الْعَصْرِ وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ فِي وَقتِ الْعِشَاءِ بَعْدَ غَيْبِ الشَّفَقِ جَائِزٌ، لَا عَلَى مَا قَالَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ إِنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ أَنْ يُصَلَّى الظُّهْرُ فِي الْآخِرِ وَ قَتِيهَا وَ الْعَصْرُ فِي أَوَّلِ وَ قَتِيهَا، وَ الْمَغْرِبُ فِي الْآخِرِ وَ قَتِيهَا قَبْلَ غَيْبِ الشَّفَقِ، وَ كُلُّ صَلَاةٍ فِي حَضَرٍ وَ سَفَرٍ عِنْدَهُمْ جَائِزٌ أَنْ يُصَلَّى عَلَى مَا فَسَّرُوا الْجَمْعَ بَيْنَ

الصَّلَاتَيْنِ، إِذْ جَائِزٌ عِنْدَهُمْ لِلْمُقِيمِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا إِنْ أَحَبَّ فِي آخِرِ وَقْتِهَا وَإِنْ شَاءَ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا.

کیونکہ ان کے نزدیک مقیم شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ ساری نمازیں اگر چاہے تو ان کے آخری وقت میں ادا کر لے اور اگر چاہے تو ان کے اول وقت میں ادا کر لے۔

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں نمازوں کو جمع کرنے سے مقصود تقدیم کی صورت میں نماز ظہر اور عصر نماز ظہر کے وقت پڑھنا اور تاخیر کی صورت میں نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت پڑھنا ہے، یہ مراد نہیں کہ تاخیر کی صورت میں نماز ظہر کے آخری وقت میں اور نماز عصر عصر کے اول میں ادا کی جائے۔ بلکہ جمع تاخیر کی صورت میں نماز ظہر اور نماز عصر کا وقت شروع ہونے پر عصر کے وقت ادا کی جائیں گی اس طرح نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت یکجا کرنے کی صورت میں نماز عشا کا وقت شروع ہونے پر دونوں نمازیں ادا کی جائیں گی۔

۳۸۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي الْمَطَرِ

حضر میں بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان

۹۷۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا جَمِيعًا، قُلْتُ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ أُمَّتُهُ، قَالَ: وَهُوَ مُقِيمٌ مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا خَوْفٍ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ. وَقَالَ سَعِيدٌ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِهِ. وَهَكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات (ظہر و عصر) اور سات رکعات (مغرب و عشاء) جمع کر کے پڑھی ہیں۔ میں نے عرض کی: آپ نے ایسے کیوں کیا۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ نے چاہا کہ آپ کی امت تنگی اور مشقت میں نہ پڑ جائے۔“ حالانکہ آپ (مدینہ منورہ میں) قیام پذیر تھے، سفر اور خوف کی حالت میں نہیں تھے۔“ جناب سفیان کی روایت میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ آپ خوف اور سفر کی حالت میں نہیں تھے۔ جناب سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ”آپ نے اس طرح نمازوں کو جمع کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ”آپ نے چاہا کہ آپ کی

(۹۷۱) تقدم تحريجه برقم: ۹۶۷. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، حديث: ۵۴/

۷۰۵ ليس فيه "احد"

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

امت کا کوئی شخص تنگی اور تکلیف محسوس نہ کرے۔“ جناب عبدالجبار نے بھی ہمیں ایک مرتبہ اسی طرح روایت بیان کی تھی۔

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ حضرت بارش کی صورت میں نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے پھر اس میں یہ تعیین نہیں کہ بارش کی صورت میں جمع مقدم ہوگی یا موخر لہذا بارش کی صورت میں جمع تقدیم و تاخیر کی دونوں صورتیں جائز ہیں۔

۹۷۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ ، قَالَ مَالِكٌ: أَرَى ذَلِكَ كَمَا كَانَ فِي مَطَرٍ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ كُلُّهُمْ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي غَيْرِ الْمَطَرِ غَيْرُ جَائِزٍ ، فَعَلِمْنَا وَاسْتَيْقَنَّا أَنَّ الْعُلَمَاءَ لَا يَجْمَعُونَ عَلَى خِلَافِ خَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ ، لَا مَعَارِضَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ يَخْتَلِفِ عُلَمَاءُ الْحِجَازِ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْمَطَرِ جَائِزٌ ، فَتَأَوَّلْنَا جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ عَلَى الْمَعْنَى الَّتِي لَمْ يَتَّفِقِ الْمُسْلِمُونَ عَلَى خِلَافِهِ ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنَّ يَتَّفِقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى خِلَافِ خَيْرٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرُودَا

” حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا، اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے ادا کیا، بغیر کسی خوف اور سفر کے۔“ امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میرے خیال میں آپ نے اس طرح (نمازوں کو جمع کرنا) بارش کی حالت میں کیا تھا۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”تمام علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت میں بغیر بارش کے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ لہذا ہمیں معلوم ہے اور یقین ہے کہ علمائے کرام نبی کریم ﷺ سے صحیح سند سے منقول حدیث کے خلاف نیز اس کی معارض بھی کوئی روایت نہ ہو، اکٹھے نہیں ہو سکتے اور علمائے حجاز کا اس پر اتفاق ہے کہ بارش میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ لہذا ہم نے نبی کریم ﷺ کے حضور میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی تاویل اس معنی میں کی ہے جس کے خلاف مسلمانوں کا اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ مسلمانوں کا اتفاق نبی کریم ﷺ کی حدیث کے خلاف ہو جائے حالانکہ اس حدیث کے خلاف نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث بھی مروی نہ ہو۔ اور وہ روایت جو اہل عراق نے بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کیا ہے تو وہ غلط اور

سہو ہے اور تمام مسلمانوں کے قول کے مخالف ہے اور اگر نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث ثابت ہو جائے کہ آپ نے حضر میں بغیر کسی خوف اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کیا ہے تو جو مسلمان اس حدیث کی صحت کے بارے میں جان لے، اس کے لیے حلال و جائز نہیں کہ وہ حضر میں بغیر کسی خوف اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کرنا ممنوع قرار دے۔ لہذا جو شخص یہ مرفوع حدیث بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے بغیر کسی خوف، سفر اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کیا ہے پھر وہ یہ دعویٰ کرے کہ نبی کریم ﷺ کے دو نمازوں کو جمع کرنے کے طریقے کے مطابق دو نمازیں جمع کرنا جائز نہیں ہے تو یہ جہالت اور غفلت ہے، کسی عالم کو زیب نہیں دیتا کہ ایسی بات کہے۔“

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرٌ خِلَافَهُ، فَأَمَّا مَا رَوَى الْعِرَاقِيُّونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، فَهُوَ غَلَطٌ وَسَهْوٌ وَخِلَافٌ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ جَمِيعًا، وَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ فِي الْحَضَرِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، لَمْ يَحِلَّ لِمُسْلِمٍ عَلِيمٍ صِحَّةَ هَذَا الْخَبَرِ أَنْ يَحْظُرَ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، فَمَنْ يَنْقُلُ فِي رَفْعِ هَذَا الْخَبَرِ بَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا غَيْرَ جَائِزٍ، فَهَذَا جَهْلٌ وَإِغْفَالٌ غَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَنْ يَقُولَهُ.

۳۸۹..... بَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِلصَّلَاتَيْنِ إِذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأَوَّلَ مِنْهُمَا يُصَلِّي بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْآخِرَةَ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے وقت ان کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ان میں سے پہلی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا کی جائے گی جبکہ دوسری صرف اقامت کے ساتھ بغیر اذان پڑھے ادا کی جائے گی

۹۷۳- وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ بِدِمَشْقَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُزِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ حُزَيْمَةَ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثنا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثنا سُفْيَانُ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ.....

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے لوٹا، جب آپ مزدلفہ پہنچے تو آپ نے اذان اور اقامت کہلوائی، پھر مغرب کی نماز ادا کی، پھر آخری آدمی کے (اپنی سواری کو) کھولنے سے پہلے ہی اقامت ہوگئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔“

فوائد: ۱۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کی صورت میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس صورت میں کہ ایک اذان پر

اکتفا کیا جائے اور ہر نماز کے لیے الگ اقامت کہی جائے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۲۳۳)

۳۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ إِذَا فَاتَتْ وَقْتُهَا وَإِنْ صَلَّيْتَ جَمَاعَةً.

جب نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اس کے لیے اذان نہ کہنا جائز ہے اگرچہ نماز باجماعت ادا کی جائے

۹۷۴۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبِرْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى كَانَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ، قَدْ خَرَجَتْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ. وَفِي الْخَبَرِ: أَنَّهُ أَمَرَ بِإِلَاقَةِ أَقَامِ الظُّهْرِ ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ.

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس بارے میں حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید خدری کی اپنے والد گرامی سے یہ روایت ہے: ”ہمیں خندق والے دن نماز سے روک دیا گیا حتیٰ کہ رات ہوگئی۔“ میں نے یہ حدیث ایک اور مقام پر بیان کر دی ہے (دیکھیے حدیث نمبر ۹۹۶)۔ اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے نماز ظہر کی اقامت کہی (وہ ادا کی گئی) پھر انہوں نے عصر کی اقامت کہی (تو وہ پڑھی گئی) پھر انہوں نے عشاء کی اقامت کہی (تو وہ ادا کی گئی)۔“

فوائد: جو شخص نماز سے سویا رہے یا نماز بھول جائے، اس کے لیے مشروع ہے کہ نماز پڑھنے کے ارادہ کے وقت اذان و اقامت کا اہتمام کرے۔ لیکن اگر اس کی متعدد نماز فوت ہو چکی ہوں تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے اور باقی فوت شدہ نمازوں کے لیے فقط اقامت کا اہتمام کرے۔ (فقہ السنۃ ۱/ ۱۱۴)

(۹۷۳) سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب النزول بین عرفات و جمع، حدیث: ۳۰۱۹۔ من طریق عبدالرحمن بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد: ۱۹۲۱۔ سنن نسائی: ۳۰۲۸۔ مسند احمد: ۵/ ۲۱۰۔ صحیح مسلم: ۲۷۹/ ۱۲۸۰۔ صحیح بخاری: ۱۳۹۔ (۹۷۴) انظر رقم الحدیث: ۹۹۶۔

۳۹۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ قَبْلَ الْإِرْتِحَالِ مِنَ الْمَنْزِلِ.

منزل سے روانگی سے قبل نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے

۹۷۵- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ. قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ يَنْصِفُ النَّهَارَ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ يَنْصِفُ النَّهَارَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے ظہر کی نماز پڑھ کر روانہ ہوتے۔ (حمزہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اگرچہ نصف النہار (دوپہر) کا وقت ہوتا؟ انہوں نے فرمایا: (یعنی انس رضی اللہ عنہ نے) (ہاں) اگرچہ دوپہر کا وقت بھی ہوتا۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران سفر میں کسی منزل پر قیام کیا ہو تو نماز ظہر کو اول وقت پر جلد ادا کرنا مستحب ہے۔ خواہ وہ نصف النہار کا وقت ہو۔ اس سے مقصود زوال آفتاب کے بعد کا وقت ہے کہ زوال آفتاب کے بعد فوراً نماز ظہر ادا کر لی جائے۔

۳۹۲..... بَابُ نَزْوِلِ الرَّاَكِبِ لِصَلَاةِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ، فَرَقًا بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ فِي غَيْرِ الْمُسَابَقَةِ وَالتَّحَامِ الْقِتَالِ وَمُطَارَدَةِ الْعَدُوِّ.

سفر میں سوار کا فرض نماز پڑھنے کے لیے سواری سے اترنا، فرض اور نفل نماز میں فرق کی وجہ سے، اگر وہ اس وقت کسی مقابلے میں شریک، دشمن سے گھمسان کی جنگ یا دشمن پر حملہ آور نہ ہو (کیونکہ ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے)

۹۷۶- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ بِإِسْكَندَرِيَّةَ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدَّمَشْقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِي.....

جَابِرٌ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوَةٍ، فَكَانَ يُصَلِّيُ التَّطَوُّعَ عَلَى رِجْلَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّرْقِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصِفَ النَّهَارَ نَزَلَ مِنْ سَوَارِهِ وَنَزَلَ مِنْ سَوَارِهِ وَنَزَلَ مِنْ سَوَارِهِ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے، آپ نفل نماز اپنی سواری پر مشرق کی جانب منہ کر کے پڑھتے تھے۔ پھر جب فرض نماز

(۹۷۵) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب صلاة السفر، باب المسافر یصلی وهو یشک فی الوقت، حدیث: ۱۲۰۵۔ سنن

نسائی: ۴۹۹۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد۔ مسند احمد: ۱۲۰/۳، ۱۲۹۔

(۹۷۶) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حیث کان، حدیث: ۱۰۹۴، ۴۰۰، مسند احمد: ۳/۳۰۴۔ سنن

الدارمی: ۱۰۱۳۔ من طریق یحییٰ بن ابی کثیر بھذا الاسناد۔

سفر میں نماز کی ادائیگی کے ابواب

يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ . قَالَ
 أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 ثُوْبَانَ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ .
 پڑھنا چاہتے تو نیچے اتر کر قبلہ رخ ہو کر پڑھتے۔ امام ابو بکر رضی اللہ
 فرماتے ہیں: محمد بن ثوبان سے مراد محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان
 ہے اس کی نسبت (باپ کی بجائے) اس کے دادا ثوبان کی
 طرف کی گئی ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ فرض نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا فرض ہے۔ البتہ قبلہ کی عدم تعیین کی صورت میں، اور حالت خوف
 میں قبلہ رو ہونا صحت نماز کی شرط نہیں۔ نیز نقلی نماز میں قبلہ رو ہونا شرط نہیں بلکہ جس طرف سواری کا منہ ہو اسی رخ نماز
 پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ سواری پر نوافل ادا کرنا جائز ہیں، لیکن فرض نماز کے لیے سواری سے اترنا اور زمین پر قیام کرنا لازم ہے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

۳۹۳..... بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

بیمار شخص کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

۹۷۷- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، نَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، ح وَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ عَلِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ. وَقَالَ الْأَخْرُؤَنُ: نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا ہم آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا، چنانچہ آپ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔“

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ - وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ - قَالَ: سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجَحَشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا نَعُوذُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا.

فوائد: ۱- قیام پر قادر شخص کے لیے فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿حَفِظُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالصَّلَاةَ الْوَسْطَى، وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے مطیع ہو کر کھڑے رہو۔ (البقرہ: ۲۳۸) یہ آیت اور حدیث ۹۹ دلیل ہیں کہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہونا واجب ہے۔ البتہ عذر ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۲- قیام و قعود میں امام کی اقتداء لازم ہے۔

(۹۷۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب بیہوی بالتکبیر حین یسجد، حدیث: ۸۰۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التمام المأموم الامام، حدیث: ۴۱۱، سنن نسائی: ۷۹۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۳۸۔ مسند احمد: ۱۱۰/۳۔ مسند الحمیدی: ۱۱۸۹۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد۔ سنن ابی داؤد: ۶۰۱۔ سنن ترمذی: ۳۶۱۔

۳۹۳..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

بیمار آدمی کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان

۹۷۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُومِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ - قَالَ الْمَخْزُومِيُّ: الْحَفْرِيُّ. وَقَالَ يُوْسُفُ: عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ -، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مُتَرَبِّعًا. ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چار رانو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“

۳۹۵..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيضِ مُضْطَجِعًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ وَلَا عَلَى الْجُلُوسِ.

مریض شخص کے لیٹ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان جبکہ وہ بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو

۹۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ.....

عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ بِي النَّاصُورُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَجَالِسًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ. وَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، قَالَ: كَانَتْ لِي بَوَاسِيرٌ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بوا سیر تھی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے متعلق پوچھا (کہ کس طرح ادا کروں؟) آپ نے فرمایا: ”کھڑے ہو کر پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، اور اگر بیٹھنے کی قدرت بھی نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔“ جناب محمد بن عیسیٰ کی روایت میں ”ناصر“ کی بجائے ”بواسیر“ کے لفظ ہیں۔ (معنی ایک ہی ہے)

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ قیام پر قادر شخص کا کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھنا واجب ہے۔ البتہ مریض معذور ہے اور وہ حسب استطاعت اگر بیٹھ کر نماز پر قادر نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے۔ نیز اس شخص کے لیے، جس کے ہوش و حواس قائم ہوں، نماز ترک کرنا جائز نہیں۔ نیز معذور شخص کے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوگا، بلکہ اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔

(۹۷۸) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۵۰۳۔ من طریق محمد بن عبد اللہ المخزومی بعد الاسناد، سنن نسائی، کتاب قیام

اللیل، باب کیف صلاة القاعد حدیث: ۱۶۶۲.

(۹۷۹) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب اذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب، حدیث: ۱۱۷۔ سنن ابی داؤد: ۹۵۲۔ سنن

ترمذی: ۳۷۲۔ مسند احمد: ۴/۴۶۶۔ من طریق ابراہیم بهذا الاسناد.

۳۹۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَغَيْرِ مُسْتَقْبِلِهَا عِنْدَ الْخَوْفِ،
قَالَ اللَّهُ وَجَلَّ وَعَلَا ﴿فَرَجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾.

خوف کے وقت سوار ہو کر اور پیدل چلتے ہوئے، قبلہ رو ہو کر اور قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَرَجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (خوف کے وقت)

پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لو۔“

۹۸۰- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ،
وَتَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ، تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ عَنِ مَالِكٍ، وَتَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ،
قَالَ الشَّافِعِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: امام اور لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہوگی تو امام انہیں ایک رکعت پڑھائے گا، جبکہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ امام اور دشمن کے درمیان صف آراء رہے گی۔ پھر جب امام کے ساتھ والی جماعت ایک رکعت اس کے ساتھ پڑھ لے گی، تو وہ سلام پھیرے بغیر ہی ان لوگوں کی جگہ لے لے گی جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی اور یہ لوگ آگے آئیں گے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کریں گے، پھر امام سلام پھیر دے گا اور اس کی دو رکعتیں ہو چکی ہوں گی، پھر دونوں جماعتیں اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ لیں گی (اور سلام پھیر دیں گی)۔ اگر خوف اس سے بھی شدید ہو تو وہ چلتے ہوئے کھڑے کھڑے اور سوار ہو کر قبلہ رخ ہو کر یا بغیر قبلہ رخ ہوئے نماز پڑھ لیں گے۔ نافع کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عمر نے (نماز کی یہ کیفیت و صورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے بیان کی ہے۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهَمَّ رَكْعَةً، وَتَكُونُ طَائِفَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوا، فَإِذَا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَلَا يُسَلِّمُونَ، وَتَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا، فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَيَقُومُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ، فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، فَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ، صَلَّى رَجُلًا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ، وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِهَا. قَالَ نَافِعٌ: لَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۹۸۰) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة البقرة، باب قوله (فان خفتهم فرجالا او ركبانا)، حدیث: ۴۵۳۵۔ موطا امام مالک:

بیاری اور عذر کے وقت فرض نماز

فوائد: ۱۔ نماز خوف مختلف طریقوں سے شروع ہے، لہذا سنت سے ثابت نماز خوف کے تمام طریقے جائز و مباح ہیں کسی ایک طریقے پر عمل کرنے سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۔ جب دشمن کی سخت یلغار ہو یا دشمن پر اسلامی سپاہ کے تابڑ توڑ حملے جاری ہوں اور نماز باجماعت کے اہتمام کی فرصت نہ ہو تو ہر مجاہد سپاہی اپنے طور چلتے بھاگتے نماز پڑھ سکتا ہے۔ نیز اس صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں۔

۹۸۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى الطَّبَّاعِ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً، وَقَالَ،

”امام صاحب اپنے استاد جناب محمد بن یحییٰ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نافع نے کہا: بے شک حضرت ابن رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمر رضی اللہ عنہ یہ کیفیت و صورت رسول اللہ ﷺ سے ہی بیان کرتے ہیں۔“

۳۹۷..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَا شِئْنَا عِنْدَ طَلَبِ الْعَدُوِّ

دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے چلتے چلتے نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

۹۸۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ.....

”حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خالد بن سفیان بن یحییٰ الہذلی کی طرف بھیجا، آپ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ وہ آپ کے خلاف لشکر جمع کر رہا ہے، اور وہ وادی عرنہ اور عرفات کے درمیان موجود تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا: جاؤ اور اسے قتل کر دو۔“ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اس کی کوئی نشانی بتادیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اس کو دیکھو گے تو تم پر کپکپی طاری ہو جائے گی، تمہارے لیے اس کی کوئی اور نشانی اگر نہ بھی

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُتَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ نُبَيْحِ الْهُدَلِيِّ وَبَلَغَهُ أَنَّهُ يَجْمَعُ لَهُ وَكَانَ بَيْنَ عَرْنَةَ وَعَرَفَاتٍ، قَالَ لِي: اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ، قَالَ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: صِفْ لِي، قَالَ: إِذَا رَأَيْتَهُ أَحَدَتْكَ قَشْعُرِيْرَةٌ. لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا أَصِفَ لَكَ مِنْهُ غَيْرَ هَذَا. قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا

(۹۸۱) انظر الحديث السابق.

(۹۸۲) اسنادہ صحیح، الصحیحہ: ۲۹۸۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب صلاة السفر، باب صلاة الطالب، حدیث: ۱۲۴۹۔ مسند

احمد: ۴/۴۹۶، من طریق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحیح ابن حبان: ۷۱۱۶.

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز

بیان کروں تو تمہیں کوئی نقصان نہیں (یعنی اتنی ہی نشانی کافی ہے) کہتے ہیں: وہ لمبے قد اور لمبے بالوں والا آدمی تھا۔ کہتے ہیں: میں چل پڑا حتیٰ کہ جب میں اس کے قریب پہنچ گیا تو نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ کہتے ہیں: میں نے سوچا، مجھے خدشہ ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جائے کہ میں اپنی نماز مؤخر کر بیٹھوں۔ لہذا میں نے چلتے چلتے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ لی۔ پھر میں اس تک پہنچ گیا، اللہ کی قسم! اسے دیکھتے ہی مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی، اور وہ اپنی عورتوں کے ساتھ چل رہا تھا تو میں بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں ایک عربی شخص ہوں، مجھے اطلاع ملی تھی کہ تم اس شخص (محمد ﷺ) کے خلاف لشکر جمع کر رہے ہو، تو میں اس سلسلے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ تو اس نے کہا: بے شک میں اسی کام میں مشغول ہوں۔ کہتے ہیں: میں نے دل میں کہا: عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا۔ کہتے ہیں: میں کچھ دیر اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا، حتیٰ کہ جب مجھے موقع مل گیا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا، اور وہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر میں مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارے واقعہ کی روداد سنائی، تو آپ نے مجھے ایک عصاء عطا کیا۔ میں وہ عصاء لے کر آپ کے پاس سے نکلا تو میرے دوست احباب نے مجھے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں یہ کیا چیز عطا کی ہے؟ کہتے ہیں تو میں نے جواب دیا: یہ عصاء (لاٹھی) ہے۔ انہوں نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیوں نہیں پوچھا کہ آپ نے تمہیں یہ کیوں عطا کیا ہے اور تم اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ جاؤ، آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لو۔ کہتے ہیں: میں رسول اللہ

أَرَبٌ أَشْعَرَ قَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا دَنَوْتُ مِنْهُ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، قَالَ، قُلْتُ: إِنِّي لَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي مَا أَنْ أُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِي أَوْمِي إِيْمَاءَ نَحْوِهِ، ثُمَّ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَوَاللَّهِ مَا عَدَا أَنْ رَأَيْتُهُ أَفْشَعَرَرْتُ، وَإِذَا هُوَ فِي ظَعْنٍ لَهُ - أَى فِي نِسَائِهِ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ. فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهَذَا الرَّجُلِ، فَجِئْتُكَ فِي ذَاكَ. فَقَالَ: إِنِّي لَفِي ذَاكَ. قَالَ: قُلْتُ فِي نَفْسِي: سَتَعَلَّمُ. قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتَّى إِذَا امْكَنَنِي عِلْوَتُهُ بَسَيْفِي حَتَّى بَرَدَ. ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَأَعْطَانِي مِخْصَرًا - يَقُولُ عَصَا - فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ عِنْدِهِ. فَقَالَ لِي أَصْحَابِي: مَا هَذَا الَّذِي أَعْطَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ، قُلْتُ: مِخْصَرًا. قَالُوا: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ أَلَا سَأَلْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ أَعْطَاكَ هَذَا، وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ عُدَّ إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ. قَالَ: فَعُدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: الْمِخْصَرُ أَعْطَيْتَنِي لِمَاذَا؟ قَالَ إِنَّهُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَأَقْلُّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْمُخْتَصِرُونَ. قَالَ:

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز

فَعَلَّقَهَا فِي سَيْفِهِ لَا يُفَارِقُهُ، فَلَمْ يُفَارِقْهُ مَا كَانَ حَيًّا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَمَرْنَا أَنْ نَذْفَنَ مَعَهُ. ، قَالَ: فَجَعَلْتُ وَاللَّهِ فِي كَفَنِهِ.

ﷺ کے پاس دوبارہ گیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ عصا مجھے کس لیے عطا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ قیامت کے دن تمہارے اور میرے درمیان نشانی ہوگی، اور اس روز بہت کم لوگوں کے پاس عصا ہوں گے۔ کہتے ہیں: انہوں نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ لٹکا لیا، کبھی وہ اس سے جدا نہیں ہوتے تھے، پھر انہوں نے ساری زندگی اسے اپنے سے الگ نہ کیا، پھر جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ اسے میرے ساتھ ہی دفن کر دینا۔ ان کے بیٹے نے کہا:

اللہ کی قسم! میں نے ہی اسے ان کے ساتھ کفن میں رکھا تھا۔“

۹۸۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ - وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ - قَالَ، ثَنَا يَعْقُوبُ، نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُتَيْسٍ عَنِ أَبِيهِ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ.

”امام صاحب نے اپنے استاد احمد بن الازھر کے اصل نسخے سے یہ حدیث لکھ کر اپنی سند سے مفصل بیان کی ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے کتاب الصلاة کے آخر میں خوف کی

صفات کے ابواب بیان کیے ہیں۔“

۳۹۸..... بَابُ النَّاسِي لِلصَّلَاةِ وَالنَّائِمِ عَنْهَا يُدْرِكُ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ ذَهَابِ وَقْتِهَا.

نماز سے سویا رہ جانے والا یا اسے بھول جانے والا، نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ایک

رکعت پالے تو اس کا بیان

۹۸۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ، قَالَا، ثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ أَحْمَدُ، قَالَ، سَمِعْتُ مَعْمَرًا. وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.....

(۹۸۳) انظر الحديث السابق.

(۹۸۴) سنن نسائی، کتاب المواعیت، باب من ادرك ركعتين من العصر، حديث: ۵۱۵۔ من طريق محمد بن عبد الاعلى بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة..... حديث: ۶۰۸/۱۶۵۔ مسند احمد: ۲/۲۸۲۔ مسند ابی یعنی: ۵۸۹۳۔ صحیح ابن حبان: ۱۰۸۲۔

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَوْ رَكَعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی دو رکعت پالیں یا سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔ (لہذا وہ باقی نماز مکمل کر لے)

۳۹۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكَعَةٌ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ غَيْرَ مُدْرِكَ الصُّبْحِ

اس شخص کے دعوے اور گمان کے خلاف بیان کا ذکر جو کہتا ہے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالینے والا فجر کی نماز کو پانے والا نہیں ہے

زَعَمَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَفَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَخَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصْطَفَى بِجَهْلِهِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى الَّذِي أَخْبَرَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكَعَةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مُدْرِكُ الصَّلَاةِ عَالِمٌ بِأَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ وَقْتِ إِلَى غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَجَعَلَهُ مُدْرِكًا لِلصَّلَاةِ، كَالْمُدْرِكَ رَكَعَةً أَوْ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَإِنْ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ وَقْتِ صَلَاةٍ إِلَى وَقْتِ صَلَاةٍ.

اس کا گمان ہے کہ وہ اس نماز کے وقت سے نماز کے وقت نہ ہونے کی طرف نکل گیا ہے۔ (اس لیے اس نے نماز نہیں پائی)۔ اس طرح اس نے ان چیزوں میں فرق کر دیا ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے جمع کیا تھا۔ اور اس نے اپنی جہالت و نادانی کی بنا پر مصطفیٰ ﷺ کی مخالفت کی ہے۔ حالانکہ آپ نے یہ اطلاع دی ہے کہ سورج طلوع ہونے سے قبل ایک رکعت پانے والا نماز پالیتا ہے اور آپ یہ بات بھی بخوبی جانتے تھے کہ وہ نماز کے وقت سے نماز نہ ہونے کی طرف نکل جائے گا۔ پھر بھی آپ نے اسے نماز پانے والا شمار کیا ہے، جیسا کہ سورج غروب ہونے سے قبل ایک یا دو رکعت پانے والا نماز عصر پالیتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک نماز کے وقت سے دوسری نماز کے وقت کی طرف نکل جاتا ہے۔“

۹۸۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا يَشْرُ بْنُ مَعَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا رَوْحٌ، ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّافِعِيِّ، أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ يُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ

بیاری اور عذر کے وقت فرض نماز

الْأَعْرَجُ يَحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، ح وَثْنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، ح وَثْنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ، قَالَ، سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ، ح وَثْنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی، اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے (مکمل) نماز پالی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمام راویوں کی احادیث ہم معنی ہیں اور یہ الفاظ درود کی روایت کے ہیں۔ لیکن ابو موسیٰ نے اپنی حدیث میں جناب محمد بن جعفر سے روایت بیان کی ہے: ”جس نے (سورج غروب ہونے سے پہلے) نماز عصر کی دو رکعت پالیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا، وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا. (قَالَ أَبُو بَكْرٍ): وَمَعْنَى أَحَادِيثِهِمْ سَوَاءٌ. وَهَذَا حَدِيثُ الدَّرَّأَوْرَدِيِّ، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ. وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ.

۴۰۰..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُدْرِكَ هَذِهِ الرَّكْعَةَ مُدْرِكٌ لَوَقْتِ الصَّلَاةِ، وَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ صَلَاتِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس رکعت کو پالینے والا نماز کا وقت پالینے والا ہے، اور اس پر نماز مکمل کرنا

واجب ہے

۹۸۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نُهَيْكٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے صبح کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہو گیا تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۹۸۵) صحیح بخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة، حديث: ۵۷۹۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة، حديث: ۶۰۸ / ۱۶۳۔ صحیح ابن حبان: ۱۴۵۴۔ من طریق مالك بهذا الاسناد.

(۹۸۶) اسنادہ صحیح، الصحیحة: ۲۴۷۵، ۶۶۔ مسند احمد: ۳۴۷ / ۲۔ صحیح ابن حبان: ۱۵۸۱.

فوائد: ۱۔ امام کے ساتھ ایک رکعت پانے والا یا فجر و عصر کی طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت حاصل کرنے والا نماز پالیتا ہے اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ اسے ظاہر الفاظ پر محمول نہیں کیا جائے گا یعنی ایک رکعت پالینے سے وہ پوری نماز حاصل نہیں کر پائے گا۔ نہ ایک رکعت تمام نماز سے کافی ہوگی اور نہ ایک رکعت سے وہ فرضیت سے بری الذمہ ہوگا، بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ طلوع آفتاب و غروب آفتاب سے قبل فجر و عصر کی ایک رکعت حاصل کرنے والا نماز کا حکم، اس کا وجوب اور فضیلت حاصل کر لے گا۔ (شرح النووی: ۱۰۴/۵)

۲۔ جب نمازی نماز کے آخری وقت میں نماز شروع کرے اور ایک رکعت نماز پڑھنے کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے تو وہ اس کے وقت میں ادا کرنا حاصل کر لے گا۔ اور اس کی تمام نماز ادا شمار ہوگی، شافعیہ کے نزدیک یہ قول راجح ہے۔ (شرح النووی: ۱۰۵/۵)

۳۔ احادیث الباب صریح دلیل ہیں کہ جو شخص عصر کی نماز غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت پالے پھر سلام پھیرنے سے قبل نماز کا وقت ختم ہو جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، بلکہ وہ اپنی نماز پوری کرے اور اس کی یہ نماز صحیح قرار پائے گی۔ اس مسئلہ پر یہ تمام مکاتب فکر کے علماء کا اجماع ہے۔ البتہ نماز صبح کی اس کیفیت کے بارے مالک، شافعی، احمد اور جمیع علماء کا سابقہ موقف ہی ہے، لیکن ابوحنیفہ کہتے ہیں نماز فجر طلوع آفتاب پر باطل ہوگی کیونکہ طلوع آفتاب پر نماز کا ممنوعہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔ جب کہ احادیث الباب ان کے اس موقف کی تردید کرتی ہے۔ (شرح النووی: ۱۰۵/۵)

۲۰۱..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِي لَهَا، لَا يَسْتَيْقِظُ وَلَا يُدْرِكُهَا

إِلَّا بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ.

نماز سے سویا رہ جانے والا اور اسے بھولنے والا نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد بیدار ہو یا

اسے پالے تو اس کا بیان

۹۸۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُونُسَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، قَالُوا: ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، ثَنَا.....
عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّا سَرِينَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ السَّحَرُ قَبْلَ
”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم ایک رات چلتے رہے حتیٰ کہ صبح سے پہلے سحری کا وقت ہوا تو ہم آرام کے لیے

(۹۸۷) صحیح بخاری، کتاب التیمم، باب الصعید الطیب وضوء المسلم، حدیث: ۳۴۴، مسند احمد: ۷/۳۴ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حدیث: ۶۸۲، سنن نسائی: ۳۲۲۔ وقد تقدم برقم: ۱۱۳.

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز

لیٹ گئے، اور مسافر کے لیے اس وقت سے زیادہ میٹھی نیند والا وقت اور کوئی نہیں (اس لیے ہم گہری نیند سوتے رہے)۔ پھر ہمیں سورج کی حرارت نے ہی بیدار کیا، سب سے پہلے فلاں شخص بیدار ہوا، پھر فلاں، ابورجاء ان کے نام بتایا کرتے تھے، اور عوف بھی ان کے نام بیان کرتے تھے، پھر چوتھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب سو جاتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے حتیٰ کہ آپ خود ہی بیدار ہو جاتے، کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ انہیں نیند میں کیا واقعہ پیش آ رہا ہو (کوئی حکم وغیرہ نہ دیا جا رہا ہو)۔ پھر جب حضرت عمر بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی، اور وہ بڑے بلند آواز مضبوط و توانا آدمی تھے، تو انہوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا۔ پھر وہ مسلسل بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ ان کی آواز سے بیدار ہو گئے۔ جب آپ جاگے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی پریشانی سے آگاہ کیا (کہ ہماری نماز رہ گئی ہے) آپ نے فرمایا: کوئی نقصان نہیں، یا کوئی پریشانی کی بات نہیں، تم کوچ کرو، لہذا صحابہ کرام نے (وہاں سے کوچ کیا) آپ تھوڑی دور تک چلے، پھر سواری سے اترے اور پانی منگوا کر وضو کیا، پھر اذان کہلائی اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔“

۴۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعَلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَصْحَابَهُ بِالْإِرْتِحَالِ وَتَرْكِ الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ

اس علت و سبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے

اپنے صحابہ کو اس جگہ سے کوچ کرنے اور وہاں نماز نہ پڑھنے کا حکم دیا

۹۸۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ

كَيْسَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے آخری پہر آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج طلوع ہونے کے بعد ہی بیدار ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی تکمیل پکڑ لے (اور چل پڑے) کیونکہ اس جگہ ہمارے پاس شیطان آ گیا ہے (جس سے ہماری نماز رہ گئی ہے) لہذا ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ (کچھ دور جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز کی اقامت کہی گئی یعنی صبح کی نماز کے لیے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرْنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ. فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، صَلَاةَ الْعَدَاةِ.

۴۰۳..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِي لَهَا يَسْتَيْقِظُ أَوْ يَذْكُرُهَا فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ.

نماز سے سوئے رہ جانے والے یا اسے بھولنے والے کا بیان جو نماز کے وقت کے بعد بیدار ہو یا اسے نماز یاد آئے تو وہ کیا کرے؟

۹۸۹۔ نا أحمد بن عبدة الضبي، أخبرنا حماد - يعني ابن زيد - عن ثابت عن عبد الله بن رباح.....

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نیند کی وجہ سے کوتاہی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ”صحابہ کرام سوئے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیند میں کوتاہی نہیں ہے بے شک کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے۔ لہذا جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے سو جائے یا رہ جائے تو وہ اسے یاد آنے پر اور اگلے دن اس کے وقت میں پڑھ لے۔“ جناب عبداللہ بن رباح کہتے ہیں: ”حضرت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرُوا تَفْرِيطَهُمْ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ: نَامُوا حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقِظَةِ. فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلْيَصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَلَوْ قَتَبَهَا مِنَ الْعَدِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاحٍ: فَسَمِعَنِي

(۹۸۸) صحیح ابن حبان: ۲۶۵۱۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حدیث: ۶۸۰۔ سنن نسائی: ۶۲۴۔ مسند احمد: ۲/۴۲۸۔

(۹۸۹) سنن ترمذی، کتاب الصلاة باب ماجاء فی النوم عن الصلاة، حدیث: ۱۷۷۔ سنن نسائی: ۶۱۶۔ سنن ابن ماجہ: ۶۹۸۔ مسند احمد: ۳۰۳/۵۔ من طریق حماد بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حدیث: ۶۸۱۔

سنن ابی داؤد: ۴۳۷۔

عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا:
 ”اے نوجوان! غور و فکر سے حدیث بیان کرو، کیونکہ میں رسول
 اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ لیکن انہوں نے اس حدیث
 سے کسی چیز کی تردید نہ کی۔“

۹۹۰۔ نَسَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رِبَاحٍ
 يُحَدِّثُ.....

”حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور
 آپ کے صحابہ کرام جب نماز سے سوئے رہ گئے تو رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نماز کو کل اس کے وقت میں پڑھنا۔“
 عَنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَمَّا نَامُوا عَنِ
 الصَّلَاةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ صَلُّوْهَا لِيَلْغِدَ لِيَوْقَتْهَا.

فوائد ۱۔ جب کسی کی نماز فوت ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے۔ پھر اگر نماز کسی عذر کی وجہ سے فوت ہو
 تو اس کی قضائی الفور مستحب ہے۔ اور صحیح مذہب کے نزدیک اس میں تاخیر بہر حال جائز ہے اور اگر بلا عذر نماز چھوٹ
 جائے تو، راجح مذہب کے نزدیک، اس کی قضائی الفور واجب ہے اور ایک قول کے مطابق اس صورت میں بھی فوری قضا
 واجب نہیں بلکہ اس میں تاخیر جائز ہے پھر اگر کئی نمازوں کی قضا دینی ہو تو انہیں بالترتیب پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر
 ترتیب چھوڑ دی جائے تو شافعی اور ان کے موافقین کے نزدیک نماز درست ہوگی۔ خواہ تھوڑی نمازیں ہوں یا زیادہ۔

(شرح النووی: ۱۸۰/۵)

۲۔ جو جگہ یا کام نماز میں غفلت کا سبب بنے، اس جگہ وغیرہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ نماز پڑھنی چاہیے، اس سے شیطانی اثر
 زائل ہو جاتا ہے۔

۳۔ اگر کسی ایک نماز میں سستی واقع ہو تو اسے معمول نہیں بنانا چاہیے۔ بلکہ اس غفلت کو دور کرتے ہوئے مستقبل میں
 نمازوں کے وقت کی پابندی کی جائے۔

۴۰۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ نَامَ عَنْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا اس نماز کے اعادے کا حکم دینا

(۹۹۰) صحیح ابن حبان: ۲۶۴۹۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد، سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب إعادة من نام عن الصلاة
 لوقتها، حدیث: ۶۱۸۔ مسند احمد: ۳۰۹/۵۔ وانظر الحديث السابق: ۴۱۰۔

أَوْ نَسِيَهَا، مِنَ الْعَدِّ لَوْ قَتَّهَا بَعْدَ قَضَائِهَا عِنْدَ الْإِسْتِيقَاطِ أَوْ عِنْدَ ذِكْرِهَا، أَمْرٌ فَضِيلَةٌ لَا أَمْرٌ عَزِيمَةٌ وَفَرِيضَةٌ. إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ كَفَّارَةَ نَسْيَانِ الصَّلَاةِ أَوْ النَّوْمِ عَنْهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا النَّائِمُ إِذَا ذَكَرَهَا، وَأَعْلَمَ أَنَّ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ.

جس سے نمازی سویا رہ گیا یا اسے یاد نہ رہی، کہ بیدار ہونے پر اس کی قضا دینے یا یاد آنے پر اسے پڑھ لینے کے بعد دوسرے دن اس کے وقت میں اسے دوبارہ پڑھا جائے، یہ حکم فضیلت کے لیے ہے، فرضی اور عزیمت والا نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ نماز بھول جانے یا اس سے سوئے رہ جانے کا کفارہ یہی ہے کہ نمازی اسے یاد آنے پر پڑھ لے، اور آپ نے خبر دی تھی کہ اس کا کفارہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے

۹۹۱- ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا الْحَجَّاجُ، وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَحْوَلِ الْبَاهِلِيِّ، ثَنَا قَتَادَةُ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو نماز سے سویا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے (تو وہ کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ”اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔“

۹۹۲- ثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا یا اسے (پڑھے بغیر) سویا رہ گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے پڑھ لے۔“

(۹۹۱) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب المواقیف، باب فیمن نام عن صلاة، حدیث: ۶۱۵۔ سنن ابن ماجہ: ۶۹۵۔ مسند احمد: ۲۶۷/۳۔ وانظر الحديث الأتي.

(۹۹۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حدیث: ۶۸۴/۳۱۵۔ عن محمد بن العثني بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱۰۰/۳.

(۹۹۳) صحیح بخاری، کتاب مواقیف الصلاة، باب من نسي صلاة فليصل اذا ذكر حدیث: ۵۹۷۔ صحیح مسلم (حوالہ سابق) حدیث: ۶۸۴/۳۱۴۔ سنن ابی داؤد: ۴۴۲۔ من طریق همام بهذا الاسناد.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کا سفر کیا، پھر جب رات کا آخری وقت ہوا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا اور ہم پر نیند غالب آگئی، پھر ہمیں سورج کی گرمی اور تپش نے ہی جگایا۔ چنانچہ ہر شخص پریشانی کے عالم میں وضو کے پانی کی طرف لپکا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا اور انہوں نے وضو کیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی، پھر انہوں نے فجر کی دوست پڑھیں، پھر آپ نے بلال کو حکم دیا تو اس نے اقامت کہی، تو آپ نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے بڑی کوتاہی کی ہے، کیا ہم کل اس کے وقت میں اسے دوبارہ نہ پڑھ لیں؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارا رب تمہیں سود سے منع کرتا ہے۔“

۴۰۶..... بَابُ ذِكْرِ النَّاسِي لِلصَّلَاةِ يَذْكُرُهَا فِي وَقْتِ صَلَاةِ النَّائِيَةِ،

وَالْبَدءِ بِالْأُولَى ثُمَّ بِالثَّانِيَةِ

اس بات کا بیان کہ نماز کو بھول جانے والے کو دوسری نماز کے وقت میں نماز یاد آئے

تو وہ پہلے پہلی نماز پڑھے گا پھر دوسری

۹۹۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، وَثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ - فِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَوَكَيْعٍ - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ . وَفِي حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، يَقُولُ أَخْبَرَنِي.....

(۹۹۵) سنن نسائی، کتاب السہو، باب اذا قيل للرجل هل صليت حدیث: ۱۳۶۷۔ من طریق محمد بن عبدالاعلیٰ بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب مرقیت الصلاة، باب من صلی بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، حدیث: ۵۹۶۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاة الوسطی..... حدیث: ۶۳۱۔ سنن ترمذی: ۱۸۰۔

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خندق والے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور قریش کے کافروں کو برا بھلا کہنے لگے، اور عرض کی: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ وادی بطنان میں اترے اور وضو کیا، پھر سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔“ تمام راویوں کی احادیث ہم معنی ہیں اور یہ الفاظ کج کی روایت کے ہیں۔“

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: جَاءَ عَمْرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا . فَنَزَلَ إِلَيَّ بِطُحَّانٍ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا . مَعْنَى أَحَادِيثِهِمْ سَوَاءٌ . وَهَذَا حَدِيثٌ وَكَيْعٌ .

۷۰۴..... بَابُ ذِكْرِ قُوتِ الصَّلَوَاتِ وَالسَّنَةِ فِي قَضَائِهَا

نمازوں کے جانے اور ان کی قضاء میں سنت طریقے کا بیان

إِذَا قُضِيَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْأَخِيرَةِ مِنْهَا وَالْإِكْتِفَاءِ بِكُلِّ صَلَاةٍ مِنْهَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَالِدَلِيلُ عَلَى صِدْقِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَوَاتِ إِذَا فَاتَتْ وَقْتُهَا لَمْ تُصَلَّ جَمَاعَةً وَإِنَّمَا تُصَلَّى فُرَادَى .

جب کہ وہ آخری نماز کے وقت میں ادا کی گئی ہوں، اور نماز کے لیے صرف اقامت کے کافی ہونے کا بیان، اور ان لوگوں کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جن کا دعویٰ یہ ہے کہ جب نمازوں کا وقت فوت ہو جائے تو وہ باجماعت ادا نہیں کی جائیں گی بلکہ انفرادی طور پر پڑھی جائیں گی

۹۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى ، ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ ، ثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ.....

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق والے دن ہمیں (نمازوں کی ادائیگی سے) روک دیا گیا تھی کہ مغرب کے بعد کچھ وقت ہو گیا، اور یہ لڑائی کے متعلق کوئی وحی نازل ہونے سے پہلے ہوا۔ پھر جب ہم لڑائی سے بے نیاز کر دیئے گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق تلاوة وَكَفَى اللَّهُ

أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حُسِنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَوِيًّا ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ فِي الْقِتَالِ ، فَلَمَّا كُفِينَا الْقِتَالَ وَذَلِكَ ، قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَ

(۹۹۶) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب الاذان، باب الاذان للغات من الصلوات، حدیث: ۶۶۲۔ مسند احمد: ۳/۲۵۰۔ من

طریق یحیی بهذا الاسناد، سنن الدارمی: ۱۰۲۴۔ وقد تقدم: ۹۷۴.

كَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا. فَأَمَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَنَّ يَلَاكُلَ فَأَقَامَ - يَعْنِي الطُّهْرَ - فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي وَقْتِهَا. ثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ مَرَّةً، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى وَعُثْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَفِيهِ أَلْفَاظٌ لَيْسَ فِي خَبْرِهِ حِينَ أَفْرَدَ الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى.

اَلْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ (الاحزاب: ۲۵) ”اور اللہ مومنوں کو لڑائی میں کافی ہو گیا، اور اللہ بڑی قوت والا، نہایت غالب ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا کی جس طرح کہ آپ سے اس کے وقت میں ادا کیا کرتے تھے، پھر عصر کی اقامت کہی تو اسے ادا کیا جس طرح اسے اس کے وقت میں ادا کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے مغرب کی اقامت کہی تو آپ نے نماز مغرب اسی طرح ادا کی جیسے اس کے وقت میں اسے ادا کرتے تھے۔“

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۸۷ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۱۔ ایک سے زائد فوت شدہ نمازوں کو بالترتیب پڑھنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ فوت شدہ نماز کو باجماعت ادا کرنا اور ہر نماز کے لیے اقامت کہنا مشروع ہے۔

۴۰۸..... بَابُ الْاِذَانِ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ وَ اِنْ كَانَتْ الْاِقَامَةُ تُجْرِيْءُ

نماز کا وقت ختم ہو جانے کے بعد نماز کے لیے اذان دینے کا بیان اگرچہ صرف اقامت بھی کافی ہے

۹۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، قَالُوا: ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ، ثَنَا.....

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر انہوں نے نماز سے سوئے رہ جانے کی حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر نماز کے لیے اذان ہوئی پھر رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا۔“

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي نَوْمِهِمْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. وَقَالَ: ثُمَّ نَادَى بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ.

۹۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَارِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ.....

بیماری اور غدر کے وقت فرض نماز

”حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ سو گئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی۔ (دیگر صحابہ نے وضو کیا، پھر انہوں نے دو رکعتیں ادا کیں، پھر صبح کی فرض نماز ادا کی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ”پھر آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان پڑھی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔“

عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَتَوَضَّؤُوا، ثُمَّ صَلُّوا الرُّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلُّوا الْعَدَاةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا.

فوائد: مکرر ۱۱۳۔

۴۰۹..... بَابُ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ يَذْكُرُهَا بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

فرض نماز کو بھول جانے والے کا بیان جسے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز یاد آتی ہے۔

وَالرُّخْصَةُ لَهُ فِي التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْفَرِيضَةِ. وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ فَلْيَصَلِّهَا إِذَا اسْتَيْقَظَ، أَنَّ وَقْتَهَا حِينَ يَسْتَيْقِظُ لَا وَقْتُ لَهَا غَيْرُ ذَلِكَ. وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ فَرَضَ الصَّلَاةِ غَيْرُ سَاقِطٍ عَنْهُ بِنَوْمِهِ عَنْهَا حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، بَلِ الْوَاجِبُ قَضَاؤُهَا بَعْدَ الْإِسْتَيْقَظِ، فَإِذَا قَضَاهَا عِنْدَ الْإِسْتَيْقَظِ أَوْ بَعْدَهُ، كَانَ مُؤَدِّيًا لِفَرَضِ الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ نَامَ عَنْهَا.

فرض نماز سے پہلے اسے نفل نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”جو شخص نماز سے سو یا رہ جائے وہ بیدار ہونے پر اسے پڑھ لے“ کا مطلب یہ نہیں کہ اس نماز کا وقت بیدار ہونے پر ہے، اس کے علاوہ اس کا کوئی وقت نہیں ہے۔ بلکہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا وقت گزر جانے تک سونے کی وجہ سے اس کا فریضہ نماز ساقط نہیں ہوتا بلکہ بیدار ہونے پر اس کی قضا دینا واجب ہے۔ لہذا بیدار ہونے کے فوراً بعد یا کچھ دیر بعد نماز ادا کرنے سے اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا جس سے وہ سو یا رہ گیا تھا۔

۹۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ - ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ.....

(۹۹۹) اسنادہ منقطع، ابن اسمعیل کی بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔ سنن الدار قطنی: ۱/ ۳۸۱۔ وحدث عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ

مسند احمد: ۱/ ۴۵۰۔ (۹۹۹) تقدم تحريجه برفق: ۹۸۸۔ وحدث عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند احمد: ۱/ ۴۵۰۔ وحدث عمران بن الحصين رضی اللہ عنہ

تقدم برفق: ۹۹۴۔

بیاری اور عذر کے وقت فرض نماز

” حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوران سفر) رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج طلوع ہونے تک بیدار نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی تکمیل پکڑ لے (اور چل پڑے) بے شک ہماری اس منزل میں شیطان آ گیا ہے۔ لہذا ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر دو رکعتیں سنت ادا کیں، پھر نماز کی اقامت ہوئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تو آپ نے دو رکعت ادا کیں، پھر فجر کی نماز پڑھی۔“ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا. فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَصَلَّى الْعِدَاةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ. وَكَذَلِكَ فِي خَبَرِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

فوائد فوت شدہ نماز سے قبل موكده سنتوں کا اہتمام جائز ہے۔ نیز صبح کی سنتیں خاص تاکید کی حامل ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر و حضر حتیٰ کہ نماز فجر چھوٹ جائے کی صورت میں بھی ترک نہیں کیا اور قضا کرتے وقت انہیں بھی ادا کیا ہے۔

۴۱۰..... بَابُ إِسْقَاطِ فَرُضِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ أَيَّامَ حَيْضِهَا

حائضہ عورت سے حیض کے دنوں میں نماز کے ساقط ہونے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا فَرَضَ الصَّلَاةَ فِي قَوْلِهِ ﴿قُلْ لِيَعْبُدِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ وَفِي قَوْلِهِ ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ عَلَى بَعْضِ الْمُؤْمِنِينَ لَا عَلَى جَمِيعِهِمْ، إِذْ لَوْ كَانَ فَرُضَ الصَّلَاةَ عَلَى جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ، كَانَ فَرُضَ الصَّلَاةَ عَلَى الْحَائِضِ كَمَا هُوَ عَلَى غَيْرِهَا. وَهَذَا مِنَ الْجَنْسِ الَّذِي أَجْمَلَ اللَّهُ فَرَضَهُ، وَوَلَّى نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَهُ عَنْهُ، فَاعْلَمْ أَنَّ فَرُضَ الصَّلَاةَ زَائِلٌ عَنِ الْمَرْأَةِ أَيَّامَ حَيْضِهَا.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان فرامین میں سب لوگوں پر نماز فرض نہیں کی بلکہ کچھ مومنوں پر فرض کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ لِيَعْبُدِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ (ابراہیم: ۳۱) ”(اے نبی) میرے مومن بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ نماز قائم کریں۔“ اور فرمایا: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ ”اور نماز قائم کرو۔“ کیونکہ اگر

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز

تمام مومنوں پر نماز فرض ہوتی تو دوسرے لوگوں کی طرح حائضہ عورت پر بھی نماز فرض ہوتی، اور یہ مسئلہ اس قسم سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجمل بیان فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس کے بیان کی ذمہ داری دی ہے۔ چنانچہ آپ نے خبر دی ہے کہ نماز عورت سے اس کے ایام حیض میں ساقط ہو جاتی ہے۔“

۱۰۰۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! بے شک تم جہنم والوں کی اکثریت ہو۔ تو ایک فصیح و بلیغ عورت نے عرض کی: اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بکثرت لعن طعن کرنا اور اپنے خاوند کی ناشکری کرنا۔ (پھر فرمایا) میں نے کم عقل، ناقص دین والیاں ہونے کے باوجود عقل و دانش اور اہل رائے پر زیادہ غالب تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک عورت نے سوال کیا: ہماری کم عقلی اور دین میں نقص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے (یہ کم عقلی کی دلیل ہے) اور تمہارے دین کا نقصان حیض ہے، تم میں سے ایک عورت تین یا چار دن (حیض کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھتی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعظَهُمْ، ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ. فَقَالَتْ امْرَأَةٌ جَزَلَةٌ: وَيَمَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِكَثْرَةِ اللَّعْنِ وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيرِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِدَوِي الْأَلْبَابِ وَدَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ. قَالَتْ امْرَأَةٌ: مَا نَقْصَانُ عَقُولِنَا وَدِينِنَا؟ قَالَ: شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ. وَنَقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ أَوْ الْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّي.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت حیض میں حائضہ عورت پر نماز اور روزہ واجب نہیں اور اس مسئلہ پر

اجماع منقول ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/۳۰۱)

۴۱۱..... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ إِجْبَابِ قَضَاءِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ بَعْدَ طَهْرِهَا مِنْ حَيْضِهَا

حیض والی عورت کے پاک ہونے کے بعد، نماز کی قضاء نہ دینے کے وجوب کا بیان

۱۰۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَيزِيدَ الرَّشِيكُ.....

(۱۰۰۰) سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب فی استكمال الایمان والزیادة والنقصان، حدیث: ۲۶۱۳.

(۱۰۰۱) صحیح مسلم، کتاب الحيض، باب وجوب قضاء الصوم على الحائض، حدیث: ۳۳۰۔ من طریق حماد بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۲۶۲۔ سنن ترمذی: ۱۳۵۔ سنن نسائی: ۳۸۲۔ مسند احمد: ۳۲/۶۔ من طریق ایوب به، صحیح بخاری، کتاب الحيض: ۳۲۱۔ سنن ابن ماجه: ۶۳۱.

عَنْ مُعَاذَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَنْتَقِضِيَ الْحَائِضُ لِلصَّلَاةِ؟ فَقَالَتْ: أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءِ. قَالَتْ: وَذَكَرْتَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ عورت نماز کی قضا دے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ (خارجیہ) ہو؟ (عہد رسالت میں) وہ حیض سے ہوتی تھی تو اسے قضا دینے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ معاذہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تھا۔“

فوائد:..... ۱۔ تمام مسلمانوں کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر حیض و نفاس کی حالت میں نماز اور روزہ واجب نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر نماز کی قضا واجب نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر روزوں کی قضا واجب ہے۔ (شرح النووي: ۲۵/۴)

۲۔ حروریہ، حروراء بستی کی طرف نسبت ہے۔ کوفہ کے قریب واقع ہے۔ خوارج کا پہلا اجتماع اس بستی میں منعقد ہوا تھا اس اعتبار سے خوارج کی نسبت حروراء کی طرف کی جاتی ہے۔ خوارج حائضہ عورت پر نماز کی قضا لازم قرار دیتے ہیں لیکن مذکورہ حدیث ان کے موقف کی تردید کرتی ہے اور اجماع سے یہ عیاں ہے کہ حائضہ عورت حالت حیض میں چھوڑی ہوئی نماز کی قضا نہیں دے گی۔

۴۱۲..... بَابُ أَمْرِ الصَّبِيَّانِ بِالصَّلَاةِ وَضَرْبِهِمْ عَلَى تَرْكِهَا قَبْلَ الْبُلُوغِ كَيْ يَعْتَادُوا بِهَا.

بچوں کے بالغ ہونے سے پہلے انہیں نماز کا عادی بنانے کے لیے، نماز کا حکم دینے

اور نہ پڑھنے پر انہیں مارنے کا بیان

۱۰۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرِ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ وَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ - وَ هَذَا حَدِيثٌ عَلِيٍّ - ثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَمِّهِ.....

”حضرت عبد الملک بن الربیع اپنے والد گرامی اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچے کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ، اور دس سال کی عمر

(۱۰۰۲) اسنادہ حسن، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلاة، حدیث: ۴۰۷۔ من طریق علی بن حجر

هَذَا الاسناد، سنن ابی داود: ۴۹۴۔ سنن الدارمی: ۱۴۳۱۔ مسند احمد: ۳/۴۰۴۔

سینین، وَأَضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنُ عَشِيرٍ. میں (نماز نہ پڑھنے پر) اس کی پٹائی کرو۔“

۴۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الدَّالِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ الصَّبِيَّانِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْبُلُوغِ عَلَى غَيْرِ الْإِجَابِ
اس حدیث کے ذکر کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ بچوں کو بلوغت سے

پہلے نماز کا حکم دینا واجب نہیں ہے

۱۰۰۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ،
قَالَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي ظِيَّانَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب فلان قبیلے کی ایک پاگل عورت کے پاس سے گزرے جبکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس لوٹا دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اے امیر المؤمنین! آپ اسے رجم کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تو حضرت علی نے کہا: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان یاد نہیں کہ آپ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھایا گیا ہے (وہ شریعت کے مکلف نہیں ہیں)۔ ۱۔ مجنون جس کی عقل مغلوب ہوگئی ہو۔ ۲۔ سویا ہوا شخص حتیٰ کہ بیدار ہو جائے۔ ۳۔ بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ پھر اس عورت کو آزاد کر دیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِمَجْنُونَةٍ بِنْتِ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ، أَمَرَ عُمَرَ بِرَجْمِهَا. فَرَدَّهَا عَلِيٌّ. وَقَالَ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَرَجُمُ هَذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَوْ مَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ. قَالَ: صَدَقْتَ. فَحَلَّتْ عَنْهَا.

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث بچوں کی تربیت میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ سات سال کے بچے کو باقاعدگی سے نماز کی تلقین کی جائے تو دس سال کی عمر تک لامحالہ وہ پختہ نمازی بن جائے گا، پھر نماز میں کچھ کمی ہو تو دس سال کی عمر میں نماز چھوڑنے پر تادیبی کارروائی اسے سدھار دے گی۔
۲۔ دس سال کی عمر میں بچوں پر نماز فرض نہیں ہوتی لیکن اس عمر میں ترک نماز پر بچوں کو مارنا اور انہیں سختی سے نماز کا اہتمام کرانا والدین کی ذمہ داری اور فرض ہے۔ نیز بچوں پر نماز اس وقت فرض ہوتی ہے، جب وہ بالغ ہوں۔

(۱۰۰۳) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی المحنون یسرق او یصیب حدا، حدیث: ۴۶۰۱۔ سنن کبریٰ سنائی: ۷۲۰۲۔ من طریق ابی وہب بہذا الاسناد، صحیح بخاری قیل: ۶۸۱۵۔ تعلق.

جَمَاعُ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ عَلَى الْبَسِطِ

پچھونوں (قالین، چٹائی وغیرہ) پر نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

۴۱۴..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ.

بڑی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ جَابِرٍ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيَّ (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک) بڑی چٹائی پر نماز ادا
کے۔“
حَصِيرٍ.

۴۱۵..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْبِسَاطِ، إِنْ كَانَ زَمْعَةً يَجُوزُ الْإِحْتِجَاجُ بِخَبْرِهِ.

پچھونوں پر نماز پڑھنے کا بیان، اگر زمعہ راوی کی روایت قابل حجت ہو

۱۰۰۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُو عَامِرٍ، ثَنَا زَمْعَةُ، ح وَثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، أَنَا زَمْعَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرَمَةَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے پچھونے (دری، چٹائی، فرش اور قالین) پر نماز ادا فرمائی
ہے۔ جناب نصر بن علی نے اپنی روایت میں کہا: حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے بھی پچھونے پر نماز ادا کی۔ اور فرمایا: رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھونے پر نماز پڑھی ہے امام ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيَّ عَلَى بَسَاطٍ. وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدِيثُهُ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى بَسَاطٍ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْقَلْبِ مِنْ زَمْعَةٍ.

(۱۰۰۴) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد، حديث: ۵۱۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۲۹۔ مسند احمد: ۳/

۱۰۔ من (۱۰۰۴) طريق ابى معاوية بهذا الاسناد، سنن ترمذى: ۳۳۲.

(۱۰۰۵) صحیح، مسند احمد: ۱/ ۲۳۲، ۲۷۳۔ من طريق زمعة بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة

على الخمره، حديث: ۱۰۳۰۔ من طريق زمعة عن عمرو بن دينار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما.

چھوٹوں پر نماز کی اوائلی کے ابواب

ہیں: ”زمعراوی کے متعلق میرے دل میں عدم اطمینان ہے۔“

فوائد:..... صحت نماز کے لیے نماز کی جگہ اور چٹائی، درمی اور صف کا پاک ہونا شرط ہے۔ نیز ہر پاک چیز مثلاً چٹائی، درمی اور صف وغیرہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ چٹائی وغیرہ نمازی کو نماز سے غافل نہ کرتی ہو۔

۴۱۶..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَرَاءِ الْمَدْبُوعَةِ

دباغت شدہ رنگے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ وَبِشْرُ بْنُ أَدَمَ، قَالَا، ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْقَرَوَةِ الْمَدْبُوعَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبُو عَوْنٍ هَذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ.

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی اور دباغت شدہ چمڑے پر نماز پڑھ لیتے تھے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ابوعون کا نام، محمد بن عبید اللہ ثقفی ہے۔“

۴۱۷..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانٌ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ.....

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. هَذَا حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَقَالَ يُونُسُ: يُصَلِّي عَلَى خُمْرَةٍ لَهُ قَدْ بَسِطَتْ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔“ یہ سعید بن عبد الرحمن کی روایت ہے اور جناب یوسف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے جسے آپ کی نماز گاہ میں بچھا دیا گیا تھا،

(۱۰۰۶) اسنادہ ضعیف، یونس بن حارث راوی ضعیف ہے۔ نیز سند میں انقطاع ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی الحصر، حدیث: ۶۵۹۔ من طریق ابی احمد الزبیری بهذا الاسناد، مسند احمد: ۴/۲۵۴۔

(۱۰۰۷) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی الخمره، حدیث: ۳۸۱۔ سنن نسائی: ۷۳۹۔ مسند احمد: ۶/۳۳۵۔ من طریق شعبه بهذا الاسناد، صحیح، کتاب الصلاة، باب الاعتراض بین یدی المصلی، حدیث: ۵۱۳۔ سنن ابی داود: ۶۵۶۔ سنن

پچھونوں پر نماز کی ادائیگی کے ابواب

فِي مَسْجِدِهِ وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ، فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَ ثُوبَهُ ثُوبِي وَأَنَا حَائِضٌ. جبکہ میں آپ کے پہلو میں لیٹی ہوتی، جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے میرے کپڑوں سے لگ جاتے حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی۔“

۱۰۰۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ - عَنِ عَاصِمِ عَنِ أَبِي قِلَابَةَ.....

”حضرت ام کلثوم بنت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔“

فوائد..... الحُمْرَةُ: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی دھاری دار چٹائی۔ نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھجور کے پتوں

کی بنی ہوئی دھاری دار چٹائی پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۴۱۸..... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَالْخِيَارِ لِلْمُصَلِّقِ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِيهِمَا وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، كَيْ لَا يُؤْذِيَ بِهِمَا غَيْرَهُ.

جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا بیان، نماز کی کو اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز پڑھ لے یا انہیں اتار کر پڑھ لے اور اپنے دونوں قدموں کے درمیان جوتوں کو رکھ لے تاکہ ان سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو

۱۰۰۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنَا عِيَاضُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ وَعَبِيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنے جوتے پہن لے یا انہیں اتار کر اپنی ٹانگوں کے درمیان رکھ لے، اور ان کے ساتھ دوسروں کو تکلیف نہ دے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ نَعْلَيْهِ، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَلَا يُؤْذِيَ بِهِمَا غَيْرَهُ.

۱۰۱۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مُسَلَّمَةَ وَثَنَا يَعْقُوبُ أَيضًا، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ - وَهُوَ أَبُو مُسَلَّمَةَ - ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ،

(۱۰۰۸) اسنادہ صحیح، رقم: ۳۰۲/۶ عن ام سلمه.

(۱۰۰۹) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی این توضیح النعل اذا خلعت فی الصلاۃ، حدیث:

۱۴۳۲ - من طریق المقبری بهذا الاسناد - وانظر: ۱۰۱۶.

ثَنَا شُعْبَةُ.....

عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

”حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جوتوں اور موزوں سمیت نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ ان پر نجاست نہ لگی ہو اور اگر نجاست لگی ہو تو جوتوں اور موزوں میں نماز پڑھنا درست نہیں۔ (شرح النووی: ۵ / ۴۲)

۲۔ جوتا اتارنا ہو تو اس کے مختلف مقام ہیں۔ اگر بائیں جانب نمازی نہ ہو تو جوتا بائیں جانب اتارا جائے اور اگر بائیں جانب نمازی ہو تو جوتا دونوں پاؤں کے درمیان رکھنا شروع ہے۔

۱۰۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ، نَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ ارْفَعِي عَنَّا حَصِيرَكَ هَذَا فَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ يُفْتِنُ النَّاسَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اپنی یہ چٹائی ہم سے دور کر دو، مجھے تو خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں یہ لوگوں کو فتنے میں نہ ڈال دے۔“

۱۰۱۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بِحَبْرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ.....

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى خُمْرَةٍ. وَقَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ وَيَسْجُدُ عَلَيْهَا.

”جناب ابن شہاب الزہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے مسلسل یہ بات سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھوٹی چٹائی پر نماز ادا فرمائی ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پر سجدہ کرتے تھے۔“

(۴۱۰) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة في النعال، حديث: ۳۸۶۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الصلاة

في النعلين، حديث: ۵۵۵۔ سنن ترمذی: ۴۰۰، سنن نسائی: ۷۷۶۔ مسند احمد: ۱۸۹ / ۲.

(۱۰۱۱) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۶ / ۲۴۸۔ عن عثمان بهذا الاسناد.

(۱۰۱۲) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳ / ۱۰۳۔ صحیح ابن حبان: ۴۵۱۱، ۶۲۷۲۔ من طریق اخر عن انس نحوه.

۱۰۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، أَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ لَا يَدْعُهَا فَيَقِ سَفْرٍ وَلَا حَضْرٍ. هَكَذَا، حَدَّثَنَا بِهِ الْمُخْرَمِيُّ مَرْفُوعًا، فَإِنْ كَانَ حَفِظَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَرَفَعَهُ، فَهَذَا خَبْرٌ غَرِيبٌ. كَذَلِكَ خَبَرُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ غَرِيبٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے، آپ اسے سفر و حضر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔“ اسی طرح جناب مخزومی نے ہمیں یہ حدیث مرفوع بیان کی ہے اگرچہ انہوں نے اس حدیث کی سند کو یاد رکھا ہے اور اسے مرفوع بیان کیا ہے مگر یہ حدیث غریب ہے اسی طرح جناب زہری کی حضرت انس سے روایت بھی غریب ہے۔

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۰۰۷ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۴۱۹..... بَابُ وَضْعِ الْمُصَلِّي نَعْلَيْهِ عَنِ يَسَارِهِ إِذَا خَلَعَهُمَا، إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلِّيًّا، فَيَكُونُ نَعْلَاهُ عَنْ يَمِينِ وَالْمُصَلِّي عَنْ يَسَارِهِ.

اس بات کا بیان کہ نماز جب جوتے اتارے تو انہیں اپنی بائیں جانب رکھے جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نمازی نہ ہو، (کیونکہ) اس طرح اس کے جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں طرف ہو جائیں گے

۱۰۱۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ. وَهَذَا حَدِيثُ الدُّورِيِّ - نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ وَأَضْعَا نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ.

”حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن اپنے جوتے اپنی بائیں جانب رکھ کر نماز پڑھی۔“

۱۰۱۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ

(۱۰۱۳) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۹۲/۲۔ مختصراً من طریق آخر.

(۱۰۱۴) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی النعل، حدیث: ۶۴۸۔ سنن نسائی: ۷۷۷۔ سنن ابن ماجہ:

۱۴۳۱۔ مسند احمد: ۳/۴۱۰۔ من طریق یحییٰ بهذا الاسناد.

بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ سُهَيْبَانَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
 الْفَتْحِ فَصَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ
 فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ .

”حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ
 والے سال میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو
 آپ نے فتح مکہ والے دن نماز ادا فرمائی، آپ نے اپنے
 جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ لیے۔“

۳۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الزَّجْرِ عَنْ وَضْعِ الْمُصَلِّي نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا كَانَ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلِّيًا،
 يَكُونُ النَّعْلَانِ عَنْ يَمِينِ الْمُصَلِّي عَنْ يَسَارِهِ

جب نماز کی بائیں جانب کوئی نمازی موجود ہو تو نماز کی بائیں جانب جوتے رکھنا منع ہے، کیونکہ
 اس طرح جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نماز کی دائیں جانب ہو جائیں گے

۱۰۱۶- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
 الدَّورَقِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ
 مَاهِكٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے
 جوتے اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب نہ رکھے، مگر یہ
 اس کی بائیں جانب کوئی نمازی موجود نہ ہو (تو پھر رکھ لے)
 اور اسے چاہیے کہ انہیں اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان رکھ
 لے۔“ جناب الدورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”اور وہ
 اپنی بائیں جانب اپنے جوتے نہ رکھے الا یہ کہ اس جانب کوئی
 نہ ہو،“ اور انہوں نے دائیں جانب کا تذکرہ نہیں کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا
 يَضَعُ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، إِلَّا أَنْ
 لَا يَكُونَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَيَضَعُهُمَا بَيْنَ
 رِجْلَيْهِ. وَقَالَ الدَّورَقِيُّ: وَلَا يَضَعُ نَعْلَيْهِ
 عَنْ يَسَارِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ، وَلَمْ يَذْكُرِ
 الْيَمِينِ.

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۰۰۹ کے تحت ملاحظہ کریں۔

(۱۰۱۵) انظر الحديث السابق.

(۱۰۱۶) اسناد حسن، صحیح ابن حبان: ۲۱۸۵۔ من طریق محمد بن بشر، بندار بهذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب

المصلي اذا خلع نعليه اين يضعهما، حديث: ۶۵۴.

۴۲۱..... بَابُ الْمُصَلِّيِّ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ وَقَدْ أَصَابَهُمَا قَدْرٌ لَا يَعْلَمُ بِهِ

اس بات کا بیان کہ نمازی اپنے جوتوں میں نماز پڑھتا ہے جبکہ انہیں گندگی

لگی ہوتی ہے جس کا اسے علم نہیں ہوتا

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْمَصَلِّيَّ إِذَا صَلَّى إِذَا صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ وَتَوَبَ طَاهِرٌ عِنْدَهُ، ثُمَّ بَانَ عِنْدَهُ أَنَّ النَّعْلَ أَوْ الثَّوْبَ كَانَ غَيْرَ طَاهِرٍ، أَنَّ مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِهِ جَائِزٌ عَنْهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ، إِذِ الْمَرْءُ إِنَّمَا أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ عِنْدَهُ، لَا فِي الْمَغِيبِ عِنْدَ اللَّهِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب نمازی نے اپنے خیال کے مطابق پاک صاف جوتوں اور کپڑوں میں نماز پڑھی پھر اسے علم ہوا کہ اس کے جوتے یا کپڑے پاک نہیں تھے تو اس کی ادا شدہ نماز درست ہوگی، اس کا اعادہ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نمازی کو اپنے نزدیک پاک صاف کپڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ اللہ کے علم غیب کے مطابق پاک صاف کپڑوں میں (کیونکہ غیب کا علم بندے کو نہیں ہے۔)

۱۰۱۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا يَزِيدٌ - وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ - ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَيْضًا، ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نُعَامَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے اپنے جوتے اتار دیے، تو صحابہ کرام نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم نے اپنے جوتے کیوں اتار دیے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اتار دیے۔ آپ نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ جوتوں کو گندگی لگی ہوئی ہے (اس لیے میں نے اتار دیے) اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اپنے جوتے کو پلٹ کر دیکھ لے،

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَخَلَعَ النَّاسُ نَعَالَهُمْ، فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ: لِمَ خَلَعْتُمْ نَعَالَكُمْ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ، فَخَلَعْنَا. فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ آتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ بِهِمَا خَبثًا، فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَهُ فَلْيَنْظُرْ فِيهِمَا خَبثًا، فَلْيَمْسَحْهُمَا بِالأَرْضِ، ثُمَّ لِيَصَلِّي فِيهَا. هَذَا حَدِيثٌ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى

(۱۰۱۷) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳/ ۲۰ - سنن الدارمی: ۱۳۷۸ - مسند عبد بن حمید: ۸۸۰ - من طریق حماد بهذا الاسناد،

وقد تقدم برقم: ۷۸۶.

پچھنوں پر نماز کی ادائیگی کے ابواب

فَيْقَ حَدِيثِ أَبِي الْوَلَيْدِ، فَقَالَ: إِنَّ جَبْرِيلَ
أَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَدْرًا أَوْ أَدَى .
اگر انہیں گندگی لگی ہو تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑ کر صاف کر
لے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔“ یہ یزید بن ہارون کی روایت
ہے، جبکہ ابوالولید کی روایت میں ہے: ”بے شک جبرائیل
علیہ السلام نے مجھے بتایا تھا کہ ان میں گندگی یا پلیدی لگی ہوئی ہے۔“

فوائد: مکرر ۷۸۶

۴۲۲..... بَابُ الْمُصَلِّيِ يَشُكُّ فِي الْحَدِيثِ، وَ الْأَمْرُ بِالْمُضِيِّ فِي صَلَاتِهِ وَتَرَكَ

الْإِنْصِرَافِ عَنِ الصَّلَاةِ

نمازی کو وضو ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنے اور نماز نہ توڑنے کے حکم کا بیان
إِذَا خِيلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ أَحَدَتْ فِيهَا، وَ الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ يَقِينُ الطَّهَارَةَ لَا يَزُولُ إِلَّا بِبَيِّنٍ حَدِيثٍ . وَأَنَّ
الصَّلَاةَ لَا تَفْسُدُ بِالشَّكِّ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى يَسْتَبَيِّنَ الْمُصَلِّيُ بِالْحَدِيثِ .

جب کہ اسے خیال گزرے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ طہارت کا یقین وضو ٹوٹنے کے
یقین کے ساتھ ہی ختم ہوگا، اور نماز وضو ٹوٹنے کے شک سے باطل نہیں ہوگی حتیٰ کہ نمازی کو وضو ٹوٹنے کا یقین ہو جائے
۱۰۱۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ
بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ
الشَّيْءَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ . فَقَالَ: لَا
يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا .
”حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو نماز کی
حالت میں کچھ محسوس کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: ”اس وقت
تک نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سن لے یا بونہ پائے۔“

فوائد: مکرر ۲۴، ۲۵۔

۴۲۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا أَحَدَتْ الْمُصَلِّيُ فِيهَا، وَوَضَعَ الْيَدَ عَلَى

الْأَنْفِ كَمَا يَتَوَهَّمُ النَّاسُ أَنَّهُ رَاعِفٌ لَا مَحْدَثٌ حَدَثًا مِنْ دُبُرٍ .

جب نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو نماز ختم کر دینے کے حکم کا بیان، اور ناک پر ہاتھ رکھنے کا بیان تاکہ دیگر
نمازی خیال کریں کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی ہے، نہ کہ اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے۔

۱۰۱۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الْبُرَيْيَانِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ

(۱۰۱۸) اسنادہ صحیح، تقدم تخريجه برقم: ۲۵۔

عُرْوَةَ عَنْ أَنَسٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحَدٌ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ وَ لِيَنْصَرِفْ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھے اور نماز سے نکل جائے۔“

فوائد:..... دوران نماز وضو ٹوٹنے کی صورت میں بے وضو شخص ناک پر ہاتھ رکھے، یہ امر استحباب کے لیے ہے۔ خطابی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ایسے شخص کو ناک پر ہاتھ رکھنے کا حکم اس لیے دیا تا کہ وہ حاضرین کو یہ باور کرائے کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے نیز اس طریقہ میں ستر پوشی کے ادب، قبیح چیز کو چھپانے اور احسن طور پر اختیار کرنے کا بیان ہے اور اس عمل میں ریا اور جھوٹ شامل نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حیا کے استعمال اور لوگوں کے طعن و تشنیع سے محفوظ رہنے کے احسن طریقہ کا بیان ہے۔ (عون المعبود: ۷/۴)



(۱۰۱۹) صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۳۳۵۔ من طریق حفص بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة باب استئذان المحدث

للإمام، حدیث: ۱۱۱۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۲۲.

جُمَاعُ أَبْوَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بھول چوک کے ابواب کا مجموعہ

۴۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيِ يَشْكُ فِي صَلَاتِهِ

اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں شک ہو جاتا ہے

وَالْأَمْرُ بِأَنْ يَسْجُدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بِذِكْرِ خَيْرٍ مُخْتَصِرٍ غَيْرِ مُتَقَصِّى، قَدْ يَحْسِبُ كَثِيرٌ مِمَّنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ وَالْمُجْمَلِ، وَلَا يَفْهَمُ الْمُخْتَصِرَ وَالْمُتَقَصِّى مِنَ الْأَخْبَارِ، أَنَّ الشَّاكَّ فِي صَلَاتِهِ جَائِزٌ بِهِ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَى الشَّكِّ بَعْدَ أَنْ يَسْجُدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ.

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ اسے دو سو (بھول چوک) کے سجدے کرنے کے حکم کا بیان، بہت سارے لوگ جو مفسر اور مجمل میں فرق نہیں کر سکتے اور نہ مختصر اور مفصل روایات کو سمجھتے ہیں، وہ خیال کریں گے کہ اپنی نماز میں شک کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ دو سو کے سجدے کرنے کے بعد شک کی حالت ہی میں نماز سے فارغ ہو سکتا ہے۔

۱۰۲۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ سَعِيدٌ: تَنَا. وَقَالَ عَلِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَتَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، ح وَتَنَا بَنْدَارٌ، أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ عَمَرَ، نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، تَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ، نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي بَسْمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک شیطان تم میں سے کسی شخص کے پاس آتا ہے جبکہ وہ اپنی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، تو وہ اس کی نماز کو غلط ملط

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيقَ صَلَاتِهِ، فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ حَتَّى لَا

(۱۰۲۰) صحیح بخاری، کتاب السہو، باب السہو فی الفرض والٹوع، حدیث: ۱۲۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السہو فی الصلاۃ، حدیث: ۳۸۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۳۰۔ سنن ترمذی: ۳۹۷۔ سنن نسائی: ۱۲۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۱۶۔ مسند احمد: ۲/۲۴۱۔ مسند الحمیدی: ۹۴۷۔ من طرق عن الزہری بهذا الاسناد.

کر دیتا ہے، حتیٰ کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو جس شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔“ جناب یحییٰ بن ابی کثیر اور محمد بن عمرو کی روایت کا مفہوم بھی اسی طرح کا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: حتیٰ کہ نمازی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو اسے چاہیے کہ (تشہد میں) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔“

يَذْرِي كَمْ صَلَّى، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَهَكَذَا مَعْنَى خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ لَا يَذْرِي كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا. فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۰۲۱۔ وَفِي خَبَرِ عِيَاضٍ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب وہ (نمازی) بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے تو وہ دو سجدے کر لے جبکہ وہ (تشہد میں) بیٹھا ہوا ہو۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَهَا فَلَمْ يَذْرِكْ كَمْ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

”حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے: جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ تشہد میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔“ (صاحب کتاب کا بیان ہے کہ) میں نے یہ احادیث ان کی اسانید کے ساتھ کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔ اور یہ الفاظ مختصر غیر مفصل ہیں۔

۱۰۲۲۔ وَفِي خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. خَرَجَتْ هَذِهِ الْأَخْبَارُ بِأَسَانِيدِهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ. وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ مُخْتَصِرَةٌ غَيْرُ مُتَّفَصِّةٍ.

۴۲۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي فِي الْمُصَلِّي شَكَّ فِي صَلَاتِهِ

وَالْأَمْرُ بِالْبِنَاءِ عَلَى الْأَقْلِّ مِمَّا يَشْكُ فِيهِ الْمُصَلِّي

اپنی نماز میں شک کرنے والے کے متعلق تفصیلی روایت کا بیان

(۱۰۲۱) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب من قال يتم على أكثر ظنه، حديث: ۱۰۲۹، سنن ترمذی: ۳۹۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۰۴۔

(۱۰۲۲) صحیح، سنن نسائی، کتاب السهو، باب ما يفعل من نسي شيئا، من صلاته، حديث: ۱۲۶۱۔ مسند احمد: ۴/ ۱۰۰۔

حديث معاوية رضی اللہ عنہ واما حديث عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سیاتی بروقم: ۱۰۳۳۔

اور جتنی رکعات میں نمازی کو شک ہو ان میں کم پر بنیاد رکھنے حکم کا بیان
وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الشَّاكَّ صَلَاتَهُ بِسَجْدَتَيْ السَّهْوِ بَعْدَمَا بَيَّنَّ
عَلَى الْأَقْلُ، فَيَتِمُّ صَلَاتُهُ عَلَى يَقِينٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ تَحْرِي. اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز میں شک کرنے والے کو کم از کم رکعات پر بناء کرنے کے بعد
دوسہو کے سجدے کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا وہ یقین پر اپنی نماز مکمل کر لے جبکہ اسے غور کرنے پر بھی صحیح تعداد معلوم نہ ہو
سکے۔

۱۰۲۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ الْأَشْجِ،
قَالَا: ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک
ہو جائے تو وہ شک کو چھوڑ دے اور یقین پر بنا کرے۔ پھر اگر
اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے تو وہ دو (سہو کے)
سجدے کر لے۔ اگر اس کی نماز پوری ہوئی تو اس کی وہ رکعت
اور دو سجدے نفل ہوں گے، اور اگر نماز پوری نہ ہوئی تو یہ رکعت
اس کی نماز مکمل کر دے گی اور دو سجدے شیطان کو ذلیل و رسوا
کرنے کا باعث ہوں گے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَكَّ
أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْفِغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ
عَلَى الْيَقِينِ. فَإِنْ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَةً كَانَتْ
الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ. وَإِنْ كَانَتْ
نَاقِصَةً كَانَتْ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ،
وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ.

فوائد:۔ جسے نماز کی رکعات میں شک ہو اسے اقل عدد پر بنا رکھنی چاہیے۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ أَوَّاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثِنْتَيْنِ
فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى
أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَسْجُدُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ.
جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے ایک رکعت ادا کی ہے یا دو، تو وہ اسے ایک رکعت قرار
دے، جب اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے دو رکعت نماز پڑھی ہے یا تین رکعت، تو وہ اسے دو رکعت شمار کرے اور جب معلوم

(۱۰۲۳) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب اذا شك في الثنتين حدیث: ۱۰۲۴ و سنن ابن ماجہ: ۱۲۱۰۔ من
طریق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۵۷۱۔ سنن نسائی: ۱۲۳۹۔
مسند احمد: ۳/۷۲، ۸۴۔

نہ ہو کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت تو وہ اسے تین رکعت شمار کرے، پھر نماز سے فراغت کے بعد اور سلام سے قبل دو سجدے کرے۔ (مسند احمد: ۱/ ۱۹۰، ابن ماجہ: ۱۲۰۹، الصحیحہ: ۱۳۵۶، صحیح)

۲۔ سہو کے دو سجدے نماز میں ہونے والی کمی بیشی پوری کر دیتے ہیں۔ نیز یہ عمل شیطان کی ذلت و رسوائی کا بھی باعث ہے کیونکہ شک اور اختلاط کے ذریعے شیطان نمازی کی نماز میں کمی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جب سہو کے دو سجدوں کے ذریعے اس کی نماز میں کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے، تو یہ عمل شیطان کی رسوائی اور ذلت کا باعث بنتا ہے۔

۳۔ اگر چوتھی رکعت میں شک واقع ہو کہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی تو اسے تیسری رکعت بنا دیں گے اور اگر وہ چوتھی رکعت ہو تو سہو کے دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنتے ہیں۔

۴۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يَسْجُدُهُمَا الشَّاكُّ فِي صَلَاتِهِ

اس بات کا بیان کہ یہ دو سجدے جنہیں اپنی نماز میں شک کرنے والا ادا کرے گا

إِذَا بَنَى عَلَى الْيَقِينِ فَيَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَ السَّلَامِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ سَجْدَتَيْ السَّهْوِ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ تَكُونَانِ بَعْدَ السَّلَامِ.

جب وہ اپنے یقین پر بنا کرے گا تو یہ دو سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا بعد میں نہیں۔ اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ سہو ہر حالت میں سلام پھیرنے کے بعد ہوں گے

۱۰۲۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ الْمَدَنِيِّ، قَالَ، سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، ح وَتَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، تَنَا شُعَيْبٌ. يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ - تَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَتَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، تَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَتَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْقَاعِلِيِّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامٌ - وَأَبُو ابْنِ سَعِيدٍ - أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ، وَهَذَا حَدِيثُ الرَّبِيعِ وَهُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقًا لِلْحَدِيثِ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، ایک، دو، تین یا چار پڑھی ہیں؟ تو وہ اتنی رکعات مکمل کر لے جن میں اسے شک ہو، پھر وہ تشہد میں بیٹھے

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى وَاحِدَةً أَمْ اثْنَتَيْنِ أَمْ ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيَتِمَّ مَا شَكَّ فِيهِ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ

نماز میں بھول چوک کے ابواب

بیٹھے دو سجدے کر لے، چنانچہ اگر اس کی نماز نامکمل تھی تو اس نے اب پوری کر لی اور دو سجدے شیطان کی ذلت و خواری کا سبب ہوں گے، اور اگر اس نے اپنی نماز مکمل کر لی تھی تو (یہ زائد) رکعت اور دو سجدے اس کے لیے نفل ہوں گے۔“

جَالِسٌ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَاقِصَةً فَقَدْ أَتَمَّهَا وَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ، وَإِنْ كَانَ أَتَمَّ صَلَاتَهُ فَالرَّكْعَةُ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةٌ.

۱۰۲۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، تَسَابِهُ الرَّبِيعِ مَرَّةً أُخْرَى مِنْ كِتَابِهِ، وَقَالَ: فَلَيْتَنِي عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ السَّلَامِ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى وَالدَّوْرَقِيُّ وَيُونُسُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَذِرْ ثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ. ثُمَّ بَاقِيَ حَدِيثُهُمْ مِثْلُ حَدِيثِ الرَّبِيعِ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ عِنْدِي دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ إِذَا كَانَ مَالُهُ غَائِبًا عَنْهُ، فَأَخْرَجَ زَكَاتَهُ وَ أَوْصَلَهَا إِلَى أَهْلِ سُهْمَانَ الصَّدَقَةَ نَاقِصَةً أَنْ كَانَ مَالُهُ سَالِمًا فَهِيَ زَكَاتُهُ، وَإِنْ كَانَ مَالُهُ مُسْتَهْلَكًا فَهُوَ تَطَوُّعٌ، ثُمَّ بَانَ عِنْدَهُ وَصَحَّ، أَنَّ مَالَهُ كَانَ سَالِمًا، أَنَّ مَالَهُ الَّذِي أَوْصَلَهُ إِلَى أَهْلِ سُهْمَانَ الصَّدَقَةَ كَانَ جَائِزًا عَنْهُ فِي الصَّدَقَةِ الْمَقْرُوضَةِ فِي مَالِهِ الْغَائِبِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ عَنِ الْمُصَلِّيِّ هَذِهِ الرَّكْعَةَ الَّتِي صَلَّى بِهَا بِأَحَدِي اثْنَيْنِ، إِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ

”امام صاحب فرماتے ہیں: امام ربیع نے ہمیں ایک مرتبہ اپنی کتاب سے بیان کرتے ہوئے فرمایا: لہذا وہ یقین پر بنا کرے، پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے اور جناب ابو موسیٰ، دورقی اور یونس نے اپنی روایت میں کہا: جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے، پھر اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار، تو اسے ایک رکعت پڑھ لینی چاہیے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔“ ان کی باقی روایت جناب ربیع کی روایت کی طرح ہی ہے۔ امام ابو بکر نے فرمایا: ”اس حدیث میں میرے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ مالدار شخص کا مال جب اس کے پاس موجود نہ ہو (تجارت وغیرہ کی غرض سے کسی علاقے میں بیٹھا ہوا ہو) پھر وہ اس کی زکوٰۃ نکال کر صدقے کے حق داروں کو پہنچا دے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اگر اس کا مال صحیح سلامت ہو تو یہ اس کی زکوٰۃ ہے اور اگر اس کا مال ہلاک و تباہ ہو چکا ہو تو یہ نفل صدقہ ہے، پھر اسے صحیح اطلاع مل گئی کہ اس کا مال صحیح سلامت ہے تو اس کا وہ مال جو اُس نے اپنے غیر موجود مال کی فرض زکوٰۃ کے طور پر صدقہ و زکوٰۃ کے حق داروں کو پہنچایا تھا وہ جائز اور درست ہو گا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کی ایک رکعت کو جائز قرار دیا ہے۔ جو اُس نے دو طرح کی نیت سے ادا کی تھی۔ کہ اگر

نماز میں بھول چوک کے ابواب

الَّتِي صَلَّى تِلَاثًا، فَهَذِهِ الرَّكْعَةُ رَابِعَةٌ
الَّتِي هِيَ قَرُصٌ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ
تَامَةً فَهَذِهِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةٌ، فَقَدْ أَجَزَتْ عَنْهُ
هَذِهِ الرَّكْعَةُ مِنَ الْفَرِيضَةِ. وَهُوَ إِنَّمَا
صَلَّاهَا عَلَى أَنَّهَا فَرِيضَةٌ أَوْ نَافِلَةٌ.

اس کی ادا شدہ نماز تین رکعات ہوئی تو یہ اس کی چوتھی فرض
رکعت ہوگی، اور اگر اس کی نماز مکمل ہو چکی تھی تو یہ رکعت نفل ہو
گی۔ اور اس کی یہ رکعت فرض نماز سے کفایت کر جائے گی
حالانکہ اس نے یہ رکعت فرض یا نفل کی نیت سے ادا کی تھی۔“

فوائد:..... ۱۔ نماز میں شک واقع ہونے کی صورت میں سہو کے سجدے سلام سے قبل کرنے چاہئیں یا سلام کے
بعد، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ دونوں طرح کر سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں صورتیں ثابت ہیں۔

(فقہ السنہ: ۱/۲۱۳)

۲۔ لیکن سہو کے سجدوں کی ادائیگی کی افضل صورت یہ ہے کہ جہاں نبی ﷺ نے سہو کے سجدے سلام سے قبل کیے
ہیں، وہاں سجدے سلام سے پہلے کیے جائیں اور جہاں سجدے سلام کے بعد کیے ہیں وہاں سلام کے بعد کیے
جائیں۔ (فقہ السنہ: ۱/۲۱۳)

۳۔ امام مالک کہتے ہیں اگر سہو نماز کی زیادتی میں ہوا ہے تو سجدے سلام کے بعد کرنے چاہئیں اور اگر سہو کمی میں ہوا
ہے تو سہو کے سجدے سلام سے قبل کرنے چاہئیں اور نووی رحمہ اللہ نے اس مذہب کو قوی اور راجح قرار دیا ہے۔

(شرح النووی: ۵/۵۵)

اکثر عرب علماء کا یہی موقف ہے۔ شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

(دیکھیے: غسل، وضو اور نماز کا طریقہ)

۴۲۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ رُكُوعِ هَذِهِ الرَّكْعَةِ وَسُجُودِهَا الَّتِي يُصَلِّيَهَا

لِتَمَامِ صَلَاتِهِ أَوْ نَافِلَتِهِ.

اس رکعت کے رکوع اور سجدہ کو خوب اچھی طرح ادا کرنے کا بیان جسے وہ

اپنی نماز کی تکمیل یا بطور نفل پڑھے گا۔

۱۰۲۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي
أَخِي، ح وَثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضًا، ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ
بِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....

(۱۰۲۵) انظر الحديث السابق.

(۱۰۲۶) اسنادہ صحیح، مستدرک حاکم: ۱/۲۶۰-۲۶۱ من طریق ابوب بن اسماعیل بهذا الاسناد، سنن کبریٰ بیہقی: ۲/

۳۳۳

”حضرت عبداللہ بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، تین رکعات یا چار؟ تو اسے چاہیے کہ ایک رکعت پڑھ لے، اس کے رکوع و سجود خوب سنوار کر ادا کرے اور (آخر میں) دو سجدے کر لے۔“ محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ”میں نے یہ روایت ایوب کی کتاب میں ایک اور جگہ پر موقوف بھی دیکھی ہے۔“ امام ابو بکر فرماتے ہیں: ”عمر بن محمد، وہ زید بن عبداللہ بن عمر بن خطابؓ کا بیٹا ہے اور عاصم اور واقد کا بڑا بھائی ہے۔“ وہ فرماتے ہیں: ”میں نے احمد بن سعید الدارمیؒ کو فرماتے ہوئے سنا: عاصم، عمر، زید، واقد، ابو بکر اور فرقد یہ سب بھائی ہیں۔ اور عاصم وہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کا بیٹا ہے، امام ابو بکر فرماتے ہیں: ”امام دارمی نے ہمیں یہ بات اپنی روایت کے بعد بیان کی۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَذْرَى كَمْ صَلَّى، ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيُرْكَعْ رُكْعَةً يُحْسِنُ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَجَدْتُ هَذَا الْخَبَرَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فِي كِتَابِ أَيُّوبَ مَوْقُوفًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخُو عَاصِمٍ وَوَأَقِيدٌ وَهُوَ أَكْبَرُهُمْ. قَالَ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ سَعِيدِ الدَّارِمِيِّ يَقُولُ: عَاصِمٌ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَوَأَقِيدٌ وَأَبُو بَكْرٍ وَفَرَقْدٌ هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ إِخْوَةٌ وَعَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ لَنَا الدَّارِمِيُّ هَذَا فِي عَقِبِ خَبْرِهِ.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں شک واقع ہونے کی صورت میں چھوٹے عدد پر بنا رکھی جائے، یہی یقینی صورت ہے، پھر چھوٹے عدد پر بنا کے بعد اگلی رکعت اچھے طریقے سے ادا کی جائے، اس کے قیام اور رکوع و سجود میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

۱۰۲۷۔ وَالَّذِي حَدَّثَنَا، قَالَ: ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْعَمْرِيُّ.....

”جناب حبیب بن اسی ثابت بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ حجاج خطبہ دے رہا تھا اور حضرت ابن عمرؓ بھی موجود تھے اور ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے ان کی دائیں اور بائیں جانب بیٹھے تھے، جب حجاج نے کہا: ابن الزبیر نے اللہ کی کتاب قرآن مجید کو جھکا دیا ہے، اللہ اس کے دل کو اوندھا کرے۔“

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: بَيْنَا الْحَجَّاجُ يَخْطُبُ وَابْنُ عُمَرَ شَاهِدٌ وَمَعَهُ ابْنَانُ لَهُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، إِذْ قَالَ الْحَجَّاجُ: ابْنُ الزُّبَيْرِ نَكَسَ كِتَابَ اللَّهِ نَكَسَ اللَّهُ قَلْبَهُ، قَالَ: وَابْنُ

نماز میں بھول چوک کے ابواب

حبیب نے کہا: اور حضرت ابن عمر اس کی طرف متوجہ تھے چنانچہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ کام تیرے اور اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ راوی نے کہا: حجاج خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور ہر مسلمان کو علم عطا کیا ہے، اے بوڑھے تم بھی عقل سے کام لو۔ تو حضرت ابن عمر نے ہنسنا شروع کر دیا۔ پھر یہ قصہ عاصم کے واسطے سے حبیب سے بیان کیا تو کہا: پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (حجاج کی طرف) اچھلے تو ان کے بیٹوں نے انہیں بٹھا دیا۔ انہوں نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں نے اصل فضیلت والی بات تو اسے کہی نہیں کہ تو (حجاج) جھوٹا ہے۔

عُمَرَ مُسْتَقْبِلُهُ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِيَدِكَ وَلَا بِيَدِهِ. قَالَ: فَسَكَتَ الْحَجَّاجُ. ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا وَكُلَّ مُسْلِمٍ، وَإِيَّاكَ أَيُّهَا الشَّيْخُ أَنْ تَعْقِلَ. فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَضْحَكُ. فَحَكَاهُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَبِيبٍ، قَالَ: ثُمَّ وَتَبَ فَأَجْلَسَهُ ابْنَاهُ. فَقَالَ: دَعُونِي فَإِنِّي تَرَكْتُ الَّتِي فِيهَا الْفَضْلُ أَنْ أَقُولَ لَهُ: كَذَبْتَ.

۴۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّي يَشْكُ فِي صَلَاتِهِ وَلَهُ تَحَوُّرٌ، وَ الْأَمْرُ بِالْبِنَاءِ عَلَى التَّحَوُّرِ إِذَا كَانَ قَلْبُهُ إِلَى أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ أَمِيلٌ، وَ كَانَ أَكْثَرَ ظَنِّهِ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى مَا الْقَلْبُ إِلَيْهِ أَمِيلٌ اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں (کمی بیشی کا) شک ہو جاتا ہے جبکہ وہ تحقیق و جستجو کی طاقت رکھتا ہے، اسی جستجو اور تحقیق پر بنیاد رکھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا دل کسی ایک عدد کی طرف زیادہ مائل ہو۔ اور اس کا غالب گمان ہو کہ جس عدد کی طرف اس کا دل زیادہ مائل ہے وہ اتنی نماز ادا کر چکا ہے۔

۱۰۲۸۔ قَالَ الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ حُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حُزَيْمَةَ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا فَضِيلٌ - يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ - عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَ ثَنَا أَبُو مُوسَى وَيَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، قَالَا، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ، ثَنَا مَنْصُورٌ، ح وَ ثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَ ثَنَا أَبُو مُوسَى أَيْضًا، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَيْضًا نَحْوَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

(۱۰۲۸) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حیث كان، حدیث: ۴۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۵۷۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۲۰۔ سنن نسائی: ۱۲۴۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۱۲۔ مسند الحمیدی: ۹۶۔ مسند احمد: ۳۷۹/۱۔ من طریق جرید بھذا الاسناد.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو اس نماز میں کچھ اضافہ کر دیا یا اس میں کچھ کمی کر دی، پھر آپ ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کچھ تبدیلی ہوگئی ہے؟ آپ نے پوچھا: وہ کیا (تبدیلی) ہے؟ تو ہم نے آپ کو آپ کے عمل کے متعلق بتا دیا۔ لہذا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا: اگر نماز میں کوئی تبدیلی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا لیکن میں ایک انسان ہوں، میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں، اس لیے جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دہانی کرا دیا کرو۔ اور تم میں سے جس شخص کو بھی اپنی نماز میں (کمی بیشی) کا شک ہو تو وہ درست (تعداد رکعات) کے متعلق غور و فکر کرے پھر اس کے مطابق نماز مکمل کر لے، پھر سلام پھیر لے اور دو سجدے کر لے۔“ یہ ابو موسیٰ کی عبدالرحمان سے روایت ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں: جناب ابن مہدی نے فرمایا: میں نے امام سفیان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ روایت منصور سے سنی تھی مگر مجھے یاد نہیں ہے۔ جناب احمد بن عبدہ نے اپنی روایت میں ”التحریری“ (تحقیق و جستجو) کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ اور کہا: ”تم میں سے جس شخص سے اپنی نماز میں بھول ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز پڑھ لی ہے۔ تو وہ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی جب تحقیق و جستجو پر بنیاد کر کے (نماز مکمل کرے گا) تو سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کرے گا اور یہی میرا موقف ہے۔ اور جب کم ترین عدد پر بنا کرے گا تو سہو کے دو

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَادَ فِي الصَّلَاةِ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي صَنَعَ، فَثَبَّتِي رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَبَاتُكُمْ، وَلَكِنِّي بَشَرٌ أَنْسِي كَمَا تَسُونُ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَأَيْبُكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَلِكَ لِلصَّوَابِ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَسَلِّمْ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ. هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُوسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. قَالَ أَبُو مُوسَى، قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: فَسَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْهُ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ مَنْصُورٍ، وَلَا أَحْفَظُهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِهِ: التَّحْرِي، وَقَالَ: فَأَيْبُكُمْ سَهَا فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِكُمْ صَلَّى فَلْيَسَلِّمْ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتِي السَّهْوِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذَا الْخَبَرِ إِذَا بَنَى عَلَى التَّحْرِي سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ. وَهَكَذَا أَقُولُ. وَإِذَا بَنَى عَلَى الْأَقْلِّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ، عَلَى خَبَرِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ. وَلَا يَجُوزُ عَلَى أَصْلِي دَفْعَ أَحَدِ الْخَبَرَيْنِ بِالْآخَرِ بَلْ

سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ میرے نزدیک ایک روایت کو دوسری کے ساتھ رد کرنا اصلاً درست اور جائز نہیں ہے بلکہ ہر روایت پر اس کے مقام پر عمل کرنا واجب ہے۔ ”التحریری“ (تحقیق و جستجو) یہ ہے کہ نمازی کا دل کسی ایک عدد کی طرف زیادہ مائل ہو جبکہ کم سے کم عدد پر بنیاد رکھنے کا مسئلہ تحریری کے مسئلے سے مختلف ہے۔ لہذا دونوں روایتوں پر اسی طرح عمل کرنا واجب ہے جیسے وہ بیان کی گئی ہیں۔

يَجِبُ اسْتِعْمَالُ كُلِّ خَيْرٍ فِي مَوْضِعِهِ .
وَالْتَحَرِّيُّ هُوَ أَنْ يَكُونَ قَلْبُ الْمُصَلِّيِّ إِلَى أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ أَمِيلًا ، وَالْبِنَاءُ عَلَى الْأَقْلِّ مَسْأَلَةٌ غَيْرُ مَسْأَلَةِ التَّحَرِّيِّ ، فَيَجِبُ اسْتِعْمَالُ كِلَا الْخَيْرَيْنِ فِيمَا رُوِيَ فِيهِ .

فوائد:..... ۱۔ اس حدیث سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ اہل کوفہ اور اہل الرائے نے استدلال کیا ہے کہ جسے نماز میں رکعت کی تعداد کے بارے شک ہو وہ درست عدد کی تعیین کے بارے میں کوشش کرے اور غالب ظن پر بنا رکھے اور اس پر یہ لازم نہیں کہ وہ چھوٹے عدد پر اصرار کرے اور زائد نماز کا اہتمام کرے۔ بظاہر یہ حدیث ان کے موقف کی دلیل ہے۔ (شرح النووی: ۶۱ / ۵)

لیکن شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ جب نماز میں شک واقع ہو کہ نمازی نے تین یا چار رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ یقینی امر پر بنا رکھے اور یقینی امر اقل عدد ہے، پھر وہ باقی نماز پڑھنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ نیز اس مسئلہ کی وضاحت حدیث ۱۰۲۰ کے تحت بیان ہوئی ہے، جس کی رو سے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔ (شرح النووی: ۶۱ / ۵)

۴۲۹..... بَابُ ذِكْرِ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْجُلُوسِ سَاهِيًا، وَالْمَضْيِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوَى الْمُصَلِّيُّ قَائِمًا، وَإِنْ جَابَ سَجْدَتِي السَّهُوِ عَلَى فَاعِلِهِ.

نمازی کا دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے قبل بھول کر قیام کرنے کا بیان، اور جب نمازی سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ نماز جاری رکھے، ایسے شخص پر سہو کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔

۱۰۲۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ عَنِ ابْنِ بَحِينَةَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ سَمِعْتُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ.....

(۱۰۲۹) سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فیمن قام من اثنتین ساهیا، حدیث: ۱۲۰۶۔ مسند احمد: ۳۴۵ / ۵۔ مسند الحمیدی: ۹۰۳۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الاذان، ۱۔ من لم یر التشهد الاول واجبا، حدیث: ۸۲۹۔ صحیح مسلم: ۵۷۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۳۴۔ سنن ترمذی: ۳۹۱۔ سنن نسائی: ۱۲۲۳۔

”حضرت ابن محیینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، ہمارا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی، پھر جب آپ دوسری رکعت میں تھے تو آپ کھڑے ہو گئے اور (تشہد کے لیے) نہ بیٹھے (اور کھڑے ہو گئے) پھر جب سلام پھیرنے سے قبل (تشہد بیٹھے ہوئے تھے) تو آپ نے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کیے۔“

۱۰۳۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ - وَهُوَ ابْنُ عَثْمَانَ - عَنِ الْأَعْرَجِ.....

”حضرت عبداللہ بن محیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی تو آپ دوسری رکعت میں (تشہد بیٹھے بغیر) کھڑے ہو گئے تو آپ کو سجان اللہ کہہ کر یاد دلایا گیا مگر آپ نے (اپنی نماز) جاری رکھی حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو گئے اور صرف سلام باقی رہ گیا، لہذا آپ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔“

۴۳۰..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصَلِّيَّ إِذَا قَامَ مِنَ الْفَتَنِينِ فَاسْتَوَى قَائِمًا، ثُمَّ ذُكِرَ بِتَسْبِيحِ أَنَّهُ نَاسٍ لِلْجُلُوسِ، أَنَّ عَلَيْهِ الْمَضْيَ فِي صَلَاتِهِ، تَرَكَ الرُّكُوعَ إِلَى الْجُلُوسِ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ.

اس بات کا بیان کہ نمازی جب دو رکعتوں کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر اسے ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہہ کر متنبہ کیا جائے کہ وہ تشہد کے لیے بیٹھنا بھول گیا ہے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنی چاہیے اور دوبارہ (اٹھنے کے بعد) نہ بیٹھے، اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے دو سجدے کرنے چاہئیں۔

۱۰۳۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ.....

(۱۰۳۰) انظر الحديث السابق.

(۱۰۳۱) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فيمن قام من الفتنين ساهيا، حديث: ۱۲۰۷ - من طريق يزيد بن هارون

بهذا الاسناد، مسند احمد: ۵/ ۳۴۵ - مسند الحميدي: ۹۰۴ - وانظر ما تقدم برقم: ۱۰۲۹.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

”حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر باقی حدیث بیان کی۔ یحییٰ بن حکیم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”تو ہم نے سبحان اللہ کہہ کر آپ کو یاد دہانی کرائی، مگر جب آپ سیدھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے نماز جاری رکھی اور واپس نہ ہوئے (بیٹھے نہیں)۔ جناب فضل کی روایت میں ہے ”تو انہوں نے سبحان اللہ کہہ کر آپ کو متوجہ کیا مگر آپ نے نماز جاری رکھی اور (بیٹھے کے لیے) واپس نہ لوئے۔“

۱۰۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ.....

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دو رکعتوں میں (تشہد بیٹھنے کی بجائے) کھڑے ہو گئے تو مقتدیوں نے سبحان اللہ کہہ کر انہیں متوجہ کیا۔ تو انہوں نے نماز مکمل کی پھر نماز ختم کرتے وقت دوسرے کے لیے، اور فرمایا: تمہارا کیا خیال تھا کہ میں بیٹھ جاؤں گا، بلاشبہ میں نے اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ ابن منیع کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابو بکر کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ابو معاویہ کو اس سند میں وہم ہوا ہے۔“

عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ فِي حَدِيثِهِ: فَسَبَّحْنَا بِهِ، فَلَمَّا اعْتَدَلَ مَضَى وَلَمْ يَرْجِعْ. قَالَ الْفَضْلُ: فَسَبَّحُوا بِهِ، فَمَضَى وَلَمْ يَرْجِعْ.

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّهُ نَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوا بِهِ، فَاسْتَمَّ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ حِينَ انْصَرَفَ. ثُمَّ قَالَ: أَكُتِّمُ تَرَوْنِي أَجْلِسُ. إِنَّمَا صَنَعْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ مَنِيعٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا أَظُنُّ أَبَا مُعَاوِيَةَ إِلَّا وَهَمَ فِي لَفْظِ هَذَا الْإِسْنَادِ.

فوائد: ۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ اگر امام دوسری رکعت میں تشہد بیٹھنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے لیے برابر کھڑا ہونے سے قبل بھول کا احساس نہ ہو تو نمازیوں کی یاد دہانی کے باوجود بیٹھنا ناجائز ہے اور اگر مکمل کھڑا ہونے سے قبل یاد آ جائے تو بیٹھنا مشروع ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ اسْتَوِيَ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ)) ”جب امام دو رکعت میں تشہد کے بغیر کھڑا ہوا پھر اگر برابر کھڑا ہونے سے قبل اسے یاد دہانی کرائی

(۱۰۳۲) اسنادہ صحیح، مستدرک حاکم: ۱/۳۲۲، ۳۲۳۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۲/۳۴۴۔

(۱۰۳۲) ابوداؤد: ۱۰۳۶، صحیح الجامع الصغیر ۷۲۱ صحیح۔

نماز میں بھول چوک کے ابواب

جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر وہ برابر کھڑا ہو چکا ہو تو (تشہد کے لیے) نہ بیٹھے اور سہو کے دو سجدے کرے۔“

۲۔ تشہد اول چھوٹے کی صورت میں سہو کے دو سجدے لازم آتے ہیں۔ اس سے تشہد کی کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ اگر امام دو رکعتوں کے بعد سیدھا کھڑا ہو چکا ہو تو نمازیوں کی یاد دہانی کے باوجود اسے تیسری رکعت جاری رکھنی چاہیے اور تشہد کے لیے واپس تشہد میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ بلکہ امام کی اتباع میں مقتدی بھی کھڑے ہو کر تیسری رکعت شروع کر دیں۔

۴۔ غلطی پر امام کو تنبیہ کے لیے مرد حضرات سُبْحَانَ اللّٰهِ کہیں اس کے علاوہ تنبیہ کے لیے کوئی اور کلمہ مشروع نہیں ہے۔

۴۳۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِسَجْدَتَيْ السَّهْوِ إِذَا نَسِيَ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ.

سہو کے دو سجدوں کا بیان جب نمازی اپنی نماز سے کچھ بھول جائے۔

۱۰۳۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْفَعٍ أَنَّ مُضْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. هَكَذَا قَالَ أَبُو مُوسَى: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذَا الشَّيْخُ يَخْتَلِفُ أَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي اسْمِهِ. قَالَ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَهَذَا الصَّحِيحُ حَسْبَ عَلَمِي.

”حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنی نماز سے کوئی چیز بھول جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔“ جناب ابو موسیٰ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے شاگرد کا نام عقبہ بن محمد بن حارث ہی بیان کیا ہے۔ امام ابو بکر فرماتے ہیں: اس شیخ (عقبہ بن محمد) کے نام میں ابن جریر کے اصحاب کا اختلاف ہے۔ حجاج بن محمد اور عبدالرزاق نے (اس کا نام) عقبہ بن محمد بیان کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق یہی صحیح ہے۔

۴۳۲..... بَابُ التَّسْلِيمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ أَوْ العَصْرِ أَوْ العِشَاءِ وَإِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلَى مَا قَدْ صَلَّى الْمُصَلِّي قَبْلَ تَسْلِيمِهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا. وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ السَّلَامَ سَاهِيًا قَبْلَ الْفِرَاحِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا تُفْسِدُ الصَّلَاةَ.

نماز ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا بیان، دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام

(۱۰۳۳) اسنادہ ضعیف، سنن نسائی، کتاب السہو، باب التحری، حدیث: ۱۲۵۱۔ مسند احمد: ۱/ ۲۰۴۔ من طریق روح بہذا

الاسناد، سنن ابی داؤد: ۱۰۳۳۔

پھیرنے سے قبل نمازی جتنی نماز پڑھ چکا تھا اس پر بناء کرنا جائز ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

۱۰۳۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَبِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ۔ وَ هَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ۔ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور بھول گئے تو آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا: ”کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ پھر آپ نے (صحابہ کرام سے) پوچھا: کیا ایسے ہی ہوا ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ (صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں) تو آپ کھڑے ہوئے اور (باقی) نماز پڑھی پھر دو سجدے کیے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: ”یہ روایت ابو اسامہ سے صرف ابوکریب اور بشر بن خالد ہی بیان کرتے ہیں۔“

۴۳۳..... بَابُ إِجَابِ سَجْدَتِي السَّهْوِ عَلَى الْمُسْلِمِ قَبْلَ الْفَرَغِ مِنَ الصَّلَاةِ سَاهِيًا، وَالذَّلِيلِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ إِنَّمَا يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّي بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلَ.

نماز مکمل ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنے والے پر سہو کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کرے گا، پہلے نہیں۔

۱۰۳۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا بِشْرُ۔ يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ۔ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا حُسَيْنٌ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَسَنِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ

(۱۰۳۴) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب السهو فی السجدتین، حدیث: ۱۰۱۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۱۳۔ من طریق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، مسند احمد: ۲/۳۷.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَتَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، تَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَلَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ - عَنْ مُحَمَّدٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سہ پہر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، آپ نے دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد (کے قبلے) میں آڑی ترچھی پڑی ہوئی لکڑی کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ ٹیک لگائی۔ گویا کہ آپ سخت ناراض ہوں۔ راوی کہتے ہیں: (اسی دوران میں) جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ اور (آپس میں) کہنے لگے: نماز کم ہوگئی ہے۔ حالانکہ لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے مگر وہ بھی آپ سے بات کرنے سے ڈر گئے۔ لوگوں میں ایک لمبے ہاتھوں والا آدمی بھی تھا، جسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے۔ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ تشریف لائے اور چھوڑی ہوئی نماز ادا کی، پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے سجدوں جیسا یا اس سے طویل سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے سجدوں جیسا سجدہ یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ (ابن عون) راوی کہتے ہیں۔ بسا اوقات شاگردوں نے (ابن سیرین سے) کہا: ”پھر آپ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ، صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَتَى حَشَبَةَ مَعْرُوضَةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ بِيَدَيْهِ عَلَيْهَا، كَأَنَّهُ غَضَبَانٌ. قَالَ: وَخَرَجَتْ السَّرْعَانُ مِنَ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ. فَقَالُوا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ. وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ. وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ فَكَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْبِيتَ أُمَّ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرِ الصَّلَاةُ. فَقَالَ: أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَجَاءَ فَصَلَّى مَا كَانَ تَرَكَ. ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. قَالَ: فَكَانَ رَبِّمَا قَالُوا لَهُ: ثُمَّ سَلَّمَ، فَيَقُولُ: نُبْتُ أَنْ عَمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. هَذَا حَدِيثُ الصَّنْعَانِيِّ.

(۱۰۳۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل ياخذ الامام اذا شك، حديث: ۷۱۵، ۴۸۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۵۷۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۱۴۔ مسند الحمیدی: ۱۸۴۔ وقد تقدم برقم: ۸۶۰۔

نماز میں بھول چوک کے ابواب

نے سلام پھیرا“ تو (ابن سیرین نے) فرمایا: مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے خبر ملی ہے کہ انہوں نے (اپنی روایت میں) فرمایا: پھر آپ نے سلام پھیرا۔“ (یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت میں نہیں ہیں اس لیے ابن سیرین نے شاگردوں کے استفسار پر حضرت عمران سے یہ الفاظ بیان کیے) یہ جناب صنعانی کی روایت کے الفاظ ہیں۔

۱۰۳۶۔ وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ، نَاعِيْسِي بْنُ إِبرَاهِيْمَ الْعَافِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ یعنی ”آپ نے سہو کے دو سجدے کیے جس دن سلام پھیرنے کے بعد ذوالیدین آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا (اور نماز میں کمی کی اطلاع دی تھی) امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن سیرین کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس شخص کی غفلت پر دلالت کرتی ہے جس کا خیال ہے کہ یہ قصہ نبی اکرم ﷺ کے نماز میں کلام کرنے کی ممانعت سے پہلے کا ہے اور جو شخص علمی سوجھ بوجھ رکھتا ہو اور اس نے نبی اکرم ﷺ کے فرامین اور اس حدیث کے راویوں کے الفاظ میں غور و فکر کیا ہو وہ جان لیتا ہے کہ یہ بات کہنے والے کی جہالت پر مبنی ہے۔ جناب ابن سیرین کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔“ اسی طرح امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بنی ابی احمد کے آزاد کردہ غلام جناب ابو سفیان کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ اس میں ”صلی بنا“ کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. يَعْنِي أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ دَالٌّ عَلَى إِغْفَالٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذِهِ الْقِصَّةَ كَانَتْ قَبْلَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَمَنْ فِيهِمَ الْعِلْمُ وَتَدَبَّرَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ وَالْفَظَاظَ رَوَاهُ هَذَا الْحَبِيرُ، عَلِمَ أَنَّ هَذَا الْقَوْلَ جَهْلٌ مِنْ قَائِلِهِ. فِي خَبَرِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى بَنِي أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۰۳۶) اسناد صحیح، سنن نسائی، کتاب السہو، باب ذکر الاختلاف علی ابی ہریرہ فی السجدتین: حدیث: ۱۲۳۵.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

بجائے ”صلیٰ لنا“ کے الفاظ ہیں (مطلب ایک ہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔)

۱۰۳۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يُؤُسُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ

”بنی ابی احمد کے آزاد کردہ غلام جناب ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول اس میں سے کچھ بات تو یقیناً ہوئی ہے، لہذا رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کی: جی ہاں! پس رسول اللہ ﷺ نے بقیہ نماز مکمل کی، پھر آپ نے سلام پھیرنے کے بعد (تشہد میں) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔“

مَوْلَى لِبَنِي أَبِي أَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ . فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ . فَأَتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ .

فوائد: ۱۔ انبیاء ﷺ پر عبادات و افعال میں نسیان طاری ہو سکتا ہے۔ لیکن انبیاء ﷺ اس حالت پر برقرار

نہیں رہتے، (بلکہ ان پر سے نسیان کا ازالہ کر دیا جاتا ہے۔)

- ۲۔ اکیلا شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو مجمع عام کے سامنے پیش آتی ہے، تو اس کے ثبوت کے لیے دیگر حاضرین سے پوچھا جائے اور اس صورت میں دوسرے لوگوں سے پوچھے بغیر اکیلا شخص کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔
- ۳۔ (ان احادیث میں) سہو کے دو سجدوں کا اثبات ہے۔ ہر سجدہ کے لیے تکبیر کہی جائے گی۔ یہ سجدے نماز کے سجدوں کی مثل ہیں کیونکہ مطلق سجدوں کا بیان ہوا ہے اگر یہ عام معمول سے مختلف ہوتے تو اس کی ضرور وضاحت کر دی جاتی، سہو کے سجدوں کے بعد تشہد غیر مشروع ہے۔ اور نماز میں زیادتی کی صورت میں سجدہ سہو سلام پھیرنے کے

(۱۰۳۷) موطا امام مالک: ۱/ ۹۴ ومن طريقه صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۵۷۳/۹۹۔ سنن

نسائی: ۱۲۲۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۴۷۔ مصنف عبدالرزاق: ۳۴۴۸۔

بعد شروع ہے۔ (شرح النووی: ۷۰/۵)

۱۰۳۸۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ. ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَّا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَبُو هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّهُ شَهِدَ هَذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّتِي فِيهَا هَذِهِ الْقِصَّةُ فَكَيْفَ تَكُونُ قِصَّةُ ذِي الْيَدَيْنِ هَذِهِ قَبْلَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ؟ وَابْنُ مَسْعُودٍ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ عِنْدَ رُجُوعِهِ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ لَمَا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ مِمَّا أَحَدَتْ اللَّهُ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ. وَرُجُوعُ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ كَانَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، إِذْ ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَادَّعَى أَنَّهُ قَتَلَ أَبَا جَهْلٍ بَنَ هِشَامٍ يَوْمَئِذٍ، فَذُكِرَتْ هَذِهِ الْقِصَّةُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ. وَأَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ بَدْرِ بَيْسِنِينَ، قَدِمَ الْمَدِينَةَ

”امام ابو بکر فرماتے ہیں: اسی طرح یہ روایت ابان بن یزید العطار نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے حضرت ابو سلمہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔“ کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔“ پھر پورا قصہ بیان کیا۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتا رہے ہیں کہ وہ اس نماز میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر تھے، جس میں یہ قصہ ہے۔ لہذا ذوالیدین کا یہ قصہ نماز میں نبی اکرم ﷺ کے کلام کو منع کرنے سے پہلے کا کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتا رہے ہیں کہ جب انہوں نے ملک حبشہ سے واپسی پر نبی ﷺ کو (حالت نماز میں) سلام کیا تو آپ نے انہیں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نیا حکم دے دیا ہے کہ نمازی نماز کے دوران میں بات چیت نہ کیا کریں۔ اور سر زمین حبشہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی واپسی جنگ بدر سے پہلے ہوئی تھی کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اور انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ انہوں نے اسی دن ابو جہل بن ہشام کو قتل کیا تھا۔“ میں نے یہ قصہ کتاب الجہاد میں بیان کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے کئی سال بعد مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں۔ جب وہ مدینہ آئے تھے تو اس وقت نبی کریم ﷺ (غزوہ خیبر کے لیے) خیبر میں تھے۔ اور آپ نے مدینہ منورہ میں حضرت سباع بن عرقطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنا یا تھا۔“

۱۰۳۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، أَنَا أَبُو عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، نَا حُثَيْمُ بْنُ

(۱۰۳۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۵۷۳/۱۰۰۔ مسند احمد: ۲/۴۲۳۔ من طریق یحییٰ بن ابی کثیر بهذا الاسناد وانظر الحدیث السابق: ۱۰۳۵۔

(۱۰۳۹) اسناد صحیح، مسند احمد: ۲/۳۴۵۔ من طریق حثیم بهذا الاسناد، صحیح ابن حبان: ۷۱۱۲۔

نماز میں بھول چوک کے ابواب

”جناب عراق بن مالک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”میں اس وقت مدینہ منورہ آیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ اور آپ نے مدینہ منورہ میں حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ (مصنف کہتے ہیں) میں نے یہ روایت اس کے علاوہ مقام پر بھی بیان کی۔ جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری کے متعلق کتاب الجہاد میں میں نے روایت بیان کی ہے۔“

۱۰۴۰۔ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، سَمِعْتُ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تین سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جنگ خیبر اور اس کے بعد کے عرصے میں رہے ہیں۔ اور وہ یہ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے یہ نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی تھی، لہذا جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ذوالیدین کے قصے کی ناخ ہے، اگر یہ شخص علم میں غور و فکر کرے، ضد چھوڑ دے اور اپنی عقل ہی کو اہمیت و بڑائی نہ دے تو وہ اس دعوے کے ناممکن ہونے کو جان لے گا۔ کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ متاخر حکم منسوخ ہو اور متقدم حکم ناخ ہو۔ اور ذوالیدین کا قصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں گفتگو سے منع کرنے کے کئی سال بعد کا ہے، چنانچہ متاخر حکم منسوخ اور متقدم حکم ناخ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ ذوالیدین کے قصے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں بات چیت کے منع قرار دینے کے ساتھ کوئی تعلق بھی نہیں۔ اور یہ مسئلہ اس جنس کے ساتھ تعلق بھی

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَقَدْ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ سَبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ الْعِغْفَارِيُّ.

عَرَاكَ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَقَدْ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ سَبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ. فَذَخَرَجْتُ هَذَا الْخَبَرَ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ، وَخَرَجْتُ قُدُومَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنَوَاتٍ. ثَنَاهُ بِنَدَارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ. وَأَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَبَعْدَهُ، وَهُوَ يُخْبِرُ أَنَّهُ شَهِدَ هَذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ يَزْعُمُ أَنَّ خَبَرَ ابْنِ مَسْعُودٍ نَاسِخٌ لِقِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ لَوْ تَدَبَّرَ

نہیں رکھتا، کیونکہ (جس کلام سے منع کیا گیا وہ) جائز کلام تھا جسے نمازی عمداً نماز میں کرتا اور اسے یقینی علم ہوتا ہے کہ وہ نماز کی حالت میں ہے۔ تو یہ کلام منسوخ ہو گیا اور نمازیوں کو روک دیا گیا ہے کہ وہ عمداً نماز کے دوران میں کلام کریں جبکہ پہلے ان کے لیے یہ جائز تھا۔ یہ نہیں کہ ان کے لیے نماز میں بھول چوک کی صورت میں گفتگو کرنا جائز قرار دیا گیا تھا، جبکہ انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ حالت نماز میں ہیں، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ کیا کسی عقل مند شخص، جو معمولی سی علمی سوجھ بوجھ رکھتا ہو، کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نمازی کو بات چیت کرنے سے منع کیا ہے جبکہ اسے علم ہی نہ ہو کہ وہ نماز کی حالت میں ہے، یا وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے نمازی کو حالت نماز میں بات چیت کرنے سے منع کیا ہے حالانکہ اسے علم ہی نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں گفتگو سے منع کیا ہے۔ بے شک نمازی کو جب علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کلام کرنا منع کر دیا ہے تو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ نماز میں کلام نہ کرے۔ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے (نماز کے دوران میں) گفتگو کی حالانکہ انہیں علم نہیں تھا کہ نماز میں گفتگو کرنا ممنوع ہے۔ لہذا انہوں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے چھینک مارنے والے کو جواب دیا (اسے سِرْحَمَكَ اللَّهُ کہا) اور نمازیوں نے انہیں گھورنا شروع کر دیا، تو انہوں نے کہا: ہائے میری ماں مجھے روئے تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ چنانچہ جب انہوں نے دوران نماز میں یہ کلام کی حالانکہ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ نماز کی حالت میں ایسا کلام کرنا منع ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ نماز میں لوگوں سے ہم کلامی ممنوع اور ناجائز ہے۔ مگر آپ نے اسے اس نماز کو دوبارہ

الْعِلْمِ وَتَرَكَ الْعِنَادَ وَلَمْ يَكْبِرْ عَقْلُهُ عَلِيمٌ اسْتِحَالَةَ هَذِهِ الدَّعْوَى . إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْمُتَأَخَّرُ مَنْسُوخًا وَالْمُتَقَدِّمُ نَاسِخًا ، وَقِصَّةُ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِسِنِينَ ، فَكَيْفَ يَكُونُ الْمُتَأَخَّرُ مَنْسُوخًا وَالْمُتَقَدِّمُ نَاسِخًا ، عَلَى أَنَّ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ لَيْسَ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِسَبِيلٍ ، وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَلِكَ الْجِنْسِ ، إِذْ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ ، عَلَى الْعَمْدِ مِنَ الْمُصَلِّي مُبَاحٌ وَالْمُصَلِّي عَالِمٌ مُسْتَقِينٌ أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ ، فَنَسِخَ ذَلِكَ وَزَجَرُوا أَنْ يَتَعَمَّدُوا الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى مَا كَانَ قَدْ أُبِيحَ لَهُمْ قَبْلَ ، لِأَنَّهُ كَانَ أُبِيحَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ سَاهِينَ نَاسِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنَسِخَ ذَلِكَ . وَهَلْ يَجُوزُ نِلْمُ رَكَبٍ فِيهِ الْعَقْلُ ، بِفَهْمِ أَدْنَى شَيْءٍ مِنْ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ : زَجَرَ اللَّهُ الْمَرْءَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ ، أَنْ يَتَكَلَّمَ أَوْ يَقُولَ : نَهَى اللَّهُ الْمَرْءَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ زَجَرَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ . وَإِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مُحْظُورٌ غَيْرُ مُبَاحٍ . وَمُعَاوِيَةُ بْنُ

نماز میں بھول چوک کے ابواب

پڑھنے کا حکم نہیں دیا جس میں انہوں نے یہ کلام کی تھی۔ جبکہ ذوالیدین کے قصے میں نبی کریم ﷺ نے اس بنا پر کلام کی تھی کہ آپ کے خیال میں آپ مکمل فرض نماز ادا کر چکے تھے اور حالت نماز میں نہیں تھے۔ اور ذوالیدین نے آپ سے گفتگو کی تو اسے معلوم نہیں تھا کہ اس پر کچھ فرضی نماز ابھی باقی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک یہ ممکن تھا کہ فرض نماز پہلے کی طرح دو کھت کر دی گئی ہو جیسا کہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ کیا تم اسے یہ کہتے ہوئے نہیں سنتے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے عرض کرتا ہے: ”کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے اسے جواب دیا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ حالانکہ اس وقت آپ کو یقین نہیں تھا کہ آپ پر کچھ نماز باقی ہے۔ لہذا آپ نے صحابہ کرام سے تحقیق کی اور ان سے پوچھا: کیا معاملہ اسی طرح ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ پھر جب آپ کو یقین ہو گیا کہ آپ کی اس نماز کی دو رکعتیں باقی رہ گئی ہیں تو آپ نے انہیں ادا کیا۔ چنانچہ اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کو جب علم و یقین ہو گیا کہ آپ کی کچھ نماز باقی رہ گئی ہے تو پھر آپ نے مزید گفتگو نہیں کی۔ البتہ صحابہ کرام کی گفتگو آپ ﷺ کے سوال کے جواب میں تھی، جب آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ اسی طرح ہے جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (آپ کے سوال پر) ان کا جواب دینا فرض تھا اگرچہ وہ نماز کی حالت میں ہی ہوں، اور انہیں اپنے نماز کی حالت میں ہونے کا پورا علم و یقین بھی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم کی بنا پر اپنے نبی مصطفیٰ اور دیگر لوگوں میں فرق رکھا ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے نمازیوں پر رسول اللہ ﷺ کی

الْحَكْمَ السُّلْمِيُّ إِنَّمَا تَكَلَّمُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ، فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا شَمَّتَ الْعَاطِسَ وَرَمَاهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ: وَأَثَلُ أُمِّيَاءَ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَلَمَّا تَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ بِهَذَا الْكَلَامِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْكَلَامَ مَحْظُورٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَّمَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَلَامَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرُ جَائِزٍ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَكَلَّمُ فِيهَا بِهَذَا الْكَلَامِ. وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ إِنَّمَا تَكَلَّمُ عَلَى أَنَّهُ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَعَلَى أَنَّهُ قَدْ آدَى فَرَضَ الصَّلَاةِ بِكَمَالِهِ. وَذُو الْيَدَيْنِ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْفَرَضِ، إِذْ جَائِزٌ عِنْدَهُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَضُ قَدْ رُدَّ إِلَى الْفَرَضِ الْأَوَّلِ إِلَى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ فِي الْإِبْتِدَاءِ. أَلَا تَسْمَعُهُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ لَمْ يَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ، وَهُوَ عِنْدَ نَفْسِهِ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ غَيْرُ مُسْتَيْقِنٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَاسْتَشَبَّ أَصْحَابَهُ، وَقَالَ

آواز پر لبیک کہنا واجب قرار دیا ہے اگرچہ وہ نماز ہی پڑھ رہے ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الانفال: ۲۴) ”اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو جب وہ تمہیں اس (امر) کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتا ہے۔“ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب اور ابوسعید بن معلیؓ سے فرمایا جبکہ آپ نے ان دونوں کو الگ الگ بلایا تھا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے نماز سے فارغ ہونے تک آپ کی پکار کا جواب نہیں دیا تھا: کیا تم نے وہ حکم نہیں سنا جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ یا آپ نے اس قسم کے الفاظ فرمائے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الانفال: ۲۴) ”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب وہ تمہیں اس (بات) کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔“ میں نے یہ دو احادیث اس جگہ کے علاوہ دوسرے مقام پر بھی بیان کی ہیں۔ ذوالیدین والے دن نبی کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کلام میں اور ذوالیدین کی گفتگو میں جس انداز سے انہوں نے گفتگو کی اور ان کے بعد والے لوگوں کی کلام میں بعض احکام کا فرق ہے۔ نبی کریم ﷺ کے (اس دنیا سے تشریف لے جانے کے) بعد کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ذوالیدین کی طرح کلام کرے جیسا کہ انہوں نے ابتدا میں کلام کیا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے بعد ہر نمازی جب ظہر یا عصر کی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے گا تو اسے بخوبی علم ولیقین ہوگا کہ ابھی اس کی نماز سے دو رکعتیں باقی ہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، اور یہ ناممکن ہے

لَهُمْ أَكْمَا يَقُولُ ذُو الِیَدَیْنِ؟ فَلَمَّا اسْتِیْقَنَ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ رَكَعَتَانِ مِنْ تِلْكَ الصَّلَاةِ قَضَاهُمَا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَيَقِينِهِ بِأَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَأَمَّا أَصْحَابُهُ الَّذِينَ أَحَابُوهُ وَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَسْأَلَتِهِ إِيَاهُمْ: أَكْمَا يَقُولُ ذُو الِیَدَیْنِ قَالُوا نَعَمْ فَهَذَا كَانَ الْجَوَابُ الْمَفْرُوضُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُجِيبُوهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كَانُوا فِي الصَّلَاةِ عَالِمِينَ مُسْتِیْقِنِينَ أَنَّهُمْ فِي نَفْسِ فَرَضِ الصَّلَاةِ. إِذَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بَيْنَ نَبِيِّهِ الْمُصْطَفَى وَبَيْنَ غَيْرِهِ مِنْ أُمَّتِهِ بِكَرَمِهِ لَهُ وَفَضْلِهِ، بِأَنَّهُ أَوْجَبَ عَلَى الْمُصَلِّينَ أَنْ يُجِيبُوهُ وَإِنْ كَانُوا فِي الصَّلَاةِ فِي قَوْلِهِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ وَقَدْ قَالَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ وَرَأْبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى لَمَّا دَعَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُجِبهُ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: أَلَمْ تَسْمَعْ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيَّ أَوْ نَحْوِ هَذِهِ اللَّفْظَةِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ قَدْ خَرَجَتْ هَذَيْنِ الْخَبْرَيْنِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ، فَبَيْنَ أَصْحَابِ

نماز میں بھول چوک کے ابواب

کہ نبی کریم ﷺ کے بعد فرض نماز میں کمی واقع ہو۔ لہذا ہر بات کرنے والا جانتا ہے کہ ظہر اور عصر کی چار چار رکعات فرض ہیں۔ جب وہ دو رکعتوں کے بعد کلام کرے گا۔ اور دو رکعتیں ابھی باقی ہوں گی تو اسے مکمل یقین ہوگا کہ اس کا یہ بات چیت کرنا اس کے لیے حرام اور منع ہے۔ اور وہ فرض نماز مکمل کرنے سے پہلے بات چیت کر رہا ہے، جب نبی کریم ﷺ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو ذوالیدین کو معلوم نہیں تھا اور نہ اسے یہ یقین تھا کہ اس کی کچھ نماز ابھی باقی ہے اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس حال میں گفتگو کرنا اس کے لیے ممنوع ہے، کیونکہ اس کے نزدیک یہ ممکن تھا کہ اس وقت نماز کا فریضہ ابتدائے اسلام کی طرح دو رکعت فرض کی طرف لوٹ گیا ہوگا، نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس کی گفتگو اس بات کی واضح دلیل ہے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے کہہ رہا ہے (کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کے ذوالیدین کو یہ جواب دینے (نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے) کے بعد صحابہ کرام کی گفتگو کی وجہ اور علت میں بیان کر چکا ہوں۔ اور میں نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام پر واجب تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی آواز پر جواب دیتے اگرچہ وہ حالت نماز ہی میں ہوتے۔ آج یہ فرض ساقط ہو چکا ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ گفتگو کر کے کسی کو جواب دے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ لہذا جس شخص نے بھی وحی کے منقطع ہونے کے بعد، کسی نمازی کو، جس نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا ہو، کہا کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے جبکہ اسے علم ہو کہ یہ نماز چار رکعت ہے دو رکعت نہیں۔ اسی طرح ہر وہ شخص

السَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَلَامِهِمُ
الَّذِي تَكَلَّمُوا بِهِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَكَلَامِ
ذِي الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّفَةِ الَّتِي تَكَلَّمُ بِهَا،
وَيَبْنُ مَنْ بَعْدَهُمْ فَرَقُّ فِي بَعْضِ
الْأَحْكَامِ، أَمَا كَلَامُ ذِي الْيَدَيْنِ فِي
الْإِبْتِدَاءِ فَمَيْسِرٌ جَائِزٌ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِمِثْلِ
كَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ، إِذْ كُلُّ مُصَلٍّ بَعْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوْ العَصْرِ، يَعْلَمُ
وَيَسْتَيْقِنُ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ مِنْ
صَلَاتِهِ، إِذِ الْوَحْيُ مُنْقَطِعٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُحَالٌ أَنْ يُتَقَصَّ مِنْ
الْفَرَضِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَكُلُّ مُتَكَلِّمٍ يَعْلَمُ أَنَّ فَرَضَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
أَرْبَعًا كُلًّا وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ، إِذَا
تَكَلَّمَ بَعْدَ مَا قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَبَقِيَتْ
عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ عَالِمٌ مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّ كَلَامَهُ
ذَلِكَ مَحْظُورٌ عَلَيْهِ مِنْهُيْ عَنْهُ، وَأَنَّهُ مُتَكَلِّمٌ
قَبْلَ إِتْمَامِهِ فَرَضِ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ ذُو
الْيَدَيْنِ لَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ عَالِمٌ وَلَا مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّهُ
قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ الصَّلَاةِ، وَلَا كَانَ
عَالِمًا أَنَّ الْكَلَامَ مَحْظُورٌ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ جَائِزٌ
عِنْدَهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ أَنْ يَكُونَ فَرَضُ تِلْكَ

جس نے گفتگو کی جبکہ اسے یقین تھا کہ اس نے مکمل فریضہ ابھی ادا نہیں کیا۔ پھر اس نے دو رکعتوں سے سلام پھیرنے سے پہلے یا دو رکعتوں سے سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی، اور ہر وہ شخص جس نے نماز کی حالت میں کسی انسان سے گفتگو کی تو اس پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے نماز کی حالت میں کسی دوسرے شخص کو جواب دینا جائز نہیں کیا، سوائے نبی کریم ﷺ کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس حالت میں جواب دینے کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ میں نے طویل مسئلہ مکمل بیان کیا ہے، اور اس مسئلہ میں اپنے اصحاب پر اعتراض کرنے والے علماء کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔ انہوں نے اس مسئلہ میں جو ناممکن دلائل اور غیر معقول باتیں ہمارے اصحاب کے خلاف بیان کی ہیں میں ان کی قباحت کو بیان کر دوں گا، اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عنایت فرمائی۔

الصَّلَاةَ قَدْ رُدَّ إِلَى الْفَرَضِ الْأَوَّلِ إِلَى رَكَعَتَيْنِ كَمَا كَانَ فِي الْإِبْتِدَاءِ . وَقَوْلُهُ فِي مُحَاطَبَتِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالُ عَلَى هَذَا أَلَا تَسْمَعُهُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَصْرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيَتْ ، وَقَدْ بَيَّنَّتِ الْعِلَّةَ الَّتِي لَهَا تَكَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَذِيَ الْيَدَيْنِ: لَمْ أَنَسْ وَلَمْ تَقْصُرْ . وَأَعْلَمْتُ أَنَّ الْوَاجِبَ الْمَفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ كَانَ أَنْ يُجِيبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوا فِي الصَّلَاةِ ، وَهَذَا الْفَرَضُ الْيَوْمَ سَاقِطٌ غَيْرُ جَائِزٍ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُجِيبَ أَحَدًا . وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ - بِنُطْقٍ ، فُكِّلَ مَنْ تَكَلَّمَ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْوَحْيِ فَقَالَ لِمُصَلٍّ قَدْ سَلَّمَ مِنْ رَكَعَتَيْنِ: أَفَصْرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيَتْ ؟ فَوَاجِبٌ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ عَالِمًا أَنَّ فَرَضَ تِلْكَ الصَّلَاةِ أَرْبَعٌ لَا رَكَعَتَيْنِ وَكَذَلِكَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ تَكَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَبِقِنٌ بِأَنَّهُ لَمْ يُوَدِّ فَرَضَ تِلْكَ الصَّلَاةِ بِكَمَالِهِ ، فَتَكَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ مِنْهَا فِي رَكَعَتَيْنِ أَوْ بَعْدَهَا سَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ ، وَكَذَلِكَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ أَجَابَ إِنْسَانًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ ، إِذَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلْ لِبَشَرٍ أَنْ يُجِيبَ

فِي الصَّلَاةِ أَحَدًا فِي الصَّلَاةِ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي خَصَّهُ اللَّهُ بِهَا. وَهَذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيلَةٌ قَدْ خَرَجَتْهَا بِطَوِيلِهَا مَعَ ذِكْرِ اجْتِنَاجِ بَعْضِ مَنْ اعْتَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابِنَا فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَأَيُّنُ قُبْحَ مَا اجْتَجُّوا عَلَيَّ أَصْحَابِنَا فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ مِنَ الْمُحَالِ، وَمَا يُشْبِهُ الْهَدْيَانَ إِنْ وَقَفْنَا اللَّهُ.

فوائد:..... بھول کر کلام کرنے والے کی نماز اور ایسے شخص کی نماز جو خود کو خارج از نماز سمجھے کلام کرنے سے باطل نہیں ہوتی، جمہور علمائے سلف و خلف کا یہی موقف ہے اور ابن عباس، عبد اللہ بن زبیر، عروہ، عطاء، حسن بصری، شعبی، قتادہ، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد اور جمیع محدثین اسی موقف کے قائل ہیں۔ لیکن ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ احناف اور ثوری کہتے ہیں کہ دوران نماز بھول کر اور جہالت سے گفتگو کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، ان کی دلیل ابن مسعود اور زید بن ارقم سے مروی روایات ہیں۔ (جن میں مطلق بیان ہے کہ نماز میں بات چیت کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) پھر ان کا خیال ہے کہ ذوالیدین کے قصہ والی روایت ابن مسعود اور زید بن ارقم کی حدیث کی وجہ سے منسوخ ہے، کیونکہ بقول ان کے ذوالیدین غزوہ بدر کے دن شہید ہوئے تھے اور نماز کا مذکورہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے اور حدیث ابو ہریرہ کے بارے میں یہ رائے زنی کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ حدیث بیان کرنا جو غزوہ بدر کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے وہ تمنیخ حدیث میں محل نہیں، کیونکہ صحابی بسا اوقات ایسا واقعہ بیان کرتا جس میں وہ شریک نہ ہوا ہو یا اس طور کہ وہ ایسا واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کسی اور صحابی سے سنتا ہے۔ علماء نے ان کے اعتراضات اور دعویٰ تمنیخ روایت ابی ہریرہ کے کئی جوابات دیئے ہیں جن میں بہترین جواب ابو عمر ابن عبدالبر کا ہے وہ کہتے ہیں احناف کا یہ دعویٰ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ، حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وجہ سے منسوخ ہے، باطل ہے۔ کیونکہ جمیع محدثین و اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قصہ مکہ میں ہجرت حبشہ سے رجوع پر ہجرت مدینہ سے قبل پیش آیا ہے اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ذوالیدین کا واقعہ مدینہ میں پیش آیا تھا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سات ہجری کو غزوہ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ (لہذا متقدم حدیث متاخر حدیث کی ناسخ کیسے ہو سکتی ہے) پھر حدیث زید بن ارقم میں یہ وضاحت نہیں کہ یہ حدیث حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے کی ہے یا بعد کی اور تحقیق و تدقیق سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حدیث زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پہلے کی ہے۔ (شرح النووی: ۷۰/۵)

۴۳۴..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيَى فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ

ذوالیدین کے قصے میں مروی اس حدیث کا بیان

أَدْرَجَ لَفْظُهُ الزُّهْرِيُّ فِي مَتْنِ الْحَدِيثِ، فَتَوَهَّمَ مَنْ لَمْ يَتَّبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَمْ يَكْتُبْ مِنَ الْحَدِيثِ إِلَّا تَقَا أَنْ أبا هُرَيْرَةَ قَالَ تِلْكَ اللَّفْظَةُ الَّتِي قَالَهَا الزُّهْرِيُّ فِي آخِرِ الْخَبَرِ، وَتَوَهَّمَ أَيْضًا هَذَا الْخَبَرَ الَّذِي زَادَ فِيهِ الزُّهْرِيُّ هَذِهِ اللَّفْظَةَ خِلَافَ الْأَخْبَارِ الثَّابِتَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَمَا أَتَمَّ صَلَاتَهُ.

جس کے متن میں امام زہری نے اپنے الفاظ درج کر دیے ہیں، تو جس شخص کو علمی مہارت حاصل نہیں اور اس نے بہت کم روایات لکھی ہیں! اسے یہ وہم ہو گیا کہ یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہیں جنہیں امام زہری نے حدیث کے آخر میں بیان کیا تھا۔ اسے یہ بھی وہم ہوا ہے کہ یہ روایت جس میں امام زہری نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ ان روایات کے خلاف ہے جن میں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذوالیدین والے دن اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد سجدے کیے تھے۔

۱۰۴۰۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ وَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو بنی زہرہ کے حلیف خزاعہ کے ایک شخص ذوالشمالین نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایسی کوئی بھی بات نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے اپنی باقی نماز مکمل کی اور سہو کے دو سجدے نہیں کیے حتیٰ کہ لوگوں نے آپ کو یقین دلایا۔ (کہ آپ واقعی بھول گئے تھے۔)“

۱۰۴۱۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، نَا يُونُسَ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي

(۱۰۴۰) م ضعیف، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب السهو فی السجدين، حدیث: ۱۰۱۲ من طریق محمد بن یحییٰ بهذا الاسناد، مسند ابی یعلیٰ: ۵۸۶۰.

(۱۰۴۱) مؤطا امام مالک: ۱/۹۵۔ انظر الحديث السابق.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

”امام زہری کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے مجھے یہ قصہ بیان کیا ہے لیکن اس میں حضرت ابو ہریرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ اور ان کی روایت ان الفاظ پر ختم ہو گئی ہے: تو آپ نے اپنی بقیہ نماز مکمل کی۔“

الرُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَاهُ رِيْرَةً وَأَنْتَهَى حَدِيثَهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ.

١٠٤٢- وَكُنَّا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيْبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ان دو میں سے کسی ایک نماز میں آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو بنی زہرہ کے حلیف ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نھلہ الخزاعی نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ ذوالشمالین نے عرض کی اس میں سے کچھ ضرور ہوا ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کیا: کیا ذوالیدین درست کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، اے اللہ کے رسول: تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز مکمل کی۔“ امام زہری کہتے ہیں: (ابن مسیب، ابو سلمہ، ابو بکر بن عبد الرحمن اور عبید اللہ) ان میں سے کسی نے بھی مجھے یہ بیان نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نماز (کے تشہد) میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے تھے۔ ہمارے خیال میں یہ اس لیے تھا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو (نماز میں

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ مِنْ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَ لَهُ ذُو الشَّمَالَيْنِ ابْنُ عَبْدِ عَمْرٍو بْنِ نَضْلَةَ الْخَزَاعِيُّ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ: أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَمْ أَنْسْ وَلَمْ تَقْصُرْ، قَالَ ذُو الشَّمَالَيْنِ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ. وَلَمْ يُحَدِّثْنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ، وَذَلِكَ فِيمَا نَرَى - وَاللَّهِ أَعْلَمُ - مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّاسَ يَقْنُؤُا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَيْقَنَ.

(١٠٤٢) اسنادہ صحیح، سنن الدارمی، ١٤٩٧- من طریق ابی صالح بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب السهو فی

السجدتين، حدیث: ١٠١٣- سنن نسائی: (١٢٣١، ١٢٣٢).

نماز میں بھول چوک کے ابواب

بھول جانے کا) یقین دلایا حتیٰ کہ آپ کو یقین ہو گیا (تو آپ

نے سجدے کیے۔) واللہ اعلم

۱۰۴۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، جناب محمد بن یحییٰ نے بھی ابوصالح کی طرح حدیث بیان کی ہے مگر انہوں نے حدیث کے آخر میں امام زہری کا کلام ذکر نہیں کیا۔“

۱۰۴۴۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا.....

”جناب عبدالرحمان بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی نماز میں بھول کر گفتگو کرتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے سعید بن مسیب، ابوسلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر ذوالیدین کے قصے میں مذکورہ ان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔“

فوائد:..... ان احادیث میں امام زہری کو وہم ہوا ہے کہ انہوں نے ذوالیدین کے ساتھ ذوالشمالین کو مخلط کر دیا ہے، حالانکہ واقعہ میں ذوالیدین خرباق کا بیان ہے، ذوالشمالین ایک دوسرے صحابی ہیں وہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے، یہاں وہ مقصود نہیں ہیں، لہذا یہاں ذوالیدین سے ذوالشمالین مراد لینا اور اس سے اس حدیث کو منسوخ قرار دینے کی سعی لاجرا حاصل اور فضول ہے۔

۲۔ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں: ذوالشمالین ذوالیدین کے سوا اور صحابی ہیں، زہری کو وہم ہوا اور انہوں نے ذوالیدین اور ذوالشمالین کو ایک ہی شخص بنا ڈالا۔ تاہم علماء نے ان کے اس وہم کی وضاحت کی ہے، چنانچہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ذوالیدین ذوالشمالین کے علاوہ صحابی ہیں اور ذوالیدین وہ ہیں جن کا ذکر سجدہ سہو کے باب میں

(۱۰۴۳) صحیح ابن حبان: ۲۶۸۴۔ من طریق ابن وہب بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(۱۰۴۴) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۴۰.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

آیا ہے، ان کا نام خرباق ہے، جبکہ ذوالشمالین کا نام عمیر بن عمرو ہے۔ (عون المعبود: ۳/۲۱۵)

۱۰۴۵۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ نَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنِ أَبِي حَثْمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالیدین والے دن (سہو کے) سجدے نہیں کیے۔ میں نے محمد بن یحییٰ کو سنا وہ ان روایات کی اسانید کتاب العلیل میں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان اسانید کے درمیان یہ اسیانید بھی ہیں (جو درج ذیل ہیں۔)“

۱۰۴۶۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

”امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے ابوبکر بن سلیمان کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔“

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ، وَحَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ

ابن شہاب.....
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، ”جناب ابوبکر بن سلیمان بلغینی (مجھے یہ روایت پہنچی ہے) کے الفاظ کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔“

۱۰۴۸۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضًا، قَالَ، وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي عَن صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

شہاب اَن.....
أَبَا بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ بَلَّغَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بِهَذَا الْخَبَرِ. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔“

۱۰۴۹۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ، أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،.....

(۱۰۴۵) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد: کتاب الصلاة، باب السهو فی السجدتین، حدیث: ۱۰۱۳، سنن نسائی: ۱۲۳۱، ۱۲۳۲۔

(۱۰۴۶) فیہ اضطراب شدید، سنن نسائی، کتاب السهو، باب ما یفعل من سلم من رکعتین ناسیا، حدیث: ۱۲۳۱۔ مسند احمد:

۲/۲۷۱۔ من طریق عبد الرزاق، مصنف: ۳۴۴۱۔ بہذا الاسناد۔

(۱۰۴۷) فیہ اضطراب شدید، مؤطا امام مالک: ۱/۹۴۔ مطولا۔

(۱۰۴۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۴۵۔ (۱۰۴۹) انظر الحديث السابق۔

نماز میں بھول چوک کے ابواب

أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ: "جَنَابُ ابُو بَكْرِ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ بَيَانُ كَرْتِي فِي هَذَا نَبِيٍّ أَنَّهُ صَلَّى فِي صَلَاتِهِ .
أَكْرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي نَمَازٍ فِي بَهْلٍ كُنْتُ ."

۱۰۵۰۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا مُطَرِّفٌ. وَقَرَأَهُ عَلَيَّ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ "جَنَابُ ابُو سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اُور سَعِيدِ بْنِ مَسِيْبِ اُسى كى مشل
عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مِثْلُ ذَلِكَ .
روایت کرتے ہیں۔"

۱۰۵۱۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ وَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ، نَدَّ ابْنِي عَنْ صَالِحٍ، قَالَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
وَأَخْبَرَنِي هَذَا الْخَبَرِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
کی حدیث بیان کرتے ہیں: (امام صاحب فرماتے ہیں) میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
یہ تمام اسانید ہمارے نزدیک محفوظ وثابت ہیں سوائے ابوبکر بن
سلیمان بن ابی حتمہ کی روایت کے۔ اس کے بارے میں میرے دل میں خدشہ ہے کہ یہ مالک، شعب اور صالح بن
کیسان کی روایت سے مرسل ہوگی کیونکہ معمر نے ان کے برخلاف حدیث کی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ بیان
کیا ہے۔ (واللہ اعلم) امام ابوبکر جریڈ فرماتے ہیں: محمد بن کثیر
کی اوزاعی سے روایت (۱۰۴۰) کے آخر میں یہ الفاظ "اور آپ نے سہو کے دو سببوں نے یاد
دہانی کرائی" یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ امام زہری کا کلام ہے۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ محمد بن
یوسف (روایت نمبر ۱۰۴۱) نے یہ الفاظ اس قصے میں بیان نہیں کیے نہ ابن وہب نے یونس کی روایت میں اور نہ ولید بن مسلم

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: وَهَذِهِ
الْأَسَانِيدُ عِنْدَنَا مَحْفُوظَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
إِلَّا حَدِيثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي
حَتْمَةَ فَإِنَّهُ يَتَخَالَجُ فِي النَّفْسِ مِنْهُ أَنْ يَكُونَ
مُرْسَلًا لِرِوَايَةِ مَالِكٍ وَشُعَيْبٍ وَصَالِحِ بْنِ
كَيْسَانَ. وَقَدْ عَارَضَهُمْ مَعْمَرٌ فَذَكَرَ فِي
الْحَدِيثِ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. قَالَ أَبُو
بَكْرٍ: فَقَوْلُهُ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ
الْأَوْزَاعِيِّ فِي أَخْرِ الْحَبَرِ: وَلَمْ يَسْجُدْ
سَجْدَتِي السَّهْوِ حِينَ لَقَنَهُ النَّاسُ، إِنَّمَا هُوَ
مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ، لَا مِنْ قَوْلِ أَبِي
هُرَيْرَةَ. أَلَا تَرَى مُحَمَّدَ بْنَ يُونُسَ لَمْ
يَذْكُرْ هَذِهِ اللَّفْظَةَ فِي قِصَّتِهِ. وَلَا ذَكَرَهُ ابْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَلَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ

(۱۰۵۰) مؤطا امام مالک: ۱/ ۹۵ نحوہ.

(۱۰۵۱) فیہ اضطراب شدید، انظر الحدیث السابق برقم: ۱۰۴۸.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

نے عبدالرحمن بن عمرو کی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں (دیکھیں روایت نمبر ۱۰۴۲، ۱۰۴۳) جن راویوں کی روایات میں نے ذکر کی ہیں ان میں سے کسی نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے، سوائے ابو صالح کے جو لیث کے واسطے سے امام زہری سے بیان کرتے ہیں، بے شک ان سے روایت میں بھول ہوئی ہے اور انہوں نے اپنی روایت میں غلطی کا وہم ڈال دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے امام زہری کی آخری کلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے بغیر ہی ذکر کر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحجین (کے واقعہ) والے دن (سہو) کے سجدے نہیں کیے اور مکمل قصہ یاد نہیں رکھا۔ جبکہ لیث نے یونس سے روایت میں مکمل قصہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ بے شک امام زہری نے فرمایا: اس دن نبی کریم ﷺ نے سہو کے سجدے نہیں کیے اور یہ کہ ان کے اساتذہ میں سے کسی نے انہیں بیان نہیں کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس دن سجدے کیے تھے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہیں بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس دن سجدے نہیں کیے تھے۔ بلاشبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ذوالحجین (کے واقعہ) والے دن سہو کے سجدے کیے تھے۔ ان روایات کا انکار نبی کریم ﷺ کے فرامین کی معرفت رکھنے والا شخص نہیں کر سکتا۔ امام ابو بکر فرماتے ہیں: میں شعبہ کی سعد بن ابراہیم کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت املاء کراچکا ہوں، یحییٰ بن ابی کثیر کی ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے طرق بھی بیان کر چکا ہوں۔ اور محمد بن سیرین کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اسانید بھی بیان کر چکا ہوں، داؤد بن حصین کی ابوسفیان مولیٰ

ذَكَرْتُ حَدِيثَهُمْ، خَلَا أَبِي صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ فَإِنَّهُ، سَهَا فِي الْخَبَرِ وَأَوْهَمَ الْخَطَأَ فِي رِوَايَتِهِ، فَذَكَرَ الْاِحْرَ الْكَلَامِ الَّذِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ مُجْرَدًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَلَمْ يَحْفَظِ الْقِصَّةَ بِتَمَامِهَا، وَاللَّيْثُ فِي خَبَرِهِ عَنْ يُونُسَ قَدْ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِتَمَامِهَا وَأَعْلَمَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ إِنَّمَا قَالَ: لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، إِنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَئِذٍ، لَا أَنَّهُمْ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَئِذٍ. وَقَدْ تَوَاتَرَتْ الْأَخْبَارُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنَ الطَّرِيقِ الَّتِي لَا يَذْفَعُهَا عَالِمٌ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمَلَيْتُ خَبَرَ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَطَرَفَ أَخْبَارِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَطَرَفَ أَخْبَارِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَخَبَرَ دَاوُدَ بْنِ الْحَصِينِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

نماز میں بھول چوک کے ابواب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجَدَتِي
السَّهْوِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَرَجْتُ طُرُقَ هَذِهِ
الْأَخْبَارِ وَالْفَاطَهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ .
ابن ابی احمد کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت
بھی بیان کر چکا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین (کے
واقعہ) والے دن سہو کے دو سجدے کیے تھے۔ امام ابو بکر فرماتے
ہیں: میں ان روایات کی اسانید اور الفاظ کتاب ”الکبیر“ میں
بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:..... ان تمام روایات میں سخت اضطراب ہے۔ جس کی وجہ سے یہ روایات ناقابل حجت ہیں۔

۴۳۵..... بَابُ ذِكْرِ التَّسْلِيمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرَبِ سَاهِيًا، وَالذَّلِيلِ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ

الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ سَاهِيًا وَبَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَامِدًا

نماز مغرب میں بھول کر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے کا بیان، اور نماز میں بھول کر کلام کرنے اور عمداً
کلام کرنے کے درمیان فرق کی دلیل کا بیان

إِذْ مُخَالِفُونَا مِنَ الْعَرَاقِيِّينَ يَتَابِعُونَا عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ السَّلَامِ قَبْلَ الْفَرَاعِ مِنَ الصَّلَاةِ عَامِدًا وَبَيْنَ
السَّلَامِ سَاهِيًا، فَيُوجِبُونَ عَلَى الْمُسْلِمِ عَامِدًا إِعَادَةَ الصَّلَاةِ، وَيُيْحُونُ لِلْمُسْلِمِ نَاسِيًا فِي الصَّلَاةِ
إِتْمَامَ الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى مَا قَدْ صَلَّى قَبْلَ السَّلَامِ .

جبکہ ہمارے مخالف اہل عراق بھی نماز کی تکمیل سے پہلے بھول کر سلام پھیرنے اور عمداً سلام پھیرنے میں فرق پر ہمارے
ہمنوا ہیں۔ لہذا وہ عمداً سلام پھیرنے والے پر نماز کا اعادہ واجب قرار دیتے ہیں۔ جبکہ بھول کر سلام پھیرنے والے کے
لئے جائز قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنی نماز مکمل کر لے اور سلام پھیرنے سے پہلے جتنی رکعات پڑھ چکا تھا اس پر بناء کر لے۔
۱۰۵۲۔ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ.....

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ،
وَأَنْصَرَفَ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ .
”حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو (نماز مکمل ہونے سے
پہلے) سلام پھیر دیا حالانکہ نماز کی ایک رکعت ابھی باقی تھی۔“

۱۰۵۳۔ نَابُنْدَارٌ، نَاهِبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا أَبِي، قَالَ، سَمِعْتُ يَعْقِبَ بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ.....

(۱۰۵۲) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب اذا صلی خمساً، حدیث: ۱۰۲۳۔ سنن نسائی: ۶۶۵۔ مسند احمد:

۴۰۱/۶۔ من طریق اللیث بهذا الاسناد۔ (۱۰۵۳) صحیح، انظر الحدیث السابق۔

”حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ بھول گئے اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں اور آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا ہے۔ تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی، پھر آپ نے وہ رکعت مکمل کی، اور میں نے لوگوں سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کہا تھا: ”اے اللہ کے رسول! بے شک آپ بھول گئے ہیں“ تو مجھے کہا گیا: کیا آپ اسے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، مگر اسے دیکھ لوں (تو پہچان سکتا ہوں) پھر میرے پاس سے ایک آدمی گزرا تو میں نے کہا: یہی وہ شخص ہے، تو لوگوں نے کہا: یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔ یہ بندار کی حدیث ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ قصہ ذوالیدین کے قصے کے علاوہ ہے۔ کیونکہ اس قصے میں نبی کریم ﷺ کو بھول کی اطلاع دینے والا طلحہ بن عبید اللہ ہے۔ جبکہ اس قصے میں نبی کریم کو بتانے والا ذوالیدین تھا۔ ذوالیدین کے قصے میں نبی اکرم ﷺ کو نماز ظہر یا عصر میں بھول ہوئی تھی اور اس واقعے میں آپ سے بھول مغرب کی نماز میں ہوئی، ظہر اور عصر کی نماز میں نہیں ہوئی۔ حضرت عمران بن حصین کی روایت میں مذکور خرباق کا واقعہ تیسرا واقعہ ہے۔ کیونکہ حضرت عمران کی روایت میں تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا ذکر ہے۔ جبکہ ذوالیدین کے واقعے میں دوسری رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا ذکر ہے، حضرت عمران کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ (نماز کے بعد) اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے تھے پھر آپ حجرہ

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَهَا فَسَلَّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِي رَكَعَتَيْنِ، فَأَمَرَ بِلَالًا، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَتَمَّ تِلْكَ الرَّكَعَةَ، وَسَأَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ سَهَوْتَ، فَقِيلَ لِي: تَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ: لَا، إِلَّا أَنْ أَرَاهُ. فَمَرَّ بِي رَجُلٌ، فَقُلْتُ: هُوَ هَذَا، قَالُوا: هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، هَذَا حَدِيثٌ بِنَدَارٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ الْقِصَّةُ غَيْرُ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ، لِأَنَّ الْمُعْلِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَهَا فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَمُخْبِرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْقِصَّةِ ذُو الْيَدَيْنِ وَالسَّهْوُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ إِنَّمَا كَانَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، وَفِي هَذِهِ الْقِصَّةِ إِنَّمَا كَانَ السَّهْوُ فِي الْمَغْرِبِ لَا فِي الظُّهْرِ وَلَا فِي الْعَصْرِ. وَقِصَّةُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قِصَّةُ الْخَرْبَاقِ قِصَّةٌ ثَالِثَةٌ، لِأَنَّ التَّسْلِيمَ فِي خَبَرِ عِمْرَانَ مِنَ الرَّكَعَةِ الثَّالِثَةِ، وَفِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ، وَفِي خَبَرِ عِمْرَانَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْحُجْرَةِ، وَفِي خَبَرِ

سے باہر تشریف لائے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد (کے قبلے) میں آڑی رکھی ہوئی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ یہ تمام دلائل اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ تینوں الگ الگ واقعات ہیں۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھولے تو آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، ایک اور مرتبہ بھولے تو آپ نے تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرا، تیسری بار بھولے تو مغرب کی دوسری رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ تینوں مرتبہ آپ نے کلام کی، پھر اپنی بقیہ نماز مکمل کی۔“

أَبَى هُرَيْرَةَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَكُلُّ هَذِهِ أَدِلَّةٌ أَنَّ هَذِهِ الْقِصَصَ هِيَ ثَلَاثُ قِصَصٍ، سَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَسَلَّمَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ، وَسَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، وَسَهَا مَرَّةً ثَالِثَةً فَسَلَّمَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَتَكَلَّمَ فِي الْمَرَّاتِ الثَّلَاثِ، ثُمَّ أَنْتَمَ صَلَاتَهُ.

فوائد: یہ نماز میں بھولنے کا ایک دوسرا واقعہ ہے، جو نماز مغرب میں پیش آیا تھا، نیز سہو کے ازالہ کے لیے

سہو کے دو بعد شروع ہیں۔

۴۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الْجُلُوسِ فِي الثَّالِثَةِ، وَالتَّسْلِيمِ مِنْهَا سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ أَوْ العَصْرِ أَوْ العِشَاءِ

نماز ظہر، عصر یا عشاء کی تیسری رکعت میں بھول کے تشهد بیٹھنے اور سلام پھیرنے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى إِغْفَالٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُسْلِمَ سَاهِيًا فِي الثَّالِثَةِ إِذَا تَكَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ غَيْرُ ذَاكِرٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ، أَنَّ عَلَيْهِ إِعَادَةَ الصَّلَاةِ، وَهَذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور اس شخص کی غفلت کی دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ تیسری رکعت کے بعد بھول کے سلام پھیرنے والا شخص جب سلام کے بعد گفتگو کر لے جبکہ اسے یاد نہ ہو کہ ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہے، تو ایسے شخص پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ یہ بات سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے۔

۱۰۵۴- ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، نَا حَمَّادٌ- يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ- عَنِ خَالِدِ، ح وَثَنَا أَبُو هَاشِمٍ

زِيَادُ بْنُ أَبِي، نَا إِسْمَاعِيلُ- وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ- ثَنَا خَالِدٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ،

نَا ابْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ، ح وَثَنَا الصَّنَعَانِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ

سُلَيْمَانَ عَنِ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، ح وَثَنَا بِنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ- يَعْنِي الثَّقَفِيُّ- ثَنَا بِهِ خَالِدُ الْحَدَّاءِ،

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

(۱۰۵۴) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۵۷۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۱۸۔ سنن نسائی: ۱۳۳۲۔

سنن ابن ماجہ: ۱۲۱۵۔ مستند احمد: ۴/۴۲۷۔ من طرق عن خالد الحداء بهذا الاستناد.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تیسری رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ اٹھ کر حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے، تو خرباق لے گیا ہاتھوں والے شخص نے آپ کو پکارا کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ تو آپ غصے کے ساتھ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے، آپ نے (حقیقت حال) دریافت کی۔ تو آپ کو بتایا گیا (کہ ایک رکعت رہ گئی ہے) آپ نے چھوڑی ہوئی نماز ادا کی پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔ یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جبکہ دوسرے راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”پھر آپ نے سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔“

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيطُ الْيَدَيْنِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقْصِرَبِ الصَّلَاةِ؟ فَخَرَجَ مُغْضِبًا يَجْرُ إِزَارَهُ، فَسَأَلَ، فَأَخْبِرَ، فَصَلَّى تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِي كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ بَنْدَارٍ. وَقَالَ الْآخَرُونَ: ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

فوائد:..... ۱۔ یہ سہو کا تیسرا واقعہ ہے، جو حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف ہے۔ نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ ذوالیدین کی موجودگی میں نبی ﷺ کو دو مرتبہ سہو ہوا تھا۔

۲۔ سہو کے دو سجدے سلام سے قبل اور بعد دونوں صورتیں جائز ہیں، کیونکہ گذشتہ روایات میں ظہر یا عصر میں بھولنے کی صورت میں آپ ﷺ نے نماز سے سلام کے بعد سجود سہو کیے تھے اور اس حدیث میں وضاحت ہے کہ آپ ﷺ نے سہو کے سجدہ قبل از سلام کیے تھے لہذا یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

۴۳۷..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيِ يُصَلِّيُ خَمْسَ رَكَعَاتٍ سَاهِيًا

اس نمازی کا بیان جو بھول کر پانچ رکعت پڑھ لیتا ہے

وَالْأَمْرُ بِسَجْدَتَيْ السَّهْوِ إِذَا صَلَّى خَمْسًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُصَيَّفَ إِلَيْهَا سَادِسَةٌ، وَالذَّلِيلُ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ أَنَّهُ إِنْ كَانَ جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشْهَدِ أَضَافَ إِلَى الْخَامِسَةِ سَادِسَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْ السَّهْوِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشْهَدِ فَعَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ، زَعَمُوا وَهَذَا الْقَوْلُ رَأَى مِنْهُمْ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهِمَا، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُو فِي الرَّابِعَةِ مِنْ أَنْ يَكُونَ جَلَسَ فِيهَا أَوْ لَمْ يَجْلِسْ مِقْدَارَ التَّشْهَدِ، فَإِنْ كَانَ جَلَسَ فِيهَا مِقْدَارَ التَّشْهَدِ فَلَمْ يُصَيَّفْ إِلَى الْخَامِسَةِ سَادِسَةً كَمَا زَعَمُوا، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشْهَدِ فَلَمْ يُعَدَّ صَلَاتُهُ مِنْ أَوْلَاهَا فَقَوْلُهُمْ عَلَى كُلِّ

حَالَ خِلَافٍ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْتَدِلُّوا لِمُخَالَفَتِهِمْ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّابِتَةَ بِسُنَّةِ تَخَالِيفُهَا، لَا بِرِوَايَةِ صَحِيحَةٍ وَلَا وَاهِيَةٍ، وَهَذَا مُحَرَّمٌ عَلَى كُلِّ عَالِمٍ أَنْ يُخَالَفَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ بِرَأْيِ نَفْسِهِ أَوْ بِرَأْيِ مَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور سہو کے دو سجدے کرنے کے حکم کا بیان جبکہ وہ پانچ رکعات پڑھ لے، اسے ان کے ساتھ چھٹی رکعت ملانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان عراقی علماء کے موقف کے برخلاف دلیل کا بیان جو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھے گیا تو اسے پانچویں کے ساتھ چھٹی رکعت ملانے کے بعد سہو کے دو سجدے کرنے چاہئیں۔ اور اگر وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھا تو اسے نماز دہرائی پڑے گی، یہ ان کا خیال ہے۔ یہ قول ان کی ایسی رائے ہے، جو سنت نبوی ﷺ جس کی اتباع کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کے خلاف ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ یا تو چوتھی رکعت میں بیٹھے ہوں گے یا تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھے، لہذا اگر آپ اس میں تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھے تھے تو آپ نے پانچویں رکعت کے ساتھ چھٹی کا اضافہ نہیں کیا، جیسا کہ ان حضرات کا خیال ہے (کہ کرنا چاہیے) اور اگر آپ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھے تھے تو آپ نے اپنی پوری نماز دہرائی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ ان کا یہ قول ہر حال میں سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی ثابت و صحیح سنت کی مخالفت کرنے کے لیے صحیح سند یا ضعیف سند سے مروی کسی دوسری سنت سے استدلال نہیں کیا۔ اور یہ ہر عالم پر حرام ہے کہ وہ اپنی ذاتی رائے یا نبی کریم ﷺ کے بعد کے کسی شخص کی رائے کے ساتھ سنت نبوی کی مخالفت کرے۔

۱۰۵۵۔ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَلْقَمَةَ.....

”حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعات پڑھائیں تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کی: آپ نے ہمیں اتنی اتنی رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ میں ایک انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے تو اسے دو سجدے کرنے چاہئیں، پھر

آپ (قبلہ رخ) ہوئے اور دو سجدے کیے۔“

(۱۰۵۵) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب اذا صلى خمسا، حدیث: ۱۰۲۱۔ مسند احمد: ۱/ ۴۲۴۔ من طریق ابن نمیر بھذا الاسناد، صحیح مسلم: ۵۷۲/۹۴۔ سنن ترمذی: ۳۹۳۔ سنن نسائی: ۱۳۳۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۰۳۔ من طریق الاعمش بہ۔

نماز میں بھول چوک کے ابواب

۱۰۵۶۔ نَابُنْدَارٌ، نَايَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا، نَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَا شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے پوچھا: وہ کیا (اضافہ) ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔ یہ محمد بن بکر کی حدیث ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أُرِيدُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، قَالَ: فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَهَا سَلَّمَ. هَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ.

۱۰۵۷۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ، نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

”حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے دریافت کیا گیا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، پھر آپ نے (حقیقت حال معلوم ہونے پر) دو سجدے کیے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أُرِيدُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

فوائد: یہ احادیث مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہیں کہ جو شخص بھول کر نماز کی ایک

رکعت زائد پڑھ لے، اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، بلکہ اگر سلام پھیرنے کے بعد علم ہو کہ اس نے زائد رکعت پڑھی ہے، تب بھی اس کی نماز صحیح متصور ہوگی اور اگر سلام پھیرنے کے بعد جلد علم ہو جائے تو وہ سہو کے دو سجدے کرے گا اور اگر طویل عرصہ ہو چکا ہو تو ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ وہ سہو کے سجدے نہیں کرے گا۔ (شرح النووی: ۵/۶۳)

۲۔ نماز میں بھول کر اضافے کی صورت میں سلام پھیرنے کے بعد سہو کے سجدے مستحب ہیں۔

(۱۰۵۶) انظر الحديث السابق والآتي.

(۱۰۵۷) سنن نسائی، کتاب السہو، باب ما يفعل من صلی خمساً، حدیث: ۱۲۵۶، ۱۲۵۵.

۴۳۸..... بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ سَاهِيًا

بھول کر گفتگو کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدوں میں سنت نبوی کا بیان

ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُسْلِمَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ قَدْ سَهَا فِي صَلَاتِهِ فَتَكَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ سَاهِيًا، أَنَّهُ لَا يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ، وَهَذَا الْقَوْلُ خِلَافُ الثَّابِتِ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ اپنی نماز میں بھول کر سلام پھیرنے والا جب سلام پھیرنے کے بعد بھول کر گفتگو کر لے تو وہ سہو کے دو سجدے نہیں کرے گا۔ اور یہ قول نبی ﷺ کے خلاف ہے۔

۱۰۵۸۔ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَعِ، نَا حَفْصٌ۔ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ۔ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلامِ. ”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے اور گفتگو کر لینے کے بعد دو سجدے کیے۔“

۱۰۵۹۔ نَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ. قَالَ أَبُو يُوسُفَ: إِنْ كَانَ أَرَادَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِقَوْلِهِ: بَعْدَ الْكَلَامِ، قَوْلَهُ لَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالَ: أَزِيدُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَهَذَا الْكَلَامُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعْنَى كَلَامِهِ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ. وَإِنْ كَانَ أَرَادَ الْكَلَامَ الَّذِي فِي الْخَبَرِ الْأَخْرَجَ لَمَّا صَلَّى

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بات چیت کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان آپ نے کلام کر لینے کے بعد سہو کے سجدے کیے سے مراد وہ کلام ہے جب آپ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دی تھیں اور آپ سے ایک آدمی نے عرض کی: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ (اضافہ) کیا ہے؟، تو نبی کریم ﷺ کی یہ گفتگو ذوالیدرین کے واقعے میں مذکور گفتگو کے ہم معنی ہے۔ (یعنی آپ اصل صورت حال کی تحقیق فرما

(۱۰۵۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۵۷۲/۹۵۔ سنن نسائی: ۱۳۳۰۔ من طریق حفص بهذا الاسناد.

(۱۰۵۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۵۷۲/۹۵۔ سنن ترمذی: ۳۹۳۔ مسند احمد: ۴۵۶/۱۔ من طریق ابی معاویة بهذا الاسناد.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

رہے ہیں) اور اگر حضرت ابن مسعود کی مراد وہ کلام ہے جو دوسری روایت میں آئی ہے جب آپ نے نماز پڑھائی اور اس میں اضافہ کر دیا یا کمی کر دی تھی، جس پر آپ سے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: ”بے شک میں بھی ایک انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو“ تو ان الفاظ کے بارے میں راویوں کا اختلاف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ گفتگو کب فرمائی۔ ابوبکر ہنشلی اپنی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ گفتگو سہو کے دو سجدے کرنے سے پہلے فرمائی۔ جبکہ منصور بن معتمر اور حسن بن عبد اللہ دونوں اپنی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ کلام سہو کے دو سجدے کرنے کے بعد فرمائی۔ چنانچہ کسی ایسی روایت سے جس روایت کی مخالف روایت موجود نہ ہو، یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کلام اس حال میں فرمائی کہ آپ کو بخوبی علم تھا اور آپ کو یاد تھا کہ آپ پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں۔ جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد بھول کر گفتگو فرمائی، اس حال میں آپ کو معلوم نہیں تھا کہ آپ بھول چکے ہیں اور آپ پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں، پھر آپ نے بھول کر کلام کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔“

فَرَادَ أَوْ نَقَصَ ، فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنَسَى كَمَا تَنْسُونَ . فَإِنَّ هَذِهِ لَفُظَةٌ قَدِ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِي الْوَقْتِ الَّذِي تَكَلَّمَتْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَأَمَّا الْأَعْمَشُ فِي خَبْرِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، وَابُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ فِي خَبْرِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَ أَنَّ هَذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ سَجْدَتِي السَّهْوِ . وَأَمَّا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا فِي خَبْرِهِمَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ هَذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ سَجْدَتِي السَّهْوِ . فَلَمْ يَثْبُتْ بِخَبْرٍ لَا مُخَالَفَ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ وَهُوَ عَالِمٌ ذَاكِرٌ بِأَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتِي السَّهْوِ ، وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ سَاهِيًا بَعْدَ السَّلَامِ ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَهَا سَهْوًا يَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ كَلَامِهِ سَاهِيًا .

فوائد:..... نماز میں زائد رکعت پڑھنے کے بعد نسیان کا علم ہو تو یاد آنے پر سہو کے دو سجدے کرنا مسنون ہے اور

اس دوران ہونے والی گفتگو اور بات چیت صحت نماز کے لیے نقصان دہ نہیں۔

۴۳۹..... بَابُ السَّلَامِ بَعْدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ إِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّي بَعْدَ السَّلَامِ.

سہو کے دو سجدے کرنے کے بعد سلام پھیرنے کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دو سجدے (نماز سے) سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں

۱۰۶۰۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ
- يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ - عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ
عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فِي سَجْدَتِي الْوَهْمِ .
”امام صاحب نے اپنے استاد محمد بن ہشام کی سند سے حضرت
عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی
کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدے کیے۔ (تفصیلی
روایت: ۱۰۵۴ کے تحت گزر چکی ہے۔)“

فوائد:..... مکرر ۱۰۵۴۔

۱۰۶۱۔ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى نَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةَ
الظُّهْرَ فَصَلَّى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا
أَبَا شَيْبَلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّامًا فَعَلْتُ
قَالُوا بَلَى قَالَ فَكُنْتُ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَأَنَا
عُلَامٌ فَقُلْتُ بَلَى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِي
وَأَنْتَ أَيْضًا يَا أَعُورُ تَقُولُ ذَلِكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ
فَأَقْبَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسًا
فَلَمَّا انْقَلَبَ تَوَسَّوسَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا
شَأْنُكُمْ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ زِيدَ فِي
الصَّلَاةِ؟ قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ
خَمْسًا فَأَنْقَلَبَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا تَنْسُونَ .
”جناب ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ
نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، سلام پھیرنے کے بعد
لوگوں نے کہا اے ابو شبل! آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی
ہیں۔ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں، میں نے ایسے نہیں کیا، لوگوں
نے کہا: کیوں نہیں (آپ نے پانچ رکعات ہی پڑھائی ہیں)
میں (ابراہیم بن سوید) لوگوں کے ایک طرف بیٹھا تھا اور ابھی
کم عمر بچہ تھا۔ میں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے پانچ رکعات
پڑھائی ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا: اے عور! (کانے) تو بھی
یہی بات کہہ رہا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو وہ قبلہ رخ
ہوئے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔ پھر فرمایا: حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پانچ
رکعات پڑھا دیں، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو
لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کرنی شروع کر دیں۔

(۱۰۶۰) تقدم تحريجه برقم: ۱۰۵۴.

(۱۰۶۱) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة باب اذا صلى خمساً، حديث: ۱۰۲۲۔ من طريق يوسف بهذا الاسناد. صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۵۷۲/۹۲ من طريق جرير بهذا الاسناد وقد تقدم: ۱۰۲۸.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ تو انہوں نے عرض کی: بے شک آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں تو آپ نے (قبلہ رخ) مڑ کر دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا، پھر فرمایا: بے شک میں ایک انسان ہوں میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں۔“

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۰۵۵ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۴۴۰..... بَابُ التَّشَهُّدِ بَعْدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ إِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّي بَعْدَ السَّلَامِ.

سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں

۱۰۶۲۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَبُو حَاتِمِ الرَّازِي وَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابِ الْحُصْرِيِّ الْبَصْرِيُّ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، قَالُوا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.....

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدوں میں تشہد کیا اور سلام پھیرا۔“
یہ ابو حاتم کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ انہوں نے ہمیں یہ روایت بصرہ میں بیان کی۔ دوسری مرتبہ بغداد میں یہ روایت بیان کی تو یہ الفاظ بتائے کہ حضرت (عمران) نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی آپ بھول گئے آپ نے سلام پھیرنے اور کلام کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ جبکہ جناب محمد بن یحییٰ نے اس طرح روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو آپ اپنی نماز میں بھول گئے، آپ نے دو سجدے کیے، پھر تشہد کیا، پھر سلام پھیرا جناب سعید بن محمد نے اپنی روایت میں کہا: ”نبی اکرم ﷺ نے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ وَ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بِهِ بِالْبَصْرَةِ. وَ ثَنَا بِهِ بِبَغْدَادَ مَرَّةً، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ، فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلامِ. فَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، فَإِنَّهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فِي صَلَاتِهِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: إِنَّ النَّبِيَّ

(۱۰۶۲) شاز، اس میں سجدہ سہو کے بعد تشہد کے الفاظ شاذ ہیں، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب سجدتی السہو فیہما تشہد و تسلیم،

حدیث: ۱۰۳۹۔ سنن ترمذی: ۳۹۰.

نماز میں بھول چوک کے ابواب

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ
سَجْدَتِي السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ. قَالَ
أَبُو بَكْرٍ: لَمْ أُخْرَجْ لَفْظَ غَيْرِ الْعَبَّاسِ.
يزید کے سوا کسی کی روایت کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

۴۴۱..... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ سَجْدَتِي السَّهْوِ الْمُرْغَمَتَيْنِ، إِذْهُمَا تُرْغَمَانِ الشَّيْطَانِ.

سہو کے دو سجدوں کو مُرْغَمَتَيْنِ (دو ذلیل و رسوا کرنے والے) کا نام دینے کا بیان، کیونکہ یہ دو سجدے
شیطان کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں۔

۱۰۶۳- أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَيْسَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمَى سَجْدَتِي السَّهْوِ الْمُرْغَمَتَيْنِ.
”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
نے سہو کے دو سجدوں کو مُرْغَمَتَيْنِ (دو ذلیل و رسوا کرنے

والے) کا نام دیا ہے۔

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۰۲۳ میں بیان ہوئی ہے۔

۴۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَسْبُوقَ بِرُكْعَةٍ أَوْ ثَلَاثٍ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

بِجُلُوسِهِ فِي الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ اقْتِدَاءً بِإِمَامِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی ایک رکعت یا تین رکعات (امام کے ساتھ) چھوٹ جائیں

تو امام کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی اور تیسری رکعت میں اس کے بیٹھنے سے

اس پر سہو کے دو سجدے واجب نہیں ہوتے۔

ضِدَّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُدْرِكَ وَتَرَا مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، وَهَاتَانِ
السَّجْدَتَانِ لَوْ يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّي كَأَنَّ سَجْدَتِي الْعَمْدِ لَا السَّهْوِ لِأَنَّ الْمُدْرِكَ وَتَرَا مِنْ صَلَاةِ
الْإِمَامِ يَتَعَمَّدُ الْجُلُوسَ فِي الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ، إِذْ هُوَ مَأْمُورٌ بِالْإِقْتِدَاءِ بِإِمَامِهِ، جَالِسٌ فِي الْمَوْضِعِ
الَّذِي أُمِرَ بِالْجُلُوسِ فِيهِ فَكَيْفَ يَكُونُ سَاهِيًا مَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَهُ وَتَعَمَّدَ لِلفِعْلِ؟ وَإِذَا بَطَلَ أَنْ يَكُونَ
سَاهِيًا اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ بِإِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمْ أَصَلَاةً
فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَافْضُوا أَوْ فَأْتَمُّوا.

(۱۰۶۳) صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۶۴۵۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا لاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاة باب اذا شك في

الثنتين والثلاث، حدیث: ۱۰۳۵، من طریق محمد بن عبدالعزیز بهذا لاسناد.

اس شخص کے موقف کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کے ساتھ طاق رکعات (ایک یا تین) پانے والے پر سہو کے دو سجدے واجب ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دو سجدے اگر نمازی کرے گا تو یہ سہو کے سجدے نہیں ہوں گے بلکہ عمداً ہوں گے کیونکہ وہ امام کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے اور وہ وہاں بیٹھا ہے جہاں اسے بیٹھنے کا حکم دیا گیا تھا، لہذا وہ شخص بھولنے والا کیسے قرار پائے گا جس نے اپنے اوپر واجب کام عمداً نہ کیا ہو؟ اور جب یہ بات باطل ہوگئی کہ وہ بھولنے والا تھا تو پھر یہ ناممکن ہے کہ اس پر سہو کے دو سجدے واجب ہوں، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے: ”جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون و وقار کے ساتھ آؤ، جو نماز تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے چھوٹ جائے اسے مکمل کر لو۔“

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، نَا أَيُّوبُ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ.....

”جناب عمرو بن وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو ان سے پوچھا گیا: کیا اس امت میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی کسی شخص نے نبی کریم ﷺ کی امامت کرائی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ امام صاحب کے دونوں اساتذہ کرام یہ بیان کرتے ہیں: ”پھر ہم سوار ہوئے (اور واپس آئے) تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف لوگوں کو امامت کر رہے تھے، ایک رکعت پڑھا چکے تھے اور دوسری رکعت پڑھا رہے تھے میں نے انہیں (نبی کریم کی آمد کی) اطلاع دینی چاہی تو آپ نے مجھے منع کر دیا۔ تو ہم نے جو رکعت (ان کے ساتھ) پالی وہ ادا کر لی اور جو فوت ہوگئی تھی وہ مکمل کر لی۔ جناب مؤمل کی روایت میں ہے: ”جو رکعت رہ گئی تھی ہم نے وہ مکمل کر لی۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فُسِّلَ هَلْ أَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ! كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ، وَقَالَا: ثُمَّ رَكِبْنَا، فَأَذْرَكْنَا النَّاسَ قَدْ تَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَهُوَ فِي الثَّانِيَةِ، فَذَهَبَتْ أُوزُنُهُ فَتَهَايَنِي، فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي أَدْرَكْنَا الَّتِي سَبَقْتَنَا. وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: وَقَضَيْنَا الَّتِي سَبَقْنَا.

۱۰۶۵۔ نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ، نَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ.....

(۱۰۶۴) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۴/ ۲۴۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۶۸۔ من طریق اسماعیلی بن علیہ بهذا الاسناد، سنن نسائی، کتاب الطہارۃ، باب کیف المسح علی العمامۃ، حدیث: ۱۰۹۔ من طریق آخر عن ابن سیرین بہ۔
(۱۰۶۵) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار و سکینۃ، حدیث: ۶۰۲۔ من طریق علی بن حجر بہذا الاسناد، جزء القراءۃ للبخاری: ۱۸۵۔ مسند احمد: ۲/ ۲۳۷۔ فی طریق العلاء بہ، مسند ابی یعلیٰ: ۶۴۹۷۔ صحیح بخاری: ۶۳۶۔ من طریق آخر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

نماز میں بھول چوک کے ابواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تُوبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتَوْهَا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاتَمُّوا، فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمُدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آؤ، بلکہ سکون و اطمینان کے ساتھ نماز کے لیے آؤ، جو نماز تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے مکمل کر لو، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز کی حالت میں ہو جاتا ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ جو شخص نماز باجماعت میں تاخیر سے شامل ہو وہ وہی حالت اختیار کرے گا، جو امام کی ہوگی اس کے لیے اسی صورت میں امام کی اقتداء واجب ہے۔

۲۔ نماز میں تاخیر سے شامل ہونے والا امام کے ساتھ جتنی رکعات پالے وہ اس پہلی رکعات ہیں اور جو نماز چھوٹ چکی ہے وہ اس کی آخری رکعات ہوں گی۔

۳۔ نماز باجماعت میں دوسری رکعت یا چوتھی رکعت میں شامل ہونے والا امام کی اقتداء میں پہلی اور تیسری رکعت کے بعد تشہد کرے گا، یہ امام کی اقتداء کی فرضیت کی وجہ سے ہے اور اس صورت میں اس پر سہو کے سجدے لازم نہیں آئیں گے کیونکہ وہ بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہا بلکہ امام کی اقتداء میں یہ عمل کر رہا ہے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْوَتْرِ وَمَا فِيهِ مِنَ السُّنَنِ نماز وتر اور اس میں سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۴۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ وَالِدَّالَّةِ عَلَى أَنَّ الْوَتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

ان احادیث کا بیان جو اس بات کی صریح نص اور دلیل ہیں کہ نماز وتر فرض نہیں ہے

لَا عَلَى مَا زَعَمَ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ الْعَدَدَ، وَلَا فَرَّقَ بَيْنَ الْفَرْضِ وَبَيْنَ الْفَضِيلَةِ، فَرَعَمَ أَنَّ الْوَتْرَ
فَرِيضَةٌ، فَلَمَّا سُئِلَ عَنِ عَدَدِ الْفَرْضِ مِنَ الصَّلَاةِ زَعَمَ أَنَّ الْفَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ خَمْسٌ، فَقِيلَ لَهُ:
وَالْوَتْرُ، فَقَالَ: فَرِيضَةٌ، فَقَالَ السَّائِلُ: أَنْتَ لَا تَحْسِنُ الْعَدَدَ

اس شخص کے برخلاف جو (فرض نمازوں کے) عدد کو سمجھ نہیں سکا اور نہ فرض و فضیلت میں فرق کر سکا ہے لہذا اس کا خیال ہے کہ وتر فرض ہے۔ پھر جب اس سے فرض نمازوں کی تعداد پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ فرض نمازیں پانچ ہیں، اس سے پوچھا گیا: اور وتر نماز؟ تو اس نے کہا: فرض ہے۔ پس سائل نے کہا: آپ کو حساب کرنا اچھی طرح نہیں آتا۔

”امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں کتاب کے شروع میں، نبی اکرم ﷺ سے ایک اعرابی کا اسلام کے متعلق سوال اور نبی کریم ﷺ کا اسے جواب، حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی روایت املا کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: ”دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفل نماز پڑھو۔ تو نبی مصطفیٰ ﷺ نے اسے بتا دیا کہ پانچ نمازوں سے جو زائد ہوگی وہ نفل ہوگی۔“

۱۰۶۶۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ كُنْتُ أَمَلَيْتُ فِي
أَوَّلِ الْكِتَابِ خَبَرَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فِي
مَسْأَلَةِ الْأَعْرَابِيِّ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْإِسْلَامِ
وَجَوَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ
فَقَالَ خَمْسٌ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ
فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ
فَاعْلَمْ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ مَا زَادَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْخَمْسِ
فَهُوَ تَطَوُّعٌ.

۱۰۶۷۔ أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوا،

ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ، قَالَ.....

عَلِيٌّ: أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَنَمٍ، وَلَا كَصَلَا تَحْكُمُ الْمَكْتُوبَةَ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا، فَإِنَّ اللَّهَ وَتَرِيحُ الْوُتْرِ. غَيْرَ أَنَّ الْأَشْجَّ لَمْ يَذْكُرْ: يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ الدَّورَقِيِّ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ.

۱۰۶۸ - ثَنَا بَنْدَارٌ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي -

جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ النَّجَّارِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الْوُتْرِ، قَالَ: أَمْرٌ حَسَنٌ جَمِيلٌ، عَمِلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِعْلَامِهِ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلَى أُمَّتِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَذَلَّتْ تِلْكَ الْأَخْبَارُ عَلَى أَنَّ الْمَوْجِبَ لِلْوُتْرِ فَرَضًا عَلَى الْعِبَادِ، مُوجِبٌ عَلَيْهِمْ سِتَّ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. وَهَذِهِ الْمَقَالَةُ خِلَافَ أَخْبَارِ

”جناب عبدالرحمان بن ابی عمرہ النجاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے وتر کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: بہت عمدہ اور اچھا کام ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعد مسلمانوں نے اس پر عمل کیا ہے، اور یہ واجب نہیں ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے کتاب الکبیر میں نبی کریم ﷺ کے وہ فرامین بیان کیے ہیں جن میں آپ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی امت پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ تو ان روایات نے اس بات پر دلالت کی ہے کہ بندوں پر وتر کو واجب قرار دینے والا شخص، ان پر دن اور رات میں چھ نمازیں واجب قرار دیتا ہے۔ اور یہ بات نبی کریم ﷺ کے فرامین کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کے عالم اور جاہل جو سمجھتے ہیں، اس کے بھی خلاف

(۱۰۶۸) اسنادہ حسن، مستدرک حاکم: ۱/۳۰۰ - سنن کبریٰ بیہقی: ۲/۴۶۷ - من طریق عبداللہ بن حمران بهذا الاسناد.

نماز وتر اور سنتوں کے ابواب

ہے۔ پردہ نشین خواتین نے پردہ میں جو سمجھا، بچوں نے مکتب و مدرسہ میں جو سمجھا اور جو غلاموں اور لونڈیوں نے سمجھا اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ تمام لوگ جانتے ہیں کہ فرض نمازیں پانچ ہیں، چھ نہیں۔“

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِلَافُ مَا يَفْهَمُهُ الْمُسْلِمُونَ عَالِمُهُمْ وَجَاهِلُهُمْ، وَخِلَافُ مَا تَفْهَمُهُ النِّسَاءُ فِي الْحُدُورِ، وَالصَّبِيَّانُ فِي الْكُتَاتِيْبِ وَالْعَبِيدُ وَالْإِمَاءُ، إِذْ جَمِيعُهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ الْفَرَضَ مِنَ الصَّلَاةِ خَمْسٌ، لَا سِتُّ.

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ وتر نماز سنت موکدہ ہے واجب نہیں۔ چنانچہ سید سابق کہتے ہیں: وتر نماز

سنت موکدہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے اہتمام کی ترغیب دی ہے۔ (فقہ السنۃ: ۱/ ۱۸۰)

۲۔ اور ابوحنیفہ نے جو وتر کے وجوب کا موقف اختیار کیا ہے کمزور ہے، ابن منذر کہتے ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ اس

موقف پر کسی نے ابوحنیفہ کی موافقت کی ہو۔ (فقہ السنۃ: ۱/ ۱۸۱)

۳۔ جمہور علماء کا مذہب ہے کہ وتر سنت ہے، واجب نہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۳۴)

اس بارے میں جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔

۱۰۶۹۔ تَنَا أَيُّوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا أَبُو مَعْمَرٍ.....

”جناب عبدالوارث بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے پوچھا یا امام ابوحنیفہ سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: وتر فرض ہے۔ تو میں نے کہا یا ان سے کہا گیا: فرض نمازوں کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ نمازیں ہیں۔ تو ان سے کہا گیا: آپ وتر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: فرض ہے۔ تو میں نے کہا یا ان سے کہا گیا: آپ کو حساب کرنا نہیں آتا۔“

عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا حَنِيفَةَ أَوْ سِئِلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْوَتْرِ، فَقَالَ: فَرِيضَةٌ، فَقُلْتُ - أَوْ فَقِيلَ لَهُ -: فَكَمِ الْفَرَضُ؟ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ. فَقِيلَ لَهُ: فَمَا تَقُولُ فِي الْوَتْرِ؟ قَالَ: فَرِيضَةٌ. فَقُلْتُ - أَوْ فَقِيلَ لَهُ: أَنْتَ لَا تُحْسِنُ الْحِسَابَ.

فوائد: یہ روایت بھی دلیل ہے کہ وتر سنت موکدہ ہے اور وتر کے وجوب کے قائل امام ابوحنیفہ اس کے

وجوب کی کوئی واضح اور پختہ دلیل نہیں رکھتے تھے۔

۴۴۴..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيلِ أَنَّ الْوَتْرَ لَيْسَ بِفَرَضٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتر فرض نہیں ہے

۱۰۷۰۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا مَالِكٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ - نَا يَعْقُوبُ، ح وَتَنَا مُحَمَّدٌ

بْنُ عَثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ مُوسَى - نَا يَعْقُوبُ - وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِيُّ - عَنْ عَيْسَى بْنِ جَارِيَةَ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان المبارک میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھایا۔ پھر آئندہ رات بھی ہم مسجد میں جمع ہو گئے اور امید کی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے (اور نماز پڑھائیں گے) تو ہم مسجد ہی میں رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں امید تھی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے اور ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے یہ ناپسند کیا کہ تم پر وتر فرض کر دیے جائیں۔“

فوائد یہ حدیث بھی وتر کے مسنون ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر وتر واجب ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیام اللیل باجماعت ادا کرنے سے گریز کی کیا ضرورت تھی۔

۴۳۵..... بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْوُتْرِ وَاسْتِحْبَابِهِ إِذِ اللَّهُ يُحِبُّهُ.

وتر کی ترغیب اور استحباب کا بیان کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے۔

۱۰۷۱- وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ، قَالَ زِيَادُ، ثَنَا، وَقَالَ نَصْرٌ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر (عدد) صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَتَرِيحِبُّ الْوُتْرَ.

(۱۰۷۰) اسنادہ حسن، ”علیکم الوتر“ کے بجائے ”علیکم صلاة اللیل“ کے الفاظ محفوظ ہیں۔ صحیح ابن حبان: ۲۴۰۶۔ مسند ابی

یعلیٰ: ۱۸۰۲۔ کتاب الوتر للمروزی: ۱۹۶، ۱۹۷۔ من طریق یعقوب بھذا الاسناد.

(۱۰۷۱) مسند احمد: ۲/۲۹۰، سنن الدارمی: ۱۵۸۰۔ من طریق ہشام بھذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ۹۸۰۲۔ مصنف ابن

ابی شیبہ: ۶۸۶۴۔ صحیح بخاری: ۶۴۱۰۔ و صحیح مسلم: ۲۶۷۷۔ من طریق اخر نحوه.

کو پسند کرتا ہے۔“

فوائد:..... اس سے معلوم ہوتا ہے وتر فرض نہیں ہے کیونکہ اگر وتر فرض ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی فرضیت کی کوئی

واضح دلیل اتارتا۔

۴۴۶..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ الْوُتْرَ رَكْعَةٌ.

نبی اکرم ﷺ سے منصوص روایات کا بیان کہ وتر ایک رکعت ہے۔

۱۰۷۲۔ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ
عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَهُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ أَبِي لَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا
الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
بِشْرِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَ عَنْ عَمْرٍو
عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالُوا، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ
مُؤَمَّلُ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ الْأَخْرُؤُ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى،
ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ أَيْضًا، ثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ
ابْنَ عُمَرَ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ وَثَنَا بَنْدَارٌ أَيْضًا، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا
خَالِدٌ، ح وَثَنَا الصَّنَعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ ذَكَرُوا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي، فَإِذَا حَفَّتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرْ

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، پھر جب تمہیں صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر ادا کر لو۔“ امام

(۱۰۷۲) صحیح بخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر، حدیث: ۱۱۳۷، ۹۹۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة اللیل مثنی مثنی، حدیث: ۷۴۹۔ سنن ابی داود: ۱۳۲۶۔ سنن ترمذی: ۴۳۷۔ سنن نسائی: ۱۶۶۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۱۹۔ مسند احمد: ۵/۲۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے ان روایات کی اسناد اس مسئلہ میں بیان کی ہیں جو میں نے اس شخص کے رد میں اعلیٰ کروائی ہیں جو خیال کرتا ہے کہ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے، سوائے اس شخص کے جسے صبح ہو جانے کا ڈر ہو۔ اور میں نے اس مقام پر بیان کیا ہے، جس سے اہل فہم و تمیز کے لیے یہ مقالہ کہنے والے کی جہالت خوب واضح ہو گئی ہے۔“

بِرَكْعَةٍ، هَذَا لَفْظٌ حَدِيثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِخَبْرِ الزُّهْرِيِّ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ طُرُقَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِي أَمَلَيْتُهَا فِي الرَّدِّ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْوَتْرَ بِرَكْعَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ إِلَّا لِخَائِفِ الصُّبْحِ، وَأَعْلَمْتُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ مَا بَانَ لِدَوَى الْقَهْمِ وَالتَّمْيِيزِ جَهْلَ قَائِلِ هَذِهِ الْمَقَالَةِ.

۱۰۷۳۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.....

”جناب انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی۔ نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ مجھے بتائیں، کیا میں ان میں طویل قراءت کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کی نماز دو دو رکعات ادا فرماتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ.

۱۰۷۴۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينِ الْيَمَامِيُّ، نَا بَشِيرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرِ - أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ.....

”جناب مطلب بن عبد اللہ مخزومی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ تو ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے وتر کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے اسے حکم دیا کہ وتر علیحدہ پڑھا کرو۔ (ایک رکعت الگ پڑھو) اس شخص نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ لوگ کہیں گے: یہ دم کٹی (ناقص) نماز ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم اللہ اور اس کے رسول کی سنت (جاننا) چاہتے ہو؟ یہ اللہ اور اس کے رسول کی سنت ہے۔“

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفْصَلَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: إِنَّهَا الْبِتْسِرَاءُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَسَنَةَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ تُرِيدُ؟ هَذِهِ سُنَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

(۱۰۷۳) ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الوتر برکعة، حدیث: ۱۱۷۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۳۷۔ من طریق احمد بن عبدہ بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الوتر، باب ساعات الوتر، حدیث: ۹۹۵، صحیح مسلم: ۷۴۹/۱۵۷۔ سنن ترمذی: ۴۶۳۔

(۱۰۷۴) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الوتر برکعة، حدیث: ۱۱۷۶۔

۱۰۷۵۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينِ الْيَمَامِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثَنَا سُلَيْمَانٌ - وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ - عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اپنی سواری بٹھائی، پھر نیچے اترے، تو دس رکعات ادا کیں اور ایک وتر پڑھا، آپ نے دو دور رکعتیں ادا کیں پھر ایک رکعت وتر ادا کیا پھر آپ نے نماز فجر دو رکعتیں (سنتیں) ادا کیں، پھر ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔“ میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، صَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الصُّبْحِ. قَدْ خَرَجْتُ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ.

فوائد:..... نماز وتر ایک، تین، پانچ، سات، نو، گیارہ اور تیرہ رکعات مشروع ہے، اس میں سے کسی ایک عدد کے انتخاب و اہتمام سے نماز وتر ادا ہو جاتی ہے، پھر ایک سے زائد وتر ادا کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، ان میں سے زیادہ مشہور اور معمول بہ صورت یہ ہے کہ رات کے نوافل دو دور رکعت ادا کیے جائیں اور آخر میں ایک وتر پڑھا جائے۔ یوں رات کی نماز وتر ہو جاتی ہے، نیز وتر کے مختلف طریقے منقول ہیں۔ جن کی وضاحت آئندہ روایات میں ہوگی۔

۴۳۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُتْرِ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَصِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الْوُتْرِ إِذَا أَوْتَرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَهَذَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

پانچ رکعات وتر پڑھنا جائز ہے، جب (نمازی) پانچ رکعات وتر ادا کرے گا تو (تشہد میں) بیٹھنے کی کیفیت کا بیان اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے۔

۱۰۷۶۔ نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي عَائِشَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔ آپ پانچ رکعات وتر پڑھتے، ان کے درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے، آخری

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَ رَكَعَةً، كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ - يَعْنِي

(۱۰۷۵) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۶۲۰۔ کتاب الوتر للمروزی: ۲۰۳۔ من طریق یحییٰ بهذا الاسناد.

(۱۰۷۶) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ۷۲۷۔ من طریق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۱۳۳۸۔ سنن نسائی: ۱۷۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۵۹۔ مسند احمد: ۵۰/۶۔ الحمیدی:

رکعت میں (تشهد) بیٹھتے، پھر سلام پھیرتے۔“ یہ ابواسامہ کی حدیث ہے۔ جناب بندار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”اور آپ ان میں سے پانچ رکعات وتر ادا کرتے، اور آخری رکعت میں سلام پھیرتے۔“

۴۳۸..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسِّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ إِلَّا فِي الْخَامِسَةِ إِذَا أُوتِرَ بِخَمْسٍ.

اس حدیث کا بیان جو یہ تفسیر کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پانچ رکعات وتر ادا کرتے تو آپ صرف پانچویں رکعت میں (تشهد) بیٹھتے۔

۱۰۷۷۔ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنِ الْحَكَمِ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ، أَخْبَرَنِي أَبِي..... عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ إِلَّا فِي الْخَامِسَةِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے، ان میں سے پانچ رکعات وتر پڑھتے، ان پانچوں رکعات میں صرف پانچویں رکعت میں (تشهد) بیٹھتے۔“

فوائد: ۱..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ ایک سلام کے ساتھ پانچ وتر پڑھنا جائز ہیں۔ نیز تیرہ رکعت وتر نماز پڑھنے کی دو صورتیں ہیں: (۱) تیرہ رکعت وتر پڑھنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ دو دو رکعت کر کے دس نوافل ادا کیے جائیں پھر ایک وتر اور آخر میں دو رکعت نماز پڑھی جائے۔

۲۔ دوسرا طریقہ ان روایات میں مذکور ہے کہ آٹھ نوافل دو دو رکعت کر کے پڑھے جائیں اور آخر میں پانچ وتر اکٹھے ایک سلام کے ساتھ ادا کیے جائیں۔

۴۳۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُتْرِ بِسَبْعِ رَكْعَاتٍ أَوْ بِتِسْعٍ وَصَفَةِ الْجُلُوسِ إِذَا أُوتِرَ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ. سات اور نو رکعات وتر پڑھنا جائز ہے جب سات یا نو رکعات وتر پڑھے گا تو (تشهد کے لیے) بیٹھنے کی کیفیت کا بیان۔

۱۰۷۸۔ ثَنَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، نَا ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ سَعِيدِ، ح وَثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامِ، حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى.....

”حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مدینہ منورہ تشریف لائے تاکہ مدینہ منورہ میں اپنی زمین اور باغ کو فروخت کر دیں، اس سے اسلحہ اور گھوڑے (سامان جنگ) خرید کر رومیوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہو جائیں حتیٰ کہ انہیں موت آجائے۔ تو وہ اپنی قوم کے ایک گروہ سے ملے تو انہوں نے آپ کو یہ بتایا کہ آپ کی قوم کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بھی یہی خواہش کی تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ”کیا تمہارے لیے میری ذات مبارک میں نمونہ موجود نہیں ہے؟“ لہذا آپ نے انہیں اس ارادے سے منع کر دیا۔ چنانچہ حضرت سعد نے اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنے پر (لوگوں کو) گواہ بنایا۔ پھر وہ ہمارے پاس واپس تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تھے اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا تھا: ”کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں اہل زمین میں سب سے زیادہ جاننے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: جی ضرور بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ پھر واپس آ کر مجھے ان کا جواب بتانا۔ لہذا میں حضرت حکیم بن فلح کے پاس آیا اور انہیں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا۔ تو انہوں نے کہا: میں ان کی خدمت میں نہیں جاؤں گا۔ میں نے ان سے ان دو جماعتوں (حضرت علی اور حضرت معاویہ کے گروہوں) کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، - وَهَذَا حَدِيثٌ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: - أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَأَتَى الْمَدِينَةَ لِيَبِيعَ بِهَا عِقَارًا لَهُ بِهَا، فَيَجْعَلُهُ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاعِ وَيُجَاهِدُ الرُّومَ حَتَّى يَمُوتَ، فَلَقِيَ رَهْطًا مِنْ قَوْمِهِ فَحَدَّثُوهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ قَوْمِهِ أَرَادُوا ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ لَكُمْ فِي أَسْوَةِ؟ وَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ، فَأَشْهَدَ عَلَى مُرَاجَعَةِ امْرَأَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ، فَقَالَ: أَلَا أَنْبُتُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: عَائِشَةُ، إِيَّهَا فَاسْأَلَهَا، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، فَأَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحٍ فَاسْتَلَحَقْتُهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا أَنَا بِقَارِبِهَا، إِنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشَّيْعَتَيْنِ شَيْئًا، فَأَبَتْ فِيهِمَا إِلَّا مُضِيًّا، فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ، فَجَاءَ مَعِيَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَحْكِيمُ، فَعَرَفْتُهُ، قَالَ: نَعَمْ! أَوْ قَالَ: بَلَى! قَالَتْ: مَنْ هَذَا مَعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَتْ: مَنْ هِشَامُ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ، قَالَ: فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ

(۱۰۷۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل، حدیث: ۷۴۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۴۳۔ سنن نسائی:

۱۳۱۶۔ مسند احمد: ۵۳/۲۔ من طرق عن سعید بن ابی عروبہ بهذا الاسناد، سنن الدارمی: ۱۴۸۲۔

روکا تھا مگر انہوں نے انکار کیا اور (ان کی صلح کے لیے) چلی گئیں۔ تو میں نے انہیں قسم دے کر (اپنے ساتھ جانے پر) راضی کیا۔ تو وہ میرے ساتھ چلے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے پوچھا: کیا حکیم (آیا) ہے؟ اور انہوں نے پہچان لیا تھا۔ حضرت حکیم نے کہا: جی ہاں! یا کہا: کیوں نہیں (حکیم ہی آیا ہے) انہوں نے پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا: یہ سعد بن ہشام ہے۔ انہوں نے پوچھا: ہشام کون؟ جواب دیا کہ ہشام بن عامر تو حضرت عائشہ نے (عامر کے لیے) دعائے رحمت کی اور فرمایا: عامر، بہت اچھے آدمی تھے۔ میں نے کہا: اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: ”ہم آپ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے۔ رات کو اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھا دیتے جب اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھانا چاہتے تو آپ مسواک کرتے، وضو کرتے، پھر آپ آٹھ رکعات نماز پڑھتے، صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے، لہذا آپ بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے، اور دعائیں مانگتے۔ اس جگہ ہارون نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے۔ پھر آپ نویں رکعت پڑھتے، پھر تشهد بیٹھتے، اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرتے، نبی پر درود بھیجتے پھر آپ سلام پھیرتے تو ہمیں (اس کی آواز) سناتے۔ پھر آپ بیٹھ کر دو رکعتیں ادا کرتے، اے میرے پیارے بیٹے! تو اس طرح یہ گیارہ رکعات ہو گئیں۔“ جناب بندار اور ہارون دونوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: پھر جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے اور آپ کا جسم مبارک فرہ ہو گیا تو آپ نے سات رکعات وتر ادا کیے۔ اور سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا کیں۔

وَقَالَتْ: نَعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِي عَنِ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهْرَهُ، فَيَعْتَهُ اللَّهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي ثَمَّانَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَجْلِسُ وَيَذْكُرُ اللَّهُ وَيَدْعُو - زَادَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ - ثُمَّ يَنْهَضُ، وَلَا يَسْلُمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَقْعُدُ فَيَحْمَدُ رَبَّهُ وَيُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَسْلُمُ تَسْلِيمًا فَيَسْمَعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَيَلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بَنِي. وَقَالَ بُنْدَارٌ وَهَارُونُ جَمِيعًا: فَلَمَّا أَسَنَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْ تَرَبَّسَعَ، وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يَسْلُمُ، فَيَلْكَ تِسْعَ رَكَعَاتٍ يَا بَنِي. قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ: عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ: وَيَسْلُمُ تَسْلِيمَةً يُسْمَعُنَا. وَقَالَ بُنْدَارٌ: قُلْتُ لِيَحْيَى: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: تَسْلِيمَةً، فَقَالَ: هَكَذَا حِفْظِي عَنْ سَعِيدٍ، وَكَذَا قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ عَنَّا، كَمَا قَالَ يَحْيَى. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْخَبَرِ: ثُمَّ يَسْلُمُ تَسْلِيمَةً يُسْمَعُنَا.

نماز وتر اور سنتوں کے ابواب

میرے پیارے بیٹے! تو یہ نو رکعات ہو گئیں۔ جناب بندار نے اپنی سند سے حضرت قتادہ سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ”اور آپ ایک سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے۔“ جناب بندار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے کہا: دیگر راوی ”تسلیمتہ“ ایک سلام، روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سعید سے اسی طرح یاد کیا ہے۔ جناب ہارون نے بھی اپنی سند سے جناب سعید سے یہ الفاظ روایت کیے۔ ”پھر آپ سلام پھیرتے تو ہمیں سنا دیتے۔“ جیسا کہ جناب یحییٰ کی روایت میں ہے اور عبدالصمد نے اپنی سند سے حضرت قتادہ سے اس روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”پھر آپ ایک سلام پھیرتے اور ہمیں سنا دیتے۔“

۱۰۷۹۔ كَذَلِكَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَمَّارَةُ بْنُ زَادَانَ، ثَنَا ثَابِتٌ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نو رکعات وتر ادا کرتے تھے، پھر جب آپ کی عمر شریف زیادہ ہو گئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ نے سات رکعات وتر پڑھنے شروع کر دیے۔ اور آپ دو رکعات بیٹھ کر ادا کرتے، ان میں سورہ رحمن اور سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور ہم چھوٹی سورتیں جیسے ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ان جیسی سورتیں پڑھتے ہیں۔“

فوائد:..... سات اور نو وتر پڑھنا مسنون فعل ہے، نیز سات وتر نو اور گیارہ وتر پڑھنے کا افضل طریقہ دو دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد آخر میں ایک وتر پڑھنا ہے پھر نو وتر اکٹھے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ آٹھ رکعتیں بلا تشہد ادا کی جائیں، آٹھویں رکعت کے بعد تشہد کیا جائے اور سلام پھیرے بغیر آٹھ کرنویں رکعت ادا کی جائے۔ وتر کا مذکورہ

(۱۰۷۹) اسنادہ ضعیف، عمارۃ بن زادن کثیر الخطا راوی ہے، سنن کبریٰ بیہقی: ۳/۳۳۔ من طریق عمارۃ بهذا الاسناد.

یہ طریقہ بھی مشروع و جائز ہے اور سات و ترا کٹھے پڑھنے کی صورت میں ساتویں رکعت کے آخر میں تشهد اور سلام پھیرنا طریقہ ہے۔

۴۵۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ إِنْ أَحَبَّ الْمُصَلِّي أَوْ وَسَطَهُ أَوْ آخِرَهُ، إِذِ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ كُلُّهُ وَقْتُ الْوُتْرِ.

اگر نمازی ابتدائی رات، درمیانی رات یا رات کے آخری پہر وتر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، کیونکہ عشاء کی نماز سے لے کر طلوع فجر تک ساری رات نماز وتر کا وقت ہے۔

۱۰۸۰۔ نَابُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ - وَهُوَ ابْنُ صَمْرَةَ.....

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں، ابتدائی رات میں بھی، درمیانی رات میں بھی اور رات کے آخری حصے میں بھی ادا کیے ہیں۔“

۱۰۸۱۔ نَابَحْرُ بْنُ نَصْرِ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ.....

”حضرت عبداللہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کیسے ادا کرتے تھے، آخری رات یا رات کے شروع میں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ہر حصے میں پڑھ لیا کرتے تھے۔ کبھی رات کے شروع میں پڑھ لیتے، اور کبھی رات کے آخری حصے میں ادا کر لیتے، تو میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس معاملہ میں وسعت و گنجائش رکھی ہے۔“

(۱۰۸۰) صحیح، صحیح سنن ابی داؤد: ۱۲۸۹۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الوتر اخر اللیل، - حدیث:

۱۱۸۶۔ من طریق بندار، محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۱۳۷ مسند عبد بن حمید: ۷۲۔

(۱۰۸۱) صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی وقت الوتر، حدیث: ۱۴۳۷۔ سنن ترمذی: ۲۹۲۴۔ بطولہ، مسند احمد:

۷۴، ۷۳/۶۔ من طریق معاویة بهذا الاسناد.

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ وتر کا وقت شروع ہونے پر رات کے تمام اوقات میں وتر پڑھنا جائز ہے، پھر وتر کے اول وقت کے بارے علماء کا اختلاف ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کے نزدیک نماز وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (شرح النووی: ۶/ ۲۳)

۴۵۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْوَتْرِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ خَيْرِ مُخْتَصِرٍ

غَيْرِ مُتَقَصِّصِيٍّ وَمُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسِّرٍ

رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنے کے حکم کا بیان، ایک مختصر غیر مفصل اور

مجمل غیر مفسر حدیث کے ذکر کے ساتھ

۱۰۸۲- نَابُنْدَارٌ، نَايَحِي، نَاعْبِيدُ اللّٰهَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ بَنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهَ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوا "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرَا." کہ آپ نے فرمایا: تم رات کو اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔"

فوائد:..... سلف نے اس حدیث میں دو جگہوں پر اختلاف کیا ہے:

(۱) نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ادا کرنے کے جواز میں۔

(۲) جب کوئی شخص رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لے پھر وہ رات کے کسی حصہ میں نوافل ادا کرنا چاہے تو اسے پہلا وتر ہی کافی ہوگا یا وہ وتر کو جفت بنا کر نوافل ادا کرے گا پھر وہ دوسرے وتر کا محتاج ہوگا یا نہیں۔

پہلے اعتراض کا جواب صحیح مسلم میں منقول روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرتے تھے، نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ وتر کے بعد نفل ادا کرنا اور بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہے۔ اور دوسرے اشکال کے بارے میں اکثر علماء کا موقف ہے کہ اول رات کو وتر پڑھنے والا بعد میں جفت تعداد میں نوافل ادا کرے اور وہ پہلے وتر کو توڑے گا نہیں۔ (عون المعبود: ۳/ ۳۷۱)

۴۵۲..... بَابُ ذِكْرِ الْوَصِيَّةِ بِالْوَتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ بِلَفْظِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسِّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کا بیان

قَدْ يَسْتَقُ عَلَمِي إِلَى وَهْمٍ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَيْرِ الْمُخْتَصِرِ وَالْخَيْرِ الْمُتَقَصِّصِيٍّ، وَلَا يَسْتَدِلُّ

(۱۰۸۲) صحیح بخاری، کتاب الوتر، باب لیجعل آخر صلاته وتره، حدیث: ۹۹۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل مشی

مشی، حدیث: ۷۵۱/۱۵۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۴۳۸۔ سنن مسند احمد: ۲/ ۲۰۲۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد، سنن نسائی: ۱۶۸۳۔

بِالْمُفَسِّرِ مِنَ الْأَخْبَارِ عَلَى الْمُجْمَلِ مِنْهَا، إِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَجْعَلَ الْآخِرَ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَتَرَايُضًا، أَمْرَهُ وَوَصِيَّتَهُ بِالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ.

میرے علم کے مطابق جو شخص مختصر اور مفصل روایات میں فرق نہیں کر سکتا اور نہ جمل روایت کے مقابلے میں مفسر سے استدلال کرتا ہے اسے یہ وہم ہو جائے گا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ”رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ“ سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کے آپ کے حکم اور وصیت کے خلاف ہے۔

۱۰۸۳۔ نَاعِلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ - عَنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی تھی، میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا، ان شاء اللہ۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔“ میں نے اسے ایک دوسری

جگہ بیان کر چکا ہوں۔“

۴۵۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسِّرِ لِلْفُطَيَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ

گذشتہ دو ابواب میں مذکور جمل روایات کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ أَخْذًا بِالْوَيْقَةِ وَالْحَزْمِ، تَخَوُّفًا أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ الْمَرْءُ آخِرَ اللَّيْلِ فَيُوتِرَ آخِرَهُ وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْوُتْرِ آخِرَ اللَّيْلِ مَنْ قَوِيَ عَلَى قِيَامِ الْآخِرِ اللَّيْلِ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُتْرَ مِنَ الْآخِرِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَى الْقِيَامِ آخِرَ اللَّيْلِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم حزم و احتیاط کے لیے دیا ہے اس ڈر سے کہ کہیں نمازی آخری رات جاگ نہ سکے اور وتر نہ پڑھ سکے، اور بے شک آپ نے آخری رات وتر پڑھنے کا حکم اس

(۱۰۸۳) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم ثلاثة ايام من الشهر، حدیث: ۲۴۰۶۔ من طریق علی بن حجر بھذا

الاسناد، مسند احمد: ۱۷۳/۵.

شخص کو دیا ہے جو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنا اس شخص کے لیے افضل ہے جو رات کے آخری پہر میں بیدار ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔

۱۰۸۴۔ نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ بِخَبَرِ عَرِيبٍ عَرِيبٍ ، أَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقِ السَّيْلِحِيِّ ، ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: أُوْتِرُ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ . فَقَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: أَنَا ، ثُمَّ أُوتِرُ . قَالَ: فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخَذْتَ بِالْحَزْمِ أَوْ بِالْوَثِيقَةِ . وَقَالَ لِعُمَرَ: أَخَذْتَ بِالْقَوَّةِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا عَنْ حَمَادٍ مُرْسَلٌ لَيْسَ فِيهِ أَبُو قَتَادَةَ .

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم و تر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم و تر کب ادا کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں سو جاتا ہوں پھر (بیدار ہو کر) وتر پڑھتا ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے احتیاط اور پختہ کام اختیار کیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، تم نے مضبوط اور قوت والا کام کیا ہے۔ امام ابو بکر کہتے ہیں: یہ روایت ہمارے اصحاب کے نزدیک حماد کی سند سے مرسل ہے، اس میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں ہے۔“

۱۰۸۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ - هُوَ الْمَكِّيُّ - نَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: أُوْتِرُ ثُمَّ أَنَامُ . قَالَ: بِالْحَزْمِ أَخَذْتَ . وَسَأَلَ عُمَرَ فَقَالَ: مَتَى تُوتِرُ؟ فَقَالَ: أَنَا ثُمَّ أَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَأُوتِرُ . قَالَ: فِعَلَيْ فَعَلْتَ . وَقَالَ

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم و تر کب ادا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں و تر ادا کرتا ہوں پھر سوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم نے احتیاط والا کام اختیار کیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم و تر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی:

(۱۰۸۴) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الوتر قبل النوم، حدیث: ۱۴۳۴۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد، مستدرک حاکم: ۳۰۱/۱۔

(۱۰۸۵) حسن صحیح، صحیح سنن ابن ماجہ: ۱۲۰۲۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الوتر، اول اللیل حدیث: ۱۲۰۲، صحیح ابن حبان: ۲۴۳۷۔ من طریق محمد بن عباد بھذا الاسناد۔

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي قِصَّةِ عُمَرَ، قَالَ: فَعَلَ
مِثْلَهُ فِي قِصَّةِ عُمَرَ، قَالَ: فَعَلَ
مِثْلَهُ فِي قِصَّةِ عُمَرَ، قَالَ: فَعَلَ

میں سوتا ہوں پھر رات کو (اٹھ کر) نماز پڑھتا ہوں تو وتر بھی ادا کر لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم نے میرا عمل اختیار کیا ہے۔ جناب محمد بن یحییٰ نے حضرت عمر کے قصے میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: تم طاقتور آدمی کا کام کرتے ہو۔“

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ -، ح وَثْنَا عَلِيُّ أَيْضًا، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ -، ح وَثْنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثْنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَثْنَا يَعْقُوبُ الدَّورِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثَنَا الْأَعْمَشُ، ح وَثْنَا أَبُو مُوسَى، نَا يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ - وَهُوَ الْأَعْمَشُ - عَنْ أَبِي سَفْيَانَ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور سو جائے، اور تم میں جس شخص کو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا طمع ہو تو وہ آخری پہر میں وتر ادا کرے۔ بے شک رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور یہ افضل ہے۔ یہ جناب عیسیٰ کی روایت ہے۔ جناب جریر اور ابو عوانہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔“

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جو شخص رات کے پچھلے پہر بیدار ہونے پر قادر ہو اس کے لیے رات کے پچھلے پہر وتر پڑھنا افضل ہے اور جو شخص پچھلے پہر بیدار ہونے سے قاصر ہو، اس کے لیے رات کے اول حصے میں وتر پڑھنا افضل ہے اس بارے میں مطلق روایات کو اسی مفہوم پر محمول کیا جائے گا۔ اس رخصت کے باوجود رات کے پچھلے پہر نماز وتر ادا کرنا افضل ہے کیونکہ اس وقت رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ نماز وتر کا افضل وقت ہے۔

(نوی: ۳۴/۶)

(۱۰۸۶) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب من خاف ان لا يقوم من آخر الليل، حدیث: ۷۵۵۔ سنن ترمذی: ۴۵۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۷۔ مسند احمد: ۳/۳۱۵۔ من طریق الاعمش بهذا الاسناد.

۴۵۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِمُبَادَرَةِ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِالْوُتْرِ إِذِ الْوُتْرِ وَقْتُهُ اللَّيْلُ، لَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا بَعْضُ النَّهَارِ أَيْضًا.

طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرنے کے حکم کا بیان کیونکہ وتر نماز کا وقت رات ہے، دن اور رات یا دن کا کچھ حصہ اس کا وقت نہیں ہے۔

۱۰۸۷۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ بِخَبَرِ غَرِيبٍ عَرِيبٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ.

۱۰۸۸۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.....

۱۰۸۹۔ ثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْتَرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا. ثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، نَا عَلِيُّ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوْفِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔“

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کیا کرو۔“

جناب احمد کی روایت میں (واحد کا صیغہ آیا) ہے کہ ”تو جلدی کرو۔“

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح کرنے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔“

جناب ابو نضرہ عوفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: ”انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ

(۱۰۸۷) اسناد صحیح، سنن ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی مبادرۃ الصبح بالوتر، حدیث: ۴۶۷۔ من طریق احمد بن منیع بھذا الاسناد، سنن ابی داؤد: ۱۴۳۶۔ مسند احمد: ۳۷/۲۔ وانظر الحدیث: اللاتی.

(۱۰۸۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة اللیل مثنی مثنی، حدیث: ۷۵۰۔ مسند احمد: ۳۸/۲.

(۱۰۸۹) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة اللیل، مثنی مثنی، حدیث: ۷۵۴۔ من طریق عبد الاعلی بھذا الاسناد، سنن ترمذی: ۴۶۸، سنن ابن ماجہ: ۱۱۸۹۔ مسند احمد: ۲۷/۲۔ سنن نسائی: ۱۰۸۹/۱۔ صحیح، مسند احمد: ۳/۳۔ من طریق ابی عامر بھذا الاسناد وانظر الحدیث السابق.

الْخُدْرِي أَخْبَرَهُمْ: أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى لِيَاكُرُوا“
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُتْرِ، فَقَالَ: أَوْتُرُوا
قَبْلَ الصُّبْحِ.

فوائد:..... ان احادیث میں طلوع فجر سے قبل وتر ادا کرنے پر زور دیا گیا ہے کیونکہ وتر کا وقت ادا نماز عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے، پھر طلوع فجر کے بعد وتر پڑھنا اگرچہ جائز ہے لیکن یہ وقت قضا ہے لہذا نماز وتر وتر کے وقت ادا میں پڑھنا مستحب ہے۔

۴۵۵..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْوُتْرِ رَاكِبًا فِي السَّفَرِ

سفر کی حالت میں وتر سواری پر پڑھنا جائز ہے

وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَتْ بِفَرِيضَةٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَى رَاكِبَتِهِ فِي الْحَالَةِ الَّتِي كَانَ يُؤْتِرُ عَلَيْهَا.

اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ وتر فرض نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سواری پر بیٹھ کر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے، جبکہ اس حالت میں وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۰۹۰۔ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ.....

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوار پر نفل نماز اور وتر پڑھ لیتے تھے، اس کا رخ جس طرف بھی ہوتا، لیکن آپ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھتے تھے۔“

فوائد:..... ۱۔ سواری پر نوافل و وتر ادا کرنا جائز ہے لیکن فرض نماز کے لیے سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرنا

لازم ہے۔

۲۔ وتر پڑھنا مسنون ہیں واجب نہیں کیونکہ نبی ﷺ فرض نماز سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔

۴۵۶..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ النَّاسِي لَهُ يُصْبِحُ أَنْ يُؤْتِرَ.

اس شخص کا بیان جو وتر سے سویا رہ جائے یا بھول جائے اور وتر پڑھنے سے پہلے اسے صبح ہو جائے۔

۱۰۹۱۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

(۱۰۹۰) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة، حديث: ۳۹/۷۰۰ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب ينزل للمكتوبة، حديث: ۱۰۹۸۔ تعليق من طريق الليث عن يونس بهذا الاسناد، مسند احمد: ۷/۲.

جُرَيْجٍ، ح وَثْنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَثْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي أَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا نَافِعٌ أَنْ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنی آخری نماز وتر بنائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے، پھر جب فجر ہو جائے تو پھر رات کی ہر نماز اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر کی نماز فجر سے پہلے ہے۔ یہ جناب محمد بن یحییٰ القطعی کی روایت ہے۔ دوسرے راویوں نے یہ کہا ہے: ”بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر سے پہلے وتر پڑھو۔“ اور الرمادی نے کہا: ”(طلوع فجر ہوگئی) تو رات کی نماز اور وتر کا وقت ختم ہو گیا۔“

ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ، فَإِذَا كَانَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَتْ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوَتْرُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَتْرُ قَبْلَ الْفَجْرِ. هَذَا حَدِيثُ الْقُطَيْبِيِّ. وَقَالَ الْآخَرُونَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ. وَقَالَ الرَّمَادِيُّ: فَقَدْ ذَهَبَتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالْوَتْرُ.

۱۰۹۲۔ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ، أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو وتر پڑھے بغیر صبح ہوگئی تو اس کا کوئی وتر نہیں ہے۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَهُ الصُّبْحُ وَلَمْ يُؤْتِرْ فَلَا وَتْرَ لَهُ.

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز وتر کا وقت طلوع فجر سے قبل تک ہے طلوع فجر کے بعد نماز وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے البتہ نیند یا بھول کی وجہ سے جس کا وتر چھوٹ جائے وہ طلوع آفتاب کے بعد بھی وتر پڑھ سکتا ہے چنانچہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ أَوْ نَسِيَ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَ. جو شخص اپنے وتر سے سویا رہے یا بھول جائے، اسے جب یاد آئے وتر ادا کر لے۔ (صحیح الجامع: ۶۵۶۲)

(۱۰۹۱) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی مبادرة الوتر، حدیث: ۴۶۹۔ مسند احمد: ۱۵۰/۲۔ من طریق

عبدالرزاق بهذا الاسناد، مستدرک حاکم: ۳۰۲/۱۔

(۱۰۹۲) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۴۰۶۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد، مستدرک حاکم: ۳۰۱/۱۔ سنن

کبری بیہقی: ۴۷۸/۲۔

۴۵۷..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُؤْيَى فِي وَتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَعْدَ الْفَجْرِ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

نبی اکرم ﷺ سے فجر کے بعد وتر پڑھنے کے متعلق مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

أَوْهَمَ بَعْضَ مَنْ لَمْ يَتَّبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَمْ يَكْتُبْ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَسْتَدِلُّ بِالْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ عَلَى الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي.

اس روایت سے کم علم اور مجمل کے مقابلے میں مفسر روایت سے دلیل لینے کے قاعدے کا علم نہ رکھنے والے شخص کو وہم میں مبتلا کر دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فجر ثانی کے طلوع کے بعد وتر ادا کیے ہیں۔

۱۰۹۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُقَدَّبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ، نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عْتَبَةَ بِنِ أَبِي

حَكِيمٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ.....

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے چند اونٹ دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو انہوں نے مجھے آپ کی خدمت میں عشاء کے بعد بھیجا، آپ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہما کے گھر تشریف فرما تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ تو میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے بچے کو تکیہ بنا لیا (اور لیٹ گیا) آپ تھوڑی دیر سوئے پھر آپ اٹھ گئے، آپ نے وضو کیا تو مکمل وضو کیا اور پانی کم بہایا، پھر آپ نے نماز شروع کر دی، چنانچہ میں بھی اٹھ گیا اور وضو کیا پھر میں آپ کی باتیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے (مجھے) پیچھے کیا اور مجھے میرے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر آپ نے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا شروع کر دیا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما حاضرہ تھیں، تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا، وہ آپ کے پیچھے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ”تمہیں تمہارے شیطان نے اٹھا دیا ہے؟ انہوں نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَّ الْعَبَّاسَ

ذَوْدًا مِنَ الْإِبِلِ، فَبَعَثَنِي إِلَيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ،

وَكَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَنَامَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَتَوَسَّدْتُ الْوِسَادَةَ الَّتِي تَوَسَّدهَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ غَيْرَ كَبِيرٍ

أَوْ غَيْرَ كَثِيرٍ، ثُمَّ قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَتَوَضَّأَ

فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، وَأَقْلَّ هِرَاقَةَ الْمَاءِ، ثُمَّ

افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، فَقَمَّتْ فَتَوَضَّأَتْ، فَقَمَّتْ

عَنْ يَسَارِهِ، وَأَخْلَفَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي

فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَجَعَلَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ

رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ حَاضِرًا، فَقَامَتْ

فَتَوَضَّأَتْ، ثُمَّ قَعَدَتْ خَلْفَهُ تَذَكُّرُ اللَّهِ،

فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(۱۰۹۳) اسنادہ ضعیف، شبہ بن ابی حکیم کثیر الخطا راوی ہے۔ اسی طرح ایوب بن سوید بھی۔

عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میرا شیطان بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، ہاں میرا بھی شیطان ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی ہے تو میں اس کے شر سے محفوظ ہوں۔ پھر جب فجر طلوع ہوگئی تو آپ نے اٹھ کر ایک رکعت وتر ادا کیا۔ پھر آپ نے فجر کی دو رکعتیں ادا کیں، پھر آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ گئے حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ کو نماز فجر کی اطلاع کی (تو آپ اٹھ گئے)۔“

۴۵۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْتَرَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي بَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيهَا عِنْدَهُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ طُلُوعِهِ لَيْلًا لَا نَهَارًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے گھر گزاری تھی، اس رات آپ نے پہلی فجر کے طلوع کے بعد وتر ادا کیے تھے، اس فجر کے بعد رات ہوتی ہے، دن نہیں۔

لَا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ طُلُوعِهِ نَهَارًا، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْكَعْ رَكَعَتِي الْفَجْرِ عِنْدَ فَرَاعِهِ مِنَ الْوُتْرِ، بَلْ أَمْسَكَ بَعْدَ فَرَاعِهِ مِنَ الْوُتْرِ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ الثَّانِي الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ إِضَاءَةِ نَهَارٍ وَلَا لَيْلٍ.

دوسری فجر کے طلوع کے بعد وتر ادا نہیں کیے تھے کہ جس کے طلوع بعد دن پڑھ جاتا ہے۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ نبی کریم ﷺ نے وتر سے فارغ ہونے کے (فوراً) بعد فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کی تھیں بلکہ آپ وتر سے فارغ ہونے کے بعد رک گئے تھے یہاں تک کہ دوسری فجر روشن ہوگئی جو دن روشن ہونے کے بعد ہوتی ہے اور اس وقت رات نہیں ہوتی۔

۱۰۹۴۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ - يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا عِكْرَمَةَ بْنَ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى خَالَتِي ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ

(۱۰۹۴) اسنادہ ضعیف، سند میں عباد بن منصور راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب صفۃ وضوء النبی ﷺ حدیث:

(حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں گیا۔ پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور اس میں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر جب آپ کو یقین ہو گیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو آپ نے مجھے میری پیشانی سے پکڑ کر کھینچا حتیٰ کہ مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی رات کی نماز دو دو رکعت کر کے ادا کی، پھر جب پہلی فجر طلوع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نو رکعات پڑھیں، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھا۔ اور یہ نویں رکعت تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ رک گئے حتیٰ کہ فجر خوب روشن ہو گئی۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے پہلو کے بل سو گئے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے الفاظ کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت سعید بن جبیر کی اس روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی فجر کے طلوع ہونے کے بعد اور دوسری فجر کے طلوع سے پہلے وتر ادا کیے ہیں۔ اس طرح فجر کی دو اقسام ہیں۔ پہلی فجر رات کے وقت طلوع ہوتی ہے (ابھی رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے) اور دوسری فجر وہ ہے جس کے طلوع ہونے کے بعد دن طلوع ہو جاتا ہے وہ مسئلہ جو میں نے اپنے اصحاب پر اعتراض کرنے والے بعض علماء کے رد میں املاء کرایا تھا کہ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے میں نے اس مسئلہ میں نبی کریم ﷺ سے مروی تین

فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَامُ يُصَلِّي فِيهِ، فَثَمَّتْ عَنْ يَسَارِهِ، فَلَبِثَ يَسِيرًا حَتَّى إِذَا عَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ، فَأَخَذَ بِنَاصِيَتِي فَحَرَّيْنِي حَتَّى جَعَلَنِي عَلَى يَمِينِهِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى تِسْعَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ وَأُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ. وَهِيَ التَّاسِعَةُ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمْسَكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ جَدًّا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَضَعَ جَنْبَهُ فَنَامَ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ أَلْفَاظَ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَفِي خَبَرِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أُوتِرَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي، وَالْفَجْرُ هُمَا فَجْرَانِ، فَأَلَاوُلُ طُلُوعُهُ بَلِيلٌ وَالْآخِرُ هُوَ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ طُلُوعِهِ نَهَارٌ، وَقَدْ أَمَلَيْتُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِي كُنْتُ أَمَلَيْتُهَا عَلَى بَعْضِ مَنْ اعْتَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابِنَا أَنَّ الْوَتْرَ بِرَكَعَةٍ غَيْرِ جَائِزٍ، الْأَخْبَارُ الَّتِي رَوَيْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي

رکعات وتر کے متعلق روایات اور ان کی علتوں کو اس جگہ املاء کر دیا تھا۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: قنوت وتر کے بارے میں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کوئی حدیث یاد نہیں ہے۔ میں نے اس مسئلہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی وتروں میں قنوت کے متعلق روایت کی علت اور اس کی اسانید بیان کر دی ہیں۔ اور میں نے اسی جگہ بیان کر دیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں قنوت کا ذکر صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ تین رکعات وتر کے متعلق ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔ جبکہ برید بن ابی مریم کی روایت ابی حواریہ کے واسطے سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وتروں میں پڑھنے کے لیے دعا سکھائی تھی۔“

الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ وَيَبْنَتْ عَلَيْهَا فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَسْتُ أَحْفَظُ خَبْرًا ثَابِتًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ، وَقَدْ كُنْتُ بَيِّنْتُ فِي تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ عِلَّةَ خَبَرِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ وَيَبْنَتْ أَسَانِيدَهَا، وَأَعْلَمْتُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ أَنَّ ذِكْرَ الْقُنُوتِ فِي خَبَرِ أَبِي عَيْرٍ صَحِيحٌ عَلَى أَنَّ الْخَبَرَ عَنْ أَبِي أَيُّضًا عَيْرٌ ثَابِتٌ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ. وَقَدْ رَوَى عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرِيَمٍ عَنْ أَبِي الْحَوَارِءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ دُعَاءَ يَقُولُهُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ.

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَائِحِيٌّ - يَعْنِي ابْنَ آدَمَ - نَا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرِيَمٍ عَنْ أَبِي الْحَوَارِءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيَهُنَّ عِنْدَ الْقُنُوتِ. ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرِيَمٍ عَنْ أَبِي الْحَوَارِءِ.....

”حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند دعائیہ کلمات سیکھے ہیں جنہیں میں قنوت (وتر) میں پڑھتا ہوں۔ (امام صاحب ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں۔ (وہ کلمات یہ

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ: اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ

(۱۰۹۵) اسنادہ صحیح، سنن الدارمی: ۱۰۹۲۔ من طریق اسرائیل بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، حدیث: ۱۴۲۵۔ سنن ترمذی: ۴۶۴۔ سنن نسائی: ۱۷۴۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۷۸۔ مسند احمد: ۱/۲۰۰/۱، ۱۰۹۵/۱۔ صحیح، مسند احمد: ۱/۱۹۹۔

ہیں) اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِي مَا أَعْطَيْتَ، وَقِتِّي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ. (اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں ہدایت نصیب فرما جنہیں تو نے ہدایت نصیب فرمائی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں میں عافیت و سلامتی عنایت فرما جن کو تو نے عافیت و سلامتی عنایت فرمائی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں میں دوست بنا لے جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے۔ اور مجھے خیر و برکت عطا فرما اس میں جو تو نے مجھے عطا کیا ہے، اور مجھے اس فیصلے کے شر سے بچا لے جو تو نے کیا ہے بلاشبہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ اور بے شک جسے تو دوست بنا لے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور بلند و بالا ذات ہے۔“ یہ کچھ کی روایت ہے۔ مگر یوسف نے واؤ کے اِنِّهٗ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ روایت کیا ہے اور ابن رافع فاء نے بغیر یہ جملہ (إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ) اور واؤ کے بغیر یہ جملہ (إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ) روایت کیا ہے۔ اسی حدیث کو امام شعبہ نے برید بن ابی مریم سے دعا کے قصے میں روایت کیا ہے مگر قنوت اور وتر کا تذکرہ نہیں کیا۔“

۱۰۹۶۔ نَابُنْدَارٌ، نَامُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا..... شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ:

”امام شعبہ برید بن ابی مریم سے اور وہ ابو حوراء سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما

تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثٍ وَكَيْعٌ غَيْرَ أَنَّ يَوْسُفَ قَالَ: إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ، لَمْ يَذْكَرِ الْوَاوَ. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: إِنَّكَ تَقْضِي وَلَمْ يَذْكَرِ الْفَاءَ، وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَدُلُّ وَلَمْ يَذْكَرِ الْوَاوَ. ثَنَا يَوْسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ. وَهَذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ فِي قِصَّةِ الدُّعَاءِ وَلَمْ يَذْكَرِ الْقُنُوتَ وَلَا الْوِتْرَ.

سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کون سی دعایا دی کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ہمیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے: اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فَيَمَنْ هَدَيْتَ دَعَاكَ بَارِئٌ مِّنْ وَكَيْعِ كِيْ حَدِيثِ كِي طَرَحَ بِيَّانَ كِيَا، اور قنوت اور وتر کے بارے میں تذکرہ نہیں کیا (یعنی یہ نہیں کہا کہ یہ دعا ہم قنوت وتر میں پڑھتے تھے) اور امام شعبہ، یونس بن ابی اسحاق جیسے بے شمار راویوں سے حفظ میں پختہ اور مضبوط ہیں۔ جبکہ ابواسحاق کے بارے میں یہ بھی معلوم نہیں کہ اس نے یہ روایت برید سے سنی ہے یا اس سے تدلیس کی ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ جس طرح ہمارے بعض علماء کرام کا دعویٰ ہے کہ ہر وہ روایت جو یونس اپنے والد گرامی ابواسحاق کے مشائخ سے بیان کرتا ہے وہ روایت یونس نے اپنے والد ابو اسحاق کے ساتھ اس کے مشائخ سے سنی ہے اور اگر نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت ثابت ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ نے قنوت وتر کا حکم دیا ہے یا آپ نے وٹروں میں دعائے قنوت پڑھی ہے تو میرے نزدیک نبی کریم ﷺ کی حدیث کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اس حدیث کے ثابت ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔“

عَلَامَ تَذَكَّرَ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: كَانَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فَيَمَنْ هَدَيْتَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكَيْعِ فِي الدُّعَاءِ، وَلَمْ يَذْكَرِ الْقُنُوتَ وَلَا الْوِتْرَ. وَ شُعْبَةُ أَحْفَظُ مِنْ عَدَدٍ مِّثْلَ يُونُسَ بِنِ ابِيْ اِسْحَاقَ وَ ابُوْ اِسْحَاقَ لَا يَعْلَمُ اَسْمَعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ بُرَيْدٍ اَوْ دَلَّسَهُ عَنْهُ، اللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا يَدَّعِيْ بَعْضُ عُلَمَائِنَا اَنَّ كُلَّ مَا رَوَاهُ يُونُسُ عَنْ مَنْ رَوَى عَنْهُ اَبُوهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ هُوَ مِمَّا سَمِعَهُ يُونُسُ مَعَ اَبِيهِ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ، وَلَوْ بَتَّ الْخَبْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ بِالْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ، اَوْ قَنَّتْ فِي الْوِتْرِ لَمْ يَجْزُ عِنْدِيْ مَخَالَفَةُ خَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَ لَسْتُ اَعْلَمُهُ ثَابِتًا.

فوائد:..... مذکورہ احادیث دلیل ہیں کہ قنوت وتر میں مذکورہ دعا کا اہتمام مشروع ہے اور عشرہ، ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور

شافعیہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی موقف ہے کہ تمام سال قنوت وتر کا اہتمام مشروع ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۴۸)

۲۔ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے، ابن ابی شیبہ، علقمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سمیت اصحاب نبی وتر میں رکوع سے قبل قنوت کرتے تھے۔ ابن ترکمانی نے الجوهرة النقی، اس سند کو مسلم کی شرط پر اور ابن حجر نے الدرر الیاء میں اسے حسن قرار دیا ہے، بعض اہل علم مثلاً سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحاق، اور احناف کا بھی یہی مذہب ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۸۵)

۱۰۹۷۔ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

”امام زہری نے حضرت سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبد الرحمان کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی

مکرم ﷺ کسی قوم کے حق میں دعا یا کسی قوم کے خلاف بددعا کرنے کے علاوہ قنوت نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ کسی قوم کے حق میں دعا کرنا چاہتے یا کسی قوم کے خلاف بددعا کرنا چاہتے تو آپ نماز فجر کی دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھانے کے بعد قنوت کرتے۔“ اہل کوفہ کے بزرگ علاء بن صالح نے زبید کے واسطے سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کی سند سے نبی ﷺ کی نماز کے متعلق روایت بیان کی ہے۔ جناب زبید کہتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے قنوت وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ یہ جاری اور ثابت سنت ہے۔ یہ بزرگ علاء بن صالح کو اس لفظ ”فی الوتر“ (وتروں میں قنوت) میں وہم ہوا ہے۔ بے شک یہ لفظ ”فی الفجر“ (نماز فجر میں قنوت) ہے۔ ”فی الوتر“ (وتروں میں قنوت) نہیں ہے۔ شاید کہ ان کی کتاب سے فاء اور جیم کے درمیان حرف کچھ مٹ گیا ہو۔ اور فاء واو بن گئی ہو۔ اور جیم چھوٹی سی لکھی تھی تو وہ تاء کے مشابہ ہو گئی، (اور لفظ فجر، سے وتر بن گیا) اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے شہر والوں کو وتروں میں قنوت کرتے دیکھا ہو اور ان کے علماء نماز فجر میں قنوت نہیں کرتے تھے تو انہیں یہ وہم ہو گیا ہو کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت قنوت وتر کے بارے میں ہے۔ (حالانکہ وہ قنوت فجر کے بارے میں ہے) امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے زبید الیمامی سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں: ”میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے نماز فجر میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ إِلَّا أَنْ يَدْعُوَ لِقَوْمٍ عَلَى قَوْمٍ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى قَوْمٍ أَوْ يَدْعُوَ لِقَوْمٍ قَنَتَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ . ثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَا ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ . وَقَدْ رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ - شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ - صَلَاتَهُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى : أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْوَتْرِ فَقَالَ : حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ : سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ . ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ . وَهَذَا الشَّيْخُ الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ وَهَمَّ فِي هَذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَوْلِهِ : فِي الْوَتْرِ وَإِنَّمَا هُوَ فِي الْفَجْرِ لَا فِي الْوَتْرِ ، فَلَعَلَّهُ إِنَّمَحَى مِنْ كِتَابِهِ مَا بَيْنَ الْفَاءِ وَالْجِيمِ فَصَارَتِ الْفَاءُ شِبْهَ الْوَاوِ ، وَالْجِيمُ رُبَّمَا كَانَتْ صَغِيرَةً تُشْبِهُ التَّاءَ ، فَلَعَلَّهُ لَمَّا رَأَى أَهْلَ بَلَدِهِ يَقْنُتُونَ فِي الْوَتْرِ وَعُلَمَاؤُهُمْ لَا يَقْنُتُونَ فِي الْفَجْرِ تَوَهَّمُ أَنَّ خَبَرَ الْبَرَاءِ إِنَّمَا هُوَ مِنَ الْقُنُوتِ فِي الْوَتْرِ . نَا سَلْمُ بْنُ جَدَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدِ الْيَمَامِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

(۱۰۹۷) کتاب الوتر للسروزی: ۲۲۸۔ وقد تقدم برقم: ۶۱۹/۱۔ ۱۰۹۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۷۰۰۸۔ تہذیب الآثار

للطبری: ۱۰۹۷/۲۔ ۶۲۸۔

فرمایا: یہ جاری اور ثابت سنت ہے۔“ لہذا امام سفیان ثوری رحمہ اللہ جو علاء بن صالح جیسے دوسرا دیوں سے بڑھ کر حفظ و اتقان والے ہیں۔ انہوں نے یہ خبر دی ہے کہ زبید نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے نماز فجر میں قنوت کے بارے میں سوال کیا تھا، و تروں میں قنوت کے بارے میں نہیں کیا تھا۔ تو انہوں نے زبید کو بتایا کہ (نماز فجر میں قنوت) جاری اور ثابت سنت ہے۔ اور انہوں نے اپنی روایت میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ بھی نہیں کیا۔ امام سفیان ثوری اور امام شعبہ رحمہ اللہ نے، جو اپنے وقت کے حدیث کے دو امام ہیں، انہوں نے عمرو بن مرہ کے واسطے سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اور وہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت کیا ہے۔

بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ. فَسَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ أَحْفَظُ مِنْ مِائَتَيْنِ مِثْلَ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ فَخَبَّرَ أَنَّ سُؤَالَ زُبَيْدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا كَانَ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ لَا فِي الْوُتْرِ فَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيْضًا الْبَرَاءَ. وَقَدْ رَوَى الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ. هُمَا إِمَامَا أَهْلِ زَمَانِهِمَا فِي الْحَدِيثِ. عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ قَنَّتَ فِي الْفَجْرِ.

۱۰۹۸۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.....

”حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت کیا۔“

عَنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَّتَ فِي الْفَجْرِ.

۱۰۹۹۔ ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنِي.....

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور نماز صبح میں قنوت کرتے تھے۔ امام شعبہ، عمرو بن مرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: میں نے ابن ابی لیلیٰ کو حضرت براء بن عازب سے بیان کرتے

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ. نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ،

(۱۰۹۸) مسند احمد: ۴ / ۳۰۰۔ من طریق وکیع بھذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات، حدیث: ۳۰۶ / ۲۷۸۔ سنن نسائی: ۱۰۷۷۔

(۱۰۹۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات، حدیث: ۳۰۵ / ۲۷۸۔ وانظر الحديث السابق.

ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ صبح اور مغرب میں دعائے قنوت کرتے تھے۔ لہذا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی روایت کے یہ الفاظ صحیح ہیں۔ علاء بن صالح کی روایت کے الفاظ درست نہیں ہیں اور قنوت وتر کے متعلق اعلیٰ ترین روایت جو محفوظ و ثابت ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کی گئی ہے کہ وہ (صحابہ کرام) نصف رمضان المبارک کے بعد قنوت وتر کیا کرتے تھے۔“

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَنُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ. فَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَلَى مَا رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ. وَأَعْلَى خَبَرٍ يُحْفَظُ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَوْثُوقًا أَنَّهُمْ كَانُوا يَفْتَنُونَ بَعْدَ النَّصْفِ، يَعْنِي مِنْ رَمَضَانَ.

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۶۱۶، ۶۱۹ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۱۰۰۔ نا الرِّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، أَخْبَرَنِي.....

”حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں عبدالرحمان بن عبدقاری، عبداللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے گورنر تھے۔ (وہ بیان کرتے ہیں کہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کی ایک رات گھر سے باہر تشریف لائے تو عبدالرحمان بن عبدالقاری بھی ان کے ساتھ چل دیے۔ انہوں نے مسجد کا ایک چکر لگایا جبکہ اہل مسجد مختلف گروہوں کی شکل میں نماز پڑھ رہے تھے، کوئی شخص اکیلا ہی نماز پڑھ رہا تھا، اور کسی شخص کے ساتھ کچھ لوگ مل کر نماز ادا کر رہے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! بے شک میرا خیال ہے کہ اگر ہم ان سب کو ایک ہی قاری کے ساتھ جمع کر دیں تو یہ بہت اچھا ہوگا، پھر حضرت

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيَّ- وَكَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ - أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَخَرَجَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِيَّ فَطَافَ بِالْمَسْجِدِ وَأَهْلُ الْمَسْجِدِ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ إِنِّي أَظُنُّ لَوْ جَمَعْنَا هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلُ، ثُمَّ عَزَمَ عُمَرُ عَلَى ذِيكَ، وَأَمَرَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنْ يَقُومَ لَهُمْ فِي

نماز وتر اور سنتوں کے ابواب

عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ فرمایا۔ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ انہیں رمضان المبارک میں نفل نماز پڑھایا کریں۔ پھر ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ اپنے قاری کے ساتھ (نفل) نماز پڑھ رہے تھے، تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ نیا کام کتنا اچھا ہے، رات کے جس حصے سے تم سو جاؤ گے وہ اس حصے سے افضل ہے جس میں تم نماز پڑھ رہے ہو۔ آپ کی مراد رات کا آخری حصہ تھا۔ تو لوگ ابتدائی رات میں قیام کرتے تھے، اور نصف رمضان المبارک کے بعد کفار پر (ان الفاظ میں) لعنت بھیجتے تھے۔ (دعاے قنوت پڑھتے تھے) اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيَكْذِبُونَ رُسُلَكَ، وَلَا يُؤْمِنُونَ بِوَعْدِكَ، وَخَالَفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَأَلْقَى عَلَيْهِمُ الرُّعْبَ، وَأَلْقَى عَلَيْهِمُ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلَهَ الْحَقِّ، ثُمَّ يَصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو لِلْمُسْلِمِينَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ لَعْنَةِ الْكُفْرَةِ وَصَلَاتِهِ عَلَى النَّبِيِّ، وَاسْتَغْفَارِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَمَسْأَلَتِهِ: اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِذُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ رَبَّنَا، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدِّ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ، ثُمَّ يَكْبِرُ وَيَهْوِي سَاجِدًا.

عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ فرمایا۔ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ انہیں رمضان المبارک میں نفل نماز پڑھایا کریں۔ پھر ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ اپنے قاری کے ساتھ (نفل) نماز پڑھ رہے تھے، تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ نیا کام کتنا اچھا ہے، رات کے جس حصے سے تم سو جاؤ گے وہ اس حصے سے افضل ہے جس میں تم نماز پڑھ رہے ہو۔ آپ کی مراد رات کا آخری حصہ تھا۔ تو لوگ ابتدائی رات میں قیام کرتے تھے، اور نصف رمضان المبارک کے بعد کفار پر (ان الفاظ میں) لعنت بھیجتے تھے۔ (دعاے قنوت پڑھتے تھے) اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيَكْذِبُونَ رُسُلَكَ، وَلَا يُؤْمِنُونَ بِوَعْدِكَ، وَخَالَفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَأَلْقَى عَلَيْهِمُ الرُّعْبَ، وَأَلْقَى عَلَيْهِمُ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلَهَ الْحَقِّ، ثُمَّ يَصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو لِلْمُسْلِمِينَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ لَعْنَةِ الْكُفْرَةِ وَصَلَاتِهِ عَلَى النَّبِيِّ، وَاسْتَغْفَارِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَمَسْأَلَتِهِ: اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِذُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ رَبَّنَا، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدِّ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ، ثُمَّ يَكْبِرُ وَيَهْوِي سَاجِدًا.

وَنَحْفِدُ، وَتَرْجُو رَحْمَتَكَ رَبَّنَا، وَنَخَافُ عَذَابَكَ
الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ” اے اللہ!
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، ہم تیرے لیے ہی نماز پڑھتے
اور سجدے کرتے ہیں اور تیری طرف ہی جستجو اور جدوجہد
کرتے ہیں، اے ہمارے رب ہم تیری رحمت کی امید کرتے
ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا
عذاب تیرے دشمنوں پر مسلط ہو کر رہے گا، پھر امام ”اللہ اکبر“
کہہ کر سجدے کے لیے جھک جاتا۔“

فوائد:..... نماز تراویح میں رمضان کے آخری پندرہ دنوں میں مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا مسنون و جائز ہے، لیکن

اس سے یہ استدلال کرنا کہ دعائے قنوت صرف رمضان کے آخری پندرہ دنوں میں ثابت ہے باطل ہے۔
بعض لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے قول ”نعم البدعة“ سے بدعت حسنہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ
درست نہیں ہے۔ یہاں پر بدعت کا لغوی معنی مراد ہے اصطلاحی نہیں۔ کیونکہ یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ
نبی ﷺ نے بھی ۳ دن تک تراویح کی نماز کروائی تھی۔ لیکن بعد میں فرض ہو جانے کے ڈر کی وجہ سے جماعت ترک کر
دی تھی اور جو کام نبی ﷺ نے کیا ہو وہ بدعت نہیں ہوتا بلکہ سنت ہوتا ہے۔

۴۵۹..... بَابُ الزَّجْرِ أَنْ يُوتَرَ الْمُصَلِّي فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَيْنِ إِذِ الْمُوتِرُ مَرَّتَيْنِ تَصِيرُ
صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ شَفْعًا لَا وَتْرًا

ایک رات میں نمازی کو دو بار وتر پڑھنے کی ممانعت کا بیان کیونکہ دو بار وتر پڑھنے والے کی رات کی نماز
جفت ہو جائے گی، وتر نہیں رہے گی۔

۱۱۰۱۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، نَا مُلَاذِمُ بْنُ عَمْرٍو، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ.....

”حضرت قیس بن طلق بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک
میں ایک دن میرے والد محترم ہمیں ملنے کے لیے تشریف
لائے، انہوں نے شام ہمارے پاس کی اور روزہ افلا کیا، اور
اس رات ہمیں قیام کرایا اور ہمیں وتر بھی پڑھائے، پھر وہ اپنی
عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ . قَالَ: زَارَنَا أَبِي فِي يَوْمٍ
مِنْ رَمَضَانَ، فَأَمْسَى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ، وَقَامَ
بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَنَا، ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى
مَسْجِدِهِ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ، حَتَّى بَقِيَ

(۱۱۰۱) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی نقض الوتر، حدیث: ۱۱۰۱۔ سنن ترمذی: ۴۷۰۔ سنن نسائی:

۱۶۸۰۔ مسند احمد: ۴/۲۳۔ من طریق ملازم بھدا الاسناد.

الْوِتْرِ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَسْجِدٌ فِي تَشْرِيفٍ لَمْ يَكُنْ سَاحَتَيْهِمَا كَوْنَمَازٍ يُرْهَأُ، حَتَّى أَوْتِرَ بِأَصْحَابِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا وَتْرَانَ فِي لَيْلَةٍ. دو مرتبہ وتر پڑھنا درست نہیں ہے۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ ایک رات میں دو وتر پڑھنا جائز نہیں، اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص رات کے اول حصے میں وتر نماز ادا کرے، پھر وہ پچھلے پہر مزید نوافل ادا کرنا چاہے تو وہ وتر اول کو جفت نہیں کرے گا اور نوافل کے آخر میں مزید وتر نہیں پڑھے گا۔ بلکہ وتر اول کے بعد جتنے نوافل پڑھنا چاہے جفت عدد میں پڑھتا جائے، مشروع ہے اور وتر اول ہی اصل وتر شمار ہوگا، نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ وتر کے بعد رات کے نوافل پڑھنا جائز ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔

۳۶۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد نماز (نفل) پڑھنے کی رخصت کا بیان

۱۱۰۲۔ نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، نَا هِشَامٌ، ح وَكُنَّا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورِيُّ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ يَحْيَى..... عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَ رُكْعَةً، يُصَلِّي ثَمَانِ رُكْعَاتٍ، ثُمَّ يُوْتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، قَامَ فَرَكَعَ، وَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى. وَقَالَ الدَّورِيُّ فِي حَدِيثِهِ: وَيُوْتِرُ بِرُكْعَةٍ، فَإِذَا سَلَّمَ كَبَّرَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ

”حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا: ”آپ تیرہ رکعات پڑھتے تھے، آپ آٹھ رکعات نفل پڑھتے پھر وتر ادا کرتے، پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے، جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے، اور دو رکعات (صبح کی نماز کی) اذان اور اقامت کے درمیان پڑھتے۔“ یہ ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب الدورقی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے: ”اور آپ ایک رکعت وتر پڑھتے، پھر جب آپ سلام

(۱۱۰۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ، حديث: ۷۳۸/۱۲۶۔ من طريق محمد بن المثنى بهذا الاسناد، سنن نسائي: ۱۷۸۲۔ سنن ابى داود: ۱۳۴۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۹۶۔ مسند احمد: ۱۸۸/۶۔

نماز وتر اور سنتوں کے ابواب

جَالِسًا، وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنَ الْفَجْرِ .
پھیرتے، تو اللہ اکبر کہہ کر دو رکعات بیٹھے بیٹھے ادا کرتے، اور دو رکعات نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان ادا کرتے۔“

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرنا جائز ہے۔ اس کی مزید وضاحت

حدیث ۱۰۸۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۱۰۳۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، نَابِشْرُ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ - نَا أَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی رات کی موافقت کی۔ (اس رات آپ بھی حضرت میمونہ کے گھر تشریف فرما تھے)۔ تو رسول اللہ ﷺ سحری سے کافی دیر پہلے اٹھ گئے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا، اور پھر میں آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، جب آپ کو معلوم ہوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو آپ نے مجھے میرے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر آپ نے نو یا سات رکعات وتر ادا کیے، پھر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خزانے سے۔ پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔ امام ابو بکر فرماتے ہیں: ”یہ دو رکعات جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث میں ذکر کی ہیں، ممکن ہے آپ کی مراد وہ دو رکعات ہوں۔ جو نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مراد وہ دو رکعات ہوں جو آپ صبح کی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: زُرْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَوَافَقْتُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحْرِ طَوِيلٍ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ، فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنِّي أُرِيدُ الصَّلَاةَ مَعَهُ أَخَذَ بِيَدِي فَحَوَّلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَأَوْتَرَ بَيْتِيعٍ أَوْ سَبْعٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، وَوَضَعَ جَنْبَهُ حَتَّى سَمِعْتُ ضَفِيرَهُ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَنْطَلَقْتُ فَصَلَّيْتُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَاتَانِ الرَّكَعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ كَمَا أَخْبَرَتْ عَائِشَةُ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِمَا رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ اللَّتَيْنِ كَانَا يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ.

(۱۱۰۳) اسناد: صحیح، معجم کبیر طبرانی: ۱۲۷۸۰ - مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۴۱۳.

فرض نماز سے پہلے ادا کرتے تھے۔“

فوائد:.....۱۔ یہاں نماز وتر کے بعد کی دو رکعتوں سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں۔

۲۔ فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا مستحب فعل ہے۔

۴۶۱..... بَابُ ذِكْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْوُتْرِ

ان دو رکعت میں قراءت کا بیان جو نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کرتے تھے۔

۱۱۰۴۔ نَابُنْدَارٌ، نَابُؤُ دَاوُدَ، نَابُؤُ حَرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ.....

”جناب سعد بن ہشام الانصاری سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ بنتی النبی سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو دو بلکی سی رکعات ادا کرتے، پھر آپ سو جاتے اور آپ کے سر ہانے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک رکھی ہوتی تھی، آپ بیدار ہوتے تو مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے، دو مختصر سی رکعتیں ادا کرتے، پھر آپ آٹھ رکعات قیام کرتے، ان میں برابر قراءت فرماتے، اور نویں رکعت وتر ادا کرتے، اور دو رکعات ادا کرتے، اس حال میں کہ آپ بیٹھے ہوتے، پھر جب رسول اللہ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے اور فریبہ ہو گئے، تو آپ نے آٹھ رکعات کو چھ کر دیا اور ساتویں رکعت وتر پڑھتے۔ اور آپ دو رکعات بیٹھے بیٹھے ادا کرتے، ان میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ کی تلاوت فرماتے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَأْسِهِ طَهُورَةٌ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُومُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي وَيَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ، وَيُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، جَعَلَ الثَّمَانَ سِتًّا وَيُوتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾.

۱۱۰۵۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا مَوْلَى بَنِ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَمَّارَةُ بَنُ زَادَانَ، نَا ثَابِتٌ.....

(۱۱۰۴) صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۶۲۶۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب فی صلاة اللیل،

حدیث: ۱۳۵۲۔ سنن کبری نسائی: ۱۳۲۴۔ مسند احمد: ۹۱/۶۔

(۱۱۰۵) اسنادہ ضعیف، عمارة بن زاذان کثیر الخطا راوی ہے۔ سنن کبری بیہقی: ۳۳/۳۔ من طریق عمارة بهذا الاسناد، وقد تقدم:

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ أَوْ تَرَبَّسَعَ، وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ بِالرَّحْمَنِ وَالْوَاقِعَةِ. قَالَ أَنَسٌ: وَنَحْنُ نَقْرَأُ بِالسُّورَةِ الْقَصَارِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَنَحْوَهُمَا.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تو رکعات وتر پڑھتے تھے۔ پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی اور آپ کا جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ سات رکعات وتر پڑھنے لگے، اور آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے، ان میں سورہ رحمن اور سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”اور ہم چھوٹی چھوٹی سورتیں، جیسے ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ان جیسی سورتیں پڑھتے ہیں۔“

۴۶۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْوُتْرِ مَبَاحَةٌ لِجَمِيعٍ مَنْ يُرِيدُ الصَّلَاةَ بَعْدَهُ،
اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتروں کے بعد نماز ادا کرنا ہر اس شخص کے لیے جائز ہے جو وتروں کے بعد نماز پڑھنا چاہتا ہو۔

وَأَنَّ الرُّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ لَمْ يَكُونَا خَاصَّةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ أُمَّتِهِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُتْرِ، أَمْرٌ نَذْبٌ وَفَضِيلَةٌ، لَا أَمْرٌ إِنْجَابٍ وَفَرِيضَةٌ

اور اس بات کی دلیل کہ وہ دو رکعات جو نبی اکرم ﷺ وتروں کے بعد پڑھا کرتے تھے وہ آپ کا خاصہ نہیں تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں وتروں کے بعد دو رکعات پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ آپ کا یہ حکم مندوب اور فضیلت کے لیے ہے، واجب اور فرض کے لیے نہیں ہے۔

۱۱۰۶۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، نَا عَمِّي، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ. فَقَالَ: إِنَّ هَذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَاتَنَا لَهُ.

”رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک یہ سفر مشقت اور تھکاوٹ کا باعث ہے، لہذا جب تم میں سے کوئی شخص وتر پڑھے تو دو رکعتیں (مزید) پڑھ لے۔ پھر اگر وہ (تہجد کے لیے) بیدار ہو

(۱۱۰۶) اسناد صحیح لغیرہ، صحیح ابن حبان: ۲۵۶۸۔ سنن الدارمی: ۱۵۹۴۔ من طریق ابن وہب بهذا الإسناد.

گیا (تو بہتر ہے) ورنہ وہی دو رکعات اسے کافی ہوں گی۔“

فوائد:.....۱۔ مسافر کے لیے اول رات میں نماز وتر ادا کرنا افضل ہے۔

۲۔ وتر کے بعد نوافل خاصہ رسول نہیں بلکہ تمام امت کے لیے وتر کے بعد نوافل ادا کرنا مباح ہیں۔

۳۔ مسافر شخص رات کے شروع حصے میں وتر پڑنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کر لے پھر تہجد کے لیے بیدار نہ ہو سکے تو اسے قیام اللیل کا اجر ضرور ملے گا۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ السَّنَنِ نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) اور ان میں مذکور سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۴۶۳..... بَابُ فَضْلِ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ إِذْ هُمَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا

نماز فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان کہ وہ ساری دنیا سے بہتر ہیں

۱۱۰۷۔ نَابِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقْدِيِّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيدٌ، ح وَ ثَنَا بَنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَ الدَّورَقِيُّ قَالُوا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيَّ، ح وَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. وَقَالَ الصَّنَعَانِيُّ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ: هُمَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعات (سنت) پوری دنیا سے بہتر ہیں۔ جناب صنعانی نے نماز فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ وہ دونوں رکعات ساری دنیا سے بہتر ہیں۔“ جناب صنعانی نے نماز فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ وہ دونوں رکعات ساری دنیا سے بہتر ہیں۔ جناب یحییٰ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا: ”نماز فجر کی دو رکعات (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔“

فوائد:..... نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: فجر کی دو سنتیں متاع دنیا سے بہتر ہیں، طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر دنیا سے مقصود دنیا کے اموال اور زینب و زینت لیا جائے، تو مفہوم یہ ہوگا کہ ان سب سے فجر کی دو سنتیں بیش قیمت ہیں اور اگر تمام دنیا

(۱۱۰۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ۷۲۵۔ سنن ترمذی: ۴۱۶۔ سنن

نسائی: ۱۷۶۰۔ مسند احمد: ۵۰/۶۔ من طرق عن قتادة بهذا الاسناد.

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعت

کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مراد لیا جائے تو مفہوم یہ ہوگا کہ تمام دنیا کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے فجر کی دو سنتوں کا ثواب زیادہ ہے اور شاہ ولی اللہ دہلوی حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں فجر کی سنتیں دنیا و ما فیہا سے اس لیے بہتر ہیں کہ دنیا اور دنیا کی نعمتیں فانی اور بے مزہ ہیں۔ جب کہ فجر کی سنتوں کا ثواب دائمی اور پر لطف ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ۲/۳۲۳)

۴۶۳..... بَابُ الْمَسَارَعَةِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً
بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرنے میں جلدی کرنے کا بیان
۱۱۰۸۔ نَاعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا حَفْصٌ - يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی بھی خیر (بھلائی کے کام) میں اور غنیمت کے مال (کی تقسیم) میں اتنی جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ جتنی جلدی آپ فجر سے پہلی دو رکعت کی ادائیگی میں کرتے تھے۔“

۴۶۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ بِقَوْلِهَا: الْخَيْرُ النَّوَافِلُ دُونَ خَيْرِ

الْفَرِيضَةِ إِذَا سُمَّ الْخَيْرُ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْفَرِيضَةِ وَالنَّافِلَةِ جَمِيعًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ”خیر کے کام“ سے نوافل مراد لیے ہیں فرض نہیں کیونکہ لفظ ”خیر“ فرض اور نفل دونوں پر بولا جاتا ہے۔

۱۱۰۹۔ نَاعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّورِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ،
قَالُوا، ثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز صبح سے پہلے کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔“

(۱۱۰۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ۷۲۴/۹۵ وليس فيه ”ولا الى غنيمه“
(۱۱۰۹) صحیح ابن حبان: ۲۴۴۷۔ من طريق ابن خزيمه بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب التهجد، باب تعاهد ركعتي الفجر،
حديث: ۱۱۶۹۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ۷۲۴/۹۴۔ سنن ابى داود:
۱۲۵۴۔ مسند احمد: ۴۳/۶۔ من طريق يحيى به۔

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی دو رکعتوں کی بڑی فضیلت ہے لیکن یہ واجب نہیں ہیں، جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فجر کی سنتوں کے وجوب کے قائل ہیں لیکن راجح اور قرین صواب بات یہ ہے کہ یہ واجب نہیں کیونکہ یہاں علی شئیء من النوافل کے الفاظ اس کے مسنون ہونے کی دلیل ہیں۔ (شرح النووی: ۴/۶)

۴۶۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ أَمْرٌ نَذْبٍ وَاسْتِحْبَابٍ

لَا أَمْرٌ فَرَضٍ وَإِجَابٍ

اس بات کا بیان کہ نماز فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم مندوب اور مستحب ہے
فرض و واجب کرنے کے لیے نہیں

۱۱۱۰۔ نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا مَرْحُومٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ - عَنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک اعرابی کے درمیان موجود تھا تو اعرابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دو رکعتیں ہیں۔ پھر جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر لگے تو ایک رکعت (وتر) پڑھ لو۔ اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کر لو۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَعْرَابِيٍّ لَيْلَةً، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَاسْجُدْ سَجْدَةً، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

فوائد:..... یہاں فجر کی دو رکعتیں ادا کرنے کا حکم استحباب کے لیے ہے نہ کہ وجوب کے لیے، لہذا فجر کی سنتیں واجب نہیں ہیں۔

۴۶۷..... بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

نماز فجر کی دو رکعات (سنت) کے وقت کا بیان

۱۱۱۱۔ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ.....

(۱۱۱۰) مسند احمد: ۴۰/۲۔ من طریق خالد بهذا الاسناد، وانظر ما تقدم برقم: ۱۰۷۲۔

(۱۱۱۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ۷۲۳۸۹۔ سنن نسائي: ۱۷۸۰۔ سنن

ابن ماجه: ۱۱۴۳۔ سنن الدارمي: ۱۴۵۲۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ۴۳۴۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتِي الْفَجْرِ إِذَا أَضَاءَ الْفَجْرُ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات سنت اس وقت ادا کرتے تھے جب فجر روشن ہو جاتی۔“

۴۶۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْفِيفِ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً

بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی مصطفی ﷺ کی اقتدا میں نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات کو مختصر اور ہلکا ادا کرنا مستحب ہے۔

کیونکہ سنت نبوی کی اتباع

إِذِ اتَّبَاعُ السُّنَّةِ أَفْضَلُ مِنَ الْإِبْتِدَاعِ عَلَى مَا يَأْمُرُ الْقَصَاصُ مِنْ تَطْوِيلِ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

اس بدعت سے افضل ہے جو واعظین قصہ گو حضرات نے نماز فجر کی دو رکعتوں میں طویل قراءت کرنے کے بارے میں گھڑی ہے

۱۱۱۲۔ قَالَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ، أَخْبَرَنَا حَمَادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ -

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ.

”جناب انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی: بتائیے! صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعات میں طویل قراءت کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات (اس قدر ہلکی) ادا کرتے تھے گویا کہ اذان آپ کے کانوں میں پڑ رہی ہو۔“

۱۱۱۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ - قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، وَثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَسْجُ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

(۱۱۱۲) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۳.

(۱۱۱۳) صحيح بخاری، كتاب التهجدة، باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، حديث: ۱۱۷۱ - صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ۷۲۴/۹۲ - سنن أبي داود: ۱۲۵۵ - سنن نسائي: ۹۴۷ - مسند احمد: ۶/ ۴۰ - مسند الحميدي: ۱۸۱ - من طريق يحيى بهذا الاسناد.

”سیدہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں آپ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعات ادا فرماتے تو انہیں اس قدر ہلکا پڑھتے کہ میں کہتی: کیا آپ نے ان دو رکعات میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟ ابوعمار کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”حتی کہ میں (دل میں) کہتی: کیا آپ نے ان دو رکعتوں میں کچھ پڑھا بھی ہے یا نہیں؟“

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْ الْفَجْرِ فَيُحَقِّقُهُمَا حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: قَرَأَ فِيهِمَا بِأَمِّ الْكِتَابِ؟ وَقَالَ أَبُو عَمَّارٍ فِي حَدِيثِهِ: حَتَّى أَقُولُ: هَلْ قَرَأَ فِيهِمَا بِشَيْءٍ؟

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں کا وقت طلوع فجر کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر کے ساتھ ہی فجر کی سنتیں ادا کرنے اور ان میں تخفیف کرنا مستحب عمل ہے۔ مالک، شافعی اور جمہور علماء اسی مذہب کے قائل ہیں تاہم بعض سلف سے منقول ہے کہ فجر کی سنتوں میں طوالت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ ان میں لمبی قراءت حرام اور تخفیف کے مستحب ہونے کے خلاف نہیں ہے، البتہ کچھ علماء نے مبالغہ آرائی کی اور کہا کہ فجر کی سنتوں میں اصلاً قراءت نہیں ہے۔ طحاوی اور قاضی عیاض نے یہ حکایت بیان کی ہے، لیکن یہ موقف فاش غلط ہے۔

(شرح النووی: ۲/۶)

۴۶۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾

فِي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾

پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۱۴۔ تَنَا بِنْدَارُ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرُقِيُّ، تَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات سنت پڑھتے تھے۔ اور نماز عصر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے، انہیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ نیز یہ بھی بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”وہ بہترین سورتیں جو فجر سے پہلے کی دو رکعات میں پڑھی جاتی ہیں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ہیں۔“

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ لَا يَدْعُهُمَا، قَالَتْ: وَكَانَ يَقُولُ: نِعْمَةَ السُّورَتَانِ يُقْرَأُ بِهِمَا فِي رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾.

(۱۱۱۴) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فیما یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر، حدیث: ۱۱۵۰۔

مسند احمد: ۶/۲۳۹۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۵۳۔ من طریق الحریری بهذا الاسناد.

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات

۴۷۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ، فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهُمَا بَايَةٌ وَاحِدَةٌ سِوَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ضِدًّا قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يَجْزِيءُ أَنْ يُقْرَأَ فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّلَوُّعِ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ سِوَى الْفَاتِحَةِ

نماز فجر کی دو سنتوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ ایک آیت کی تلاوت کرنا جائز ہے اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ نفل نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ تین آیات سے کم تلاوت کافی نہیں ہوگی۔

۱۱۱۵۔ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، ثَنَا عُمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ - وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ اکثر فجر کی دو رکعات (سنت) میں یہ آیت (آخر تک) تلاوت فرماتے تھے: ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا مِنْ رَبِّهِمْ﴾ (تم کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے، اور اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو براہیم پر نازل کیا گیا، آخر آیت تک (البقرہ: ۱۳۶) اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھتے ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ (آل عمران: ۶۴) (آپ کہہ دیجیے اے اہل کتاب ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے..... اس بات کے گواہ رہو کہ بے شک ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔“

فوائد:..... یہ احادیث شافعیہ اور جمہور علماء کے مذہب کی دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کسی اور سورت کی قراءت مستحب ہے اور ان میں سورہ فاتحہ اور دونوں سورتوں یا دونوں آیتوں کی قراءت مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۵/۶)

(۱۱۱۵) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين بن باب استحباب رکعتی سنة الفجر، حدیث: ۷۲۷/۱۰۰۔ من طریق ابی خالد بهذا

الاستاد۔ سنن ابی داود: ۱۲۵۹۔ سنن نسائی: ۹۴۵۔ مسند احمد: ۱/۲۳۰۔

۴۷۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَنْ يَصَلِّيَ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِذَا فَاتَتْ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

نماز فجر کی دو سنتیں جب نمازی صبح کی نماز سے پہلے نہ پڑھ سکے تو وہ نماز کے بعد

اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھ سکتا ہے

۱۱۱۶۔ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ بِخَبَرِ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، قَالَ: ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ.....

قیس بن عمرو: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ. ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ جَدِّ سَعْدٍ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا هَاتَانِ الرَّكَعَتَانِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَكَعَتَا الْفَجْرِ، لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا، فَهَمَا هَاتَانِ. قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

”حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی جبکہ انہوں نے فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، تو وہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کیں جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن آپ نے انہیں اس سے روکا نہیں۔ جناب سعد کے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اٹھ کر دو رکعات (سنت) پڑھنی چاہیں۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا: یہ دو رکعتیں کونسی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ فجر کی دو سنتیں ہیں، میں انہیں ادا نہیں کر سکا تھا۔ تو وہ یہ دو رکعتیں ہیں پس نبی کریم ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔“

۴۷۲..... بَابُ قَضَاءِ رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِذَا نَسِيَهُمَا الْمَرْءُ

جب آدمی فجر کی دو سنتیں بھول جائے تو انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد قضا کرنے کا بیان

۱۱۱۷۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَابِ

(۱۱۱۶) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۴۶۲۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ من طریق الربیع بن عمرو سنن ابی داؤد: ۱۲۶۷۔ سنن ترمذی: ۴۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۰۴۔ من طریق سعد بن سعید بہ عن قیس جد سعد.

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات

وَهَذَا لَقَطٌ حَدِيثُ عَبْدِ الْقُدُوسِ - حَدَّثَنِي عَمْرُو - يَعْنِي ابْنَ عَاصِمٍ - نَا هَمَّامٌ، نَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نُهَيْلٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز فجر کی دو سنتیں بھول جائے تو وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔“

فوائد:۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز فجر سے قبل فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں اس کی قضاء کے دو وقت ہیں۔ (۱) فرض نماز کے بعد۔ (۲) طلوع آفتاب کے بعد۔

۲۔ فجر کی سنتوں کی قضاء شروع ہے۔

۴۷۳..... بَابُ قِضَاءِ رُكُوعِي الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِذَا نَامَ الْمَرْءُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

سورج طلوع ہونے کے بعد فجر کی دو سنتوں کو قضا کرنے کا بیان جبکہ نمازی انہیں ادا کرنے سے سویا رہ جائے اور سورج طلوع ہونے کے بعد بیدار ہو

۱۱۱۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، ثَنَا أَبُو حَازِمٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں رات کے آخری حصے میں آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا، پھر ہم سورج طلوع ہونے کے بعد ہی بیدار ہوئے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی لگام پکڑ لے (اور یہاں سے چل دے) کیونکہ اس جگہ شیطان ہمارے پاس آ گیا ہے (اور ہماری نماز فوت ہوگئی ہے) چنانچہ ہم نے حکم کی تعمیل کی (کچھ آگے جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر اذان کے بعد دو رکعات سنت ادا کیں اور نماز وصَلَّى الْعَدَاةَ.

فجر پڑھائی۔“

(۱۱۱۷) اسناد صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۴۶۳۔ من طریق عبد القدوس بهذا الاسناد، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء

فی اعادةتهما بعد طلوع الشمس، حدیث: ۴۲۳۔

(۱۱۱۸) تقدم تحريجه برقم: ۹۸۸۔

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہونے کی صورت میں جہاں فرض نماز کی قضا لازم ہے، وہاں فرض نماز سے قبل فجر کی سنتیں بھی مشروع ہیں، نیز فجر کی سنتیں موکدہ سنتیں ہیں۔

۴۷۴..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

نماز فجر کی دو سنتوں کے بعد دعا مانگنے کا بیان

۱۱۱۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَلْفِ الْعَسْقَلَانِيِّ، ثَنَا آدَمُ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِبَاسٍ - ثَنَا قَيْسٌ - يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ مُسْمِيًّا وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتِي الْفَجْرِ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي. وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِي، وَتَلْمُ بِهَا شَعْنِي، وَتَرُدُّ بِهَا الْغَيَّ، وَتُصْلِحُ بِهَا دِينِي، وَتَحْفَظُ بِهَا عَائِسِي، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي، وَتَرْكِي بِهَا عَمَلِي، وَتَبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي، وَتَلْهَمُنِي بِهَا رُشْدِي، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، اللَّهُمَّ اعْطِنِي إِيمَانًا صَادِقًا، وَيَقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ، وَعَيْشَ السُّعْدَاءِ، وَمَرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللَّهُمَّ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو میں آپ کے پاس شام کو حاضر ہوا جبکہ آپ میری خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ (رات کے وقت) رسول اللہ ﷺ نے اٹھ کر نماز تہجد پڑھی، پھر جب آپ نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں تو یہ دعا مانگی۔“ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ..... وَاجْعَلْ لِي نُورًا. ”اے اللہ میں تجھ سے تیری عظیم رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس کے ساتھ تو میرے دل کو ہدایت عطا فرما دے، تو اس کے ساتھ میرے متفرق امور کو جمع فرما دے اور میرے پراگندہ و منتشر کاموں کو اکٹھا فرما دے۔ میری کجی کو درست کر دے، اس کے ساتھ میرے دین کی اصلاح فرما دے اور میرے باطنی اعمال کی حفاظت فرما دے، میرے ظاہری اعمال کو بلند و بالا فرما دے، اور اس کے ساتھ میرے اعمال کو پاکیزہ بنا دے، اس کے ساتھ میرے چہرے کو روشن فرما دے، اور مجھے اس کے ساتھ رشد و ہدایت والے کاموں کی توفیق عطا فرما (جن سے تیری رضا و خوشنودی حاصل ہو) مجھے اس کے ساتھ ہر برائی سے محفوظ فرما، اے اللہ! مجھے سچا ایمان اور ایسا عظیم

(۱۱۱۹) اسنادہ ضعیف، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ضعیف راوی ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۳۰۔ منہ حدیث: ۲۴۱۹۔

یقین عطا فرما جس کے بعد کوئی کفر نہ ہو، اور ایسی عظیم رحمت نصیب فرما جس کے ساتھ میں دنیا و آخرت میں شرف و منزلت پاؤں۔ اے اللہ! میں تجھ سے فیصلے کے وقت کامیابی، شہدہ کا مقام و مرتبہ، سعادت مندوں کی زندگی، انبیائے کرام کی رفاقت اور دشمنوں پر غلبہ اور مدد کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے اپنی حاجت و ضرورت پیش کرتا ہوں اگرچہ میری عقل ناقص، اور میرا عمل ضعیف و کمزور ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں لہذا میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں، اے معاملات کا فیصلہ فرمانے والے، اے سینوں کو (ریا کاری جیسے امراض سے) شفا دینے والے، تو جس طرح سمندروں کو (باہم) ملنے سے روکتا ہے، مجھے بھی جہنم کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔ اور ہلاکت کی دعا کرنے سے محفوظ فرما۔ اور قبر کے فتنے سے بچا۔ اے اللہ! جس خیر و بھلائی (کے سوال تک) میری عقل نہ پہنچ سکی، اور میرا عمل بھی اس سے کمزور ہوا اور میری نیت و ارادہ بھی اس تک نہ پہنچ سکا اور تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کے ساتھ اس کے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہو یا وہ خیر و بھلائی جو تو اپنی کسی مخلوق کو عطا کرنے والا ہو، تو میں بھی اس کی رغبت و شوق رکھتا ہوں، اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اے جہانوں کو پالنے والے۔ اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ دیکھانے والے ہدایت یافتہ بنا دے، گمراہ ہونے والے اور گمراہ کرنے والے نہ بنانا، ہمیں اپنے دشمنوں کے لیے جنگ اور اپنے دوستوں کے لیے امن و سلامتی والا بنا۔ ہم تیری محبت کی بنا پر لوگوں سے محبت و پیار کریں، اور تیری دشمنی کی بدولت تیرے دشمنوں سے عدوات رکھیں۔ اے اللہ! یہ میری دعا ہے اور تو قبول و منظور فرما۔ اور یہ میری جدوجہد ہے اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے۔ اور اللہ

أَنْزِلْ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي،
وَضَعُفَ عَمَلِي، وَافْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ،
فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ، وَيَا شَافِيَ
الْصُدُورِ كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي
مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ،
وَمِنْ فِتْنَةِ الثُّبُورِ، اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ
رَأْيِي، وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِي، وَلَمْ تَبْلُغْهُ
نَيْتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدَّتْهُ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ، أَوْ
خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَإِنِّي
أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ، وَأَسْأَلُكَ يَا رَبَّ
الْعَالَمِينَ . اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ،
غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ، حَرَبًا
لِأَعْدَائِكَ، سَلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ، نُحِبُّ
بِحُبِّكَ النَّاسَ، وَنُعَادِي بِعَدَاوَتِكَ مَنْ
خَالَفَكَ، اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ
الِاسْتِجَابَةُ - أَوْ الْإِجَابَةُ، شَكَ ابْنُ خَلْفٍ
، وَهَذَا الْجَهْدُ، وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، اللَّهُمَّ ذَا الْجَبَلِ
الشَّدِيدَةِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ
يَوْمَ الْوَعِيدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ، مَعَ
الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ، الرَّكْعِ السُّجُودِ
الْمُؤْمِنِينَ بِالْعُهُودِ، إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ،
وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ، سُبْحَانَ الَّذِي
تُعْظِفُ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ
الْمَجْدُ وَتَكْرَمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَبْغِي

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات

کی مدد و حمایت کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت نہیں ہے۔ اے اللہ! مضبوطی (دین) والے، اور درست و سیدھے معاملے والے، میں تجھ سے عذاب کے دن امن کا سوال کرتا ہوں، اور بھگتی کے دن جنت مانگتا ہوں، اپنے پروردگار کا دیدار کرنے والے مقررین کے ساتھ کثرت سے رکوع و سجود کرنے والوں اور وعدہ پورا کرنے والوں کے ساتھ، بے شک تو بڑا مہربان اور محبت و شفقت کرنے والا ہے، اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنے لیے خاص فرمایا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عظمت و کبریائی کا لباس پہنا اور اس کے ساتھ مکرم ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کے لیے تسبیح جائز نہیں ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے ہر چیز کو شمار کیا اور وہ اسے جانتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات فضل و انعام والی۔ پاک ہے وہ ذات قدرت و کرم والی۔ اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے، میری قبر میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور ڈال دے، میری آنکھوں میں نور پیدا کر دے، میرے بالوں میں نور ڈال دے، اور میری جلد میں نور پیدا فرما دے، میرے گوشت میں نور ڈال دے، میرے خون میں نور پیدا کر دے، میری ہڈیوں میں بھی نور، اور میرے سامنے بھی نور، اور میرے پیچھے بھی نور، میرے دائیں جانب بھی نور، میرے بائیں جانب بھی نور، میرے اوپر بھی ایک نور اور میرے نیچے بھی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے نور میں اضافہ فرما، مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور ہی نور پیدا فرما دے۔“

التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ الَّذِي أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ فَعَلَّمَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالْبَنَعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَنُورًا فِي قَبْرِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنُورًا فِي بَصَرِي، وَنُورًا فِي شَعْرِي، وَنُورًا فِي بَشَرِي، وَنُورًا فِي لَحْيِي، وَنُورًا فِي دَمِي، وَنُورًا فِي عِظَامِي، وَنُورًا بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، اللَّهُمَّ زِدْنِي نُورًا، وَأَعْطِنِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا.

۴۷۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رُكُوعَتِي الْفَجْرِ
فجر کی دو سنتوں کے بعد (دائیں کروٹ کے بل) لیٹنا مستحب ہے

۱۱۲۰- تَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيِّ، تَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، تَنَا الْأَعْمَشُ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی دو سنتیں ادا کرے تو اسے اپنی دائیں کروٹ پر لیٹنا چاہیے۔ تو مروان بن حکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم میں سے کسی شخص کے لیے مسجد کی طرف چلنا کافی نہیں ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ (سنتیں پڑھ کر) لیٹ جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تک ان کی یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ابو ہریرہ (ہمیں) بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں تو ان سے عرض کی گئی: وہ جو بات بیان کر رہے ہیں کیا آپ اس کا انکار کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ لیکن انہوں نے (بکثرت احادیث بیان کرنے میں) جرأت سے کام لیا اور ہم بزدل بنے رہے، لہذا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اس میں میرا کیا قصور ہے کہ میں نے (فرامین نبوی) یاد رکھے اور وہ بھول گئے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رُكُوعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: أَمَا يَكْفِي أَحَدَنَا مَمْسَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى يَضْطَجِعَ. قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ تُنْكِرُ مِمَّا يَقُولُ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. وَلَكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبْنَا. فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: مَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسَوْتُ.

۱۱۲۱- تَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ - وَهُوَ أَبُو مَسْلَمَةَ - عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.....

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سے ملنے گیا اور میں نے رسول اکرم ﷺ کی رات کی موافقت کی (یعنی یہ رات آپ کی میری خالہ کے ہاں تھی) آگے حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت (سنتیں) پڑھیں پھر

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: زُرْتُ خَالَتِي فَوَافَقْتُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: ثُمَّ صَلَّى رُكُوعَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى سَمِعْتُ صَفِيرَهُ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَخَرَجَ فَصَلَّى.

(۱۱۲۰) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الاضطجاع بعد رکعتی الفجر، حدیث: ۴۳۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۴۶۸۔ من طریق بشر بن معاذ بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد: ۱۲۶۱۔ مسند احمد: ۲/۴۱۵۔

(۱۱۲۱) تقدم رقم: ۱۱۰۳

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات

آپ لیٹ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خرائے سے
پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ باہر تشریف لے گئے اور نماز
پڑھی۔“

۴۷۲..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي تَرْتِيبِ الْأَضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں کے بعد نہ لیٹنے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ أَمْرًا نَدْبًا
وَأَرشَادًا، لَا أَمْرًا فَرَضًا وَإِجَابًا، وَالرَّخْصَةَ فِي الْحَدِيثِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر کی دو سنتوں کے بعد نبی اکرم ﷺ کا لیٹنے کا حکم ندب و ارشاد کے لیے ہے فرض
و واجب کرنے کے لیے نہیں ہے۔ اور فجر کی دو سنتوں کے بعد گفتگو کرنے کی رخصت ہے۔

۱۱۲۲۔ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَحْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ فَإِنْ
كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً
اضْطَجَعْتُ حَتَّى يَقُومَ لِلصَّلَاةِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی
دو رکعات (سنت) ادا کرتے، پھر اگر میں جاگ رہی ہوتی تو
میرے ساتھ بات چیت کر لیتے، اور اگر میں سوئی ہوتی تو آپ
نماز کھڑی ہونے تک لیٹ جاتے۔“

فوائد.....

- ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں کے بعد اور فرض نماز کی اقامت سے قبل دائیں کروٹ لیٹنا مستحب فعل ہے
اور آپ ﷺ کا بعض اوقات فجر کی سنتوں کے بعد نہ لیٹنا بیان جواز کے لیے ہے۔
- ۲۔ دائیں پہلو لیٹنے کی حکمت یہ ہے کہ دل بائیں جانب ہوتا ہے لہذا دائیں کروٹ لیٹنے سے انسان نیند میں غرق نہیں
ہوتا، بلکہ تھوڑی سی استراحت کے بعد وہ فرض نماز کے لیے ہشاش بشاش ہو جاتا ہے۔

(۱۱۲۲) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب من تحدث بعد الرکعتین ولم یضطجع، حدیث: ۱۱۶۱۔ صحیح مسلم، کتاب
صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ حدیث: ۷۴۳۔ مسند الحمیدی: ۱۷۵۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد۔
مس نبی داود: ۱۲۶۲۔ سنن ترمذی: ۴۱۸۔ مسند احمد: ۳۵/۶۔

۳۷۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُصَلِّيَ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ، صِدْقُ قَوْلٍ
مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا تُصَلِّيَانِ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الْفَرِيضَةَ.

اقامت ہونے کے بعد فجر کی دو سنتیں پڑھنا منع ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف
جو کہتا ہے کہ امام کے فرض ادا کرنے کے دوران انہیں ادا کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۲۳۔ أَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا عُنْدَرٌ وَقَالَ الْأَخْرَانِ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ، قَالَ بُنْدَارٌ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرْقَاءَ وَ- قَالَ الْأَخْرَانِ: عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ -
عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں
کہ آپ نے فرمایا: ”جب نماز کھڑی ہو جائے تو پھر فرض نماز
کے سوا کوئی نماز نہیں ہوتی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا
أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.
ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ،
ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ
قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۱۲۴۔ ثَنَا سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ الْفُرَشِيُّ، ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.....
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ
أُصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ فَرَأَيْتُ وَأَنَا أُصَلِّيهِمَا،
فَنَهَانِي، فَجَدَّبَنِي، وَقَالَ: تُرِيدُ أَنْ تُصَلِّيَ
لِلصُّبْحِ أَرْبَعًا؟ قِيلَ لِأَبِي عَامِرٍ - يَعْنِي
صَالِحَ بْنَ رُسْتَمٍ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (فرض)
نماز کی اقامت ہو گئی اور میں نے دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں تو
آپ نے مجھے دیکھا کہ میں وہ دو سنتیں ادا کر رہا ہوں تو آپ
نے مجھے منع کیا اور مجھے کھینچا اور فرمایا: تم صبح کی چار رکعات
پڑھنا چاہتے ہو؟ ابو عامر صالح بن رستم سے پوچھا گیا: کیا یہ

(۱۱۲۳) سنن الدارمی: ۱۴۴۸۔ من طریق عمرو بن علی بهذا الاسناد۔ سنن نسائی: ۸۶۷۔ من طریق محمد بن بشار بہ، صحیح
مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع في نافلة..... حديث: ۷۱۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۶۶۔ مسند احمد: ۴۵۵/۲۔
۱۱۲۳/۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع في نافلة، حديث: ۷۱۰/۶۴۔ سنن ترمذی: ۴۲۱۔ سنن
ابن ماجہ: ۱۱۰۱۔ مسند احمد: ۵۱۷/۲۔ من طریق روح بهذا الاسناد.

(۱۱۲۴) سنادہ ضعیف صالح بن رستم ابو عامر کثیر الخطا اوی ہے۔ مسند احمد: ۲۳۸/۱، ۳۵۴۔ من طریق وکیع بهذا الاسناد،
مستدرک حاکم: ۳۰۷/۱۔ سنن کبریٰ: ۵۸۲/۲۔ سنن سابق: ۱۱۲۴۔ اسباق.

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات

وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلْكِيَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُفِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْتُ أَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَجَدَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَتَصَلِّيُ الْغَدَاةَ أَرْبَعًا.

بات نبی اکرم ﷺ نے فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔“ جناب ابن ابی ملکیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: (صبح کی) نماز کی اقامت ہوگئی تو میں نے کھڑے ہو کر دو سنتیں ادا کرنی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا: کیا تم صبح کی چار رکعات پڑھو گے؟

۱۱۲۵- ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا حَمَادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَادٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيِّ - ، ح وَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، ح وَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْمُقْرِي، نَا الْفَزَارِيُّ يَعْنِي مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، ح وَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ - يَعْنِي الْأَحْوَلَ -

”حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس وقت آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ تو اس نے (پہلے) دو سنتیں ادا کیں (پھر جماعت کے ساتھ مل گیا) پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: ”اے فلاں! تم نے کونسی نماز فرض شمار کی ہے، جو تم نے ہمارے ساتھ پڑھی ہے یا وہ جو تم نے اکیلے پڑھی ہے؟“ یہ حماد بن زید کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرَجَسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَهُ، قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوْ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ؟ هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

۱۱۲۶- ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ بِحَبْرٍ عَرِيبٍ عَرِيبٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ - يَعْنِي الْأَنْصَارِيَّ - عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي تَمِيمٍ -

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ اقامت ہو چکی تھی تو آپ نے کچھ لوگوں کو

(۱۱۲۵) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع في نافلة، حديث: ۷۱۲ - سنن ابی داود: ۱۲۶۵ - سن

سنائی: ۸۶۹ - سنن ابن ماجہ: ۱۱۵۲ - مسند احمد: ۸۲ / ۵ - من طرق عن عاصم بهذا الاسناد.

(۱۱۲۶) الصحیحة: ۲۵۸۸.

جلدی جلدی دو رکعات (سنت) ادا کرتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی ادا کرنا چاہتے ہیں؟ لہذا آپ نے مسجد میں اقامت ہونے کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرما دیا۔ جناب شریک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ تک مذکورہ بالا روایت جیسی حدیث بیان کی ہے: کیا دو نمازیں اکٹھی ادا کرنا چاہتے ہیں۔“ جناب محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: یہ روایت امام مالک بن انس اور اسماعیل بن جعفر نے شریک بن ابی نمر کے واسطے سے جناب ابوسلمہ سے مرسل بیان کی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے شریک کے واسطے سے یہ دونوں حدیثیں حضرت انس اور ابوسلمہ سے بیان کی ہیں۔ جناب ابراہیم بن طہمان نے دونوں حدیثوں کو الگ الگ اسانید سے بیان کیا ہے۔ حضرت انس کی حدیث کو الگ طور پر اور حضرت ابوسلمہ کی روایت کو الگ سند سے بیان کیا ہے۔“

يُصَلُّونَ رَكَعَتَيْنِ بِالْعَجَلَةِ، فَقَالَ: أَصَلَاتَانِ مَعًا؟ فَنَهَى أَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ، نَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ: أَصَلَاتَانِ مَعًا؟ لَمْ يَزِدْ عَلَيَّ هَذَا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: رَوَى هَذَا الْحَبْرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي تَمِيمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مُرْسَلًا، وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شَرِيكَ كِلَا الْحَبْرَيْنِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ جَمِيعًا. حَدَّثَنَا بِهِمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ بِالسَّنَادَيْنِ جَمِيعًا مُنْفَرِدَيْنِ، خَبَرُ أَنَسٍ مُنْفَرِدًا، وَخَبَرُ أَبِي سَلَمَةَ مُنْفَرِدًا.

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ فرض نماز کی اقامت کے بعد نوافل شروع کرنا ممنوع ہیں، خواہ فجر، ظہر اور عصر کی موکدہ سنتیں ہی ہوں۔ شافعی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے اصحاب کا موقف ہے کہ جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ اقامت نماز کے بعد پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ دوسری رکعت فوت ہونے کا ذرہ نہ ہو اور سفیان ثوری بیان کرتے ہیں، اقامت نماز کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ صبح کی پہلی رکعت فوت ہونے کا خوف نہ ہو اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے اقامت کے بعد مسجد میں فجر کی سنتیں نہ پڑھی جائیں، البتہ مسجد کے باہر اقامت کے بعد یہ سنتیں پڑھنا جائز ہیں۔ اس بارے میں جمہور علماء کا موقف راجح اور اقرب الی الصواب ہے۔

(شرح النووی: ۲۲۱ / ۵ - ۲۲۲)



جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ

رات کی نفلی نماز (تہجد) کے ابواب کا مجموعہ

۴۷۸..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ نُسُخِ فَرَضِ قِيَامِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا كَانَ فَرَضًا وَاجِبًا.
قیام اللیل (نماز تہجد) کے فرض و واجب ہونے کے بعد اس کی فرضیت کے منسوخ

ہونے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان

۱۱۲۷۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ - وَقَرَأَ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ - نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ،
وَنَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، ح وَ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ
عَنْ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، نَا مُحَمَّدُ
بْنُ سَوَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى.....

”حضرت سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حکیم
بن فلح کے پاس آیا، پھر ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
میں گئے، ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں حاضری کی اجازت
مل گئی۔ ہم نے عرض کی اے ام المؤمنین: مجھے رسول
اللہ ﷺ کے اخلاق حسنة کے بارے میں بتائیں۔ تو انہوں
نے فرمایا: کیا آپ قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے۔ ان کی
مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تھا: (وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيمٍ)
(القلم: ۴) ”یقیناً آپ خُلُقِ عَظِيمٍ پر (کاربند) ہیں۔“ انہوں
نے کہا: کیوں نہیں، (میں یہ فرمان تلاوت کرتا ہوں) ام
المؤمنین نے فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق قرآن ہی
تھا۔ پھر میں نے عرض کی: اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ ﷺ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيَّ حَكِيمَ
بْنَ أَفْلَحٍ، فَانطَلَقْتُ أَنَا وَهُوَ إِلَىٰ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَاسْتَأْذَنَّا فَادْخَلْنَا
عَلَيْهَا، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ نَبِيَّنِي عَنْ
خُلُقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
فَقَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ - تَعْنِي قَوْلُهُ:
﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيمٍ﴾ -، قَالَ: بَلَى
قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ نَبِيَّنِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: أَلَسْتَ

کے قیام (رات کی نماز) کے متعلق خبر دیں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم سورۃ المزمل کی تلاوت نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی کرتا ہوں پس انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتدا میں رات کا قیام فرض کیا تھا۔ تو اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے ایک سال تک رات کا قیام کیا حتیٰ کہ ان کے قدم سوجھ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخری حصہ کو آسمان میں بارہ مہینے روک رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف نازل فرمائی۔ لہذا رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل ہو گیا۔ پھر انہوں نے بقیہ حدیث بیان کی۔ حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ”تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ام المؤمنین کی گفتگو سنائی۔ تو انہوں نے فرمایا: ”(اماں جی نے) سچ فرمایا ہے۔“

تَفْصُرُ هَذِهِ السُّورَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الْمَزْمَلُ﴾ ؟
 قَالَ، فَقُلْتُ: بَلَى . قَالَتْ: فَإِنَّ اللَّهَ فَرَضَ الْقِيَامَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتَّى انْتَفَحَتْ أَقْدَامُهُمْ، وَأَمْسَكَ حَاتِمَتُهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ التَّخْفِيفَ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ، فَصَارَ قِيَامَ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ، ثُمَّ ذَكَرُوا الْحَدِيثَ، وَفِي آخِرِ الْحَدِيثِ، قَالَ: فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَدِيثِهَا فَقَالَ: صَدَقْتُ .

فوائد: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ. کا مفہوم آپ ﷺ کا قرآن پر عمل کرنا اس کی حدود پر وقوف، اس کے آداب اختیار کرنا، اس کی امثال و قصص کو معتبر ماننا اس کے بارے میں تدبر اور اچھے طریقے سے اس کی تلاوت ہے۔

۴۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْفَرَضَ قَدْ يُنْسَخُ فَيَجْعَلُ الْفَرَضُ تَطَوُّعًا، وَجَائِزًا

يُنْسَخُ التَّطَوُّعُ نَائِبًا فَيُفَرِّضُ الْفَرَضَ الْأَوَّلُ كَمَا كَانَ فِي الْإِبْتِدَاءِ فَرَضًا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی فرض منسوخ کر کے نفل بنا دیا جاتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ دوبارہ نفل کو منسوخ کر کے فرض بنا دیا جائے جیسا کہ ابتداء میں وہ فرض تھا۔

۱۱۲۸۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، نَا عُمَانَ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي - يَعْنِي ابْنَ شِهَابٍ - قَالَ . قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ.....

(۱۱۲۸) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل، حدیث: ۱۱۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، حدیث: ۱۷۸/۷۶۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۷۲۔ سنن نسائی: ۱۶۰۵۔ مسند احمد: ۲۳۳۰۱۶۹/۶۔ من طرق عن ابن شہاب بهذا الاسناد.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت گھر سے مسجد تشریف لے گئے اور نماز (تہجد) ادا کی۔ کچھ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، صبح ہوئی تو لوگوں نے اس بارے میں ایک دوسرے کو بتایا پھر جب تیسری رات ہوئی تو بہت سارے لوگ مسجد میں جمع ہو گئے، آپ تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی، پھر جب چوتھی رات ہوئی تو سارے لوگ مسجد میں نہ سما سکے، اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے پاس تشریف نہ لائے، ان میں سے چند افراد نماز نماز کہہ کہ آپ کو آوازیں دیتے رہے مگر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے۔ یہاں تک کہ آپ نماز فجر کے لیے تشریف لائے۔ پھر جب آپ نے نماز فجر مکمل کی تو آپ کھڑے ہوئے، لوگوں کی طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے، خطبہ پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: انا بعد! بلاشبہ مجھ پر تمہاری حالت (آمد) پوشیدہ نہیں تھی لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تم پر رات کی نماز فرض قرار نہ دے دی جائے، پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ۔ یہ جناب الدورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رَجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ نَاسٌ يَتَحَدَّثُونَ بِذَلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّلَاثَةُ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلَّى فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَطَفِقَ رَجَالٌ مِنْهُمْ يُنَادُونَ الصَّلَاةَ فَكَمَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاةَ الْفَجْرِ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ، وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدَّورَقِيِّ.

فوائد:..... ۱۔ نماز تراویح مسجد میں باجماعت ادا کرنا مشروع ہے۔

- ۲۔ اعمال میں تسخ و تنسیخ مباح ہے اور نبی ﷺ بعض افضل اعمال اس لیے ترک کر دیتے تھے کہ وہ امت کے لیے فرض قرار نہ دیا جائے۔ چونکہ اب یہ اندیشہ ختم ہو چکا ہے، لہذا اب ایسے اعمال پر عمل کرنے میں بہتری ہے۔
- ۳۔ جس چیز کی فرضیت ختم ہو چکی ہو، اس کی فرضیت کی دوبارہ بحالی کا امکان موجود رہتا ہے۔
- ۴۔ نماز وتر واجب نہیں، بلکہ مسنون ہے۔

۴۸۰..... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا كَانَ الْمَرُوءُ قَدْ اعْتَادَهُ.

آدمی کا رات کی نماز کا عادی ہونے کے بعد اسے چھوڑ دینا ناپسندیدہ ہے۔

۱۱۲۹۔ نَابِئُونَسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، ثَنَا بَشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي

يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرَبِيُّ، وَ أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيدَ السَّلْحَمِيُّ التَّيْسِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، ثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم فلاں شخص کی طرح ہرگز نہ ہو جانا، وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔ جناب یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ تم (فلاں کی طرح) نہ ہوتا۔“

فوائد: ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ قیام اللیل واجب نہیں، کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اس کے تارک کی اتنی مذمت ناکافی تھی بلکہ آپ ﷺ اس کی سخت مذمت کرتے۔

۲۔ ابن حبان کہتے ہیں: جس شخص میں کوئی عیب ہے، اس کی اس بد عملی سے دوسرے لوگوں کو بچانے کی خاطر اس کا نام لینا جائز ہے۔

۳۔ معمول کی عبادت پر دوام مستحب ہے اور اس میں کوتاہی نہ برتی جائے، نیز اس سے یہ بھی ماخوذ ہے کہ عبادت کا سلسلہ منقطع کرنا مکروہ فعل ہے خواہ وہ فرض عبادت نہ ہی ہو۔ (فتح الباری: ۳/ ۴۹)

۴۸۱..... بَابُ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا لَا فَرَضًا.

قیام اللیل ترک کرنا ناپسندیدہ ہے، اگرچہ وہ نفل ہی ہے، فرض نہیں۔

۱۱۳۰۔ نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نَا مَنْصُورٌ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا الْأَحْوَصُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى

(۱۱۲۹) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر، حدیث: ۱۱۵۹/۱۸۵۔ من طریق عمرو بن ابی سلمة بهذا الإسناد، صحیح بخاری، کتاب التهجید، باب ما یکره من ترک قیام اللیل، حدیث: ۱۱۵۲۔ سنن نسائی: ۱۷۶۵۔ من طریق الأوزاعی، سنن ابن ماجہ: ۱۳۳۱۔ مسند احمد: ۱۷۰/۲۔

(۱۱۴۰) صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده، حدیث: ۳۲۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الحث علی صلاة اللیل، حدیث: ۷۷۴۔ سنن نسائی: ۱۶۰۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۳۰۔ مسند احمد: ۳۷۵/۱۔

النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا نَامَ الْبَارِحَةَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَلِكَ شَيْطَانٌ بَالٍ فِي أَدْنِيهِ - أَوْ فِي أَدْنِيهِ - هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى .

کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: بے شک فلاں آدمی کل رات نماز سے سویا رہا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے (اس لیے صبح تک بے ہوش سویا رہا ہے) یہ ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔“

فوائد: اس حدیث میں رات کی نماز مقصود یا صبح کی فرض نماز ہے، اس بارے وضاحت نہیں ہے تاہم صحیح ابن حبان ۲۵۲۲ میں وضاحت ہے کہ وہ اس شخص سے مراد فرض نماز سے سونے والا ہے۔

۲۔ شیطان پیشاب کے لیے جسم کے حساس حصے کا انتخاب کرتا ہے جس کا اثر و نفوذ جسم کے تمام اعضا تک ہوتا ہے پھر وہ پورے وجود پر غلبہ پالیتا ہے، لہذا صبح کی فرض نماز سے غفلت نہ برتی جائے۔

۴۸۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ اللَّيْلِ يَحُلُّ عَقْدَ الشَّيْطَانِ الَّتِي يَعْقِدُهَا عَلَى النَّائِمِ فَيُصْبِحُ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ بِحَلِّ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَنْ نَفْسِهِ

قیام اللیل مستحب ہے، اس سے شیطان کی وہ گرہیں کھل جاتی ہیں جو وہ سونے والے پر لگاتا ہے، اس سے شیطان کی گرہیں کھل جانے کی وجہ سے وہ صبح کے وقت چاق و چوبند اور خوش مزاج ہوتا ہے

۱۱۳۱۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی شخص کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے جبکہ وہ سویا ہوتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے: تیرے لیے رات بڑی طویل ہے۔ چنانچہ اگر وہ بیدار ہو گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پھر اگر نماز پڑھ لے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ صبح کے وقت ہشاش بشاش اور خوش مزاج ہوتا ہے وگرنہ صبح کے وقت پریشان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عَقَدٍ إِذَا هُوَ نَامَ، كُلُّ عَقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْهِ، يَقُولُ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عَقْدَةٌ، وَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَقْدَتَانِ، فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتِ الْعَقْدُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانًا. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدَّورِيِّ.

(۱۱۳۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الحث علی صلاة اللیل، حدیث: ۷۷۶۔ سنن نسائی: ۱۶۰۸۔ مسند احمد: ۲۴۳/۲۔ مسند الحمیدی: ۹۶۰۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، صحیح بخاری: ۱۱۴۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۰۶۔

رات کی نفل نماز کے ابواب

حال، خراب طبیعت اور مست ہوتا ہے۔ یہ جناب الدورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔“

فوائد:..... ۱۔ رات کو نیند کے وقت شیطان ہر انسان کی گردن کے پیچھے تین گرہیں باندھتا ہے، ان گرہوں سے مراد یا تو یہ ہے کہ جیسے جادوگر گرہیں باندھتا ہے، شیطان گرہیں باندھتا ہے، یا وہ گرہوں میں پھونکتا ہے، جس کی تاثیر سے انسان نماز فجر سے غافل رہتا ہے۔ شیطان کی اس تدبیر کا توڑ (۱) بیدار ہوتے وقت مسنون اذکار کا اہتمام۔ (۲) وضو کرنا (۳) نماز ادا کرنا، ان اعمال سے شیطانی اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اور انسان خوش و خرم اور چاک و چوبند ہو کر دن گزارتا ہے اور تمام شرعی امور احسن طریقے سے انجام دیتا ہے، بصورت دیگر اس پر شیطان کا غلبہ رہتا ہے اور اکثر اعمال میں توفیق الہی سے محروم رہتا ہے۔

۲۔ اس حدیث میں صبح جاگتے وقت بیداری کی مسنون ادویہ کے اہتمام، وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔

۴۸۳..... بَابُ ذِكْرِ اللَّيْلِ عَلَىٰ أَنْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ وَالْوُضُوءِ
تَحْلَانِ الْعُقَدَ كُلَّهَا الَّتِي يَعْقِدُهَا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ قَافِيَةِ النَّائِمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وضو کرنے کے بعد رات کے وقت دو رکعات پڑھنے سے وہ تمام گرہیں کھل جاتی ہیں جو شیطان سونے والے کی گدی پر لگاتا ہے۔

۱۱۳۲۔ نَاعِلِيُّ بْنُ قُرَّةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَطَرِ الرَّمَّاحِ، نَأْبِي، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ جب سو جاتا ہے تو شیطان اس پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ پھر اگر وہ رات کو بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر اگر دو رکعات ادا کر لے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں لہذا شیطان کی گرہیں کھولا کرو اگرچہ دو رکعات ہی کے ساتھ ہو۔“

(۱۱۳۲) اسنادہ ضعیف، ”فحلوا عقداً.....“ کا اضافہ ثابت نہیں۔

۴۸۴..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَعْقِدُ عَلَى قَافِيَةِ النِّسَاءِ كَعُقْدَةِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّجَالِ
بِاللَّيْلِ، وَأَنَّ الْمَرْأَةَ تَحِلُّ عَنْ نَفْسِهَا عُقْدَةَ الشَّيْطَانِ بِذِكْرِ اللَّهِ وَالْوُضُوءِ
وَالصَّلَاةِ كَالرَّجُلِ سَوَاءً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شیطان رات کے وقت عورتوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے، جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے اور عورت بھی اپنے آپ سے شیطان کی گرہیں مرد کی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے، وضو کرنے اور نماز پڑھنے سے کھول سکتی ہے۔

۱۱۳۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، نَا أَبِي، نَا الْأَعْمَشُ.....

”جناب ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرد اور عورت کے سر پر رسی سے گرہیں لگائی جاتی ہیں جب وہ سوتا ہے۔ پھر اگر وہ بیدار ہوا اور اس نے اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب اٹھ کر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔ جناب ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرد اور عورت جب رات کو سوتا ہے تو اس پر رسی سے گرہ لگادی جاتی ہے۔ اوپر والی روایت کی طرح حدیث بیان کی اور یہ اضافہ بیان کیا: ”اور وہ صبح کے وقت ہلکا پھلکا خوش مزاج ہوتا ہے، اس نے بہت سی خیر و بھلائی حاصل کی ہوتی ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: الحجر رسی سے مراد رسی ہے۔“

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أَنْثَى إِلَّا عَلَى رَأْسِهِ جَرِيرٌ مَعْقُودٌ حِينَ يَرْقُدُ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى انْحَلَّتِ الْعُقْدُ. ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أَنْثَى إِلَّا عَلَيْهِ جَرِيرٌ مَعْقُودٌ حِينَ يَرْقُدُ بِاللَّيْلِ، بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَأَصْبَحَ خَفِيفًا طَيِّبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الْجَرِيرُ: الْحَبْلُ.

نوائد..... مکرر ۱۱۳۱

۴۸۵..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ رات کی نماز فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

۱۱۳۴۔ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

(۱۱۳۳) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۵۴۶۔ من طریق ابن عزیمة بهذا الاسناد، مسند احمد: ۳/۳۱۵۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا: فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل و اعلیٰ ہے اور رمضان المبارک کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کے وسط میں نماز ادا کرنا ہے اور رمضان المبارک کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ يَوْسُفُ: يَرْفَعُهُ قَالَ: سئِلَ أَيُّ صَلَاةٍ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ.

فوائد:..... تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں اور اس میں ابواسحق مروزی کے موقف کی دلیل ہے کہ رات کی نماز موکدہ سنتوں سے افضل ہے اور بعض شافعیہ کا موقف ہے کہ موکدہ سنتیں رات کی نماز سے افضل ہیں کیونکہ یہ فرض نمازوں کے مشابہ ہیں، لیکن پہلا موقف قوی تر اور راجح ہے۔ (شرح النووی: ۵۴ / ۸)

۳۸۶..... بَابُ التَّحْرِيطِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ إِذْ هُوَ ذَابُ الصَّالِحِينَ وَقُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَكْفِيرُ السَّيِّئَاتِ وَمُنْهَاءٌ عَنِ الْأَثْمِ

قیام اللیل کی ترغیب کا بیان کیونکہ یہ نیک لوگوں کی عادت، اللہ عزوجل کی قربت کے حصول کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے روکتا ہے۔

۱۱۳۵۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، وَثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، ثَنَا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ،.....

”حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”رات کو قیام کیا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت ہے، تمہارے لیے تمہارے رب کی قربت کے حصول کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے منع کرتا ہے۔“

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ ذَابُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ، وَمُكَفَّرَةٌ لِلْسَّيِّئَاتِ، وَمُنْهَاءٌ عَنِ الْأَثْمِ.

(۱۱۳۴) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، حدیث: ۱۱۶۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۹۱۷۔ من طریق جریر بھذا الاسناد، سنن ابن ماجہ: ۱۷۴۲۔ مسند احمد: ۳۰۳/۲۔ سنن الدارمی: ۱۴۷۶، ۱۷۵۷۔ (۱۱۳۵) حسن، سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۱۱۳۔ حدیث: ۳۵۴۹/۲۔ من طریق عبد اللہ بن صالح بھذا الاسناد، صحیح ابن حبان: ۷۴۶۶۔ مستدرک حاکم: ۳۰۸/۱۔ بیہقی: ۵۰۲/۲۔

۳۸۷..... بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ الْمَرءُ وَجَعًا مَرِيضًا إِذَا قَدَّرَ عَلَى الْقِيَامِ مَعَ الْوَجَعِ وَالْمَرَضِ.

رات کے قیام کا بیان، اگرچہ آدمی بیماری اور تکلیف میں مبتلا ہو، جبکہ وہ بیماری اور تکلیف کے باوجود قیام کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔

۱۱۳۶۔ نَاعِلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ، نَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ قَالَ: وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ شَيْئًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَثَرَ الْوَجَعِ عَلَيْكَ لَيِّنٌ، قَالَ: أَمَّا إِنِّي عَلَى مَا تَرَوْنَ بِحَمْدِ اللَّهِ قَدْ قَرَأْتُ الْبَارِحَةَ السَّبْعَ الطَّوَالَ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے کچھ تکلیف محسوس کی، جب صبح کی تو آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ تکلیف کا اثر آپ پر بڑا واضح ہے۔ آپ نے فرمایا: آگاہ رہو، بے شک میں نے اس تکلیف کے باوجود الحمد للہ گزشتہ رات سات طویل سورتیں تلاوت کی ہیں۔“

۳۸۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَاعِدًا إِذَا مَرَضَ الْمَرءُ أَوْ كَسِلَ

جب آدمی بیمار ہو جائے یا سستی محسوس کرے تو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۳۷۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ حَمِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ.....

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُوسَى يَقُولُ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: لَا تَدْعُ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْرُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرَضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا. نَا يَهُ عِلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَقَالَ: إِذَا مَلَ أَوْ كَسِلَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا الشَّيْخُ عَبْدُ اللَّهِ هُوَ عِنْدِي الَّذِي يَقُولُ لَهُ الْمَصْرِيُّونَ

”جناب عبداللہ بن ابی موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کا قیام مت چھوڑنا کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ترک نہیں کرتے تھے۔ آپ جب بیمار ہو جاتے یا سستی محسوس کرتے تو بیٹھ کر نماز تہجد پڑھ لیتے۔“ جناب علی بن مسلم نے یہ الفاظ کہے ہیں: ”جب آپ تھک جاتے یا سستی محسوس کرتے (تو بیٹھ کر تہجد ادا کر لیتے) امام ابو بکر فرماتے ہیں: ”میرے نزدیک اس شیخ عبداللہ سے مراد ہی ہیں

(۱۱۳۶) اسنادہ ضعیف، مولیٰ راوی ہیء الحفظ (خراب حافظہ والا) ہے۔ الضعیفة: ۳۹۹۵، صحیح ابن حبان: ۳۱۹

(۱۱۳۷) صحیح علی شرط مسلم، الادب المفرد للبخاری: ۸۰۰، سنن ابی داود، کتاب النطوع، باب قیام نفل، حدیث ۱۳۰۷

۱۳۰۷۔ من طریق محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ۲۴۹/۶

وَالشَّامِيُّونَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ، رَوَى عَنْهُ مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَارًا. جنہیں مصری اور شامی راوی عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں۔ ان سے معاویہ بن صالح نے متعدد روایات بیان کی ہیں۔“

فوائد:..... قیام اللیل کا اہتمام مستحب فعل ہے، اور اس کا اہتمام کرنے کے بعد حالت صحت و حالت مرض کسی

بھی حالت میں ترک نہیں کرنا چاہیے، حتیٰ کہ انسان اگر بیمار ہو تو بیٹھ کر اس کا اہتمام کرے۔

۱۱۳۸۔ وَقَدْ رَوَى أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهُنَّ حَدَّثَنَهُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ دَلَّ نَبِيَّهُ عَلَى دَلِيلٍ فَقَالَ لَهُنَّ: أَدُلُّنَنِي عَلَى مِمَّا دَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ، فَقُلْنَ: إِنَّ اللَّهَ دَلَّ نَبِيَّهُ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو الْمُغِيرَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ، - قَالَ ابْنُ يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ.

”جناب ابو بکر بن عبداللہ بن ابی مریم بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن ابی قیس نے امہات المؤمنین سے حدیث بیان کی، انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی خاص راہنمائی فرمائی تو اس نے امہات المؤمنین سے عرض کی: مجھے بھی وہ راہنمائی کی بات بتائیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کو بتائی۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قیام اللیل کی راہنمائی فرمائی تھی۔“

۴۸۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِيقَاطِ الْمَرْءِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز (تہجد) کے لیے آدمی کو جگانا مستحب ہے۔

۱۱۳۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحْرِزٍ، نَا يَعْقُوبُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ - ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ بِنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ.....

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے، اور ہمیں فرمایا: اٹھو! نماز پڑھو۔ پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے، چنانچہ جب رات کا کچھ (مزید حصہ) گزر گیا آپ واپس

عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَنَا: قُومَا فَصَلِيَا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ، فَلَمَّا مَضَى

(۱۱۳۸) ضعف، ابو بکر بن ابی مریم کا حافظ خراب ہو گیا تھا۔

(۱۱۳۹) اسنادہ حسن، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب الترعيب في قيام الليل، حديث: ۱۶۱۳۔ مسند احمد: ۹۱/۱۔ من طريق يعقوب بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب التهجيد، باب تحريض النبي ﷺ على قيام الليل، حديث: ۱۱۲۷۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الحث على قيام الليل، حديث: ۷۷۵۔ عن ابن شهاب به نحوه.

رات کی نفل نماز کے ابواب

تشریف لائے اور ہماری طرف سے (اٹھنے کی) کوئی حرکت نہ سنی تو فرمایا: اٹھو، نماز پڑھو، حضرت علی کہتے ہیں: میں اٹھ گیا اور اپنی آنکھیں ملتے ملتے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! ہم تو صرف وہی نماز پڑھیں گے جو اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھی ہے، بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے واپس مڑ گئے اور آپ فرما رہے تھے: ہم تو وہی نماز پڑھیں گے جو اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھی ہے۔ اور انسان ہمیشہ سے ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا ہے۔ (الکھف: ۵۴)

۱۱۴۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ - يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ - عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ - كَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ رَافِعٍ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ.....

”سیدنا علی بن ابی طالب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت رسول اکرم ﷺ میرے اور فاطمہ کے پاس آئے اور فرمایا: تم نماز (تہجد) کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! یقیناً ہمارے نفس اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پس اگر وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا، یہ بات سن کر نبی کریم واپس پلٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میں نے آپ کو مڑتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ اور انسان ہمیشہ سے ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا ہے۔“

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَلَا تَصَلُّونَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُولُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾.

فوائد:..... ۱۔ قیام اللیل کی ترغیب دینا جائز ہے اور انسان اپنے قریبی کو اس کا حکم دے سکتا ہے۔

۲۔ امام و حاکم اپنی رعایا کے دینی و دنیوی مصالح کی نگرانی کرے۔

(۱۱۴۰) اسنادہ صحیح، وانظر الحدیث السابق.

۳۔ جب ناصح کی نصیحت قبول نہ کی جائے یا اسے عذر پیش کیا جائے تو ناصح نصیحت سے باز رہے اور کسی خاص مصلحت کے سوا نصیحت پر عمل درآمد کے لیے سختی نہ کرے۔ (شرح النووی: ۶/ ۶۴)

۴۹۰..... بَابُ ذِكْرِ أَقَلِّ مَا يُجْزَأُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

قراءت کی کم سے کم مقدار کا بیان جو قیام اللیل میں کافی ہوگی

۱۱۴۱۔ نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَاتِينَ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

”حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کے وقت سورت بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کیں تو وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔“

فوائد:..... ۱۔ جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت کرے تو یہ دو آیتیں اسے قیام اللیل سے کافی ہو جاتی ہیں۔ ایک قول کے مطابق شیطان کے شرور سے اور ایک قول ہے کہ آفات سے کافی ہو جاتی ہیں۔ نیز اس حدیث میں ان تمام چیزوں سے کافی ہونے کا احتمال ہے۔ (شرح النووی: ۶/ ۹۱)

۲۔ جب یہ آیات قیام اللیل سے کافی ہو جاتی ہیں تو قیام اللیل میں ان دو آیات کی قراءت سے یہ انسان بطریق اولیٰ قیام اللیل سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

۴۹۱..... بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ قِرَاءَةِ مِائَةِ آيَةٍ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ، إِذْ قَارَى مِائَةَ آيَةٍ فِي

لَيْلَةٍ لَا يَكْتَبُ مِنَ الْغَافِلِينَ

رات کی نماز (تہجد) میں سو آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ ایک رات میں سو آیات تلاوت کرنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔

۱۱۴۲۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الدَّارِمِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْرَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(۱۱۴۱) صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فی کم یقرأ القرآن، حدیث: ۵۰۵۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فصل الفاتحة، وخواتیم سورة البقرة، حدیث: ۸۰۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۶۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۷۹۶۶۔ مسند احمد: ۱۲۱/۴۔ مسند الحمیدی: ۴۵۲۔

(۱۱۴۲) اسنادہ صحیح، الصحیحة: ۶۴۳۔ قیام اللیل للمروزی، ص: ۶۶۔ حدیث: ”افضل الکلام“۔ سنن کبریٰ نسائی:

۱۰۶۰۹۔ صحیح ابن حبان: ۱۸۰۹۔

رات کی نقلی نماز کے ابواب

مَنْ حَافَظَ عَلَيَّ هُوَ لِأَيِّ الصَّلَوَاتِ
الْمَكْتُوبَاتِ لَمْ يَكْتَبْ مِنَ الْعَافِلِينَ، وَمَنْ
قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَكْتَبْ مِنَ
الْعَافِلِينَ، أَوْ كُتِبَ مِنَ الْقَائِنِينَ. وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ
الْكَلَامِ أَرْبَعَةٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

نے فرمایا: جس شخص نے ان فرض نمازوں کی حفاظت کی وہ
غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جس نے ایک رات میں سو
آیات تلاوت کیں وہ بھی غافلوں میں شمار نہیں ہوگا۔ یا اسے
فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”افضل و اعلیٰ کلمات چار ہیں: سبحان اللہ (اللہ پاک
ہے) اور الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اور لا الہ الا
اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) اور اللہ اکبر (اللہ سب
سے بڑا ہے۔)

۴۹۲..... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ مِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ إِذْ قَارَاهَا يُكْتَبُ مِنَ الْقَائِنِينَ الْمُخْلِصِينَ.
ایک رات میں دو سو آیات پڑھنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ دو سو آیات پڑھنے والا فرمانبردار مخلصین
میں لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۱۴۳۔ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ سَلْمَانَ الْأَعْرَجِ، قَالَ، قَالَ.....
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: جس شخص نے ایک رات میں سو آیات کی تلاوت
کے ساتھ نماز ادا کی تو وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جس نے
رات میں دو سو آیات پڑھ کر نماز ادا کی تو وہ مخلص فرمانبرداروں
میں لکھا جاتا ہے۔“

۴۹۳..... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ أَلْفِ آيَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبْرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ أَبَا سُوَيْبَةَ
بَعْدَ اللَّيْلِ وَلَا جَرَحَ.

رات میں ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، اگر اس بارے میں مروی روایت
صحیح ہو، کیونکہ مجھے ابوسویبہ کی تعدیل یا جرح معلوم نہیں ہے۔

۱۱۴۴۔ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا سُوَيْبَةَ

(۱۱۴۳) (اسنادہ ضعیف).

(۱۱۴۴) (اسنادہ جید، سنن ابی داؤد، کتاب شہر رمضان، باب تحزيب القرآن، حدیث: ۱۳۹۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۷۲۔)

حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حَجِيرَةَ يُخْبِرُ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يَكُتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَائِمِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنِّطِينَ .

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے قیام اللیل میں دس آیات تلاوت کیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جس نے سو آیات تلاوت کر کے قیام کیا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جس نے ایک ہزار آیات پڑھ کر نماز پڑھی تو وہ عظیم خیر و برکت حاصل کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔“

فوائد:..... اس حدیث میں قیام اللیل کا اہتمام کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ دس آیات کی تلاوت کرنے والا غافلین میں شمار نہیں ہوتا، سو آیات کی تلاوت کرنے والا قائمین کے زمرے میں آتا ہے اور ہزار آیات کی تلاوت کرنے والے کو بہت زیادہ اجر و ثواب سے نوازا جاتا ہے، اس لیے قیام اللیل میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کا اہتمام کیا جائے۔

۴۹۳..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَبْلَ السُّدُسِ الْآخِرِ .

رات کے آخری چھپے حصے سے پہلے نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۴۵- نَا عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَمْرٍو بْنُ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات سوتے تھے، اور تہائی رات نماز ادا کرتے اور رات کا (آخری) چھٹا حصہ سو جاتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ افطار کرتے تھے۔“

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يُخْبِرُ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَ اللَّيْلِ وَيَنَامُ سُدُسَهُ ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا .

فوائد:..... قیام اللیل کا افضل طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے کہ انسان آدھی رات نیند کرے پھر تہائی رات قیام

(۱۱۴۵) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب من نام عند السحر، حدیث: ۱۱۳۱، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر من تقریر، حدیث: ۱۸۹، ۱۱۵۹۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۴۸۔ سنن نسائی: ۱۶۳۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۱۲۔ مسند احمد: ۱۶۰/۲۔ مسند الحمیدی: ۵۸۹۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد.

کرے، جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے، پھر آخری حصہ کرے، نبی ﷺ کا بھی اکثر یہی معمول تھا۔ (صحیح بخاری: ۱۱۳۳)

۴۹۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي النِّصْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ رَجَاءَ الْإِجَابَةِ

قبولیت کی امید کے ساتھ رات کے آخری نصف حصے میں دعا مانگنا مستحب ہے۔

۱۱۶۶۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ.....

”حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں، حتیٰ کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے۔ پھر وہ (آسمان دنیا پر) نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ”کیا کوئی سوال کرنے والا ہے؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی گناہوں سے بخشش مانگنے والا ہے؟ ایک شخص نے آپ سے پوچھا: کیا یہ (رحمت و برکات کا) سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔“

۱۱۶۷۔ ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ بِنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيِّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى - وَهُوَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ - وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ هُوَ نَعِيمُ بْنُ زِيَادٍ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي.....

”حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ عکاظ (کے بازار) میں تشریف فرماتھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی دعا دوسری دعا سے یا کوئی گھڑی دوسری گھڑی سے قبولیت میں زیادہ قریب ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! بلاشبہ رات کے

عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ مِنْ دَعْوَةٍ أَقْرَبُ مِنْ أُخْرَى أَوْ سَاعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ! إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنْ

(۱۱۶۶) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الترغيب في الدعاء، حديث: ۱۷۷۸، ۷۵۸۔ من طريق محمد بن بشار بهدا

الاسناد، مسند احمد: ۳/ ۳۴۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۴۸۱۔

(۱۱۶۷) اسناد صحیح، سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۱۱۸۔ حديث: ۳۵۷۹۔ سنن نسائي: ۵۷۳۔

أَسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي
 آخِرِي (نصف) حصے کے وسط میں رب تعالیٰ بندے کے بہت
 زیادہ قریب ہوتے ہیں لہذا اگر تم اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا

ذکر کرنے والوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھو تو ان میں
 شامل ہو جاؤ۔“

فوائد:..... ۱۔ تہائی رات سے لے کر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور لطف و کرم طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

۲۔ ان احادیث میں آخری تہائی رات سے لے کر طلوع فجر تک نماز پڑھنے، دعا کرنے اور استغفار کی ترغیب ہے۔

۳۔ (ان احادیث میں) وضاحت ہے کہ رات کے آخر حصہ میں نماز پڑھنا، دعا اور استغفار کرنا اول رات سے افضل
 ہے۔ (شرح النووی: ۶/۳۶-۲۷)

۴۹۶..... بَابُ فَضْلِ إِيقَاطِ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ وَالْمَرْأَةِ زَوْجَهَا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے لیے خاوند کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاوند کو جگانے کی فضیلت کا بیان۔

۱۱۴۸۔ نَا أَبُو قُدَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: تَنَا يَحْيَى، قَالَ بُنْدَارٍ، قَالَ: تَنَا ابْنُ عَجَلَانَ، وَقَالَ
 أَبُو قُدَامَةَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر
 نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی (تہجد کے لیے) جگا دیتا
 ہے۔ اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینے مارتا
 ہے اور اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو جاگتی ہے، تو نماز
 پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بھی جگاتی ہے۔ اگر وہ (اٹھنے سے)
 انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے۔ (تاکہ
 وہ اٹھ جائے)“

فوائد:..... ۱۔ قیام اللیل کے لیے زوجین کا ایک دوسرے کو بیدار کرنا مستحسن اور حصول رحمت الہی کا باعث

ہے۔ نیز اس طریقہ پر عمل کرنے سے وہ الذاکرین والذاکرات کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ابو سعید اور
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّيَا أَوْ

(۱۱۴۸) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان؛ ۲۵۶۷۔ من طریق ابن قدامة بهذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب قیام اللیل،
 حدیث: ۱۳۰۸۔ من طریق ابن بشار بهذا الاسناد، سنن نسائی: ۱۶۱۱۔ سنن ابی ماجہ: ۱۳۳۶۔ مسند احمد: ۲/۲۵۰۔

رات کی نفل نماز کے ابواب

صَلَّى رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا كَتَبْنَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ)) ”جب رات کو انسان اپنی بیوی کو بیدار کرے اور وہ دونوں نماز پڑھیں یا اکٹھے دو رکعت نماز پڑھیں تو وہ کثرت سے ذکر کرنے والوں اور کثرت سے ذکر کرنے والیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔“ (ابوداؤد: ۱۳۰۹، صحیحہ)

۲۔ زوجین میں سے ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیب دے، یہ حسن معاشرت کا اعلیٰ مقام اور اہم مطلوب ہے۔

۳۔ نیند سے بیداری کا بہترین حل سوئے شخص پر پانی کے چھینے مارنا ہے اس سے نیند کی سستی اور غفلت کا مکمل ازالہ ہو جاتا ہے۔

۴۹۷..... بَابُ التَّسْوُكِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے لیے اٹھ کر مسواک کرنے کا بیان۔

۱۱۴۹۔ نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ عَلِيُّ قَالَ: ثَنَا حُصَيْنٌ وَقَالَ هَارُوْنُ عَنْ حُصَيْنٍ، ح وَثَنَا أَبُو حُصَيْنٍ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، ثَنَا عَبَّسٌ، ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.....

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت تہجد کے لیے جب بیدار ہوتے تو اپنا منہ مبارک مسواک کے ساتھ صاف کرتے۔“ جناب ہارون اور ابو حصین نے اپنی روایت میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ”جب آپ اٹھ کر تہجد ادا کرتے۔“

فوائد..... مکرر ۱۳۶

۴۹۸..... بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

تہجد کی نماز کی ابتداء دو ہلکی اور مختصر رکعات سے کرنے کا بیان

۱۱۵۰۔ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَشْرِبِينَ مَنصُورِ السُّلَيْمِيِّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.....
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے

(۱۱۴۹) تقدم تحريجه برقم: ۱۳۶.

(۱۱۵۰) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ۷۶۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۲۳۔

شمائل ترمذی: ۲۶۸۔ مسند احمد: ۲/۲۲۲۔ مسند الحمیدی: ۹۸۵۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتِخْ صَلَاتَهُ بِرَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .
ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت نماز تہجد کے لیے اٹھے تو اسے چاہئے کہ اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی اور مختصر رکعات سے کرے۔“

فوائد قیام اللیل میں شروع کی دو رکعتوں میں تخفیف مستحب ہے تاکہ وہ بعد والی نماز کے لیے ہشاش

بشاش ہو جائے۔ (شرح النووی: ۶/۵۴)

۴۹۹..... بَابُ التَّحْمِيدِ وَالشَّاءِ عَلَى اللَّهِ وَالِدُعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور دعا مانگنے کا بیان

۱۱۵۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ طَاوُسٍ.....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ، قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ، وَوَعِيدُكَ حَقٌّ، وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالْقُبُورُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللَّهُمَّ بِكَ أَمَنْتُ، وَلَكَ أَسَلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ،

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ . ”اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے۔ اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا نگہبان اور قائم رکھنے والا ہے، سب تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں، تو آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا مالک ہے، تمام تعریفوں کا حق دار تو ہی ہے، تو حق ہے، اور تیری ملاقات حق ہے، تیری وعید و سزا حق ہے، اور عذاب قبر حق ہے۔ جنت حق ہے، جہنم بھی حق ہے، قیامت سچ ہے، قبریں حق ہیں، اور محمد حق اور سچ ہیں، اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا، میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا، میں نے تجھ پر ہی توکل کیا، اور میں نے تیری طرف ہی رجوع کیا، اور میں تیری توفیق اور براہین ہی کے ساتھ (تیرے مخالفین سے) جھگڑا کرتا ہوں، اور میں تجھ ہی

(۱۱۵۱) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب التہجد باللیل، حدیث: ۱۱۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعاہ باللیل، حدیث: ۷۶۹۔ سنن نسائی: ۱۶۲۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۵۵۔ مسند احمد: ۱/۳۶۶۔ مسند الحمیدی: ۴۹۵۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد.

رات کی نفل نماز کے ابواب

سے فیصلہ چاہتا ہوں، لہذا تو میرے اگلے پچھلے گناہ، اور میرے خفیہ اور علانیہ سارے گناہ معاف فرما، تو ہی مقدم کرنے والا اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور نہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق ہے۔ جناب عبدالکریم نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: ”تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ کی توفیق و مدد کے ساتھ ہی ساری قوت و طاقت ہے۔“

۵۰۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَحْمَدُ بِهِذَا التَّحْمِيدِ وَيَدْعُو بِهِذَا الدُّعَاءِ لِافْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ لَا قَبْلُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نماز تہجد کے آغاز کے لیے یہ حمد و ثناء اور دعا بتکبیر کہنے کے بعد پڑھتے تھے، تکبیر سے پہلے نہیں۔

۱۱۵۲- ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَابِشْرُ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عِمْرَانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ قَيْسِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ طَاوُسٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ (حمد و ثناء اور دعا) پڑھتے: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ..... أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ. ”اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تمام تعریفات کے لائق تو ہی ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا ہے، اور سب تعریفات تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا پروردگار ہے، تو حق ہے، تیرا فرمان سچ ہے، اور تیرا وعدہ برحق اور تیری ملاقات سچ ہے اور جنت حق ہے، اور جہنم بھی برحق ہے اور قیامت بھی سچ ہے۔ اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہوں، اور تجھ پر ایمان لایا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ قَالَ بَعْدَمَا يُكْبِّرُ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ، وَبِكَ أَمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، وَإِلَيْكَ

(۱۱۵۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ، حدیث: ۷۶۹۔ سنن ابی داؤد: ۷۷۲۔ من طریق عمران

بہذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

ہوں، میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ہی طرف لوٹتا ہوں، اور میں تیری ہی عدالت سے فیصلہ چاہتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے جھگڑتا ہوں، اور تیری ہی طرف لوٹتا ہے۔ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما، میرے پوشیدہ اور علانیہ گناہوں کو بخش دے تو میرا اللہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا اللہ نہیں ہے۔“

۵۰۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهُدَايَةَ لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ

الْحَقِّ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کی ابتدا میں حق کے اختلافی امور میں اللہ تعالیٰ سے

ہدایت و راہنمائی کی دعا مانگنا مستحب ہے

وَالدَّلِيلُ عَلَى جَهْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْمُرْجئةِ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ لِلْعَاطِسِ أَنْ يَرُدَّ عَلَى الْمُشَمِّتِ فَيَقُولُ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُفْمِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفَى الَّذِي قَدْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِالنَّبوةِ قَدْ سَأَلَ اللَّهَ الْهُدَايَةَ لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ وَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَسْأَلَ الْمُسْلِمُ الْهُدَايَةَ.

اور مرجحہ کے اس شخص کی جہالت کی دلیل جو کہتا ہے کہ چھینک مارنے والا جواب دینے والے کو یہ دعا نہیں دے سکتا، ”يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُفْمِ“ (اللہ آپ کو ہدایت دے اور آپ کے معاملات درست فرمائے) حالانکہ نبی کریم ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کے بلند مقام پر سرفراز کیا ہے انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے حق کے اختلافی مسائل میں ہدایت کی دعا مانگی ہے۔ جبکہ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہدایت کی دعا مانگے۔

۱۱۵۳۔ ثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ، نَا عِكْرَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ - نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي.....

”حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب رات کی نماز کے لیے اٹھتے تھے تو کس دعا کے ساتھ اپنی نماز شروع فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ

أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ:

(۱۱۵۳) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعاؤه بالليل، حديث: ۲۷۰۔ سنن ابی داؤد: ۷۶۷۔ من طريق ابی موسی محمد بن المشی بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ۳۴۲۰۔ سنن نسائی: ۱۶۲۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۵۷۔ مسند احمد: ۱۵۶/۶۔

كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَحَ صَلَاتَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطْرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، إِهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ، فَإِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو اپنی نماز اس دعا کے ساتھ شروع کرتے: اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ..... فَإِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کو جاننے والے، تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، جن امور میں وہ اختلاف کرتے تھے، مجھے حق کے اختلافی امور میں ہدایت عطا فرما، پس بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دراہنمائی عطا کرتا ہے۔“

فوائد:..... قیام اللیل میں آغاز نماز میں ان ادعیہ کا اہتمام مستحب فعل ہے، لہذا تہجد کا اہتمام کرنے والے شخص ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کر سکتا ہے۔

۵۰۲..... بَابُ فَضْلِ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ

نماز تہجد اور دیگر نمازوں میں طویل قیام کی فضیلت کا بیان

۱۱۵۴- ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَكُنَّا أَبُو مُوسَى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ، قَالَ.....

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ، ذَاتَ لَيْلَةٍ - وَقَالُوا: فَأَطَالَ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سَوْءٍ. قِيلَ: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدْعُهُ.

میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے لمبا قیام کیا (اور طویل قراءت کی) حتیٰ کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کر لیا۔ ان سے عرض کی گئی: آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کا ساتھ چھوڑ دوں۔“

فوائد:.....۱۔ ائمہ و کبار شخصیات کا ادب و احترام لازم ہے اور ان کے قول و فعل کی مخالفت نہ کی جائے، بشرطیکہ

وہ حرام نہ ہو۔

(۱۱۵۴) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب طول القیام فی صلاة اللیل، حدیث: ۱۱۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطویل القراءة فی صلاة اللیل، حدیث: ۷۷۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۴۱۸۔ مسند احمد: ۱/ ۴۴۰۔ شمائل ترمذی: ۲۷۸۔ من طریق الاعمش بهذا الاسناد.

۲۔ علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ جب مقتدی پر نفل و فرض نماز میں قیام کرنا دشوار ہو اور وہ قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ سکتا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ محض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے نہیں بیٹھے تھے۔

۳۔ نوافل میں امام کی اقتداء جائز ہے۔

۴۔ رات کی نماز کو لمبا کرنا مستحب ہے۔ (شرح النووی: ۶۲/۶)

۱۱۵۵۔ ثنا أبو هاشم زياد بن أيوب، نا أبو معاوية ويعلى، قالا، ثنا الأعمش، ح وثنا سلم بن جنادة، ثنا وكيع عن الأعمش، ح وثنا إبراهيم بن بسطام الزعفراني، ثنا أبو علي الحنفي، ثنا مالك بن مغول، قال، وحديثي الأعمش عن أبي سفيان.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: طُولُ الْقَنُوتِ. نے فرمایا: ”لمبے اور طویل قیام والی۔“

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ”کوئی نماز افضل و اعلیٰ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”طویل القنوت۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کی نماز میں لمبا قیام کرنا افضل ہے اور قیام اللیل میں کثرت رکعات اور کثرت رکوع و سجود کے بجائے لمبا قیام کرنا افضل ہے لہذا رات کی نماز میں کثرت عدد کے بجائے طول قیام کو ترجیح دی جائے۔

۵۰۳..... بَابُ الْجَهْرِ بِتَقْرَاءَةٍ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان۔

۱۱۵۶۔ ثنا أبو موسى محمد بن المثنى، ثنا أبو معاوية، ثنا الأعمش، و ثنا سلم بن جنادة، نا أبو معاوية عن الأعمش عن إبراهيم.....

عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ يَعْرِفُهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جِئْتُ مِنَ الْكُوفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا رَجُلًا يَمْلِي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ. قَالَ: فَغَضِبَ

”حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ آپ اسے جانتے تھے تو اس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں کوفہ سے آیا ہوں اور کوفہ میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آیا ہوں جو قرآن مجید زبانی لکھواتا ہے۔ اس پر

(۱۱۵۵) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب افضل الصلاة طول القنوت، حدیث: ۷۵۶۔ مسند احمد: ۳/۳۱۴۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۵۵۔

(۱۱۵۶) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۱/۲۵، ۲۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۸۱۹۹۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی

الرخصة فی السمر بعد العشاء، حدیث: ۱۶۹ مختصراً.

رات کی نقلی نماز کے ابواب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت غصے میں آگئے اور شدید غضبناک ہوئے حتیٰ کہ قریب تھا کہ کجاوے کے دونوں پہلو غصے سے لبریز ہو جاتے (سخت غضبناک ہوئے) آپ نے فرمایا: تیری بربادی ہو! وہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ کا غصہ آہستہ آہستہ دور ہونا شروع ہو گیا اور آپ کا غضب ٹھنڈا ہو گیا حتیٰ کہ آپ پہلے کی طرح پر سکون ہو گئے پھر فرمایا: تیرا بھلا ہوا! مجھے نہیں معلوم کہ ان کے علاوہ کوئی شخص موجود ہو جو اس کام کا ان سے زیادہ حق رکھتا ہو۔ اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر مسلمانوں کے معاملات میں ہر رات مشورہ کیا کرتے تھے۔ ایک رات آپ ان کے گھربات چیت کے لیے موجود تھے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، (پھر جب) واپس جانے کے لیے چلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ باہر آگئے۔ اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اس کی قراءت سننے لگے، ہم اس شخص کو پہچاننے ہی والے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ خوشی ہو کہ وہ قرآن مجید کو اسی طرح تازہ پڑھے جیسے وہ نازل ہوا تھا تو اسے ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔ پھر اس شخص نے بیٹھ کر دعا مانگنی شروع کر دی، اور رسول اللہ ﷺ کہنے لگے: مانگو، تمہیں وہ عطا کیا جائے گا۔“ آپ نے دو مرتبہ یہ بات فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں صبح ضرور ان کے پاس جا کر انہیں خوش خبری دوں گا۔ چنانچہ میں صبح کے وقت ان کی طرف گیا تا کہ انہیں خوش خبری دوں تو میں نے

عُمَرُ وَانْتَفَخَ حَتَّى كَادَ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ شُعْبَتَيْ الرَّحْلِ، فَقَالَ: مَنْ هُوَ وَيَحْكُ؟ قَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ. قَالَ: فَمَا زَالَ يَسْرَى عَنْهُ الْغَضَبُ وَيُطْفَأُ حَتَّى عَادَ إِلَى حَالِهِ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: وَيَحْكُ مَا أَعْلَمُ بَقِي أَحَدٌ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ. وَسَأَحَدْتُكَ عَنْ ذَلِكَ. كَانَتْ رَسُورُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذَلِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا مَعَهُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِشِي وَخَرَجْنَا مَعَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ، فَلَمَّا كِدْنَا أَنْ نَعْرِفَ الرَّجُلَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أَنْزَلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ. قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ الرَّجُلُ يَدْعُو، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَلْ تُعْطَهُ، مَرَّتَيْنِ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَأَعْدُونَ إِلَيْهِ فَلَأُبَشِّرُهُ، قَالَ: فَعَدَوْتُ إِلَيْهِ لِأُبَشِّرُهُ فَوَجَدْتُ أَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ فَبَشِّرُهُ، وَلَا وَاللَّهِ مَا سَابَقْتُهُ إِلَى خَيْرٍ قَطُّ إِلَّا سَبَقَنِي. هَذَا حَدِيثُ أَبِي مُوسَى. غَيْرَ أَنَّهُ

لَمْ يَقُلْ وَانْتَفَخَ . وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: فَمَا زَالَ يَسْرِي عَنْهُ، وَقَالَ: وَأَقِفْ بِعَرَفَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: لَا يَزَالُ، وَقَالَ: يَسْتَمِعُ قِرَاءَتَهُ، وَقَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَأَعْدُونَ إِلَيْهِ .

دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے ہی ان کے پاس پہنچ کر انہیں خوشخبری دے چکے تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے جس نیک کام میں بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا تو وہ مجھ سے سبقت لے گئے۔“ یہ جناب ابوموسیٰ کی حدیث ہے مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: اور آپ کی رگیں پھول گئیں۔“ جناب سلم بن جنادہ کے الفاظ یہ ہیں: تو آہستہ آہستہ ان کا غصہ اترنا شروع ہو گیا۔ اور کہا: آپ عرفات کے میدان میں کھڑے تھے۔ اور یہ لفظ بیان نہیں کیے۔ مسلسل (نبی ﷺ) رات کے وقت مشورہ کرتے تھے (اور یَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ کی بجائے يَسْتَمِعُ قِرَاءَتَهُ آپ غور سے ان کی قراءت سننے لگے، اور حضرت عمر نے فرمایا: “وَاللَّهِ لَأَعْدُونَ إِلَيْهِ“ اللہ کی قسم! میں ضرور صبح ان کے پاس جاؤں گا۔“

۱۱۵۷۔ نَا يُؤُسُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، ح وَثْنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ”آپ اپنے کسی حجرہ مبارک میں (نماز میں) قراءت کرتے تو حجرے کے باہر لوگ سن لیتے۔“

كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: مَا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ؟ قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِي بَعْضِ حُجْرِهِ فَيَسْمَعُ مَنْ كَانَ خَارِجًا .

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۱۰۹ کے تحت ملاحظہ کریں۔

(۱۱۵۷) اسنادہ حسن، صحیح ابن حبان: ۲۵۷۲۔ من طریق ابن خزیمہ عن سعید بن عبد اللہ بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۲۷۱۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، حدیث: ۱۳۲۷۔ شمائل ترمذی: ۳۲۱۔ من طریق اخر عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

۵۰۴..... بَابُ التَّرْتِيلِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں قراءت خوب ٹھہر ٹھہر کر خوش الحانی کے ساتھ کرنے کا بیان

۱۱۵۸۔ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ.....

”جناب یعلیٰ بن مملک سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی قراءت اور آپ کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز سے کیا نسبت۔ (وہ تو بہت عظیم اور اعلیٰ تھی) آپ نماز تہجد پڑھتے پھر نماز کی مقدار کے برابر سو جاتے، پھر آپ سونے کے وقت کے برابر نماز پڑھتے، پھر نماز کی مقدار کے برابر سو جاتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی، اور انہوں نے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان کی تو آپ نے کی قراءت الگ الگ ایک ایک حرف کے ساتھ بیان کی۔“

عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ، فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتِهِ، كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ، وَنَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

۵۰۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْمُخَافَةِ بِبَعْضِهَا فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں کچھ قراءت بلند آواز کے ساتھ اور کچھ قراءت آہستہ آواز سے کرنا جائز ہے

۱۱۵۹۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب نماز تہجد ادا کرتے تو کبھی آواز بلند کر لیتے اور کبھی آواز آہستہ کر لیتے۔ اور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ صَوْتَهُ طَوْرًا وَخَفَضَهُ طَوْرًا، وَكَانَ

(۱۱۵۸) اسنادہ ضعیف، اس کی سند میں یعلیٰ بن مملک مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ

حدیث: ۱۴۶۶۔ سنن ترمذی: ۲۹۲۳۔ سنن نسائی: ۱۰۲۳۔ مسند احمد: ۶/۲۹۴۔ من طریق اللیث بهذا الاسناد.

(۱۱۵۹) اسنادہ ضعیف، زائدۃ ابو عمران مجہول الحال راوی ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ

اللیل، حدیث: ۱۳۲۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۹۴.

يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ .
وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔“

۱۱۶۰۔ نَاعِبِدُ اللَّهَ بِنُ هَاشِمٍ، نَاعِبِدُ الرَّحْمَنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - عَنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، وَحَدَّثَنَا بَحْرُبْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ.....
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، أَكَانَ يَجْهَرُ أَمْ يُسِرُّ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا أَسَرَ. فَرَادَ بَحْرُ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

”جناب عبداللہ بن ابی قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد میں قراءت کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا آپ جہری قراءت کرتے تھے یا آہستہ؟ انہوں نے فرمایا: آپ دونوں طریقوں سے قراءت کر لیا کرتے تھے، بعض اوقات بلند آواز سے قراءت کرتے اور کبھی آہستہ آواز سے کرتے۔“ جناب بحر بن نصر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: تو میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس کام میں وسعت و گنجائش رکھی ہے۔“

فوائد:..... (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) رات کی نماز میں جہری اور سری قراءت کی دونوں صورتیں جائز ہے، لیکن اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں کہ قیام اللیل میں جہری اور سری قراءت میں میانہ روی اختیار کرنا مستحب ہے۔ لیکن حدیث عقبہ اور اس کی ہم معنی احادیث دلیل ہیں کہ رات کی نماز میں سری قراءت افضل ہے کیونکہ یہ واضح ہے کہ خفیہ صدقہ علانیہ صدقہ سے افضل ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۶۴)

۵۰۶..... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں جہری قراءت کرنے کی کیفیت کا بیان

وَاسْتِحْبَابِ تَرْكِ رَفْعِ الصَّوْتِ الشَّدِيدِ بِهَا، وَالْمُخَافَةِ بِهَا، وَابْتِعَاءِ جَهْرٍ بَيْنَ الْجَهْرِ الشَّدِيدِ وَبَيْنَ الْمُخَافَةِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ وَهَذِهِ الْآيَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ اسْمَ الشَّيْءِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَائِهِ، إِذْ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ فِيهَا، وَالْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَائِهَا لَا كُلُّهَا

(۱۱۶۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی وقت الوتر، حدیث: ۱۴۳۷۔ سنن ترمذی: ۴۴۹۔ سنن نسائی:

۱۶۶۳۔ مسند احمد: ۶/ ۱۴۹، ۷۳۔ من طرق عن معاوية بن صالح بهذا الاسناد.

وَإِنَّمَا أَعْلَمْتُ هَذَا لِيُعْلَمَ أَنَّ اسْمَ الْإِيمَانِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ شُعْبِهِ .

اور نہایت بلند اور بالکل آہستہ آواز سے قراءت نہ کرنا مستحب ہے۔ نہایت بلند آواز اور بالکل آہستہ کے درمیان جبری قراءت کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ ”آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں، نہ بالکل پست آواز سے بلکہ اس کے بین بین راستہ اختیار کریں۔ (سورہ بنی اسرائیل: ۱۱۰) یہ آیت اسی قسم سے ہے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات کسی چیز کے نام کا اطلاق اس کے بعض حصے پر بھی ہو جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا اطلاق قراءت پر کیا ہے جبکہ نماز میں قراءت کرنا نماز کا ایک حصہ ہے، مکمل نماز نہیں۔ اور میں نے یہ بات اس لیے بیان کی ہے تاکہ جان لیا جائے کہ ایمان کا اطلاق اس کے بعض اجزاء پر بھی ہوتا ہے۔

۱۱۶۱۔ نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ ، نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ

”حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ پست آواز کے ساتھ نماز (تہجد) پڑھ رہے تھے اور آپ حضرت عمرؓ کے قریب سے بھی گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر جب وہ دونوں نبی ﷺ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا: اے ابو بکر! تیرے پاس سے گزرا تھا اور تم نماز پڑھ رہے تھے اور قراءت آہستہ آواز سے کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: میں جس ذات کے ساتھ مناجات کر رہا تھا میں نے اسے سنا لیا ہے۔ اور اے عمر! میں تیرے پاس سے گزرا تو تم بہت بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اس سے ثواب کی امید ہے، میں سونے والے کو جگانا باہتا تھا اور اس پر اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ آپ نے حضرت

عَنْ أَبِي قَعَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ ، وَمَرَّ بِعُمَرَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ ، قَالَ ، فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ . قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ . وَمَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَأَنْتَ تَرَفَعُ صَوْتُكَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ احْتَسَبْتُ بِهِ أَوْ قِطَّ الْوَسْتَانَ وَاحْتَسَبْتُ بِهِ ، قَالَ ، فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا . وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ ذَكَرْتُ نَزُولِ

(۱۱۶۱) اسناد صحیح، صحیح ابن حبان: ۷۳۰۔ من طریق ابن خزيمة، بیئنا الاستناد، سنن ابن داود، کتاب التعمیر، ۱۰۰۔

احمد بن حنبل، فی صلاة اللیل، حدیث: ۱۳۲۹۔ سنن ترمذی: ۴۴۷۔

هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا﴾
 ابوبکر کو فرمایا: تم اپنی آواز کچھ بلند کر لو۔ اور حضرت عمر سے فرمایا: ”تم اپنی آواز کچھ آہستہ کر لو۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اس آیت ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا﴾ (الاسراء: ۱۱۰) کا شان نزول کتاب الامامة میں بیان کیا ہے۔

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کی نماز میں سری اور جبری قراءت میں اعتدال اور میانہ روی مستحب فعل ہے۔

۵۰۷..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا تَأَذَى بِالْجَهْرِ

بَعْضُ الْمُصَلِّينَ غَيْرَ الْجَاهِرِ بِهَا

نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت کا بیان جبکہ بلند آواز سے قراءت کرنے سے آہستہ آواز سے قراءت کرنے والے نمازیوں کو تکلیف پہنچتی ہو۔

۱۱۶۲- نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَا: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ثنا مَعْمَرٌ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَاءَةِ- زَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ- وَقَالَا: فَكَشَفَ السُّتُورَ وَقَالَ: أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِينَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ الْقِرَاءَةَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: أَوْ فِي الصَّلَاةِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں اعتکاف کیا تو صحابہ کرام کو بلند آواز سے قراءت کرتے ہوئے سنا، جبکہ آپ اپنے قبہ نماخیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے پردہ ہٹایا اور فرمایا: آگاہ رہو، بے شک تم سب اپنے رب سے مناجات کر رہے ہو، لہذا ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچاؤ، اور نہ ایک دوسرے پر بلند آواز سے قراءت کرو۔ جناب محمد بن یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”یا نماز میں (بلند قراءت نہ کرو۔)“

فوائد:..... نماز تہجد میں اگرچہ بلند آواز سے قراءت کرنا جائز ہے۔ لیکن اتنی اونچی آواز جس سے دیگر نمازیوں

کی نمازوں میں خلل واقع ہو کر وہ ہے اور مستحب صورت جبری اور سری قراءت کی درمیانی راہ ہے۔

(۱۱۶۲) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، حديث: ۱۳۳۲۔ سنن کبریٰ

نسائی: ۸۰۳۸۔ مسند احمد: ۳/۹۴۔

۵۰۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ كُلِّ لَيْلَةٍ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا يَجُوزُ إِلَّا حَتَّى جَاءَ بِخَبْرِهِ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَلَا جَوْحَ نَبِيِّ الْكَرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي قَدْ أَدَّاهُ كَرْتِي هُوَ بِرَاتِ سُوْرَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ زُوْرَةِ الزُّمَرِ كِي قِرَاءَتِ كَرْنَا اسْتِحْبَابِ هُوَ۔ اَكْرَابُوْلِبَاهِيَه رَاوِي كِي حَدِيْثِ سِي دَلِيْلُ لِيْمَا يَأْتِي سُوْرَةَ، كِيُوْنِكِي مِجْهِي اَسْ كَرْتِي لِيْلُ اُوْرُ زُوْرِحِ كَا عِلْمِ نِيْسِي هِي

۱۱۶۳۔ نَا اَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ رِيْدَةَ ثَنَا أَبُو لُبَابَةَ سَمِعْتُ

عَائِشَةُ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتَّى يَقُوْلَ: مَا يَرِيْدُ أَنْ يُفْطِرَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُوْلَ: مَا يَرِيْدُ أَنْ يَصُوْمَ، وَكَانَ يَقْرَأُ كُلَّ لَيْلَةٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ (مسلسل لیلی) روزے رکھتے حتی کہ ہم کہتے تھے کہ آپ نماز نہیں کرنا چاہتے، اور آپ (مسلسل) نماز کرتے حتی کہ ہم کہتے تھے کہ آپ روزے رکھنا نہیں چاہتے۔ اور آپ ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

فوائد:..... نماز تہجد میں ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت جائز ہے۔

۵۰۹..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ بِذِكْرِ خَيْرِ مَجْمَلٍ غَيْرِ مَفْسَّرٍ يَحْسِبُ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی تہجد کی تعداد و رکعات کا بیان

بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ نَعْضِ أَخْبَارِ عَائِشَةَ فِي عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ.

اس سے بعض کم علم لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ روایت نبی کریم ﷺ کی تہجد کی نماز کی تعداد کے بارے میں مروی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مخالف ہے۔

۱۱۶۴۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ رَاتٍ كُوْتِيْرِهِ رَكَعَاتٍ (نماز تہجد) پڑھتے تھے۔

(۱) اسناد صحیح، سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب: ۲۱۔ حدیث: ۲۹۲۰۔ مختصرًا، سنن کبری نسائی: ۷۱۲۔

مسند احمد: ۶، ۷، ۶۸۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ودعائه بالليل، حدیث: ۷۶۴۔ من طریق محمد بن بشار بھذا

لاسناد، صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب کیف صلاة النبي ﷺ، حدیث: ۱۱۳۸۔ سنن ترمذی: ۴۴۲۔ سنن کبری نسائی:

۴۔ مسند احمد: ۱/۳۳۸۔

عَشْرَةَ رَكْعَةً. حَدَّثَنَا الصَّنَعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ .

فوائد:..... رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سے زیادہ رات کی نماز تیرہ رکعات ثابت ہے۔ پھر تیرہ رکعات ادا

کرنے کی دو صورتیں مذکورہ ہے، ایک طریقہ حدیث ۱۰۷۶ میں اور دوسرا طریقہ حدیث ۱۱۰۲ میں بیان ہوا ہے۔

۱۱۶۵۔ ثنا إبراهيم بن سعيد الجوهري، نا يحيى بن سعيد الأموي عن يحيى بن سعيد الأنصاري عن شريح بن سعيد، أنه سمع.....

جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بَعْدَ الْعَمَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء کے بعد تیرہ رکعات ادا کیں۔“

۵۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الَّذِي قَدْ يُحْيِلُ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَمْ يَبْسَحِرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ

خِلَافُ خَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا الَّذِي ذَكَرْتَهُ.

اس روایت کا بیان جسے بعض کم علم لوگ حضرت ابن عباس کی سابقہ

روایت کے خلاف سمجھتے ہیں

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ.....

”حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان المبارک میں نماز کی کیفیت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک اور دیگر مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ چار رکعات ادا کرتے، ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق مت پوچھو، پھر آپ چار

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ. فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا

(۱۱۶۵) اسنادہ ضعیف، شریح بن سعید کا آخری عمر میں حافظ خراب ہو گیا تھا۔ مسند احمد: ۳/۳۸۰۔ قیام اللیل للرموزی: ۸۴۔

(۱۱۶۶) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان، حدیث: ۱۱۴۷۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة

المسافرین، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ، حدیث: ۷۳۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۱۴۔ سنن ترمذی: ۴۳۹۔ سنن نسائی:

۱۶۹۸۔ مسند احمد: ۳۶/۶۔

تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي
 أَرْبَعًا فَلَا تَسَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ
 يُصَلِّي ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: يَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ
 قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي
 تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

رکعات ادا کرتے، ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق مت
 پوچھو پھر آپ تین رکعات ادا کرتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی
 ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے
 سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ!
 بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔“

۵۱۱..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ ثَالِثِ أَخَاهُ يَسْبِقُ إِلَى قَلْبِ بَعْضِ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ

أَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبْرَيْنِ الَّذِينَ ذَكَرْتُهُمَا قَبْلُ فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمِينَ

اس سلسلے کی تیسری روایت کا بیان، میرا خیال ہے کہ تاجر علمی سے محروم شخص کے دل میں یہ بات
 آئے گی کہ یہ روایت گذشتہ دو ابواب میں مذکورہ روایات کے خلاف ہے

۱۱۶۷۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ. كَوُتْرٍ سَمِيتُ نَوْرَكَعَاتٍ (نماز تہجد) پڑھتے تھے۔“

فوائد:۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز تہجد گیارہ اور نو رکعت بھی مسنون ہے اور آپ ﷺ کا اکثر معمول

گیارہ رکعت نماز وتر ادا کرنا تھا۔

۲۔ نماز تراویح گیارہ رکعت مسنون ہے اور زیادہ سے زیادہ نماز وتر تیرہ رکعت مسنون ہے۔ اس سے زائد نماز وتر کی

گنجائش نہیں کیونکہ اس سے اضافی عدد کی کوئی واضح نص نہیں، لہذا نوافل کے بارے جتنی مطلق روایات ہیں، انہیں

رسول ﷺ سے ثابت مسنون عدد پر قیاس کیا جائے گا۔

۵۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَيْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْأَخْبَارَ الثَّلَاثَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

لَيْسَتْ بِمُتَضَادَّةٍ وَلَا مُتَهَاتِرَةٍ،

اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین احادیث جو میں نے ذکر کی ہیں،

وہ باہم متعارض اور متضاد نہیں ہیں۔

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً عَلَى مَا

(۱۱۶۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ۱۱۶۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۵۱۔ سنن

ترمذی: ۳۷۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۶۴۔ مسند احمد: ۳۰/۶۔

رات کی نفلی نماز کے ابواب

أَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ، ثُمَّ نَقَصَ رُكْعَتَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ عَلَى مَا أَخْبَرَ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ثُمَّ نَقَصَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ رُكْعَتَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رُكْعَاتٍ عَلَى مَا أَخْبَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے پھر آپ نے دو رکعات کم کر دیں تو آپ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابو سلمہ کی حدیث ناشرہ رضی اللہ عنہما سے روایت میں ہے۔ پھر آپ نے نماز تہجد سے دو رکعات کم کر دیں، لہذا آپ رات کو نو رکعات پڑھتے تھے۔ جیسا کہ عبد اللہ بن شقیق کی حدیث ناشرہ رضی اللہ عنہما سے روایت میں ہے۔

۱۱۶۸۔ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الشَّكْرِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلَ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ - عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَهُوَ الْغُدَانِيُّ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الْأَشْلُ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ النَّهْمَدَانِيَّ.....

”جناب مسروق سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ”آپ رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے گیارہ رکعات پڑھنی شروع کر دیں اور دو رکعت چھوڑ دیں، پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ نو رکعات رات کو پڑھتے تھے، رات کے وقت آپ کی آخری نماز وتر ہوتی تھی، پھر بعض اوقات آپ اپنے اس بستر پر تشریف لے آتے (اور آرام کرتے) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ کر آپ کو نماز کی اطلاع کرتے (تو آپ نماز پڑھانے تشریف لے جاتے) امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہم ان تمام روایات کے مطابق عمل کرتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی نماز تہجد کی تعداد کے متعلق ہم نے کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔ تعداد رکعات میں راویوں کا اختلاف اسی طرح کا ہے جیسے ان روایات میں ہے جو میں نے اس کتاب میں بیان کی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ بعض راتوں میں بعض

عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً تَرَكَ رُكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُبِضَ حِينَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رُكْعَاتٍ، آخِرُ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ الْوُتْرُ، ثُمَّ رُبَّمَا جَاءَ إِلَى فِرَاشِهِ هَذَا، فَيَأْتِيهِ بِلَالٌ فَيُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: نَأْخُذُ بِالْأَخْبَارِ كُلِّهَا الَّتِي أَخْرَجْنَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ فِي عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، وَاخْتِلَافِ الرُّوَاةِ فِي عَدَدِهَا كَاخْتِلَافِهِمْ فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْتَهَا فِي هَذَا الْكِتَابِ، قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَعْضِ

رات کی نفل نماز کے ابواب

راتوں سے زیادہ رکعات ادا کرتے تھے۔ چنانچہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن یا دیگر خواتین نے نبی کریم ﷺ کی نماز تہجد کی جو تعداد رکعات بیان کی ہے یا نبی کریم ﷺ کی نماز کی کوئی کیفیت بیان کی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے بعض راتوں میں اس تعداد اور اس کیفیت کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ اور یہ اختلاف جائز قسم سے ہے۔ لہذا نمازی کے لیے جائز ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مروی کسی بھی تعداد اور کیفیت کے مطابق جو اسے پسند ہو، نماز ادا کر لے۔ کسی شخص کے لیے اس میں کوئی چیز ممنوع نہیں ہے۔

النَّبِيُّ أَكْثَرَ مِمَّا يُصَلِّي فِي بَعْضِ، فَكُلُّ مَنْ أَخْبَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْ أَرْوَاحِهِ أَوْ غَيْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ عَدَدًا مِنَ الصَّلَاةِ، أَوْ صَلَّى بِصِفَةٍ فَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الصَّلَاةَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي بِذَلِكَ الْعَدَدِ وَبِتِلْكَ الصِّفَةِ، وَهَذَا الْأَخْتِلَافُ مِنْ جِنْسِ الْمُبَاحِ، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ أَيَّ عَدَدٍ أَحَبَّ مِنَ الصَّلَاةِ مِمَّا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى مِنْ، وَعَلَى الصِّفَةِ الَّتِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى لَا حَظَرَ عَلَى أَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْهَا.

۵۱۳..... بَابُ قِصَاةِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ إِذَا فَاتَتْ لِمَرِيضٍ أَوْ شُغِلَ أَوْ نَوِمَ

نماز تہجد کی دن کے وقت قضا کرنے کا بیان جبکہ وہ بیماری، مشغولیت یا نیند کی وجہ سے فوت ہوگئی ہو

۱۱۶۹۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا عَيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو اسے باقاعدگی سے ادا کرتے، اور جب آپ نماز تہجد سے سوئے رہ جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کے وقت بارہ رکعات ادا کر لیتے۔“

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَبَّتْهَا، وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

۱۱۷۰۔ ثَنَا بُنْدَارٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَ، ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدٍ، ح وَ ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، نَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى

(۱۱۶۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ.....

عَائِشَةُ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. هَذَا حَدِيثٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ اس پر بیٹھتی اور باقاعدگی کرنا پسند کرتے اور جب کبھی نیند کا غلبہ، بیماری یا کوئی تکلیف آپ کو نماز تہجد سے مشغول کر دیتی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کر لیتے۔“ یہ بیگی بن سعید کی روایت ہے۔

فوائد:.....۱۔ کسی عذر کی وجہ سے وتر چھوٹنے کی صورت میں ان کی قضا جائز اور مستحب فعل ہے۔

۲۔ وتر چھوٹنے کی صورت میں طلوع فجر سے لے کر نماز ظہر تک کے دوران وتر ادا کرنے کی صورت میں رات کے قیام کا مکمل ثواب ملتا ہے اور وتر نماز میں سستی کا تدارک ہو جاتا ہے۔

۳۔ وتر کی قضا دن کے وقت مقصود ہو تو دن کو جفت نماز ادا کی جائے گی، جیسے رسول اللہ ﷺ کا اکثر معمول نماز تہجد گیارہ رکعت پڑھنا تھا اور کسی عارضے کی وجہ سے نماز تہجد چھوٹنے پر بارہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۴۔ کیا وتر چھوڑنے والا ہر شخص دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرے گا؟ اس بارے میں کوئی ٹھوس دلیل ثابت نہیں ہے، چنانچہ جس کا نماز وتر ادا کرنے کا جو معمول ہے، نماز وتر فوت ہونے کی صورت میں دن کے وقت ایک رکعت اضافہ کر کے اسے جفت بنا لے۔ یہ اس کے حق میں بہترین اور صواب ہے۔

۵۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ الَّذِي يَكُونُ الْمَرُوفُ فِيهِ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ إِذَا قَاتَتْ فَصَلَّاهَا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ.

دن کے اس وقت کا بیان جس میں آدمی اپنی چھوٹی ہوئی نماز تہجد ادا کر لے تو وہ نماز تہجد

کی فضیلت اور اجر و ثواب کو پالے گا

۱۱۷۱۔ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ.....

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ”جناب عبدالرحمان بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے

(۱۱۷۰) تقدم تحريجه برقم: ۱۰۷۸.

(۱۱۷۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل، حديث: ۷۴۷۔ سنن ابی داود: ۱۳۱۳۔ سنن ترمذی:

۵۸۱۔ سنن نسائی: ۱۷۹۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۴۳.

رات کی نقلی نماز کے ابواب

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”جو شخص اپنی معمول کی قراءت سے یا اس کے کچھ حصے سے سویا رہ گیا، پھر اس نے وہ حصہ نماز فجر اور ظہر کے درمیان تلاوت کر لیا (اسے پڑھ کر نفل ادا کر لیے) تو اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے وہ حصہ رات ہی کو پڑھا ہے۔“

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ.

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کے وقت تلاوت اور نماز کا وظیفہ مقرر کرنا مشروع ہے۔ اور جب یہ وظیفہ نیند یا کسی عذر کی وجہ سے رہ جائے تو اس کی قضاء جائز ہے اور جو شخص اس وظیفہ کی قضا کا اہتمام نماز فجر سے لے کر نماز ظہر تک کرے تو اسے رات کے وقت نماز ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/۵۳)

۵۱۵..... بَابُ ذِكْرِ النَّوَاوِي قِيَامَ اللَّيْلِ فَيَغْلِبُهُ النَّوْمُ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

نماز تہجد کی نیت کرنے والے کا بیان، جب اس پر نیند غالب آجائے اور وہ نماز تہجد ادا نہ کر سکے۔

۱۱۷۲۔ تَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، تَنَا حُسَيْنٌ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيِّ الْجُعْفِيِّ - عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ عَفَلَةَ.....

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے بستر پر سوتے وقت یہ نیت کرتا ہے کہ وہ اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے گا، پھر اس پر اس کی نیند غالب آگئی اور وہ صبح تک سوتا رہا تو اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہوگی۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”مجھے نہیں معلوم کہ اس حدیث کو حسین بن علی کے علاوہ کسی

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِي أَنْ يَقُومَ، يُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتَّى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا خَيْرٌ لِأَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ. وَقَدْ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِي

(۱۱۷۲) صحیح، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب من اتی فراشه وهو ینوی القیام فنام، حدیث: ۱۷۸۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۴۴۔

راوی نے زائدہ سے اسناد بیان کیا ہو۔ اس حدیث کی سند میں

راویوں نے اِخْتِصَانًا کیا ہے۔“

۱۱۷۳۔ فَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَابِيتٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ.....

”جناب زر بن حبیش حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دل میں ارادہ کیا کہ وہ رات کی کسی گھڑی میں نماز ادا کرے گا پھر اس پر نیند غالب آگئی تو اس کی نیند اس پر صدقہ ہوگی اور اس کے لیے اس کے ارادے اور نیت کے مطابق نماز کا اجر لکھ دیا جائے گا۔“ جناب عبدہ بن ابی لبابہ نے اس حدیث کی سند خلط ملط کر دی ہے۔ ایک بار روایت کی تو کہا کہ میں یہ روایت سوید بن غفلہ سے بیان کرتا ہوں (دیکھیے روایت نمبر ۱۱۷۳) اور دوسری مرتبہ اسے زر بن حبیش کی روایت قرار دیا (جیسا کہ روایت نمبر ۱۱۷۳) میں ہے۔ جناب عبدہ کو شک تھا کہ یہ روایت زر کی ہے یا سوید کی۔“

عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِسَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيَهَا فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَنَامَ، كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ، وَكُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ. وَهَذَا التَّخْلِيْطُ مِنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ. وَقَالَ مَرَّةً: عَنْ زُرِّ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ. كَانَ يَشْكُ فِي الْحَبْرِ أَهْوَى عَنْ زُرِّ، أَوْ عَنْ سُوَيْدِ.

۱۱۷۴۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ.....

”عبدہ بن ابی لبابہ جناب زر بن حبیش یا سوید بن غفلہ سے حضرت ابو درداء یا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”جو شخص رات کے کسی حصے میں نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہو، پھر اس سے سویا رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس نماز کا اجر لکھ دیتے ہیں، اور اس کی نیند اللہ تعالیٰ کا اس پر صدقہ ہوگا۔“ جناب عبدہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی سند کی علت بیان کر دی ہے جس میں انہیں شک ہے کہ یہ حدیث

عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَوْ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ - شَكََّ عَبْدُهُ - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ يَقُومُهَا فَيَنَامُ عَنْهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً تَصَدَّقُ بِهَا عَلَيْهِ. وَعَبْدَةُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ بَيَّنَّ الْعِلَّةَ الَّتِي شَكََّ فِي هَذَا

(۱۱۷۳) رجالہ ثقات.

(۱۱۷۴) رجالہ ثقات، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب من اتی فراشه وهو یونی القیام فنام، حدیث: ۱۷۸۹۔ موقوفاً.

انہوں نے زر سے سنی ہے یا سوید سے؟ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ دونوں اساتذہ کرام ایک جگہ اکٹھے تھے تو ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث بیان کی، پھر انہیں حدیث بیان کرنے والے اور حدیث سننے والے میں شک ہو گیا (کہ وہ کون ہے)“

۱۱۷۵۔ ثَنَا بِهَذَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ.....

”امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں نے یہ بات جناب عبدہ بن ابی لہابہ سے یاد رکھی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں جناب زر بن حبیش کے ساتھ سوید بن غفلہ کی تیمارداری کے لیے گیا، تو سوید یا زر نے حدیث بیان کی، میرا غالب گمان ہے کہ جناب سوید نے بیان کی۔ انہوں نے حضرت ابودرداء یا حضرت ابوذر سے روایت بیان کی اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ حضرت ابودرداء سے بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: جو آدمی بھی رات کو نماز (تہجد) پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے پھر بھول کر سویا رہتا ہے تو اس کی نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر صدقہ ہو جائے گی اور اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر و ثواب لکھ دیا جائے گا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”اگر زندہ نے اپنی بیان کردہ سند یاد رکھی ہے اور سلیمان نے حبیب سے سنا ہے اور حبیب نے عبدہ سے سنا ہے تو وہ دونوں مدلس ہیں، یہ ممکن ہے کہ عبدہ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بہت پہلے بیان کی ہو اور اسے سوید بن غفلہ کے واسطے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہو بغیر کسی شک کے پھر بعد میں انہیں شک لاحق ہو گیا ہو کہ انہوں نے یہ روایت زر بن حبیش سے سنی ہے یا سوید سے؟ اور انہوں نے یہ روایت حضرت ابودرداء سے بیان کی ہے یا حضرت ابوذر سے؟ کیونکہ حبیب بن ابی ثابت اور امام سفیان

الْبِاسِنَادِ أَسْمِعَهُ مِنْ زُرٍّ أَوْ مِنْ سُوَيْدٍ ، فَذَكَرَ أَنَّهُمَا كَانَا اجْتَمَعَا فِي مَوْضِعٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا بِهَذَا الْحَدِيثِ ، فَشَكَكَ مِنَ الْمُحَدَّثِ مِنْهُمَا وَمَنِ الْمُحَدَّثُ عَنْهُ .

قَالَ : حَفِظْتُهُ مِنْ عَبْدِ بَنِي أَبِي لُبَابَةَ قَالَ : ذَهَبْتُ مَعَ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ إِلَى سُوَيْدِ بْنِ عَفْلَةَ نَعُوذُهُ ، فَحَدَّثَ سُوَيْدٌ أَوْ حَدَّثَ زُرٌّ ، وَ أَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ سُوَيْدٌ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ أَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ عَبْدُ يَرِيدُ صَلَاةً . وَقَالَ مَرَّةً : مِنَ اللَّيْلِ - ، ثُمَّ يَنْسَى فَيَنَامُ إِلَّا كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ وَ كَتِبَ لَهُ مَا نَوَى . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَإِنْ كَانَ زَائِدَةُ حَفِظَ الْبِاسِنَادَ الَّذِي ذَكَرَهُ ، وَ سُلَيْمَانُ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيبٍ ، وَ حَبِيبٌ مِنْ عَبْدِ - فَإِنَّهُمَا مُدَلِّسَانِ - ، فَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ عَبْدَةُ حَدَّثَ بِالْحَبْرِ مَرَّةً قَدِيمًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَفْلَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِإِسْنَادٍ ثُمَّ شَكَكَ ثُمَّ بَعْدَ أَسْمِعَهُ مِنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ أَوْ مِنْ سُوَيْدٍ ؟ وَ هُوَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، لِأَنَّ بَيْنَ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَ بَيْنَ الثَّوْرِيِّ وَ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِنَ السَّنِّ مَا قَدْ يَنْسَى الرَّجُلُ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ يَحْفَظُهُ ، فَإِنْ كَانَ حَبِيبٌ بْنُ أَبِي

ثوری اور ابن عمینہ کے درمیان عمر کا اس قدر تفاوت ہے کہ اس عرصے میں آدمی اپنی حفظ کی ہوئی بہت ساری چیزیں بھول جاتا ہے۔ اگر حبیب بن ابی ثابت نے یہ روایت عبدہ سے سنی ہے تو پھر یہ بات اس کے مشابہ ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن عمینہ کی ولادت سے پہلی سنی ہوگی۔ کیونکہ شاید حبیب بن ابی ثابت (اپنے استاد) عبدہ بن ابی لبابہ سے عمر میں بڑا ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، اور ان اسانید میں سے محفوظ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بخوبی جانتے ہیں۔“

ثَابِتٌ سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِةَ فَيَسْبِيهِ أَنْ يَكُونَ سَمِعَهُ قَبْلَ تَوْلُدِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لِأَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ لَعَلَّهُ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، فَدَسَمِعَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ مِنْ ابْنِ عَمْرٍو، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْمَحْفُوظِ مِنْ هَذِهِ الْأَسَانِيدِ.

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جو شخص رات سوتے وقت یہ نیت اور ارادہ کرے کہ وہ رات کے آخری پہر اٹھ کر نماز وتر ادا کرے گا، پھر نیند کے غلبہ کے باعث وہ قیام اللیل کا اہتمام نہ کر سکے تو اس نیت و ارادہ کی بدولت اسے قیام اللیل کا ثواب ملے گا اور نماز کے حصہ کی نیند اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ اور عنایت ہوگی۔

۲۔ اس صورت میں نماز وتر کی قضا دینے سے اجرو چند ہو جاتا ہے۔

۵۱۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تَخْصَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعۃ المبارک کی رات کو نماز تہجد کے لیے مخصوص کرنا منع ہے۔

۱۱۷۶۔ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوفِيُّ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باقی دنوں کو چھوڑ کر صرف جمعۃ المبارک کے دن کو (نقلی) روزے کے لیے خاص مت کرو۔ اور دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعۃ المبارک کی رات کو نماز تہجد کے لیے خاص نہ کرو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخْصُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ، وَلَا تَخْصُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي.

فوائد: اس حدیث میں جمعہ کی رات کو قیام اللیل کے لیے خاص کرنے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے

(۱۱۷۶) صحیح ابن حبان: ۳۶۱۶۔ من طریق موسیٰ بن عبدالرحمن بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب کراهة افراد يوم الجمعة بصوم، حدیث: ۱۱۴۴/۱۴۸، سنن کبریٰ نسائی: ۲۷۶۶، مسند احمد: ۲/۳۹۴۔

رات کی نفلی نماز کے ابواب

خاص کرنے کی واضح ممانعت ہے اور اس کی کراہت پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ نیز علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، جمعہ کی رات کی خاص نماز بدعت صلاۃ الرغائب مکروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نماز کے وضاع اور گھڑنے والے کو ہلاک کرے، بلاشبہ یہ بدعات میں سے بدترین بدعت ہے، جو ضلالت و جہالت پر منتج ہے۔ (شرح النووی: ۱۹/۸)

۵۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِقْتِصَادِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَ كَرَاهَةِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تَطِيقُهُ مِنَ التَّطَوُّعِ.

نفلی نماز میں میانہ روی اور اعتدال اختیار کرنے کے حکم کا بیان، اور نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ نفلی عبادت کا بوجھ ڈالنا ناپسندیدہ ہے۔

۱۱۷۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى.....

”جناب سعد بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نفلی نماز پڑھتے تو اسے باقاعدگی سے پڑھنا پسند فرماتے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن مجید تلاوت کیا ہو اور نہ آپ نے صبح تک تہجد ادا کی ہے۔ اور نہ آپ نے رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہیں۔“ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا، اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی، تو انہوں نے فرمایا: ”انہوں نے سچ فرمایا ہے، خبردار! اگر میں ان کی خدمت میں حاضری دیتا ہوتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے براہ راست یہ حدیث سنتا۔“

۱۱۷۸۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ:.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب

(۱۱۷۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

(۱۱۷۸) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل، حديث: ۷۴۶/۱۴۱۔ تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

عَمِلَ عَمَلًا أَتَبَّتْهُ ، قَالَتْ : وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا مُتَّابِعًا إِلَّا رَمَضَانَ .

کوئی عمل کرے تو اسے ہمیشہ کرتے، وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے پوری رات صبح تک نماز تہجد پڑھی ہو، اور نہ آپ نے کسی مہینے کے مسلسل روزے رکھے ہیں، سوائے رمضان المبارک کے۔“

فوائد: ۱۔ قیام لیل میں میانہ روی اختیار کرنا چاہیے اور اس میں اتنا معمول اختیار کرنا چاہیے جو با آسانی اور سہولت سے میسر ہو۔ نیز اس میں قیام اور تلاوت کی اتنی حد مقرر کرنا جس پر مداومت مشکل ہو، ناجائز ہے۔

۲۔ نماز تہجد میں ایک رات میں قرآن ختم کرنا مکروہ فعل ہے۔

۳۔ رمضان کے سوا کسی بھی مہینے کے مکمل روزے رکھنا جائز نہیں، نیز زیادہ نفل روزے رکھنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور دوسرے دن روزہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کے علاوہ نفل روزوں پر دوام کا کوئی اور طریقہ مشروع نہیں ہے۔

۱۱۷۹۔ ثَنَا يَعْقُوبُ الدُّورِيُّ ، ثَنَا ابْنُ عُليَّةَ ، ح وَ ، ثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُليَّةَ - عَنْ عَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، قَالَ

بُرَيْدَةُ: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ أَمْشِي لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي فَطَلَنْتُهُ يَرِيدُ حَاجَةً ، فَجَعَلْتُ أَكْفُ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى رَأَيْتُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا تَمْشِي جَمِيعًا ، فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ بَيْنَ أَيْدِينَا يُصَلِّي يَكْثُرُ الرُّكُوعَ وَ السُّجُودَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرَى يُرَائِي؟ فَقُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: فَأَرْسَلَ يَدَهُ وَ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ يَرْفَعُ يَدَهُ وَيُصَوِّبُهُمَا وَيَقُولُ: عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، فَإِنَّهُ

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں گھر سے نکل کر قضاے حاجت کے لیے جا رہا تھا، تو اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بھی جا رہے ہیں، میں نے گمان کیا کہ آپ قضاے حاجت کے لیے جا رہے ہیں تو میں نے آپ سے دور ہٹنا شروع کر دیا، میں اسی طرح کر رہا تھا کہ آپ نے مجھے دیکھ لیا اور پھر اشارہ کر کے مجھے (اپنے پاس) بلا لیا۔ میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ہم اکٹھے چلنے لگے، پھر اچانک ہم نے اپنے سامنے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا اور بکثرت رکوع و سجود کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ دکھلاوا کر رہا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بخوبی جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور اپنے سامنے

رات کی نقلی نماز کے ابواب

اپنے دونوں ہاتھوں سے تین بار اشارہ کیا، آپ اپنے ہاتھ بلند کرتے اور پھر انہیں نیچے کرتے اور فرمایا: ”درمیانی راہ اختیار کرو، اعتدال والی راہ اپناؤ، تمہیں معیاندہ روی اختیار کرنی چاہئے، کیونکہ جس شخص نے بھی اس دین کے ساتھ سختی کرنے کی کوشش کی تو یہ دین اس پر غالب آجاتا ہے (اسے پچھاڑ دیتا ہے)۔ یہ مؤمل کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب دورقی نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔ بے شک جس شخص نے بھی اس دین کے معاملے میں سختی کی تو دین اس پر غالب آجاتا ہے۔“

مَنْ يَشَادُ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبُهُ. هَذَا لَفْظٌ حَدِيثِ مُؤَمِّلٍ لَمْ يَقُلْ الدَّورَقِيُّ: فَإِنَّهُ مَنْ يَشَادُ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبُهُ.

فوائد: ۱۔ اس حدیث میں قیام اللیل میں میاندہ روی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اختیاری امور میں طبیعت پر اتنا جبر نہیں کرنا چاہیے کہ انسان واجبی امور میں کوتاہ عمل ہو جائے اور فرض عبادت کی روح تک سے غافل ہو جائے۔

۲۔ عبادت میں ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے کہ انسان ریاکار محسوس ہو۔

۳۔ دن اور رات کے نوافل کی ادائیگی میں انتہائی عجلت اور سجدہ پر سجدہ روح نماز کے منافی ہے، لہذا نوافل میں سکیئت وطمأنیت اور ٹھہراؤ اختیار کرنا چاہیے۔

۱۱۸۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، نَا ابْنَ عَلِيَّةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ.....

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے جبکہ ایک رسی دوستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے۔ وہ نماز پڑھتی ہیں، پھر جب تھک جاتی ہیں یا سست ہو جاتی ہیں تو اسے تھام لیتی ہیں۔ آپ نے حکم دیا: اسے کھول دو۔ پھر فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو چاہیے کہ وہ نشاط کے ساتھ اور چست و کر نماز

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: لَزِينَبَ تَصَلَّى، فَإِذَا كَسَلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ، فَقَالَ: حُلُّوهُ، ثُمَّ قَالَ: لِيُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسَلَ أَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ.

(۱۱۸۰) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب ما یکرہ من التشدید فی العبادۃ، حدیث: ۱۱۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاہ المسافرین، باب فضیلة العمل الدائم، حدیث: ۷۸۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۱۲۔ سنن نسائی: ۱۶۴۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۷۱۔ سنن احمد: ۱۰۱/۳۔

ادا کرے، اور جب تھک جائے یا سست ہو جائے (تو نماز چھوڑ کر) بیٹھ جائے (اور آرام کرے۔)“

فوائد:..... ۱۔ ان احادیث میں قیام اللیل میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کا بیان ہے اور جب تک طبیعت ہشاش ہو اور نماز میں کامل یکسوئی اور توجہ ہو تب تک قیام اللیل کا اہتمام جائز و مشروع ہے اور جب یکسوئی نہ رہے اور نیند کا غلبہ ہو جائے تب سونا اور قیام ترک کرنا افضل ہے۔

۲۔ اپنی طاقت و بساط کے مطابق عبادت کرنا مشروع ہے اور جس وظیفہ پر اہتمام نہ کیا جائے یا اس پر عمل کو ذلت اور ایذا کا باعث ہو اسے ترک کرنا افضل ہے۔

۱۱۸۱۔ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيِّ، ثَنَا أَبُو حَبِيبٍ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ يَحْيَى مُؤَدِّدٌ مَسْجِدِ بَنِي رَفَاعَةَ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ صرف ان الفاظ کا فرق ہے کہ حاضرین نے عرض کی: (یہ رسی) میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی ہے۔ آپ نے پوچھا: وہ اس رسی کے ساتھ کیا کرتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ (اس کے ساتھ) کھڑی ہو کر نماز پڑھتی ہیں، پھر جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے کھول دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے،

پھر جب تھک جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے۔“

۵۱۸..... بَابِ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَتِهَا وَطَوْلِ الْقِيَامِ فِيهَا يَشْكُرُ اللَّهُ لِمَا يُؤْتَى الْعَبْدُ مِنْ نِعْمَتِهِ وَإِحْسَانِهِ.

نفل نماز بکثرت اور لمبے قیام کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کر سکے

۱۱۸۲۔ قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأَسَدُ الْإِمَامُ أَبُو عُمَرَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خَزِيمَةَ، ثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ.....

(۱۱۸۱) شاذ، یہ روایت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کے ساتھ شاذ ہے۔ فتح الباری: ۳۶/۳۔

عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَحَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: تَكَلَّفْ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ عُفِرَ لَكَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اتنی زیادہ نفل) نماز پڑھی کہ آپ کے قدم مبارک سو جھگئے آپ سے عرض کی گئی: ”اے اللہ کے رسول آپ یہ مشقت و تکلیف برداشت کر رہے ہیں حالانکہ آپ کی بخشش کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔“

۱۱۸۳۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ عَلِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ الْأَخْرَانِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ.....

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بکثرت نفل) نماز پڑھی حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک ورم آلود ہو گئے۔ آپ سے عرض کی گئی: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں (پھر اس قدر مشقت کس لیے فرما رہے ہیں؟) آپ نے فرمایا: ”کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ ہوں۔“

۱۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ح وَ، ثَنَا أَبُو عَمْرٍا، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس قدر طویل) قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پھول گئے، آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! آپ یہ بہت مشقت والا کام کرتے ہیں جبکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی یہ وحی آچکی ہے کہ اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں

(۱۱۸۲) صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب اکتار الاعمال والاحتجاج فی العادة، حدیث: ۲۸۱۹۔ سنن ترمذی: ۴۱۲۔ من طریق ابی عوانة بهذا الاسناد، وانظر الحديث الأتي.

(۱۱۸۳) صحیح بخاری کتاب التہجد، باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باہل، حدیث: ۴۸۳۶، ۱۱۳۰۔ سنن نسائی: ۱۶۴۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۴۱۹۔ مسند احمد: ۴/۲۱۵۔ مسند الحمیدی: ۷۵۹۰.

(۱۱۸۴) اسنادہ حسن، ترمذی فی المسائل: ۲۶۲۔ مسند الذہبی: الکشف: ۲۳۸۱.

شُكُورًا. هَذَا لَفْظُ الْمُحَارِبِي. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي هَذَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الشُّكْرَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يَكُونُ بِالْعَمَلِ لَهُ لِأَنَّ الشُّكْرَ كُنْهُ لِلَّهِ، وَقَدْ يَكُونُ بِاللِّسَانِ، قَالَ اللَّهُ: ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا﴾ فَأَمَرَهُمْ جَلَّ وَعَلَا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ شُكْرًا فَالشُّكْرُ قَدْ يَكُونُ بِالْقَوْلِ وَالْعَمَلِ جَمِيعًا، لَا عَلَى مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ أَنَّ الشُّكْرَ إِنَّمَا يَكُونُ بِاللِّسَانِ فَقَطْ. وَقَوْلُهُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَقُولُ: إِنَّهُ جَائِزٌ فِي اللَّغَةِ أَنْ يُقَالَ: يَكُونُ فِي مَعْنَى كَانَ، لِأَنَّ اللَّهَ إِنَّمَا قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ وَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَائِلِ وَلَمْ يَقُلْ أَيُّسَارَ وَعَدْنِي أَنْ يَغْفِرَ لِأَنَّهُ قَدْ غَفَرَ.

معاف فرمادی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟“ یہ محاربی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابو بکر فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کبھی اس کے لیے عمل کے ذریعہ سے ہوتا ہے کیونکہ سارے کا سارا شکر اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور کبھی شکر زبان سے ادا ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا﴾ (سبا: ۱۳) ”اے آل داؤد! شکرانے کے طور پر (نیک) عمل کرو۔“ لہذا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اس کے شکرانے کے طور پر نیک اعمال کریں۔ چنانچہ شکر کبھی قول اور عمل دونوں کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔ اس طرح نہیں جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے کہ شکر صرف زبان سے ادا ہوتا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ ”اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیے ہیں“ یہ اس قسم سے ہے جس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ لغوی طور پر یہ جائز ہے کہ کہا جائے: یکون (ہوگا) کان (ہو چکا) کے معنی میں بھی آتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ (الفتح: ۱) ”بلاشبہ ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی ہے۔“ اور نبی ﷺ سے یہ کہا گیا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے قائل کا رد نہیں کیا اور نہ اسے یہ فرمایا ہے کہ ”میرے رب نے میرے گناہ معاف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ تو معاف کر چکا ہے۔“

فوائد: ۱۔ قیام اللیل کا اہتمام مشروع و مستحب ہے اور طول قیام کی صورت میں انسان کا مشقت اور تکلیف کا

سامنا کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ انسان اکتاہٹ و ملال کا شکار نہ ہو۔

۲۔ انسان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات و اکرامات جتنے زیادہ ہوں، اسے اسی قدر زیادہ عبادات کا اہتمام کرنا چاہیے، اسی سے انسان کی بخشش و مغفرت ممکن ہے، نیز جنہیں مغفرت کے بارے میں علم نہ ہو انہیں تو عبادات میں خوب دلچسپی

یعنی چاہیے، لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ کثرت عبادت کے شوق میں شرعی حدود اور سنن سے تجاوز نہ کیا جائے۔
 ۳۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بندے کا اللہ کا شکر ادا کرنے سے مقصود، اس کے انعامات کا اعتراف، انعامات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور نیکی کے کاموں پر مکمل دوام ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندوں کے اعمال کی قدر دانی سے مراد، نیک اعمال پہ انہیں اچھا بدلہ دینا ثواب کو بڑھا چڑھا کر دینا اور جو ان پر انعامات کیے ہیں ان پر ان کی تعریف کرنا ہے۔ (نووی: ۱۷/۱۶۲)



جُمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نمازوں کے ابواب کا مجموعہ

۵۱۹..... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ بِلَفْظَةِ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے

بعد نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۸۵- ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدُّورِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي

هِنْدٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ عَبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي.....

”حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعات نفل نماز ادا کی، اس کے لیے جنت میں بی بی لہ بیت فی الجنۃ۔“

۱۱۸۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا مَجْنُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ رُجُلٍ مِنْ أَهْلِ

الطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ: النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنِ عَبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ.....

”حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اللہ کے لیے ہر روز نماز پڑھی، پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔“

۱۱۸۷- نَا يَعْقُوبُ الدُّورِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ

(۱۱۸۵) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبه، حدیث: ۷۲۸۔ سنن ابی داود: ۱۲۵۰۔ سنن کبریٰ

نسائی: ۴۹۲۔ مسند احمد: ۶/۴۲۶۔

(۱۱۸۶) انظر الحديث السابق.

”حضرت عنبہ بن اوسنیان نے عمرو بن اوس سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا: ضرور سنائیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات انہوں نے حدیث کی طرف رغبت کرنے اور اس میں خوشی محسوس کرنے کے لیے کہی، وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعات نفل ادا کیے، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔“ حضرت عنبہ کہتے ہیں کہ: جب سے میں نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہ سے سنا ہے میں نے یہ رکعات کبھی نہیں چھوڑیں۔ جناب عمرو بن اوس کہتے ہیں: میں نے یہ رکعات کبھی ترک نہیں کیں جب سے میں نے حضرت عنبہ سے ان کے بارے میں حدیث سنی ہے۔ جناب نعمان کہتے ہیں: ”جب سے میں نے عمرو سے ان کے متعلق سنا ہے، میں نے کبھی انہیں نہیں چھوڑا۔“ جناب داؤد کہتے ہیں: ”مگر ہم تو کبھی انہیں ادا کر لیتے ہیں اور کبھی چھوڑ بھی دیتے ہیں۔ جناب ابن علیہ نے بھی یہی کلمات یا اس جیسے کلمات کہے ہیں۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب ہشیم نے اس سند سے عمرو بن اوس کا واسطہ گرا دیا ہے۔ جبکہ صحیح حدیث ابن علیہ کی ہے جو دوسرے باب میں مذکور ہے اور اسے محبوب بن حسن نے بیان کیا ہے۔“

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ ،
 قَالَ عَبْسَةُ بِنُ أَبِي سُفْيَانَ : أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثَنَا حَدَّثْتَنَاهُ أُمُّ حَبِيبَةَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : وَمَا رَأَيْتَهُ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا لِتُسَارِّ إِلَيْهِ ، قَالَ : حَدَّثْتَنَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بِنِي لَهُ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ . قَالَ عَبْسَةُ : مَا تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ . قَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ : مَا تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَبْسَةَ . قَالَ التُّعْمَانُ : مَا تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرٍو . قَالَ دَاوُدُ : أَمَّا نَحْنُ فَإِنَّا نُصَلِّي وَنَتْرُكُ . قَالَ ابْنُ عَلِيَّةَ : هَذَا أَوْ نَحْوَهُ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَسْقَطَ هَشِيمٌ مِنَ الْإِسْنَادِ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ ابْنِ عَلِيَّةَ . وَهُوَ فِي الْبَابِ الثَّانِي . وَمَا رَوَاهُ مَحْبُوبُ ابْنُ الْحَسَنِ .

۵۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمَفْسَرِ لِلْفُظَّةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا وَالِدَلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فِي كُلِّ يَوْمٍ، أَيْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَعَ بَيَانِ عَدَدِ هَذِهِ الرُّكْعَاتِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے ذکر کی تھی، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ”ہر روز میں“ سے مراد ہر دن اور رات مراد ہے۔ اور فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل رکعات کی تعداد کا بیان

قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُولُ: يَوْمًا تُرِيدُ بِلَيْلَتِهِ، وَتَقُولُ: لَيْلَةٌ، تُرِيدُ بِيَوْمِهَا، قَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ﴿أَيُّتُكَ أَنْ لَا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمَزًا﴾ وَقَالَ فِي سُورَةِ مَرْيَمَ: ﴿أَيُّتُكَ أَنْ لَا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ فَبَانَ أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِي آلِ عِمْرَانَ: ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَيْ بِلَيَالِيهَا وَصَحَّ أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِي سُورَةِ مَرْيَمَ: ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا، أَيْ بِأَيَّامِهِنَّ. قَالَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا: ﴿وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً﴾، وَالْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِأَيَّامِهِنَّ وَقَالَ: ﴿وَأَتَمَّنَّاهَا بِعَشْرِ﴾، وَالْعَرَبُ إِذَا أَفْرَدَتْ ذِكْرَ الْأَيَّامِ قَالَتْ: عَشْرَةَ أَيَّامٍ، وَإِذَا أَفْرَدَتْ ذِكْرَ اللَّيَالِي قَالَتْ: عَشْرَ لَيَالٍ، فَظَاهِرُ هَذِهِ اللَّفْظَةِ وَأَتَمَّنَّاهَا بِعَشْرِ نَسَقًا عَلَى الثَّلَاثِينَ الَّتِي ذَكَرَهَا قَبْلُ، وَإِنَّمَا أَرَادَ اللَّهُ أَتَمَّنَّاهَا بِعَشْرِ لَيَالٍ أَيْ بِأَيَّامِهِنَّ.

”میں کتاب ”معانی القرآن“ میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب کبھی دن بول کر دن اور رات مراد لیتے ہیں اور کبھی رات بول کر رات اور دن دونوں مراد لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران میں فرماتے ہیں: ﴿أَيُّتُكَ أَنْ لَا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمَزًا﴾ (آل عمران: ۴۱) ”تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں سے اشارے کے سوا بات چیت نہیں کر سکے گا۔“ اور سورہ مریم میں فرمایا: ﴿أَيُّتُكَ أَنْ لَا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ (مریم: ۱۰) ”تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات تک صحیح سلامت ہونے کے باوجود لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکے گا۔“ اس سے واضح ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں تین دن، ان کی راتوں سمیت مراد لیے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ سورہ مریم میں تین راتیں ان کے دنوں سمیت مراد لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً﴾ (الاعراف: ۱۴۲) ”اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔“ اور یقینی علم یہ ہے کہ اس سے مراد دس راتیں، دس دنوں سمیت ہیں۔“ اور فرمایا: ”اور ہم نے ان کو دس کے ساتھ مکمل کر دیا۔“ (اعراف: ۱۴۲) عرب جب اکیلے دنوں کا تذکرہ کریں تو ”عشرۃ ایام“ کہتے ہیں اور جب اکیلی راتوں کا ذکر کریں تو ”عشر لیلال“ کہتے ہیں۔ چنانچہ اس لفظ ﴿وَأَتَمَّنَّاهَا بِعَشْرِ﴾ اور ہم نے انہیں دس کے ساتھ مکمل کر دیا۔“ کا ظاہر یہ ہے کہ اس سے پہلے مذکور

فرض نماز سے پہلے اور بعد کی نقلی نماز

تیس پر عطف نطق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ ہم نے انہیں دس راتوں کے ساتھ مکمل کر دیا یعنی ان کے دنوں سمیت مکمل کر دیا۔“

۱۱۸۸۔ نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ: نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتِهِ.....

”نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعات نفل نماز ادا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ چار رکعات ظہر سے پہلے، اور دو رکعات ظہر کے بعد، نماز عصر سے پہلے دو رکعات، مغرب کی نماز کے بعد دو رکعات اور دو رکعات صبح کی نماز سے پہلے ہیں۔“

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيْبِ - وَهُوَ ابْنُ رَافِعٍ - عَنْ عَبَسَةَ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ.....

”حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بارہ رکعات (نفل نماز) ادا کیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں، چار رکعات ظہر سے پہلے، اور دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعات عصر سے پہلے، اور دو رکعات مغرب کے بعد، اور دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔“

فوائد:..... ۱۔ ان احادیث میں موکدہ سنتوں کی فضیلت کا بیان ہے اور ان کا اہتمام حصول جنت کا باعث ہے۔

۲۔ موکدہ سنتوں میں سے کوئی بھی نماز فرض نہیں، بلکہ یہ نمازیں فرض کے تابع ہیں۔ اور ان کے چھوڑنے سے انسان گناہ گار نہیں ہوتا۔

(۱۱۸۸) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ.....، حدیث: ۱۸۰۲، وانظر الحدیث الآتی.

(۱۱۸۹) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ.....، حدیث: ۱۸۰۳۔ سنن ترمذی:

۴۱۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۴۱۔ مسند احمد: ۳۲۶/۶.

فرض نماز سے پہلے اور بعد کی نفل نماز

۳۔ شوکانی بر اللہ کہتے ہیں کہ احادیث الباب دلیل ہیں کہ مذکورہ بارہ رکعت سے موکدہ سنتیں مراد ہیں اور یہ سنتیں
فرائض کے تابع ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱۹/۳)

۵۲۱..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا

نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ
سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يُحَدِّثُ، ح وَثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى.....

”جناب محمد بن ابی سفیان پر جب موت طاری ہوئی تو انہیں
بڑی سختی کا سامنا کرنا پڑا، (اس وقت) انہوں نے فرمایا: مجھے
میری بہن ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے بیان کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چار رکعت کو اہتمام اور
باقاعدگی سے ادا کیا۔ ابن عمر کے الفاظ یہ ہیں: جس نے ظہر
سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد چار رکعت ادا کیں تو اللہ
تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دے دیں گے۔“

۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عَمْرُو۔ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ۔ ثنا صَدَقَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
الْمُنْذِرِ عَنِ مَكْحُولٍ عَنِ عَنَسَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ.....

”حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں
کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعت
اور اس کے بعد بھی چار رکعت پابندی اور باقاعدگی سے ادا
کیں، وہ جہنم پر حرام کر دیا جائے گا۔“

۱۱۹۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، نا الْهَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا

(۱۱۹۰) اسنادہ ضعیف، محمد بن ابی سفیان غیر معروف مجہول راوی ہے۔ سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب ثواب من صلی فی الیوم
واللیلۃ.....، حدیث: ۱۸۱۷.

(۱۱۹۱) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب الاربع قبل الظہر وبعدها، حدیث: ۱۲۶۹۔ سنن ترمذی: ۴۲۷۔ سنن
نسائی: ۱۸۱۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۶۰۔ مسند احمد: ۳۲۵/۶.

فرض نماز سے پہلے اور بعد کی نقلی نماز

النُّعْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ الْمُنْذِرِ - عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبَسَةَ.....

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِمِثْلِهِ سِوَاءٌ. بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مذکورہ بالا روایت کے برابر روایت بیان کی۔

فوائد:..... ۱۔ نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعت نماز پڑھنا مستحب فعل ہے۔ (المغنی ۳/۳۱۸)

۲۔ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ: نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور نماز ظہر کے بعد چار رکعتیں کی محافظت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔ اسے حقیقت پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے کہ ایسے شخص کے جمع بدن کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل وسیع تر اور رحمت بے کنار ہے، نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز ظہر سے قبل چار رکعت اور نماز ظہر کے بعد چار رکعتیں موکدہ اور مستحب ہیں اور ان کے اہتمام کے لیے مذکورہ ترغیب کافی ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/۱۹، ۲۰)

۵۲۲..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

نماز عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۳۔ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ سُؤَيْدِ بْنِ مَنجُوفٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي جَدِّي.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَجِمَ اللَّهُ امْرَأً أَصَلَّتْ أَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت نماز (نفل) ادا کی۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عصر سے قبل چار رکعت نماز مستحب ہے اور اس نماز کا اہتمام کرنے والا رحمت ایزدی کا مستحق ہے۔

۵۲۳..... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

نماز مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۴۔ ثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرُّبَالِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِي إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ

(۱۱۹۲) انظر الحديث السابق.

(۱۱۹۳) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر، حدیث: ۱۲۷۱۔ سنن ترمذی: ۴۳۰۔

مسند احمد: ۱۱۷/۲.

فرض نماز سے پہلے اور بعد کی نفل نماز

عَنْ مَيْسِرَةَ بْنِ حَيْبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ.....

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر آپ نفل نماز ادا کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔“

فوائد:..... نماز مغرب کے بعد نماز نفل کا اہتمام مسنون ہے البتہ اس حدیث میں یہ وضاحت نہیں کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعت نماز ادا کی تھی، لہذا اس مطلق روایت کو ان مقید احادیث پر محمول کیا جائے گا، جن میں نماز مغرب کے بعد دو موکدہ سنتوں کے اہتمام کا بیان ہے۔

۱۱۹۵۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمِ الْيَمَامِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز مغرب کے بعد چھ رکعت نماز نفل پڑھی، ان کے درمیان ذکر الہی کے سوا کوئی بات چیت نہ کی تو یہ رکعات اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہو جائیں گی۔ جناب الربالی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان کے درمیان کوئی بری بات کیے بغیر نماز پڑھے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُنَّ بِشَيْءٍ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ عُدْلَنَ لَهُ بِعِبَادَةِ اثْنَيْ عَشْرَةَ سَنَةً. حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَثْعَمِ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الرَّبَالِيُّ، نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمِ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، غَيْرَ أَنَّ الرَّبَالِيَّ قَالَ: لَا يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُمَا بِسُوءٍ.

(۱۱۹۴) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: ۱۰۴۔ حدیث: ۳۷۸۱۔ مطولا، سنن کبریٰ نسائی: ۳۷۹، ۳۸۰، ۸۲۹۸۔ مسند احمد: ۴۴/۵۔

(۱۱۹۵) اسنادہ ضعیف، عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث راوی ہے۔ الضعیفة: ۴۶۹۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب، حدیث: ۴۳۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۶۷، ۱۳۷۴۔ مسند ابی یعلیٰ: ۶۰۲۲۔

۵۲۳..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْمَكْتُوباتِ وَبَعْدَهُنَّ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان

۱۱۹۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كَرِيبٍ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ.....

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ وَكَيْعٍ.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔“ یہ جناب وکیع کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

۱۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، انْتَهَى حَدِيثُ أَحْمَدَ، وَزَادَ مُؤَمَّلٌ، قَالَ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ - وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهَا أَحَدٌ - قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ. قَالَ: أَرَاهُ قَالَ: خَفِيفَتَيْنِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي بَيْتِهِ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ظہر سے پہلے دو رکعات اور دو رکعات اس کے بعد ادا کیں، اور دو رکعات مغرب کے بعد آپ کے گھر میں پڑھیں، اور دو رکعات عشاء کے بعد آپ کے گھر میں پڑھیں۔“ جناب احمد بن منیع کی حدیث یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ جناب مؤمل بن ہشام نے یہ اضافہ بیان کیا، فرماتے ہیں: مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اور وہ ایسا وقت تھا جس میں کوئی شخص آپ کے پاس نہیں آتا تھا، بے شک آپ دو رکعات ادا کرتے حتیٰ کہ (دوسری) فجر طلوع ہو جاتی اور مؤذن نماز کے لیے اذان دے دیتا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: ”آپ یہ دو رکعات ہلکی اور مختصر ادا

(۱۱۹۶) ضعیف، ابوالاسحاق راوی مدلس ہے۔ ضعیف، سنن ابی داؤد: ۱۲۷۵۔ سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب من رخص فیہما اذا

كانت الشمس مرتفعة، حدیث: ۱۲۷۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۴۴۔ مسند احمد: ۱/۱۲۴۔

(۱۱۹۷) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب الرکعتین قبل الظہر، حدیث: ۱۱۸۰، ۱۱۸۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ

المسافرین، باب فضل السنن الراتبۃ، حدیث: ۷۲۹۰۔ سنن ترمذی: ۴۳۳۔ سنن نسائی: ۱۷۷۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۴۵۔ مسند

فرض نماز سے پہلے اور بعد کی نقلی نماز

کرتے، اور دو رکعات جمعہ کے بعد اپنے گھر میں ادا کرتے۔“

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ.....

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر سے پہلے دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ اور مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا حالانکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں، کہ آپ طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔“

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكَعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذَكَرْتُ لِي حَفْصَةُ - وَكَمْ أَرَاهُ - أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكَعَتَيْنِ.

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ موکدہ سنتوں، مثلاً نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں دو دو رکعت، نماز مغرب کے بعد دو رکعت، نماز عشاء کے بعد دو رکعت اور نماز فجر سے قبل دو رکعت کا اہتمام کرتے اور انہیں گھر پر ادا کرتے تھے، نیز نوافل کا گھر پر اہتمام مسجد میں اہتمام سے افضل اور زیادہ اجر کا باعث ہے، جیسا کہ حدیث ۱۲۰۳ اور ۱۲۰۴ میں وضاحت ہے۔

۵۲۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوباتِ وَبَعْدَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نماز گھروں میں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَأَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، ثَنَا حَالِدٌ.....

”جناب عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ ظہر سے پہلے چار رکعات میرے گھر میں پڑھتے تھے، پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر آپ میرے گھر واپس تشریف لاتے اور دو رکعات ادا کرتے، اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِي بَيْتِي، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، وَكَأَنَّهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ

(۱۱۹۸) صحیح ابن حبان: ۲۴۶۴۔ من طریق الزہری بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق- ۱۱۹۷- ۱۱۱۱.

(۱۱۹۹) تقدم تحريجه، برقم: ۱۱۶۷.

فرض نماز سے پہلے اور بعد کی نقلی نماز

پھر میرے گھر واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے، پھر آپ انہیں عشاء کی نماز پڑھاتے پھر آپ میرے گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعات ادا کرتے، اور آپ رات کے وقت نو رکعات وتروں سمیت ادا کرتے، اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعات ادا کرتے پھر آپ (مسجد) تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔“

الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوُتْرُ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ .

فوائد: گذشتہ احادیث میں موکہ سنتوں کی تعداد دس بنتی ہے اور اس حدیث کی رو سے نماز ظہر سے قبل چار سنتیں پڑھنے سے موکہ سنتوں کی تعداد بارہ ہو جاتی ہے۔ لہذا دن میں دس اور بارہ سنتوں کا اہتمام مستحب فعل اور مسنون عمل ہے۔ جس کی فضیلت حدیث ۱۱۸۸، ۱۱۸۹ میں بیان ہوتی ہے۔

۵۲۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يَرَكَعَ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوتِ بِلَفْظِ أَمْرٍ قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَخَّرِ الْعِلْمَ أَنَّ مُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ عَاصٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْبُيُوتِ .

مغرب کے بعد دو رکعات گھروں میں پڑھنے کے حکم کا بیان، ایک ایسے لفظ کے ساتھ جس سے کم علم لوگوں کو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ دو رکعات مسجد میں ادا کرنے والا گناہ گار ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گھروں میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ.....

”حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عبد شہل (کے قبیلے) میں تشریف لائے تو انہیں نماز مغرب پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: یہ دو رکعات اپنے گھروں میں پڑھو (قنادہ) کہتے ہیں: بے شک میں نے جناب محمود رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جبکہ وہ اپنی قوم کے امام تھے، آپ انہیں مغرب کی نماز پڑھاتے تھے۔ پھر آپ باہر تشریف لاتے اور مسجد کے صحن

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ . قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا - وَهُوَ إِمَامٌ قَوْمِهِ - يُصَلِّي بِهِمُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَجْلِسُ

(۱۲۰۰) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۵/ ۴۲۷، ۴۲۸۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الرکعتین، بعد المغرب، حدیث: ۱۱۶۵۔ من طریق محمود بن لبید عن رافع بن خدیج فذکرہ۔

فرض نماز سے پہلے اور بعد کی نقلی نماز

بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَقُومَ قُبَيْلَ الْعَتَمَةِ
فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ فَيُصَلِّيهِمَا .
جاتے اور یہ دو رکعت ادا کرتے۔“

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، نَا إِبرَاهِيمَ بْنَ أَبِي الْوَزِيرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ.....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ
بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَلَمَّا صَلَّى قَامَ نَاسٌ
يَتَنَفَّلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ .

”حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز قبیلہ بنی عبد اشہل کی مسجد میں ادا کی، جب آپ نماز پڑھا چکے تو لوگوں نے اٹھ کر سنتیں ادا کرنی شروع کر دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھنی چاہیے۔“

فوائد:..... ۱۔ نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز سنت موکدہ ہے۔

۲۔ نوافل و سنن کا اہتمام مسجد کے بجائے گھر پر افضل ہے۔

۳۔ مغرب کی سنتوں کی ادائیگی میں تاخیر کرنا جائز ہے تا وقتیکہ وہ نماز عشاء سے پہلے ادا کی جائیں۔

۵۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الْمُفَسِّرِ لِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ تُصَلَّى الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوتِ وَالِدَلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِذَلِكَ أَمْرٌ اسْتِحْبَابٌ لَا أَمْرٌ إِجْبَابٌ، إِذْ صَلَاةُ النَّوَافِلِ فِي الْبُيُوتِ أَفْضَلُ مِنَ النَّوَافِلِ فِي الْمَسَاجِدِ

نماز مغرب کے بعد دو رکعت گھروں میں پڑھنے کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ حکم بطور استحباب تھا، و جو بی حکم نہیں تھا، کیونکہ نفل نماز گھروں میں ادا کرنا مساجد میں ادا کرنے سے افضل ہے۔

۱۲۰۲۔ تَنَا بَنْدَارٌ، تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، ح وَتَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ، ح وَتَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ الْحَوْلَانِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، نَا مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامٍ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ.....

(۱۲۰۱) صحیح، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما ذکر فی الصلاة بعد المغرب، حدیث: ۶۰۴۔ سنن نسائی: ۱۶۰۱۔ من طریق بندار بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد: ۱۳۰۰۔

(۱۲۰۲) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی التطوع فی البيت، حدیث: ۱۳۷۸۔ شمائل ترمذی:

فرض نماز سے پہلے اور بعد کی نقلی نماز

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ تَرَى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَآنَ أُصَلِّي فِي بَيْتِي أَحَبُّ مِنِّي أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. هَذَا حَدِيثٌ بَنْدَارٍ.

”حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر میں نماز کی ادائیگی اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے، لیکن فرض نمازوں کے علاوہ مجھے مسجد کی نسبت اپنے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ محبوب ہے۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔“

۵۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا اسْتَحَبَّ الصَّلَاةَ فِي الْبَيْتِ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ خِلاَ الْمَكْتُوبَةِ، إِذِ الصَّلَاةُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ مِنْهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے فرض نمازوں کے علاوہ، اپنے گھر میں نماز پڑھنے کو مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند کیا ہے کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے

۱۲۰۳۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، ح وَتَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ.....

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ. وَقَالَ بَنْدَارٌ: أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر میں ہے، سوائے فرض نماز کے۔“ اور جناب بندار کے یہ الفاظ ہیں: تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھروں میں ہے، سوائے فرض نماز کے۔“

۱۲۰۴۔ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْقَيْسِيُّ، تَنَا عَفَّانُ، تَنَا وَهَيْبٌ، نَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ.....

(۱۲۰۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب صلاة الليل، حدیث: ۷۳۱، ۷۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة فی بیته، حدیث: ۷۸۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۴۴۷۔ سنن ترمذی: ۴۵۰۔ سنن نسائی: ۱۶۰۰۔ مسند احمد: ۱۸۲/۵

(۱۲۰۴) نظر الحدیث السابق.

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، بے شک آدمی کی افضل ترین نماز اس کے گھر میں ہے مگر فرض نماز (وہ مسجد میں افضل ہے۔)

فوائد:.....۱۔ فرض نماز کے علاوہ موکدہ وغیر موکدہ نوافل کا گھر پر اہتمام کرنا افضل اور رحمت ایزدی کے حصول

کا ذریعہ ہے۔

۲۔ نوافل کا اہتمام مساجد کے بجائے گھروں میں بہتر ہے اور گھروں پر نوافل کا اہتمام استحباب کی دلیل ہے۔ تاہم مساجد میں نوافل ادا کرنا بہر حال جائز ہیں۔

۳۔ فرض نماز کی ادائیگی کے لیے مردوں کا مساجد میں حاضر ہونا اور جماعت میں شریک ہونا لازم ہے۔ البتہ کسی شرعی عذر کی وجہ سے نماز باجماعت سے پیچھے رہنا مہتر نہیں۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث کے ابواب کا مجموعہ

۵۲۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوتِ وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْبُيُوتِ قُبُورًا فَيَتَحَامَى
الصَّلَاةُ فِيهِنَّ، وَهَذَا الْخَبَرُ ذَالُّ عَلَى الرَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ
گھروں میں نفل نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور گھروں کو قبرستان بنانے کی ممانعت کہ ان میں نماز ہی نہ
پڑھی جائے۔ اور یہ حدیث قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی دلیل ہے۔

۱۲۰۵۔ ثَنَا بَنْدَارٌ، نَايَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.....
عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْعَلُوا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي
بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا.
”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں
کہ آپ نے فرمایا: ”اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں
پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔“

۵۳۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ
بِأَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ الصَّلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوتِ لَا كُلُّهَا
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں بعض نفل نمازوں
کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ساری نفل نماز کا حکم نہیں دیا۔

إِذْ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا يَجْعَلُ فِي بَيْتِ الْمُصَلِّي مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا. خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ، اجْعَلُوا مِنْ صَلَاةِ
تُكْمٌ فِي بُيُوتِكُمْ، ذَالُّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ لَا كُلُّهَا.
کیونکہ اللہ تعالیٰ نمازی کی نماز کی وجہ سے گھر میں خیر و برکت عطا کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث: ”اپنے
گھروں میں اپنی نمازوں کا کچھ حصہ پڑھا کرو“ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نماز کا کچھ حصہ گھر میں ادا کرنے کا
حکم دیا ہے نہ کہ ساری نماز کا۔

(۱۲۰۵) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب التطوع فی البیت، حدیث: ۱۱۸۷۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب
استحباب صلاة النافلة فی بیتہ، حدیث: ۷۷۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۴۳۔ سنن ترمذی: ۴۵۱۔ سنن نسائی: ۱۵۹۹۔ سنن ابن
ماجہ: ۱۳۷۷۔ مسند احمد: ۱۶/۲۔

۱۲۰۶۔ ثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ.....
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَضَيْتُمْ أَحَدَكُمْ صَلَاتَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا. رَوَى هَذَا الْحَبْرَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ غَيْرُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ، لَمْ يَذْكُرُوا أَبَا سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ، نَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا، ثَنَا الْأَعْمَشُ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز پڑھ لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز سے اپنے گھر کا حصہ بھی رکھے۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ اس کی نماز کے باعث اس کے گھر میں خیر و برکت کر دیتے ہیں۔“ یہ روایت ابو خالد احمر، ابو معاویہ اور عبدہ بن سلیمان وغیرہ نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اور انہوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔“

فوائد:..... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، راجح قول کے مطلق یہاں نماز سے مراد نوافل ہیں، اس موضوع کے متعلقہ احادیث اسی مفہوم کا تقاضا کرتی ہیں اور اس نماز (نوافل) کو فرض پر محمول کرنا جائز نہیں نیز نوافل کو گھر پر ادا کرنے کی ترغیب اس لیے دی گئی ہے کہ گھر پر نوافل کا اہتمام ریا کاری سے بعید تر، نماز ضائع کرنے والے عوامل سے محفوظ تر ہے اور اس عمل سے برکت حاصل ہوتی، رحمت اور فرشتے نازل ہوتے اور شیطان گھروں سے بھاگتا ہے۔ (شرح النووی: ۶/ ۶۷)

۵۸۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِكْرَامِ الْبُيُوتِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فِيهَا.

گھروں میں کچھ نماز پڑھ کر انہیں عزت و شرف دینے کے حکم کا بیان

۱۲۰۷۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ الْمُصْرِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوخَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

(۱۲۰۶) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی التطوع فی البيت، حدیث: ۱۳۷۶۔ مسند احمد:

۵۹/۳۔ مسند عبد بن حمید: ۹۷۰۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة

النافلة فی بيته، حدیث: ۷۷۸، عن جابر رضی اللہ عنہ.

(۱۲۰۷) اسنادہ ضعیف، عبد اللہ بن فروخ رحمۃ اللہ علیہ فی راوی ہے۔ الضعیفة: ۲۶۸۰۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۱۳۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْرَمُ مَا يُؤْتِيكُمْ بَعْضُ صَلَاتِكُمْ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی کچھ نماز کے ساتھ اپنے گھروں کو عزت و شرف دو۔“

۵۳۲..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي عَقِبِ كُلِّ وُضُوءٍ يَتَوَضَّأُهُ الْمُحَدِّثُ

بے وضو ہونے والے شخص کے ہر وضو کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۲۰۸۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ وَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَا، ثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ وَقَالَ الدَّورَقِيُّ، قَالَ، ثَنَا أَبُو حَيَّانَ، ح وَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَزْرَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بِشِيرٍ - ثَنَا أَبُو حَيَّانَ، نَأْبُو زُرْعَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جو تمہارے نزدیک اسلام لانے کے بعد سب سے زیادہ نفع کی امید والا ہے۔ بے شک میں نے آج رات جنت میں تیرے جوتوں کی آہٹ اپنے آگے سنی ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے نزدیک میں نے اسلام لانے کے بعد اس سے زیادہ نفع اور اجر و ثواب کی امید والا کوئی عمل نہیں کیا کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی مکمل وضو کیا تو میں نے اس وضو کے ساتھ اپنے رب کی رضا کے لیے نفل نماز پڑھی جتنی اس نے میرے مقدر میں پڑھنی لکھی تھی۔“

فوائد:..... ۱۔ اس حدیث میں وضو کے بعد نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے، یہ عمل مسنون اور نماز کے ممنوعہ اوقات یعنی طلوع آفتاب، زوال اور غروب آفتاب کے وقت اور فجر و عصر کے بعد مباح ہے، کیونکہ یہ سبھی نماز ہے، ہمارا موقف یہی ہے۔ (شرح النووی: ۱۶/۱۲)

۲۔ اس حدیث میں بلال رضی اللہ عنہ کی فضیلت و عظمت کا بیان اور ان کے جنتی ہونے کا بلیغ حکم ہے۔

(۱۲۰۸) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطہور باللیل والنہار، حدیث: ۱۱۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل

الصحابیہ، باب من فضائل بلال رضی اللہ عنہ حدیث: ۲۴۵۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۸۱۷۹۔ مسند احمد: ۲/۳۳۳۔

۳۔ جنت موجود ہے اور مکرین جنت کا اعتقاد باطل ہے کہ جنت تصوراتی چیز ہے۔

۵۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الذَّنْبِ يُحَدِّثُهُ الْمَرَأُ لَتَكُونَ تِلْكَ الصَّلَاةُ كَفَّارَةً لِمَا أُحْدِثَ مِنَ الذَّنْبِ.

آدی سے گناہ سرزد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مستحب ہے تاکہ وہ نماز اس گناہ کا کفارہ بن جائے
۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ
وَإِقْدٍ، حَدَّثَنَا.....

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے بلال! کس عمل کی وجہ سے تم جنت میں مجھ سے سبقت لے گئے ہو؟ بے شک میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے آگے سنی۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”اے اللہ کے رسول! میں نے جب بھی کوئی گناہ کیا تو میں نے دو رکعت ادا کیں، اور جب بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں اسی وقت وضو کر لیتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی عمل کی وجہ سے (تم سبقت لے گئے ہو)۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ حَشْحَشَتَكَ أَمَامِي. فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَذْنَبْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا.

۵۳۴..... بَابُ التَّسْلِيمِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ النَّطْوَعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيعًا

دن اور رات کی ہر نفل نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا بیان

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى - وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ - أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ.....
”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ

(۱۲۰۹) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: ۵۴۔ حدیث: ۳۶۸۹۔ مسند احمد: ۵ / ۳۶۰۔ صحیح ابن حبان:

۷۰۸۶

(۱۲۱۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب صلاة النهار، حدیث: ۱۲۹۵۔ سنن ترمذی: ۵۹۷۔ سنن نسائی:

۱۶۶۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۲۲۔ مسند احمد: ۵۱ / ۲

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

آپ نے فرمایا: ”رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعات
ہیں۔“

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
مَثْنِي مَثْنِي . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ
عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

۵۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ وَالِدَّالَّةِ عَلَى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ

أَنَّ تَطَوُّعَ النَّهَارِ أَرْبَعًا لَا مَثْنِي

ان روایات کا بیان جو اس شخص کے دعوے کے خلاف صریح نص اور دلیل ہیں جو کہتا ہے
کہ دن کی نفل نماز چار رکعات ہے، دو دو نہیں

نبی اکرم ﷺ کے ایک فرمان میں اس طرح مذکور ہے: جب
تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو
رکعات ادا کرنی چاہئیں۔ اور آپ سے مردی روایات میں یہ
بھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو جبکہ امام
خطبہ دے رہا ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات پڑھ لینی
چاہیے۔ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے
کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے واپس صرف دن میں چاشت کے
وقت آتے تھے، تو آپ پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور اس
میں دو رکعات ادا کرتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب آپ کے
پاس آپ کے اونٹ سپرد کرنے آئے تھے تو آپ نے انہیں
فرمایا تھا: کیا تم نے (تحیۃ المسجد) نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے
جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعات
ادا کرو۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: جو شخص
دو رکعات ادا کرے اور ان میں اپنے نفس سے گفتگو نہ کرے
اور اس کا ایک غلام یا گھوڑا ہو۔ نبی کریم ﷺ کا دن کے
وقت دو رکعات نماز استسقاء ادا کرنا بھی اس کی دلیل ہے۔

۱/۱۲۱۰- فِي خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ
رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ، وَفِي أَخْبَارِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ
الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ
قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ، وَفِي خَبَرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا ضَحَى فَيَبْدَأُ
بِالْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ، وَفِي قَوْلِهِ
لِجَابِرٍ لَمَّا آتَاهُ بِالْبَعِيرِ لِيُسَلِّمَهُ إِلَيْهِ: أَصَلَّيْتَ
؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: ثُمَّ فَصَلَّ رَكَعَتَيْنِ ، وَفِي
خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ لَا
يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بَشْيْءٍ وَ لَهُ عَبْدٌ أَوْ
فَرَسٌ . وَبِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ نَهَارًا لَا
لَيْلًا ، وَفِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ: حَفِظْتُ مِنْ

آپ یہ رکعات رات کو ادا نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر سے پہلے دو رکعات، اور اس کے بعد بھی دو رکعات، اور مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد بھی دو رکعات یاد رکھی ہیں۔ اور مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ صبح کی نماز سے پہلے بھی دو رکعات ادا کرتے تھے۔“ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔“ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: میں نے جب بھی کوئی گناہ کیا ہے میں نے دو رکعات ادا کیں۔“ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: جو بندہ کوئی گناہ کر لے پھر وضو کر کے دو رکعات نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو آپ دو رکعات پڑھ کر اس کو چھوڑتے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے پھر میرے گھر واپس تشریف لا کر دو رکعات ادا فرماتے۔“ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالیہ سے تشریف لا رہے تھے، حتیٰ کہ جب آپ بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرنے لگے تو آپ اس میں داخل ہو گئے اور دو رکعات ادا کیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت محمود بن ربیع کی حضرت عتبان بن مالک کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر چاشت کی دو رکعات ادا کیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ بِرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ، وَفِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَكَعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ، وَفِي خَبَرِ بِلَالٍ: مَا أَذْنَبْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ. وَفِي خَبَرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، وَفِي خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا وَدَعَهُ بِرَكَعَتَيْنِ، وَفِي خَبَرِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّيُ رَكَعَتَيْنِ، وَفِي خَبَرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ مَسْجِدَ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَفِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحَى رَكَعَتَيْنِ، وَفِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ، وَفِيهِ: رَكَعَتِي الضُّحَى، وَ

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

میرے خلیل نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی، اور اس میں ہے کہ چاشت کی دو رکعات (پڑھا کرو) اور جناب عبداللہ بن شفیق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، الا یہ کہ آپ سفر سے تشریف لاتے تو دو رکعات پڑھتے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بنی آدم کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ واجب ہوتا ہے۔“ اور آگے فرمایا: اور چاشت کی دو رکعات اس کے لیے کافی ہیں۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”جس شخص نے چاشت کی دو رکعات کا اہتمام اور اس پر باقاعدگی کی اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ جناب انس بن سیرین کی حضرت انس بن مالک سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر آپ دعا فرمادیں (تو ہمارے لیے خیر و برکت کا باعث ہوگی) چنانچہ آپ نے گھر کے ایک کونے کی صفائی کا حکم دیا، (تو صاف کر دیا گیا) اور پانی چھڑک کر ایک چٹائی بچھا دی گئی، تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کیں۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ان تمام روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ دن کی نفلی نماز دو دو رکعات ہیں، چار چار نہیں، جیسا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے جس نے ان روایات میں غور و فکر نہیں کیا اور نہ ان روایات کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی ایسے عالم سے انہیں سن لیتا ہو جو ان کو سمجھتا ہو۔ رہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جو ہم نے ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کیں، تو اس حدیث میں یہ ذکر

فِي خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَطُّ إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ سَفَرٍ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، وَفِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامِي مِنْ بَنِي آدَمَ صَدَقَةً، وَقَالَ فِي الْخَبَرِ: وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكَعَتَا الضُّحَى، وَفِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَنْ حَافِظٌ عَلَى شَفْعَتِي الضُّحَى عُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَفِي خَبَرِ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ دَعَوْتَ، فَأَمْرٌ بِنَاجِيَةِ بَيْتِهِمْ فَنُضِحَ وَفِيهِ بِسَاطٌ فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَفِي كُلِّ مِنْ هَذِهِ الْأَخْبَارِ كُفْلًا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ التَّطَوُّعَ بِالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى لَا أَرْبَعًا كَمَا زَعَمَ مَنْ لَمْ يَتَدَبَّرْ هَذِهِ الْأَخْبَارَ وَلَمْ يَطْلُبْهَا فَيَسْمَعْهَا مِمَّنْ يَفْهَمُهَا. فَأَمَّا خَبَرُ عَائِشَةَ الَّتِي ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، فَلَيْسَ فِي الْخَبَرِ أَنْ صَلَّى بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ. وَابْنُ عَمَرَ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ، وَلَوْ كَانَتْ صَلَاةُ النَّهَارِ أَرْبَعًا لَا رَكَعَتَيْنِ، وَلَمَا جَازَ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ، وَ

نہیں ہے کہ آپ نے انہیں ایک ہی سلام کے ساتھ ادا فرمایا تھا۔ جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ آپ نے ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں۔ اور اگر ان کی نفلی نماز چار چار رکعات ہی ہوتی تو کسی شخص کے لیے یہ جائز نہ ہوتا کہ وہ ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرے، بلکہ اس کے لیے واجب ہوتا کہ وہ ان کے ساتھ دو اور رکعات ملائے تاکہ چار رکعات مکمل ہو جائیں۔ اور اس کے لیے یہ بھی واجب و ضروری ہوتا کہ وہ نماز فجر سے پہلے بھی چار رکعات ادا کرتا کیونکہ وہ بھی دن کی نماز ہے، رات کی نہیں۔ اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اور ثابت شدہ کوئی روایت نہیں سنی کہ آپ نے دن کی نفلی نماز چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی ہوں۔ اگر کسی ایسے شخص کو جس نے گہرا غور و فکر نہیں کیا، یہ خیال آئے کہ حضرت عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر سے پہلے چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی ہیں، کیونکہ اس روایت میں چار کا تذکرہ ہے (تو اس کا مطلب ہے کہ ایک سلام سے ہی پڑھی ہوں گی) تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ جناب سعید مقبری نے حضرت ابوسلمہ کے واسطے کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کے بارے میں بیان کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات پڑھتے تھے، تم ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں مت پوچھو۔ پھر آپ چار رکعات پڑھتے۔ چنانچہ نماز تہجد کے بارے میں یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن شقیق کے حضرت عائشہ سے ذکر کردہ نماز ظہر سے پہلے چار رکعات کے بارے میں الفاظ جیسے ہی ہیں۔ تو کیا یہ جائز ہے کہ کوئی تاویل کرنے والا یہ تاویل کرے کہ رسول اللہ

كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيفَ إِلَى الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِرَيْنِ لَيْتَمَ أَرْبَعًا، وَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ أَرْبَعًا لِأَنَّهُ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ لَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَلَمْ نَسْمَعْ خَبْرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ صَلَاةً تَطْوِيعَ. فَإِنْ خِيلَ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَمْ يُنْعِمِ الرَّوَايَةَ أَنَّ خَبَرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، إِذْ ذُكِرَتْ أَرْبَعًا فِي النَّحْبَرِ، قِيلَ لَهُ: فَقَدْ رَوَى سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذِكْرِهَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيَ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيَ أَرْبَعًا. فَهَذِهِ اللَّفْظَةُ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ كَاللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ عَنْهَا فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ، أَفِيَجُوزُ أَنْ يَتَأَوَّلَ مُتَأَوِّلٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيَ الْأَرْبَعَاتِ بِاللَّيْلِ، كُلُّ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْهَا بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَهُمْ لَا يَخَالِفُونَا أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى خَلَا الْوَتْرَ، فَمَعْنَى خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عِنْدَهُمْ كَخَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْهَا عِنْدَنَا أَنَّ النَّبِيَّ

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

ﷺ رات کے وقت چار چار رکعات ادا کرتے تھے، اور چار ہر رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ حالانکہ ہمارے مخالفین اس بات میں ہمارے ساتھ متفق ہیں کہ وتروں کے علاوہ رات کی نماز دو دو رکعات کر کے ادا کی جائے گی۔ لہذا حضرت ابوسلمہ کی حضرت عائشہ سے روایت کا جو معنی ان کے نزدیک ہے وہی معانی ہمارے نزدیک عبداللہ بن شقیق کی روایت کے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے چار رکعات دو دفعہ سلام پھیر کر ادا کی تھیں، ایک سلام کے ساتھ نہیں۔ جناب عاصم بن ضمرہ کی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سورج اس (مشرقی) جانب اتنا بلند ہوتا جتنا کہ عصر کے وقت (مغربی جانب میں) ہوتا ہے تو دو رکعات ادا کرتے۔ اور جب سورج اس (مغربی) جانب اتنا بلند ہوتا جتنا کہ ظہر کے وقت اس (مشرقی) جانب ہوتا ہے تو آپ چار رکعات ادا کرتے، اور آپ ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا فرماتے۔ اور آپ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے اور آپ دو رکعات کے بعد اللہ کے مقرب فرشتوں اور تابعدار مسلمانوں پر سلام بھیج کر الگ کرتے۔“

۱۲۱۱۔ ثَنَا بُدَّارٌ ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ، سَمِعْتُ.....

”جناب عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی (نفل) نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْأَرْبَعَ بَسَلِيمَتَيْنِ لَا بَسَلِيمَةَ وَاحِدَةً، وَفِي خَبَرِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هُنَا كَهَيْئَتِهَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتْ مِنْ هُنَا كَهَيْئَتِهَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ، وَ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ،

عَاصِمَ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَقِمِي هَذَا الْخَبَرَ خَبَرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَدْ صَلَّى

(۱۲۱۱) اسنادہ حسن، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب کیف کان يتطوع النبي ﷺ بالنهار، حدیث: ۵۹۹۔ سنن نسائی: ۷۷۵۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۶۱۔ مسند احمد: ۱/۱۶۰۔

نے خبر دی ہے کہ آپ نے دن کے وقت دو مرتبہ دو دو رکعات ادا فرمائی ہیں۔ جبکہ ظہر سے پہلے چار رکعات اور عصر سے پہلے چار رکعات کا ذکر مجمل الفاظ میں ہے جن کی تفسیر اور وضاحت مفسر روایات سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث جو وہ نبی اکرم سے بیان کرتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعات کر کے ادا کی جائے گی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے وقت جو نفل نماز بھی ادا کی وہ آپ نے دو دو رکعات ہی ادا کیں ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ رات اور دن دونوں کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہو جائے کہ آپ نے دن کے وقت چار رکعات نفل نماز ایک سلام کے ساتھ ادا کی ہے تو پھر یہ ہمارے نزدیک جائز اور مباح اختلاف کی قسم سے ہوگا۔ لہذا آدمی کو اختیار ہوگا کہ وہ دن کے وقت چار رکعات نفل ایک ہی ساتھ ادا کر لے یا ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیر لے۔ حضرت علی کی حدیث کہ یہ الفاظ ”آپ ہر دو رکعات میں اللہ کے مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مومنوں پر سلام بھیج کر فاصلہ کرتے“ تو اس کے دو معانی ہیں: پہلا معنی یہ ہے کہ آپ دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھ کر فاصلہ کرتے تھے، کیونکہ تشہد میں بھی فرشتوں اور ان کے تابعدار مسلمانوں پر سلام بھیجا جاتا ہے، تو یہ معنی مراد لینا بعید ہے اور دوسرا معنی یہ ہے کہ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر فاصلہ کرتے تھے اور یہ سلام پہلی دو رکعات اور ان کے بعد والی نماز میں فاصلہ اور جدائی ہوتی۔ اور یہ معنی مفہوم مخاطب ہے (یعنی روایت سے سمجھا جانے والا مفہوم ومعنی) کیونکہ علمائے کرام صرف تشہد کے ساتھ، سلام پھیرے بغیر فاصلہ کرنے کو فاصلہ اور جدائی کا نام نہیں دیتے کہ

مِنَ النَّهَارِ رَكَعَتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، فَأَمَّا ذِكْرُ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَالْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ، فَهَذِهِ مِنَ الْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ الْمُفَسَّرَةُ، فَذَلَّ خَبْرُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى، وَأَنَّ كُلَّ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ مِنَ التَّطَوُّعِ فَإِنَّمَا صَلَّاهُنَّ مَثْنَى مَثْنَى عَلَى مَا خَبَرَ أَنَّهَا صَلَاةُ النَّهَارِ وَاللَّيْلِ جَمِيعًا، وَلَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمٍ كَانَ هَذَا عِنْدَنَا مِنَ الْإِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ فَكَانَ الْمَرْأُ مُخَيَّرًا بَيْنَ أَنْ يُصَلِّيَ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ بِالنَّهَارِ، وَبَيْنَ أَنْ يُسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ. وَقَوْلُهُ فِي خَبَرِ عَلِيٍّ: وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقْرَبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَهَذِهِ اللَّفْظَةُ تَحْتَمِلُ مَعْنَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِتَشَهُدٍ إِذْ فِي التَّشَهُدِ التَّسْلِيمَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَهَذَا مَعْنَى يَبْعُدُ، وَالثَّانِي أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ الَّذِي هُوَ فَصْلٌ بَيْنَ هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُمَا مِنَ الصَّلَاةِ وَهَذَا هُوَ الْمَفْهُومُ مِنَ الْمُخَاطَبَةِ. لِأَنَّ

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

جس کے ساتھ پہلی دو رکعات اور ان کے بعد والی نماز کے درمیان فاصلہ کیا جائے اور فقہی نقطہ نظر سے یہ بھی کہنا محال اور ناممکن ہے کہ آپ ظہر کی چار رکعات ادا کرتے اور ان کے درمیان سلام پھیر کر فاصلہ کرتے، یا آپ عصر کی چار رکعات ادا کرتے اور سلام کے ساتھ ان میں فاصلہ کرتے، یا آپ مغرب کی تین رکعات میں سلام پھیر کر فاصلہ کرتے یا آپ عشاء کی چار رکعات میں سلام کے ساتھ فاصلہ اور جدائی کرتے۔ بلاشبہ نمازی کے لیے نماز ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعات ملا کر پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح مغرب کی نماز بھی ان میں جدائی اور فاصلہ کیے بغیر (تمام رکعات) ملا کر پڑھنا واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ فصل اور وصل (ملا کر پڑھنا) میں فرق کیا جائے۔ علمائے کرام فقہی اعتبار سے بغیر سلام پھیرے صرف تشہد کے ساتھ فصل (فاصلہ کرنے) کو نہیں جانتے کہ اس فاصلے کے ساتھ نمازی نماز سے نکل جائے پھر اس کے بعد والی نماز شروع کر دے، اور اگر صرف تشہد پہلی دو رکعت اور بعد والی نماز کے درمیان فاصلہ ہوتا تو پھر نمازی کے لیے جائز ہونا چاہیے کہ جب وہ کسی بھی نماز میں تشہد بیٹھ لے تو اس کے بعد نفل نماز پڑھ لے۔ یہ کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے ہی کھڑا ہو جائے اور عملاً نفل نماز شروع کر دے۔ اسی طرح اس کے لیے یہ بھی جائز ہوگا کہ وہ رات کے وقت دس رکعات یا اس سے زائد نفل نماز ایک ہی سلام سے ادا کر لے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھ جائے، اگر تشہد کو گذشتہ اور آئندہ نماز کے درمیان فاصلہ تسلیم کیا جائے۔ جبکہ یہ بات ہمارے مخالفین عراقی علماء کے مذہب کے بھی خلاف ہے۔“

الْعُلَمَاءَ لَا يُطْلِقُونَ اسْمَ الْفَصْلِ بِالتَّشَهُدِ مِنْ غَيْرِ سَلَامٍ يَفْصِلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُمَا. وَمَحَالٌ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ أَنْ يُقَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا سَلَامٍ. أَوْ الْعَصْرَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا سَلَامٍ، أَوْ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا سَلَامٍ، أَوْ الْعِشَاءَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا سَلَامٍ، وَإِنَّمَا يَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُنَّ أَرْبَعَةَ مَوْصُولَةً لَا مَفْصُولَةً، وَكَذَلِكَ الْمَغْرِبَ يَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ ثَلَاثًا مَوْصُولَةً لَا مَفْصُولَةً. وَيَجِبُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْوَصْلِ وَبَيْنَ الْفَصْلِ. وَالْعُلَمَاءُ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ لَا يَعْلَمُونَ الْفَصْلَ بِالتَّشَهُدِ مِنْ غَيْرِ تَسْلِيمٍ يَكُونُ بِهِ خَارِجًا مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَبْدَأُ فِيهَا بَعْدَهَا. وَلَوْ كَانَ التَّشَهُدُ يَكُونُ فَصْلًا بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدُ، لَجَازَ لِمُصَلِّي إِذَا تَشَهَّدَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يَجُوزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَهَا، أَنْ يَقُومَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَيَبْدَأُ فِي التَّطَوُّعِ عَلَى الْعَمْدِ، وَكَذَلِكَ كَانَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَطَوَّعَ مِنَ اللَّيْلِ بِعَشْرِ رَكَعَاتٍ وَأَكْثَرَ بِتَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ، يَتَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ، وَلَوْ كَانَ التَّشَهُدُ فَصْلًا بَيْنَ مَا مَضَى وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهَذَا خِلَافٌ مَذْهَبِ مُخَالِفِينَا مِنَ الْعِرَاقِيِّينَ.

فوائد: دن اور رات کو نو نفل دو دو رکعت پڑھنا افضل ہیں اور ایک سلام کے ساتھ دن کے نو نفل دو رکعت

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

سے زیادہ ثابت نہیں، لہذا دن کے نوافل تو دو دو رکعت پڑھنا ہی مسنون ہیں، اس کے سوا کوئی اور طریقہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ تاہم رات کے نوافل دو دو رکعت ادا کرنا افضل ہیں، البتہ آپ ﷺ سے ایک سلام کے ساتھ تین، پانچ، سات اور نو وتر ثابت ہیں اور یہ فعل بیان جواز کے لیے ہے۔ بہتر یہی ہے کہ قیام اللیل کا اہتمام دو دو رکعت کیا جائے اور آخر میں وتر ادا کیا جائے، یہ طریقہ اولیٰ و افضل ہے۔

۱۲۱۲۔ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعُمَيْاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.....

”حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز دو دو رکعات ہے۔ ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) اپنی فقیری، مسکنت کا اظہار کرنا ہے اور تو عاجزی کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا اور کہہ: اے میرے اللہ! اے میرے اللہ (یعنی دعا مانگ) جس نے یہ کام نہ کیے تو وہ ناقص ہے۔“

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الصَّلَاةُ مَثْنِي مَثْنِي، وَتَشَهُدٌ فِى كُلِّ رَكَعَتَيْنِ، وَتَبَاؤُسٌ وَ تَمَسُّكُنْ وَ تَقْنَعُ يَدَيْكَ، وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ خِدَاجٌ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ.

”جناب لیث بن سعد نے اس حدیث کی سند میں امام شعبہ کی مخالفت کی ہے۔ چنانچہ لیث نے یہ روایت عبد ربہ کی سند سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بیان کی ہے۔ جبکہ امام شعبہ نے عبد ربہ کی سند سے حدیث مطلب بن ابی وداعہ سے بیان کی ہے لہذا اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے تو اس کے یہ الفاظ نماز دو دو رکعات ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث کے الفاظ کی مثل ہیں۔ (کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعات ہے) اور اس حدیث میں مزید شرح اور وضاحت آگئی ہے اس میں دعا کرتے وقت ”اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ“ کہتے ہوئے

۱۲۱۳۔ وَخَالَفَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ شُعْبَةَ فِي إِسْنَادِ هَذَا الْخَبَرِ. فَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعُمَيْاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ - ثَنَا اللَّيْثُ. فَإِنْ ثَبَتَ هَذَا الْخَبَرُ فَهَذِهِ اللَّفْظَةُ: الصَّلَاةُ مَثْنِي مَثْنِي مِثْلُ خَبَرِ

(۱۲۱۲) اسنادہ ضعیفہ، عبد اللہ بن نافع بن العیاء مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب صلاة النهار، حدیث: ۱۲۹۶۔

سنن ابن ماجہ: ۱۳۲۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۶۱۹۔ مسند احمد: ۱۶۷/۴۔

(۱۲۱۳) اسنادہ ضعیف کسابقہ، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی التخشع فی الصلاة، حدیث: ۳۸۵۔ سنن کبریٰ

نسائی: ۶۱۸، ۱۴۴۴۔ مسند احمد: ۲۱۱/۱۔

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے۔ اور لیث کی روایت میں ہے۔ تو ان دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف بلند کر اور ان کا رخ اپنے چہرے کی طرف کر کے یہ کہہ: اے میرے رب، اے میرے رب،، نیز تشهد میں سلام پھیرنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا یہ نماز کی سنت نہیں ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نمازی کو ہاتھ اٹھانے، دعا کرنے اور رب تعالیٰ سے مانگنے کا حکم دو رکعت سے سلام پھیرنے کے بعد کے لیے دیا ہے۔ وہی وہ حدیث کہ جس سے بعض لوگوں نے دلیل لی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا فرمائی ہیں تو وہ ایسی (ضعیف و کمزور) سند سے مروی ہے کہ روایت حدیث کی معرفت رکھنے والا کوئی عالم اس جیسی روایت سے دلیل نہیں لیتا۔“

ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَفِي هَذَا الْخَبَرِ زِيَادَةٌ شَرَحَ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِيَقُولَ: اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ . وَفِي خَبَرِ اللَّيْثِ ، قَالَ: تَرَفَعَهُمَا إِلَى رَبِّكَ تَسْتَقْبِلُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ: يَا رَبَّ يَا رَبَّ . وَرَفَعَ الْيَدَيْنِ فِي التَّشَهُدِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ . وَهَذَا دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَالِدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ مِنَ الْمَشْيِ ، فَأَمَّا الْخَبَرُ الَّذِي احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ النَّاسِ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ بِمِثْلِهِ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ .

۱۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَأَسِطِيُّ ، ح وَ ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكَيْعٌ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعْتَبِ بْنِ الصَّبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مَنجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنِ الْقُرْتَعِ

”حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ظہر سے پہلے چار رکعات، نمازی ان میں سلام نہ پھیرے تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہ جناب شعبہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جبکہ جناب محمد بن یزید نے بڑی طویل حدیث بیان کی ہے اور اس میں بہت ساری باتیں ذکر کی ہیں (آگے امام صاحب نے اپنی سند بیان کی ہے) اور عبیدہ بن معتب رضی اللہ عنہ کا شمار ان راویوں میں نہیں ہوتا جن کی روایت سے علمائے روایت استدلال کرتے ہیں۔ اور میں نے جناب ابو موسیٰ کو فرماتے ہوئے سنا:

مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ فَإِنَّهُ طَوَّلَ الْحَدِيثَ فَذَكَرَ

(۱۲۱۴) حسن، سنن ابی داؤد، کتاب النطوع، باب الاربع قبل الظهر وبعدها، حدیث: ۱۲۷۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۵۷۔ شمائل

ترمذی: ۲۹۴۔ مسند احمد: ۴۱۶/۵۔ مسند الحمیدی: ۳۸۵۔

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

میں نے کبھی امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمان بن مہدی رحمۃ اللہ علیہما کو سفیان کے واسطے سے عبیدہ بن معتب سے کوئی روایت بیان کرتے نہیں سنا۔“ اور میں نے جناب ابوقلابہ کو ہلال بن یحییٰ سے بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں: ”میں نے یوسف بن خالد سمتی کو فرماتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے جناب عبیدہ بن معتب سے پوچھا: جو روایات آپ ابراہیم سے بیان کرتے ہیں، کیا آپ نے وہ تمام روایات ان سے سنی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان میں سے کچھ میں نے ان سے سنی ہیں، اور کچھ ایسی ہیں کہ میں ان پر قیاس کر لیتا ہوں۔ جناب یوسف کہتے ہیں، میں نے کہا: تو آپ مجھے صرف وہ احادیث بیان کریں جو آپ نے سنی ہیں، کیونکہ میں قیاس کے بارے آپ سے زیادہ جانتا ہوں اور اس روایت کے مشابہ روایت جناب اعمش نے مسیب بن رافع کی سند سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: ”ان کے درمیان سلام نہ پھیرے۔“

فِيهِ كَلَامًا كَثِيرًا. فَحَدَّثَنَا بِنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْتَبٍ عَنِ ابْنِ مُنْجَابٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ قُرَيْعِ الضَّبِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. وَعُبَيْدَةُ بْنُ مَعْتَبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ لَيْسَ مِمَّنْ يَجُوزُ الْأَحْتِجَاجَ بِخَبْرِهِ عِنْدَ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ. وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَلَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْتَبٍ بِشَيْءٍ قَطُّ. وَسَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يَحْكِي عَنْ هِلَالِ بْنِ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ يَوْسُفَ بْنَ خَالِدِ السَّمْتِيِّ يَقُولُ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ بْنِ مَعْتَبٍ: هَذَا الَّذِي تَرَوِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ سَمِعْتَهُ كَلَّمَهُ؟ قَالَ: مِنْهُ مَا سَمِعْتَهُ، وَمِنْهُ مَا أَقْبَسُ عَلَيْهِ. قَالَ: قُلْتُ: فَحَدَّثَنِي بِمَا سَمِعْتَ فَإِنِّي أَعْلَمُ بِالْقِيَاسِ مِنْكَ. وَرَوَى شَيْبَاهُ بِهَذَا الْخَبَرِ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ: لَا يَسْلَمُ بَيْنَهُنَّ.

۱۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، ثنا شَرِيكَ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَ، ثنا مُوسَى، نَا مَوْمِلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ:.....

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

”امام صاحب نے امام اعمش کی مکمل سند بیان کی ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اس سند کے روای) علی بن صلت کو میں نہیں جانتا اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کس ملک کا باشندہ ہے۔ اور میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ کیا وہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے ملا ہے یا نہیں؟ میرے علم کے مطابق اس قسم کی (ضعیف و کمزور) اسانید سے صرف کوئی مخالف (ضدی، ہٹ دھرم) یا جاہل شخص ہی استدلال کر سکتا ہے۔“

فوائد:..... اس حدیث میں نماز ظہر سے قبل چار رکعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں لہذا اس وقت انسان پر رحمت ایزدی سایہ لگن ہوتی ہے اور اس کے لیے بخشش کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

۵۳۶..... بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ شَيْءٌ

نماز تسبیح کا بیان، اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو، کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ الْحَكَمِ - أَمْلَى بِالْكُوفَةِ - نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبُو شُعَيْبٍ الْعَدَنِيُّ - وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الْقَنْبَارِيُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَصْلَبِي فَارِسِيٌّ - قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنِي عِكْرَمَةُ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو تحفہ اور انعام نہ دوں؟ کیا میں آپ کے لیے دس چیزیں نہ بیان کروں جب آپ وہ دس چیزوں کو کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور عمداً سرزد ہونے والے، چھوٹے اور بڑے، خفیہ اور علانیہ سارے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا أُجْزِيكَ أَلَا أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ، إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ ذَنْبَكَ أَوْلَهُ وَأَخْرَجَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَاةً وَعَمَدَةً، صَغِيرَةً وَكَبِيرَةً، سِرَّةً وَعَلَانِيَةً، عَشْرَ

(۱۲۱۶) صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب صلاة التسبیح، حدیث: ۱۲۹۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۸۷۔

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

گناہ معاف فرمادے گا۔ وہ دس چیزیں یہ ہیں۔ تم چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت بھی تلاوت کرو، پھر جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے کھڑے یہ کلمات پندرہ مرتبہ پڑھو: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، ”اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ پھر تم رکوع کرو تو رکوع کی حالت میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر رکوع سے سر اٹھا کر یہ کلمات دس بار پڑھو، پھر سجدہ کرو تو یہ کلمات دس دفعہ پڑھو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ کرو تو یہ کلمات دس بار پڑھو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار پڑھو، اس طرح ہر رکعت میں یہ کلمات پچھتر مرتبہ ہو جائے گا اس طرح چاروں رکعات میں پڑھو گے، اگر تمہیں استطاعت ہو تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کرو، اگر ہر روز ممکن نہ ہو تو ہفتے میں ایک بار پڑھ لیا کرو، اگر تم یہ بھی نہ کر سکو تو ہر مہینے میں ایک بار ادا کر لیا کرو، اگر تم سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، اگر تم یہ بھی نہ کر سکو تو پوری عمر میں ایک بار پڑھ لینا۔“ جناب ابراہیم بن حکم بن ابان نے اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ حضرت عکرمہ سے یہ روایت مرسل بیان کی ہے، اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام ذکر نہیں کیا۔ ہمیں یہ روایت محمد بن رافع نے ابراہیم بن حکم سے بیان کی ہے۔

۵۳۷..... بَابُ صَلَاةِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ

ترغیب و ترہیب والی نماز کا بیان

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا عَثْمَانُ - وَهُوَ ابْنُ حَكِيمٍ - أَخْبَرَنِي

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

عَامِرُ بْنُ.....

”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے واپس تشریف لائے حتیٰ کہ جب بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرنے لگے تو اس میں داخل ہو گئے اور دو رکعت نماز ادا کی، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے رب سے بڑی لمبی دعا مانگی، پھر آپ ہمارے طرف مڑے اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں تو اس نے میرے دو دعائیں قبول فرمائیں اور ایک قبول نہیں فرمائی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا مانگی کہ میری امت کو قحط سالی کے ساتھ ہلاک نہ کرنا، تو میری یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرنا تو اس نے یہ بھی قبول فرمائی۔ اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان کی باہمی جنگ نہ ہو تو یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔“

سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً. سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَهْلِكَ بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بِأَسْهُمَ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا.

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَمْوِيُّ، ثنا أَبِي، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ.....

”حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کو تلاش کرتے ہوئے باہر نکلا، میں جس شخص کے پاس سے بھی گزرتا، اس سے آپ کے بارے میں پوچھتا تو وہ جواب دیتا کہ آپ تھوڑی دیر پہلے گزرے ہیں۔ حتیٰ کہ میں ایک جگہ سے گزرنے لگا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے آپ کا انتظار کیا حتیٰ کہ آپ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ أَلْتَمِسُهُ أَسْأَلُ كُلَّ مَنْ مَرَرْتُ بِهِ، فَيَقُولُ: مَرَّقَبْلُ، حَتَّى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَانْتِظَرْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ وَقَدْ أَطَالَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ رَأَيْتَكَ طَوَّلْتَ

(۱۲۱۷) صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب هلاك هذه الأمة بعضهم بعض، حدیث: ۲۸۹۰۔ مسند احمد: ۱/ ۱۸۱۔ صحیح ابن

حبان: ۷۱۹۳۔

(۱۲۱۸) اسنادہ ضعیف، رجاء الانصاری راوی مجہول ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب ما یكون من الفتن، حدیث: ۳۹۰۱۔ مسند

احمد: ۵/ ۲۴۰۔

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

نے نماز مکمل کر لی اور آپ نے ایک طویل نماز ادا فرمائی۔ میں نے عرض کی: (اللہ کے رسول) میں نے آپ کو بڑی طویل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ کو (پہلے کبھی) اس طرح نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے ترغیب و ترہیب والی نماز ادا کی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں تو اس نے میری دو دعائیں قبول کر لیں اور ایک قبول نہیں فرمائی۔ میں نے اس سے دعا کی کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو میری یہ دعا اس نے قبول فرمائی، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط نہ کرنا تو اس نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ اور میں نے یہ دعا مانگی کہ ان کی باہمی خانہ جنگی نہ ہو تو اس نے میری یہ دعا رد کر دی۔“

تَطْوِيلًا مَا رَأَيْتَكَ صَلَّيْتَهَا هَكَذَا، قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، سَأَلْتُ اللَّهَ ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي عَرَفًا فَأَعْطَانِيهَا. وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلْقَى بِأَسْهُمٍ بَيْنَهُمْ فَرَدَّ عَلَيَّ.

فوائد: ۱۔ کسی خاص چیز کی طلب کی خاطر خلوص دل سے نماز کا اہتمام کیا جائے، پھر بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا

کردعا کی جائے تو ایسی دعا حتی الامکان قبول ہوتی ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کی دعا کے فیض سے تمام امت مسلمہ قحط سالی کا شکار نہیں ہو سکتی۔ تمام امت ایک ساتھ غرق نہیں ہوگی اور کفار امت مسلمہ کا کلی خاتمہ نہیں کر سکتے۔ البتہ مسلمانوں کی باہمی لڑائی اور آپس کی خونریزی سے مسلمانوں کی ہیبت و سطوت ختم ہو جائے گی اور اپنی ہلاکت کا یہ خود سامان کریں گے اور مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں بے وزن، بے وقت اور ناقدرے ہو گئے ہیں ضرورت اس امر کی ہے، مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کیا جائے، آپس کی لڑائیاں ختم کی جائیں، ایک دوسرے کو کفر و شرک قرار دینے والی توپوں کے دہانے بند کیے جائیں یوں اس امت کی عزت و وقار بحال ہو سکتا ہے۔ ورنہ اربوں کی تعداد میں مسلمان ہونے کے باوجود خاک کا ڈھیر ثابت ہوں گے۔

۱۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا شَعْبَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ.....

(۱۲۱۹) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۱۱۸۔ حدیث: ۳۵۷۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۸۵۔ عمل الیوم والليلة

للسنائی: ۶۵۹۔ مسند احمد: ۴/۱۳۰۔

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث

”حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگا: آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت و سلامتی عطا فرما دے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دعاؤں کو کر دیتا ہوں (تم صبر کرنا) تو یہ (تمہارے حق میں) بہت بہتر ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔“ جناب ابو موسیٰ کی روایت میں ہے کہ ”اس شخص نے عرض کی: آپ دعا فرما دیں جناب ابو موسیٰ اور محمد بن بشار کی روایت میں یہ ہے کہ تو آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ”اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا“ پھر دونوں راویوں نے کہا: اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگو۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف تیرے نبی محمد نبی رحمت کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف توجہ کی، اپنی اس ضرورت و حاجت کے پورا کرنے کے لیے، تاکہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ اے اللہ! (اپنے نبی کی) سفارش میرے لیے قبول فرما۔ ابو موسیٰ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور اس نے میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرمائی۔ فرماتے ہیں گویا کہ بعد میں ان الفاظ میں شک ہو گیا: ”وَشَفَّعَنِي فِيهِ“ (اس لیے بعد میں بیان نہیں کرتے تھے۔)

عَنْ عُمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا آتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهُ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذَلِكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ فَادْعُهُ وَقَالَ فَأَمْرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ بِنَدَارٍ فَيُحْسِنُ وَقَالَ وَيَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَيَسِّرْ لِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِي لِي اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ - زَادَ أَبُو مُوسَى وَشَفَّعَنِي فِيهِ قَالَ ثُمَّ كَانَتْ شَكَّ بَعْدُ فِيَّ: وَشَفَّعَنِي فِيهِ .

فوائد: کسی اہم چیز کے حصول اور مشکلات و مصائب کے تدارک کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا اور اس کے بعد حاجت برآری کی دعا کرنا مشروع ہے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کی ذات کا وسیلہ جائز تھا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں، بلکہ اجماع حنفی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قحط سالی کے خاتمے کے لیے عباس بن عبدالمطلب کا وسیلہ پکڑا اور ان سے بارش طلبی کی دعا کرائی تھی۔ لہذا زندہ نیک لوگوں

سے دعا کرنا جائز ہے۔

۵۳۸..... بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ کا بیان

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَيُّوبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ.....

”ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منگنی کا پیغام چھپا کر رکھ، پھر وضو کر اچھی طرح پھر نماز پڑھ جتنی اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی پھر اپنے رب کی حمد اور بزرگی بیان کر پھر یہ دعا مانگو، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ..... فَاَقْضِ لِيْ بِهَا: اے اللہ بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے پس اگر تو فلاں عورت کو (اس کا نام لو) میرے لیے میرے دین و دنیا اور میری آخرت کے حق میں بہتر سمجھتا ہے تو وہ اسے میرے مقدر میں کر دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری عورت میرے لیے میرے دین و دنیا اور میری آخرت کے حق میں بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ فرما دے، یا فرمایا: اسے میرے مقدر میں کر دے۔“

أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ، ثُمَّ أَحْمَدِ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ لِيْ فِيْ فُلَانَةٍ- تُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا - خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاَقْدِرْهَا لِيْ، وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاَقْضِ لِيْ بِهَا- اَوْ قَالَ - اَقْدِرْهَا لِيْ.



(۱۲۲۰) اسنادہ ضعیف، ایوب بن خالد ضعیف اور اس کا والد مجہول العین راوی ہے۔ الضعیفہ: ۲۸۷۵۔ مسند احمد: ۵/۴۲۳۔

صحیح ابن حبان: ۴۰۲۹۔

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الضُّحَى وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ نماز چاشت اور اس میں جو مسنون چیزیں ہیں ان کے ابواب کا مجموعہ

۵۳۹..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى

چاشت کی نماز پر محافظت کی وصیت کا بیان

۱۲۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی، میں انہیں کبھی ترک نہیں کروں گا، ان شاء اللہ - آپ نے مجھے نماز چاشت ادا کرنے کی وصیت فرمائی، اور سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت کی اور ہر مہینے تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔“

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی۔ ہر مہینے تین روزے رکھنے، اور یہ کہ میں وتر پڑھ کر سویا کروں، اور چاشت کی دو رکعات پڑھنے کی وصیت فرمائی۔“

فوائد:.....۱۔ ان احادیث میں نماز چاشت ادا کرنے، جو شخص رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہو سکے اس کے لیے سونے سے قبل وتر ادا کرنے اور ہر ماہ تین روزے رکھنے کی ترغیب ہے اور یہ تینوں کام مستحب ہیں۔

(۱۲۲۱) تقدیم تحریرہ برقم: ۱۰۸۳.

(۱۲۲۲) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب صلاة الضحی فی الحضرة، حدیث: ۱۱۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين،

باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ۷۲۱۔ من طریق ابی عثمان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ۔

- ۲۔ نماز چاشت کم از کم دو رکعت ہے اور دو رکعت نماز چاشت ادا کرنے سے اس کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔
 ۳۔ نماز چاشت کو مستقل ادا کرنا جائز و مشروع ہے۔

۵۳۰..... بَابُ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الصُّحَى إِذْ هِيَ صَلَاةُ الْأَوَائِينَ

نماز چاشت کی فضیلت کا بیان کیونکہ یہی صلوة اوایین (بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کی نماز) ہے
 ۱۲۲۳۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرَهَمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ - عَنِ الْعَوَامِ - هُوَ ابْنُ حَوْشِبٍ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دوست اور خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی، میں انہیں نہیں چھوڑوں گا، یہ کہ میں وتر پڑھ کر سویا کروں اور یہ کہ میں نماز چاشت کی دو رکعت کو ترک نہ کروں کیونکہ وہی نماز اوایین شہر ہے۔ اور ہرمینے میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔“

۱۲۲۴۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ الرَّقِيُّ بَعْدَادَ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز چاشت کی حفاظت اور اہتمام صرف اوایین (بہت زیادہ توبہ کرنے والا شخص) ہی کرتا ہے اور فرمایا کہ اور یہی نماز اوایین ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس خبر کو موصول بیان کرنے میں شیخ اسماعیل بن عبد اللہ کی متابعت کسی روای نے نہیں کی۔ اس روایت کو دروردی نے محمد بن عمرو کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ سے مرسل بیان کیا ہے اور اسے حماد بن سلمہ نے بھی محمد بن عمرو کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ کے قول کی حیثیت سے بیان کیا ہے۔ (یعنی اسے موقوف بیان کیا ہے)

(۱۲۲۳) صحیح، الصحیحۃ: ۱۱۶۴۔ مسند احمد: ۲/۵۰۰۔ سنن الدارمی: ۱۷۴۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۲۸۱، ۶۳۰۷۔

(۱۲۲۴) اسنادہ حسن، الصحیحۃ: ۱۹۹۴۔ مستدرک حاکم: ۱/۳۱۴۔ معجم اوسط: ۱/۴۳۲۔ الکامل لابن عدی:

نماز چاشت اور اس کی مسنون چیزیں

فوائد:..... ان احادیث میں چاشت کی فضیلت کا بیان ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور اس نماز کی توفیق اور حفاظت بہت زیادہ پرہیزگار ہی کرتے ہیں۔

۵۳۱..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحَى وَالْبَيَانِ أَنَّ رُكْعَتَيْ الضُّحَى تُجْزِيءُ

مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَى سُلَامَى الْمَرْءِ فِي كُلِّ يَوْمٍ

نماز چاشت کی فضیلت کا بیان اور اس بات کا بیان کہ چاشت کی دو رکعت اس صدقے

سے کفایت کر جاتی ہیں جو ہر روز انسانی جوڑوں پر واجب ہوتا ہے

۱۲۲۵۔ نَاعَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا مَهْدِيُّ۔ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ۔ عَنِ وَاَصِلٍ عَنِ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنِ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ أَبِي الْأَسْوَدِ.....

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑے پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر تحلیل (لا اِلهَ اِلَّا اللهُ) اور تحمید (الْحَمْدُ لِلّٰهِ) اور تکبیر (اللّٰهُ اَكْبَرُ) اور (ہر تسبیح سبحان اللہ) کہنا صدقہ بن جاتا ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ بن جاتا ہے۔ اور ان سب سے چاشت کی دو رکعت کفایت کر جاتی ہیں۔“

۵۳۲..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ السَّلَامِي وَهِيَ الْمَفَاصِلُ الَّتِي عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ الَّتِي تُجْزِيءُ رُكْعَتَا

الضُّحَى مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِي عَلَى تِلْكَ الْمَفَاصِلِ كُلِّهَا

انسانی جوڑوں کی اس تعداد کا بیان جن پر صدقہ واجب ہوتا ہے اور چاشت کی دو رکعت ان جوڑوں پر واجب صدقے سے کافی ہو جاتی ہیں

۱۲۲۶۔ نَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حَرْبِثٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

(۱۲۲۵) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ۷۲۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۸۶۔ مسند

احمد: ۱۶۷/۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۰/۲۹۱، ۲۹۴۱۱۔

(۱۲۲۶) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی اماطة الاذی عن الطريق، حدیث: ۵۲۴۲۔ مسند احمد: ۳۵۴/۵،

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑے ہیں۔ اس پر واجب ہے کہ وہ ہر جوڑے کا صدقہ ادا کرے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی (اتنا زیادہ) صدقہ کرنے کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں پڑی بلغم کو دفنا دے یا راستے سے (تکلیف دہ) کوئی چیز ہٹا دے، اگر تو یہ بھی نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعت تجھے کفایت کر جائیں گی۔“

أَبَا بَرِيدَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصَلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهُ صَدَقَةً. قَالَ: وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: النَّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ تُدْفِنُهَا أَوْ الشَّيْءُ تُنْحِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ. فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكَعْتَ الضُّحَى تُجْزِئُكَ.

فوائد:..... شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ احادیث نمازِ چاشت کی عظمت و اہمیت اور اس کی تاکید پر دلالت کرتی ہیں اور دو رکعت نمازِ چاشت تین سو ساٹھ جوڑوں کے صدقہ سے کفایت کرتی ہیں، جب اس نماز کی اتنی اہمیت ہے تو یہ اس لائق ہے کہ اس پر مواظبت و مداومت کی جائے، نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ بکثرت تسبیح و تحمید و تہلیل کرنا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا، مسجد میں پڑے بلغم کو دفنانا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا اور من جملہ امور اطاعت بجا لانا مستحب اعمال ہیں۔ ان سے انسان پر ہر دن کے صدقات لازمہ ساقط ہو جاتے ہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۶۹)

۵۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الضُّحَى

چاشت کی نماز کو لیٹ کرنے کے استحباب کا بیان

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَائِبُ زَيْدٍ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيدَ بْنَ قَتَادَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفِ الشَّيْبَانِيِّ.....

زید بن ارقم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم پر نکلے اس حال میں کہ وہ لوگ مسجد قباء میں سورج چڑھنے کے بعد چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: او ایمن کی نماز اس وقت (پڑھنی چاہیے) ہے جب اونٹنی کا بچہ تپش محسوس کرے۔ امام ابو بکر نے زید بن ارقم سے دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى قَوْمٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ حِينَ أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْأَوَائِبِينَ إِذْ رَمَضَتِ الْفِصَالُ. وَتَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا

(۱۲۲۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الاوابين حين ترمض الفصال، حديث: ۷۴۸۔ مسند احمد: ۴/ ۳۷۴۔

سنن الدارمی: ۱۴۵۷۔ مسند عبد بن حمید: ۲۵۸۔

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
عَوْفِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

فوائد:..... ۱۔ الرضاء گرم ریت جو دھوپ کی شدت سے سخت گرم ہو جائے۔

۲۔ الْفَصَالُ فَصِيلٌ کی جمع ہے، اس کا معنی ہے اونٹ کے بچے۔

۳۔ اَوَائِينَ، اَوَابٌ کی جمع مطبوع، نیکی کی طرف رجوع کرنے والا۔ اگرچہ نمازِ چاشت کا وقت طلوعِ آفتاب کے بعد سے لے کر زوالِ آفتاب تک ہے لیکن اس کا افضل وقت حدیث میں مذکورہ وقت جب گرمیوں میں گرم ریت میں اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلے لگیں، (یعنی دس گیارہ بجے کا وقت) ہے۔

۵۴۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاةِ الضُّحَى رِجَاءَ الْإِجَابَةِ

چاشت کی نماز میں قبولیت کی امید پر اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا بیان

۱۲۲۸۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، نَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي عَمْرُو - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ
بُكَيْرٍ عَنِ الضُّحَاكِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، نَا ابْنُ
أَبِي مَرِيَمَ، نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنِ الضُّحَاكِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَهُ.....

”انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
سفر کے دوران آٹھ رکعت چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ
جب آپ نماز مکمل کر کے پھرے تو فرمایا: میں نے یہ نماز
ڈرتے ہوئے اور غربت کرتے ہوئے پڑھی ہے، میں نے اپنے
پروردگار سے تین چیزیں مانگی ہیں۔ تو اس نے دو عطا کر دی
ہیں اور ایک روک لی ہے۔ میں نے پہلی چیز یہ مانگی کہ اللہ
میری امت کو قحط سالی سے ہلاک مت کرنا، اللہ تعالیٰ نے دعا
قبول فرمائی۔ دوسری چیز رب تعالیٰ سے یہ مانگی کہ میری امت
پر ان کے دشمن کو غلبہ مت دینا، اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا (یعنی
دعا قبول فرمائی)۔ تیسری چیز یہ مانگی کہ اللہ تعالیٰ انہیں مختلف

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ صَلَّى
سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ
وَرَهْبَةٍ، فَسَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ
وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَقْتُلَ أُمَّتِي
بِالسِّنِينَ فَفَعَلَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ
عَدُوًّا فَفَعَلَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَلْبَسَهُمْ شَيْعًا
فَأَبَى عَلَيَّ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:
أَنْ لَا يَبْتَلِيَ أُمَّتِي بِالسِّنِينَ.

فروق میں تقسیم نہ فرمانا تو یہ بات مجھ پر اللہ نے رد کر دی۔
جناب احمد بن عبدالرحمن کے الفاظ ہیں کہ اللہ میری امت کی
آزمائش قحط سالی کے ساتھ نہ کرنا۔“

۵۴۵..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى عِنْدَ الْقُدُومِ مِنَ السَّفَرِ

سفر سے واپسی پر نماز چاشت پڑھنے کا بیان

۱۲۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافِ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوحِ الْعَطَّارِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف سفر سے واپسی پر ہی نماز چاشت ادا کیا کرتے تھے۔“
۱۲۳۰۔ ثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نماز چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعات ادا فرماتے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اسی جنس اور قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں کہ وہ مخبر اور شاہد جس کی خبر اور شہادت قبول کرنا واجب ہے، وہ وہ ہے جو کسی چیز کو دیکھنے، اسے سننے یا اس کے واقع ہونے کی خبر و شہادت دیتا ہے، اس سے مراد وہ مخبر یا شاہد نہیں جو کسی چیز کی نفی کرتا ہے (کہ وہ واقع نہیں ہوئی) بے شک علمائے کرام کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ کام نہیں کیا، اور یہ کام اس طرح نہیں ہوا، وہ یہ بات چشم پوشی کرتے اور تسائل برتتے ہوئے کہہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ غَيْبَةٍ.
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى قَطُّ إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ سَفَرٍ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الْجَنَسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْمُخْبِرَ وَالشَّاهِدَ الَّذِي يَجِبُ قَبُولُ خَبَرِهِ وَشَهَادَتِهِ مَنْ يُخْبِرُ بِرُؤْيَا الشَّيْءِ وَسَمَاعِهِ وَكُونِهِ، لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ، وَإِنَّمَا يَقُولُ الْعُلَمَاءُ لَمْ يَفْعَلْ فَلَانْ كَذَا وَلَمْ يَكُنْ كَذَا عَلَى الْمَسَامَحَةِ وَالْمَسَاهَلَةِ فِي الْكَلَامِ، وَإِنَّمَا يُرِيدُونَ أَنْ فُلَانًا لَمْ يَفْعَلْ كَذَا عَلِمِي، وَإِنْ كَذَا لَمْ يَكُنْ عَلِمِي، وَابْنُ

(۱۲۲۹) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۵۱۹۔

(۱۲۳۰) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ۷۱۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۹۳۔ سنن کبری نسائی: ۴۰۳۔ مسند احمد: ۶/۳۱/۱۔ سنن نسائی: ۲۱۸۶۔ شمائل ترمذی: ۲۹۱۔ وانظر الحديث السابق.

نماز چاشت اور اس کی مسنون چیزیں

دیتے ہیں۔ اور بلاشبہ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ میرے علم کے مطابق فلاں شخص نے یہ کام نہیں کیا اور میرے علم کے مطابق فلاں کام نہیں ہوا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف سفر سے واپسی ہی پر نماز چاشت پڑھتے تھے تو اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور نہ مجھے کسی ثقہ آدمی نے بتایا ہے کہ آپ سفر سے واپسی کے علاوہ بھی نماز چاشت پڑھتے تھے۔ اور اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔ اس روایت کو کہمس بن حسن اور جریری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، الا یہ کہ آپ سفر سے (واپس) تشریف لاتے (تو ادا کرتے) امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہمس اور جریری کی روایت کے یہ الفاظ اسی طرح ہیں جسے میں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات تسامح اور تساہل کرتے ہوئے فرمائی ہے۔ اور ان الفاظ کا معنی وہی ہے جیسا کہ خالد الخدرا کی روایت میں ہے کہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور ان کی اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دن میں بھی نماز چاشت ادا کی ہے۔ میں عنقریب یہ روایات اس کتاب میں ان کے مقام پر بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ لہذا وہ روایت جسے قبول کرنا اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے وہ اس شخص کی روایت ہے جس نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاشت ادا کی ہے۔ نہ کہ اس شخص کی روایت جو کہتا ہے کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔“

عُمَرَ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ غَيْبَةٍ، أَيْ لَمْ أَرَهُ صَلَّى وَلَمْ يُخْبِرْنِي ثِقَةً أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أَنْ يَقْدَمَ مِنْ غَيْبَةٍ، وَهَكَذَا خَبَرُ عَائِشَةَ، رَوَاهُ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَالْجَرِيرِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مُغِيبَةٍ، حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُمَرَ، نَا كَهْمَسٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نَا الْجَرِيرِيُّ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذِهِ اللَّفْظَةُ النَّبِيُّ فِي خَبَرِ كَهْمَسٍ وَالْجَرِيرِيِّ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّهَا تَكَلَّمَتْ بِهَا عَلَى الْمُسَامَحَةِ وَالْمُسَاهَلَةِ، وَإِنَّمَا مَعْنَاهَا مَا قَالُوا فِي خَبَرِ خَالِدِ الْحَدَّاءِ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَالِدَيْلُ عَلَى صِحَّةٍ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى صَلَاةَ الضُّحَى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَقْدَمُ فِيهِ مِنَ الْغَيْبَةِ، سَأَذْكَرُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هَذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ،

فَأَخْبَرَ الَّذِي يَجِبُ قَبُولُهُ وَيُحَكَّمُ بِهِ هُوَ
خَبْرٌ مَنْ أَعْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحَى
لَا خَبْرٌ مَنْ قَالَ: أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ.

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ نماز چاشت پر مداومت نہیں کرتے تھے۔ البتہ سفر سے واپسی اس کا اہتمام کرتے تھے۔

۲۔ آپ نماز چاشت پر عدم مواظبت اس خطرہ کے پیش نظر کرتے تھے، کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ ہو جائے، لیکن اب چونکہ یہ خدشہ نہیں اور آپ ﷺ نے نماز چاشت کے اہتمام کی تاکید و ترغیب بھی بیان فرمائی ہے، لہذا اس کا اہتمام و مداومت مستحب فعل ہے۔

۵۴۶..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي الْجَمَاعَةِ، وَفِيهِ بَيَانُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى الضُّحَى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يُقَدَّمُ فِيهِ مِنَ الْغَيْبَةِ
نماز چاشت باجماعت ادا کرنے کا بیان، اور اس میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نماز چاشت ادا کی ہے۔

۱۲۳۱۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا، ثَنَا عَثْمَانُ بْنُ عَمْرٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ.....

عَنْ عَثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحَى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا فِي بَيْتِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي بَيْتِهِ يَعْنِي بَيْتَ عَثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ.

”حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں نماز چاشت پڑھی تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، سب نے ان کے گھر میں نماز چاشت ادا کی۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے گھر سے مراد حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ کا گھر ہے۔

فوائد:..... ۱۔ نماز چاشت باجماعت ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

(۱۲۳۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من لم يرد السلام على الامام، حديث: ۸۳۹، ۸۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الرخصة في التحلف عن الجماعة لعذر، حديث: ۲۶۳/۳۳ بمعناه، سنن نسائي: ۱۲۳۸۔ سنن ابن ماجه: ۷۵۴.

۲۔ نماز چاشت کے بعد خاص دعا کرنا اور اس نماز کو دعا کی قبولیت کا وسیلہ بنانا جائز ہے۔

۵۳۷..... بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الضُّحَى، وَهَذَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي
أَعْلَمْتُ أَنَّ الْحُكْمَ لِلْمُخْبِرِ الَّذِي يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ

چاشت کے وقت نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان، اور یہ اس بات کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں کہ حکم اس خبر دینے والے کی خبر کے مطابق لگایا جائے گا جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دیتا ہے نہ کہ اس کی خبر کے مطابق جو کسی چیز کی نفی کر رہا ہو۔

۱۲۳۲۔ نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيُّ، نَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ، ح وَنَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ
بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، نَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ.....

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز چاشت پڑھا کرتے تھے۔ جناب مخزمی کہتے ہیں کہ ہمیں (ہمارے استاد نے) اس طرح مختصر روایت بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت عاصم بن ضمیرہ کی روایت کا اختصار ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں یہ روایت اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔ اس روایت میں ہے: جب سورج مشرقی جانب اتنا بلند ہوتا جتنا عصر کے وقت مغربی جانب بلند ہوتا ہے تو آپ دو رکعات ادا فرماتے اور یہی چاشت کی نماز ہے۔“

فوائد:..... نبی ﷺ نماز چاشت کا اہتمام کرتے تھے اس پر دوام اختیار نہیں کرتے تھے۔ لہذا نماز چاشت کو

کبھی کبھار چھوڑنا بھی جائز و مباح ہے۔

۵۳۸..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

قَدْ صَلَّى الضُّحَى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يُقَدَّمُ فِيهِ مِنْ غَيْبَةِ

سفر میں نماز چاشت پڑھنے کا بیان، اور یہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نماز چاشت ادا فرمائی ہے

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ.....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمَّ هَانِيَةَ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُعْمُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

”جناب عبدالرحمان بن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ام ہانیؓ نے بیان نہیں کیا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ بے شک انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ والے دن ان کے پاس تشریف لائے، تو آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعات ادا کیں، میں نے آپ کو اس نماز سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر آپ رکوع اور سجود مکمل کرتے تھے۔“

فوائد:..... ۱۔ نماز چاشت کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت مسنون ہے۔

۲۔ کبھی کبھار نماز چاشت انتہائی مختصر کہ اس میں قراءت اور رکوع وجود میں مسنون اذکار کی کم از کم مشروع حد ہی زیر عمل آئے، جائز ہے۔

۵۳۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ رَكَعَاتِ اللَّاتِي صَلَّاهُنَّ صَلَاةَ الضُّحَى

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی جو آٹھ رکعات ادا فرمائیں، آپ ان میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ، نَا عَمِّي، نَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بِنِ سَلِيمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ.....

عَنْ أُمَّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحَى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ كَانَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ.

”حضرت ام ہانی بنت ابی طالبؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دن چاشت کی آٹھ رکعات ادا کیں تھیں، آپ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے۔“

(۱۲۳۳) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب صلاة الضحی فی السفر، حدیث: ۱۱۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين،

باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ۳۳۶/۸۰۔ سنن ترمذی: ۴۷۴۔ مسند احمد: ۳۴۲/۶۔ سنن الدارمی: ۱۴۶۰۔

(۱۲۳۴) اسنادہ ضعیف، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب صلاة الضحی، حدیث: ۱۲۹۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۲۳۔

۵۵۰..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي صَلَاةِ الضُّحَى

نماز چاشت میں قیام، رکوع اور سجدہ برابر مقدار میں کرنے کا بیان

۱۲۳۵- نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ بْنِ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ.....

”جناب عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا اور میری شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے یہ بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت پڑھی ہے، لیکن مجھے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی شخص نہ مل سکا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن سورج بلند ہونے کے بعد (ان کے گھر) تشریف لائے، تو آپ نے ایک کپڑا لانے کا حکم دیا، چنانچہ ایک چادر سے آپ کے لیے پردہ کر دیا گیا تو آپ نے غسل کیا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا فرمائیں، مجھے معلوم نہیں کہ ان رکعات میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا آپ کا رکوع یا آپ کے سجدے، یہ تمام چیزیں قریب قریب تھیں، فرماتی ہیں: ”پھر میں نے اس سے پہلے اور بعد میں آپ کو نماز چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلَى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَحَ سُبْحَةَ الضُّحَى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنْ ذَلِكَ إِلَّا أُمَّ هَانِيَةَ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرْتَنِي: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَعْدَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَأَمَرَ بِثَوْبٍ فَسَبَّحَ عَلَيْهِ فَأَعْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ، كُلُّ ذَلِكَ مُتَقَابِرٌ، قَالَتْ: فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

فوائد:..... ۱- ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مسنون و مباح ہے۔

۲- نماز چاشت کی رکعات کے قیام اور رکوع و سجود کی طوالت میں قدر مشترک مستحب عمل ہے۔

اشراق، چاشت، ضحیٰ اور اواہین ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں وقت مختلف ہونے سے اس کا نام مختلف ہو جاتا ہے۔



(۱۲۳۵) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ۳۳۶ / ۸۱۔ سنن اس ماجہ: ۱۲۷۹۔

مسند احمد: ۳۴۲ / ۶۔ مسند الحمیدی: ۳۲۲۔

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا.

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ

۵۵۱..... بَابُ تَقْصِيرِ أَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ فِي التَّطَوُّعِ
 نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنے والے کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے
 والے سے کم ہو جانے کا بیان

۱۲۳۶۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَكْتَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ.....
 عَنْ عَمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْقَائِمِ أَفْضَلُ، وَصَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النَّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ.
 ”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آدمی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف ہے۔“

۵۵۲..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفَى فِي الصَّلَاةِ قَاعِدًا فَجَعَلَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا كَالصَّلَاةِ قَائِمًا فِي الْأَجْرِ.

بیٹھ کر نماز پڑھنے کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی اس خصوصیت کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ کو عطا کی ہے کہ آپ کی بیٹھ کر ادا کی گئی نماز کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر ادا کی گئی نماز کے برابر بنایا ہے۔
 ۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ

(۱۲۳۶) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب صلاة القاعد، حدیث: ۱۱۱۵۔ سنن ابی داؤد: ۹۵۱۔ سنن ترمذی: ۳۷۱۔ سنن

نسائی: ۱۶۶۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۳۱۔ مسند احمد: ۴/۴۳۵۔

بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى.....

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کی: مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے: بے شک بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میں تم میں سے کسی ایک شخص کی طرح نہیں ہوں، یہ ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب بندار نے یہ نہیں کہا۔“ ہاں!“

فوائد:..... نفل نماز میں قیام کی قدرت رکھنے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور اس نماز کا نصف اجر ملے گا، لیکن قیام سے عاجز آنے کی صورت میں بیٹھ کر نوافل ادا کرنے سے ثواب میں کمی واقع نہیں ہوتی، بلکہ اسے کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے، البتہ قیام پر قادر شخص کا بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا صحیح نہیں، اس کا اسے ثواب حاصل نہیں ہوگا، بلکہ اس سے وہ گناہ گار ہوگا۔ (کیونکہ فرض نماز کے لیے قیام واجب ہے۔) (شرح النووی: ۱۳/۶)

۵۵۳..... بَابُ التَّرْبُعِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِسًا

نماز میں چار زانو بیٹھنے کا بیان جبکہ نمازی بیٹھ کر نماز پڑھے

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ح وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو دَاوُدَ عَمْرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چوکڑی مار کر بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“

فوائد:..... مکرر ۹۷۸۔

(۱۲۳۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة، قائماً وقاعداً، حدیث: ۷۳۵۔ سنن ابی داؤد: ۹۵۰۔ سنن

نسائی: ۱۶۶۰۔ مسند احمد: ۱۶۲/۲۔ سنن الدارمی: ۱۳۸۴۔

(۱۲۳۸) تقدم تخريجه برقم: ۹۷۸۔

۵۵۴..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِالْمَرْءِ عِلَّةً مِنْ

مَرَضٍ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّلَاةِ قَائِمًا

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ نمازی کو کوئی ایسی بیماری یا تکلیف بھی نہ ہو جس کے باعث وہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو

۱۲۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الْقَزَّازُ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَدْرَانَ، قَالَا، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ.....

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاةٍ تَهُ جَالِسًا. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَابْنُ صَدْرَانَ: حَتَّى كَانَ كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے پہلے اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔“ جناب ابن رافع اور ابن صدران کے الفاظ یہ ہیں: ”حتی کہ آپ کی اکثر نمازیں اس حال میں ادا ہوئیں کہ آپ بیٹھے ہوتے۔“

۵۵۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَكْثُرُ مِنَ التَّطَوُّعِ

جَالِسًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ مَرَضٌ بَعْدَمَا أَسَنَّ وَحَطَمَهُ النَّاسُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ جب عمر زیادہ ہو گئی اور لوگوں (کی پریشانی اور فکر) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو آپ کسی مرض کے بغیر بھی اکثر نفل نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے۔

۱۲۴۰- ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، ح وَثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا دَخَلَ فِي السَّنِّ، فَإِذَا بَقِيَ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً، قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ ”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بوڑھے ہونے کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، پھر جب سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں، تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان آیات کی تلاوت کرتے، پھر رکوع میں چلے جاتے۔“ جبکہ

(۱۲۳۹) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ۷۳۲/۱۱۶۔ سنن ترمذی: ۲۸۲۔ سنن نسائی: ۱۶۵۷۔ مسند احمد: ۱۶۹/۶۔

(۱۲۴۰) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب اذا صلی قاعدا ثم صح، حدیث: ۱۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ۷۳۱۔ سنن ابی داؤد: ۹۵۳۔ سنن نسائی: ۱۶۵۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۲۷۔ مسند احمد: ۱۶/۴۶۔ مسند الحمیدی: ۱۹۲۔

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب

رَكَعٌ، غَيْرَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا دَخَلَ فِي السَّنَنِ .

۱۲۴۱۔ ثَنَا بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، ثَنَا كَهْمَسٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ كِلَاهُمَا.....

”جناب عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ”جب لوگوں (کی فکروں) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو اس کے بعد پڑھ لیتے تھے۔“ جناب الدورقی کے الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: ہاں، جب لوگوں (کی پریشانیوں اور فکروں) نے آپ کو بوڑھا اور کمزور کر دیا تو اس کے بعد (آپ بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے۔)“

فوائد:..... ۱۔ بڑھاپے اور عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہیں اور اس سے نماز کے اجر و ثواب میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

۲۔ تندرست و جوان آدمی کے لیے کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنا افضل ہے، اور کسی علت و عارض کے بغیر بیٹھ کر نوافل پڑھنے سے نماز کا نصف اجر ملتا ہے۔

۵۵۶..... بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِسًا

جب آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنے کا بیان

۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ مَالِكِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ.....

(۱۲۴۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة، قائما وقاعدا حدیث: ۷۳۲۔ مسند احمد: ۱۷۱/۶۔ وقد تقدم

برقم: ۵۳۹۔

(۱۲۴۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ۷۳۳۔ سنن ترمذی: ۲۷۳۔ منن نسائی:

۱۶۵۹۔ مسند احمد: ۲۸۵/۶۔ موطا امام مالک: ۱۰۵/۱۔

”حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، حتیٰ کہ جب آپ اپنی وفات سے ایک سال پہلے کے عرصے میں تھے تو آپ نے اپنی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنی شروع کر دی، (جب) آپ کو کوئی سورت تلاوت کرتے تو اسے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے حتیٰ کہ وہ طویل ترین سورت سے بھی طویل ہو جاتی۔ جناب ابن ہشام نے ”اپنی نفل نماز میں“ کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ جَالِسًا، فَيَقْرَأُ السُّورَةَ فَيُرْتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا. لَمْ يَقُلْ ابْنُ هَاشِمٍ فِي سُبْحَتِهِ.

فوائد:..... ۱۔ بڑھاپے کی وجہ سے، جس میں انسان قیام پر قادر نہ ہو، بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ حالت قیام و قعود میں قرآن کی قراءت میں تجویذی قواعد ملحوظ رکھنا اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا افضل ہے، خواہ قیام و نماز کا دورانیہ طویل تر ہو۔

۵۵۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجُلُوسِ لِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ لِبَعْضِ الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

ایک ہی رکعت میں کچھ قراءت بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے

۱۲۴۳۔ نَاعِلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ مَرَّةً، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اور جب سورت سے تیس یا چالیس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان آیات کی تلاوت کرتے، پھر رکوع کرتے۔“

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا، وَكَانَ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ رَكَعَ.

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدُّورَقِيُّ، نَا ابْنَ عَلِيَّةَ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَةَ.....

”ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نفل نماز میں) بیٹھ کر قراءت فرماتے، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اتنی دیر قیام کرتے (اور تلاوت

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكَّعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ أَرْبَعِينَ آيَةً.

(۱۲۴۳) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۴۰.

(۱۲۴۴) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز المناقلة قائما وقاعدا، حديث: ۱۱۳/۷۳۱۔ سنن نسائي: ۱۶۵۱۔ سنن

ابن ماجه: ۱۲۲۶۔ مسند احمد: ۶/۲۱۷.

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب

کرتے) جتنی دیر میں انسان چالیس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔ (پھر رکوع کرتے)“

فوائد ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ایک رکعت میں قراءت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے، خواہ وہ پہلے قیام کرے، پھر بیٹھے یا بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑا ہو، شافعیہ، مالک، ابوحنیفہ اور اکثر علماء کا یہی موقف ہے۔ البتہ بعض سلف نے اس صورت سے منع کیا ہے لیکن ان کا موقف غلط ہے۔

۲۔ نوافل میں طول قیام مستحب ہے اور طول قیام کثرت رکعات سے افضل ہے۔ (شرح النووی: ۶/ ۱۱)

۵۵۸..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ رُويَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِفَةِ صَلَاتِهِ جَالِسًا،

حَسِبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُ خِلَافُ هَذَا الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کے متعلق مروی اس حدیث کا بیان جس کے بارے میں بعض علمائے کرام کا خیال ہے کہ وہ حدیث ہماری ذکر کردہ حدیث کے خلاف ہے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ.....

”جناب عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا: آپ رات کو کافی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کافی دیر تک بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے، چنانچہ جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب آپ قراءت کر لیتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھے کر لیتے۔“

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ بُدَيْلِ وَآيُوبَ.....

”جناب عبداللہ بن شقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو کافی

(۱۲۴۵) تقدم تخريجه برقم: ۱۱۶۷.

(۱۲۴۶) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حديث: ۱۰۷ / ۷۳۰ - سنن ابى داود: ۵: ۹۵۵ - سنن

نسائي: ۱۶۳۷ - مسند احمد: ۶/ ۲۲۷.

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب

قَائِمًا، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، لہذا جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔“

۱۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ، ثنا حُمَيْدٌ.....

”جناب عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، تو جب آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھے بیٹھے کر لیتے، اور جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے۔ ابو خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ہشام بن عروہ کو بیان کی تو انہوں نے کہا: حمید کو غلطی لگی ہے، اور عبداللہ بن شقیق نے بھی درست نہیں کہا، مجھے میرے والد (حضرت عروہ) نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ نے کبھی بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ جب آپ بوڑھے ہو گئے تو آپ سورتوں کی تلاوت (بیٹھ کر) کرتے، اور جب ان کی کچھ آیات باقی رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے اور رکوع کرتے۔“ ابوبکر نے اسی طرح کہا ہے کہ آپ ”سورتیں“ پڑھتے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جناب ہشام بن عروہ نے عبداللہ بن شقیق کی روایت کا انکار کیا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک عبداللہ کی خبر کا ظاہری مفہوم ان کی روایت کے خلاف ہے جبکہ میرے نزدیک وہ ان کی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خالد کی عبداللہ کے واسطے سے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهُ سَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا. فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، فَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا. فَقَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، فَقَالَ: كَذَبَ حُمَيْدٌ وَكَذَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى دَخَلَ فِي السَّنِّ فَكَانَ يَقْرَأُ السُّورَةَ فَإِذَا بَقِيَ مِنْهَا آيَاتٌ قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ، هَكَذَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: السُّورَةُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَنْكَرَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ خَبَرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ إِذْ ظَاهَرَهُ كَانَ عِنْدَهُ خِلَافَ خَبَرِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهُوَ عِنْدِي غَيْرُ مُخَالَفٍ لِخَبَرِهِ لِأَنَّ فِي رِوَايَةِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ: فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ،

(۱۲۴۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ۷۳۰ / ۱۰۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۲۸۔

مسند احمد: ۲۴۱، ۲۳۶ / ۶۔

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ”جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو آپ رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کرتے اور جب آپ بیٹھ کر تلاوت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر کرتے۔“ ان الفاظ کے لحاظ سے یہ حدیث حضرت عروہ اور عمر کی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خالد کی روایت کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب ساری قراءت بیٹھ کر کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے، اور جب آپ کی ساری قراءت کھڑے ہو کر ہوتی تو آپ رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جناب عبداللہ بن شقیق نے نبی کریم ﷺ کی نماز کی وہ کیفیت بیان نہیں کی جس میں کچھ قراءت آپ نے بیٹھ کر کی اور کچھ قراءت کھڑے ہو کر کی۔ بلاشبہ یہ کیفیت حضرت عروہ، ابوسلمہ اور عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔ کہ جب آپ ﷺ کی قراءت دونوں طرح ہوتی، کچھ قراءت کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر تو پھر انہوں نے بیان کیا کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع کرتے تھے۔ جبکہ آپ کی قراءت دونوں طریقوں سے ہوتی تھی۔ لیکن حضرت عروہ، ابوسلمہ اور عمرہ نے یہ بیان نہیں کیا کہ جس نماز میں آپ بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر (دونوں طریقوں سے) قراءت کرتے تھے اور رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے، آپ اس نماز کی ابتداء کیسے کرتے تھے، (کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر) جبکہ ابن سیرین نے عبداللہ بن شقیق کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت بیان کی ہے، اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے۔ کہ اس نماز کی ابتداء کھڑے ہو کر کرتے تھے۔“

۱۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا وَكَيْعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ.....

(۱۲۴۸) سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب کیف یفعل اذا افتتح الصلاة قائما، حدیث: ۱۶۴۸۔ مسند احمد: ۶/۲۰۴۔ من طریق

وکیع بهذا الاسناد، صحیح مسلم: ۱۱۰/۷۳۰۔ من طریق ابن سیرین بہ۔

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب

”جناب ابن سیرین، عبد اللہ بن شقیق کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ (نفل نماز) کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر بھی پڑھا کرتے تھے۔ تو جب آپ کھڑے ہو کر نماز کی ابتدا کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، نماز کی ابتدا بیٹھ کر کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ روایت گذشتہ تمام روایات کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ چنانچہ اس روایت کے مطابق جب نمازی، نماز کی ابتدا کھڑے ہو کر کرے، پھر بیٹھ جائے اور قراءت کرے تو اس کے لیے مناسب اور لائق بات یہ ہے کہ وہ کھڑے ہو کر کچھ قراءت کرے اور پھر کھڑے کھڑے رکوع کر لے۔ اور جب وہ اپنی نماز کی ابتدا بیٹھ کر کرے اور ساری قراءت بیٹھ کر کرے تو پھر اسے رکوع بھی بیٹھ کر کرنا چاہئے۔ نبی کریم ﷺ کے فعل کی اتباع اور پیروی کرتے ہوئے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَاعِدًا، فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذَا الْخَبَرُ يَبِينُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا، فَعَلِيَ هَذَا الْخَبَرُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا ثُمَّ قَعَدَ وَقَرَأَ أَنْبَغَى لَهُ أَنْ يَقُومَ فَيَقْرَأُ بَعْضَ قِرَاءَتِهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ، فَإِذَا افْتَتَحَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا قَرَأَ جَمِيعَ قِرَاءَتِهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ، فَإِذَا افْتَتَحَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا قَرَأَ جَمِيعَ قِرَاءَتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ قَاعِدٌ اتِّبَاعًا لِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فوائد: ۱۔ کسی شرعی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نوافل ادا کرنا جائز ہیں اور بیٹھ کر نوافل پڑھنے کی صورت میں بیٹھ کر رکوع و سجود مسنون ہیں اور حالت قیام میں نماز پڑھنے کی صورت میں کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع و سجود کے مسنون طریقے کے مطابق رکوع و سجود مسنون ہیں۔

۵۵۹..... بَابُ تَقْصِيرِ أَجْرِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ عَنْ أَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

لیٹ کے نماز پڑھنے والے کے اجر و ثواب میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے اجر و ثواب سے کمی کا بیان ۱۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كَرِيبٍ وَ أَبُو سَعِيدُ الْأَشْجِيُّ، قَالَا، نَا أَبُو خَالِدٍ حُسَيْنُ الْمَكْتَبِ وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنِ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْيَقْدَامِ، ثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.....

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”لیٹ کر نماز پڑھنے والے کا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب

اجرو ثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ہے۔“ امام ابو بکر
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ عرب
نام (سونے والا) کا اطلاق لیٹنے والے شخص پر بھی کرتے ہیں
اور اس سونے والے پر بھی کرتے ہیں جس کی عقل و شعور نیند کی
وجہ سے زائل ہو چکی ہو۔ بے شک مصطفیٰ ﷺ کے اس
فرمان: ”سونے والے کی نماز“ میں مراد لیٹنے والا ہے نہ کہ جس
کی عقل و شعور نیند کی وجہ سے ختم ہو چکی ہو۔ کیونکہ نیند کی وجہ
سے جس شخص کی عقل ختم ہو چکی ہو وہ اس حالت میں نماز کو نہیں
سمجھتا (تو پھر اسے ادا کیسے کرے گا۔)

نُصِفَ صَلَاةَ الْقَاعِدِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : قَدْ
كُنْتُ أَعْلَمْتُ قَبْلَ أَنَّ الْعَرَبَ تُوقِعُ اسْمَ
النَّائِمِ عَلَى الْمُضْطَجِعِ وَعَلَى النَّائِمِ الرَّائِلِ
الْعَقْلُ بِالنَّوْمِ ، وَإِنَّمَا أَرَادَ الْمُصْطَفَى صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ : وَصَلَاةَ النَّائِمِ :
الْمُضْطَجِعُ لِأَزَائِلِ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ ، إِذْ زَائِلُ
الْعَقْلُ بِالنَّوْمِ لَا يَعْقِلُ الصَّلَاةَ فِي وَقْتِ
زَوَالِ الْعَقْلِ .

فوائد:..... نفل نماز کے بارے نمازی کو اختیار ہے کہ وہ نوافل کھڑے ہو کر، بیٹھ کر یا لیٹ کر ادا کرے پھر
کھڑے ہو کر نوافل پڑھنا افضل ہے بیٹھ کر نوافل پڑھنے سے قیام کے نصف کے برابر اجر ملتا ہے اور لیٹ کر نوافل
پڑھنے سے نصف نصف ثواب حاصل ہوتا ہے۔

۵۶۰..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْعَامَّةُ ، إِذِ الْعَامَّةُ إِنَّمَا تَأْمُرُ الْمُصَلِّيَ
مُضْطَجِعًا أَنْ يُصَلِّيَ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعًا
أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبِ

لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی کیفیت کا بیان، عوام کے خیال کے برخلاف، کیونکہ عوام لیٹ کر نماز پڑھنے
والے پر چت لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے لیٹ کر نماز پڑھنے والے کو پہلو
کے بل لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۵۰- نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى ، نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، ح وَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكَيْعُ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ.....

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بوا سیر
تھی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کی کیفیت کے متعلق
پوچھا تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر تمہیں
کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، اگر

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَانَ بِي
الْبَاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ
تَسْتَطِعْ فَجَالِسًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلِي

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب

جَنْبٍ . وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :
 كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ .
 تمہیں اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل (لیٹ کر)
 پڑھ لو (امام ابن مبارک رحمہ اللہ کی روایت میں ”باصور“ کی
 بجائے ”بواسیر“ کے لفظ آئے ہیں (معنی دونوں کے ایک
 ہیں۔)“

فوائد:.....مکرر ۹۷۹۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل نماز پڑھنے کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۵۲۱..... بَابُ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ لِلْمَسَافِرِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ
التَّطَوُّعَ لِلْمَسَافِرِ بِالنَّهَارِ

مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز پڑھنے کا بیان، ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

۱۲۵۱۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَيْرٌ أَمْ هَانِيءٌ أَنْ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ قَدْ خَرَجَتْهُ مِنْ قَبْلُ.

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”سیدہ ام ہانی کی یہ حدیث میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے دن چاشت کی آٹھ رکعات ادا کی تھیں۔“

فوائد..... مکرر ۱۲۳۳۔

۵۲۲..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

سفر میں فرض نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَائِحِي، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک سفر میں) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے آخری پہر آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا تو ہم بیدار نہ ہو سکے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنی سواری کے سر کو پکڑ لے (اور یہاں سے چل پڑے) کیونکہ اس جگہ شیطان ہمارے پاس آ گیا ہے اور اس نے ہمیں (نماز سے) غافل کر دیا ہے (چنانچہ کچھ آگے جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هَذَا مَنَزِلٌ حَضَرَنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ فَغَفَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُفِيْمَتِ الصَّلَاةُ

(۱۲۵۱) تقدم تخريج برقم: ۱۲۳۳ - ۱۲۳۵.

(۱۲۵۲) اسنادہ صحیح، تقدم تخريجه برقم: ۹۸۸.

سفر میں نفل نماز پڑھنے کے متعلق ابواب

فَصَلَّى الْغَدَاةَ . قَدْ خَرَجْتُ هَذِهِ الْقِصَّةَ فِي
غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ فِي نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى
طَلَعَتِ الشَّمْسُ .

(فجر کی) دو سنتیں ادا کیں، پھر اقامت کہی گئی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔“ میں یہ واقعہ اس جگہ کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی بیان کر چکا ہوں، جس میں نبی کریم ﷺ کے صبح کی نماز سے سوئے رہ جانے کا تذکرہ ہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تھا۔“

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۸۸ میں بیان ہوئی ہے، لیکن یہاں اس حدیث کا مستدل یہ ہے کہ دوران سفر فجر کی سنتوں کا التزام لازم ہے اور نبی ﷺ نے سفر و حضر میں ان دو رکعت کو کبھی ترک نہیں کیا، لہذا دوران سفر فجر کی سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۱۲۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبٌ قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ
بِزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ.....

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ان سفروں میں) سورج کے زوال کے وقت دو رکعت چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔“ جناب یونس بن عبداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے آپ کو ظہر سے پہلے دو رکعت چھوڑتے کبھی نہیں دیکھا۔“

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفْرًا فَلَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتْرُكُ رَكَعَتَيْنِ حِينَ تَرِيغِ الشَّمْسِ فَلَمْ أَرَهُ يَتْرُكُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ . ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ . هُوَ فُلَيْحٌ . عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمْ أَرَهُ يَتْرُكُ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ .

۱۲۵۴- وَقَدْ رَوَى الْكُوفِيُّونَ أُعْجُوبَةً عَنْ ابْنِ عُمَرَ إِنِّي خَائِفٌ أَنْ لَا تَجُوزَ رِوَايَتُهَا إِلَّا تَبَيَّنَ عَلْتِنَهَا . لَا إِنَّهَا أُعْجُوبَةٌ فِي الْمَتْنِ إِلَّا أَنَّهَا أُعْجُوبَةٌ فِي الْإِسْنَادِ فِي هَذِهِ

”امام صاحب فرماتے ہیں: کوفیوں نے حضرت ابن عمر سے ایک عجوبہ (حیرت انگیز، طرف تماشاً) بیان کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ اسے بیان کرنا جائز نہیں ہوگا الا یہ کہ اس کی علت بیان کی جائے یہ عجوبہ متن میں نہیں ہے بلکہ اس قصے کی سند میں ہے۔

(۱۲۵۳) اسنادہ ضعیف، البوسرة غفاری راوی مجهول ہے۔ سنن ابی داود، کتاب صلاة السفر، باب التطوع فی السفر، حدیث:

۱۲۲۲- سنن ترمذی: ۵۵۰- مسند احمد: ۲۹۲/۴.

(۱۲۵۴) اسنادہ صحیح، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی راوی ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی التطوع فی السفر،

۱- ۵۵۲- مسند احمد: ۹۰/۲.

کوفیوں نے حضرت نافع اور عطیہ بن سعد العوفی کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر اور سفر میں نمازیں پڑھی ہیں۔ تو میں نے آپ کے ساتھ حضر میں نماز ظہر چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ عصر کی چار رکعات ادا کیں اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا اور مغرب کی تین رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں اور عشاء کی چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ اور نماز فجر دو رکعات اور اس سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیں اور میں نے سفر میں آپ کے ساتھ نماز ظہر دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات پڑھیں۔ نماز عصر دو رکعات ادا کی اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی، مغرب کی نماز تین رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دن کے وتر ہیں۔ یہ حضر اور سفر میں کم نہیں ہوتی۔ اور نماز عشاء دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات ادا کیں، صبح کی نماز دو رکعات اور اس سے پہلے بھی دو رکعات (سنتیں) ادا کیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں: ”ہمیں یہ روایت ابو الخطاب نے مالک بن سعید کے واسطے سے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی ہے اور وہ نافع اور عطیہ بن سعد عوفی کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں۔“ یہ روایت اہل کوفہ کی ایک جماعت نے عطیہ کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے بیان کی ہے۔ ان میں اشعث بن سوار، فراس اور حجاج بن ارطاة شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ راوی اسے مختصر اور کچھ تفصیل کے ساتھ مکمل حدیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث کسی محدث پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف غلط طور پر منسوب کی گئی ہے۔ کیونکہ

الْقِصَّةِ، رَوَا عَنْ نَافِعٍ وَعَطِيَّةِ بْنِ سَعْدِ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَالْعِشَاءَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ، وَالْعِدَاةَ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَهَا رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ، وَقَالَ هِيَ وَتُرُّ النَّهَارَ لَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَالْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ، وَالْعِدَاةَ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَهَا رَكَعَتَيْنِ. نَاهُ أَبُو الْخَطَّابِ، نَا مَالِكُ بْنُ سَعِيرٍ، نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ وَعَطِيَّةِ بْنِ سَعْدِ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَرَوَى هَذَا الْحَبْرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْهُمْ أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَفِرَاسٌ وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، مِنْهُمْ مَنِ اخْتَصَرَ الْحَدِيثَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ بِطَوَّلِهِ. وَهَذَا الْحَبْرَ لَا يَحْفَى عَلَى عَالِمٍ بِالْحَدِيثِ أَنْ هَذَا غَلَطٌ وَسَهْوٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللَّهُ يُنْكِرُ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ وَيَقُولُ لَوْ كُنْتُ

حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، تو سفر میں نفل نماز پڑھنے سے انکار کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوتے تو پھر مجھے فرض نماز ہی مکمل اور پوری پڑھ لینا چاہیے تھی۔ نیز انہوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ سفر میں فرض نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔“

مُتَطَوِّعًا مَا بَالَيْتُ أَنْ أَيْمَ الصَّلَاةِ، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ.

۱۲۵۵- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا بَنُ أَبِي ذَنْبٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ.....

”جناب عبداللہ بن سراقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ عُمَرَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ.

۱۲۵۶- وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - نَا ابْنَ أَبِي ذَنْبٍ.....

”عثمان بن عبداللہ بن سراقہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب حفص بن عاصم کو سفر میں نفل نماز پڑھتے دیکھا اور اس سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ تھے۔ تو ان سے کہا گیا: آپ کے ماموں (عبداللہ بن عمر) اس سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ یہ کام نہیں کرتے تھے۔ آپ فرض نماز سے پہلے اور بعد میں (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کی: میں رات کو (نفل) نماز پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: رات کو چوتھی چاہو (نفل) نماز پڑھ لو۔“

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَاقَةَ أَنَّهُ رَأَى حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يَسْبِغُ فِي السَّفَرِ وَمَعَهُمْ فِي ذَلِكَ السَّفَرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، فَقِيلَ: إِنَّ خَالَكَ يَنْهَى عَنْ هَذَا فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ، لَا يُصَلِّي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا، قُلْتُ: أَصَلِّي بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَ: صَلِّ بِاللَّيْلِ مَا بَدَأَ لَكَ.

۱۲۵۷- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا عَيْسَى بْنُ حَفْصٍ، ح، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا يَحْيَى

(۱۲۵۵) اسنادہ صحیح علی شرط البخاری، مسند احمد: ۱۸/۳ - مسند عبد بن حمید: ۸۴۴.

(۱۲۵۶) اسنادہ صحیح، انظر الحدیث السابق.

بْنِ سَعِيدٍ.....

”عیسیٰ بن حفص بن عاصم کہتے ہیں مجھے میرے والد گرامی جناب حفص بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے نماز ظہر اور عصر کی دو رکعات پڑھیں۔ پھر وہ اپنے قائلین یا گدے کی طرف تشریف لے گئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو نفل پڑھتے ہوئے دیکھا: انہوں نے پوچھا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی نفل پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے اس (فرض نماز) سے پہلے یا بعد میں (نفل) نماز پڑھنی ہوتی تو میں اسے (فرض نماز کو) ہی مکمل پڑھ لیتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپ کی صحبت میں رہا ہوں، آپ (سفر میں) دو رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ اور حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی صحبت بھی میں نے اختیار کی ہے وہ بھی اس طرح (صرف فرض نماز دو گانہ) ادا کرتے تھے۔“ یہ جناب یحییٰ بن حکیم کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابو بکر فرماتے ہیں: ”حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، تو سفر میں فرض نماز کے بعد نفل نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوتے تو میں فرض نماز مکمل ادا کر لیتا۔ لہذا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو سفر میں نماز ظہر کے فرضوں کے بعد دو رکعت سنت پڑھتے ہوئے دیکھیں اور پھر اس شخص کو منع کریں جو نبی کریم ﷺ کے اس فعل کے مطابق عمل کرے؟ حضرت سالم اور حفص بن عاصم رضی اللہ عنہما حضرت ابن

عَنْ عَيْسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: نَأَى أَبِي، وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طَنْفُسَةَ لَهُ، فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُونَ - يَعْنِي يُصَلُّونَ - قَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ، قَالَ: قُلْتُ يُسَبِّحُونَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتَمَمْتُهَا. صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فُضِّصَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ عَلَي رَكَعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذَلِكَ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللَّهُ يُنَكِّرُ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ وَيَقُولُ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَأَتَمَمْتُ الصَّلَاةَ، فَكَيْفَ يَرَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَطَوَّعُ بِرَكَعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ يُنَكِّرُ عَلَي مَنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ سَالِمٌ وَ حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ أَعْلَمَ بِابْنِ عُمَرَ وَأَحْفَظُ لِحَدِيثِهِ مِنْ عَطِيَّةِ بْنِ سَعِيدٍ.

(۱۲۵۷) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب من لم يتطوع في السفر، حدیث: ۱۱۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين،

باب صلاة المسافرين وقصرها، حدیث: ۶۸۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۲۳۔ سنن نسائی: ۱۴۵۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۷۱۔ مسند

سفر میں نفل نماز پڑھنے کے متعلق ابواب

رضی اللہ عنہ کی حدیث کو عطیہ بن سعد کی نسبت زیادہ جاننے والے اور یاد رکھنے والے ہیں (ان کی روایات درج ذیل ہیں جو عطیہ کی روایات کے مخالف ہیں۔)

۱۲۵۸۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي.....

”حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ آدھی رات ہو جاتی تو اٹھ کر نفل ادا کرتے۔ اور وہ رات کو نماز تہجد کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔“

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ سَجْدَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَا بَعْدَهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ. وَكَانَ لَا يَتْرُكُ الْقِيَامَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

۱۲۵۹۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ بِنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ.....

”جناب حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سفر میں ان کے نفل نماز نہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے تھے تو میں اپنی فرض نماز ہی مکمل کر لیتا۔ امام زہری کہتے ہیں: میں نے حضرت سالم سے کہا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہی مسئلہ پوچھا تھا جو حضرت حفص بن عاصم نے ان سے پوچھا تھا؟ حضرت سالم نے فرمایا: نہیں، بے شک ہم ان سے بعض مسائل پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حضرت سالم اور حفص کی روایات دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عطیہ بن سعد کی روایت وہم

حَفْصُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ تَرْكِهِ السُّبْحَةَ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ سَبَّحْتَ مَا بَالَيْتُ أَنْ أْتِمَّ الصَّلَاةَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: هَلْ سَأَلْتَ أَنَّتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا سَأَلَهُ عَنْهُ حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ؟ قَالَ سَالِمٌ: لَا، إِنَّا كُنَّا نَهَابُهُ عَنْ بَعْضِ الْمَسْأَلَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخَبِرَ سَالِمٌ وَحَفْصُ يَدُلَانِ عَلَى أَنَّ خَبَرَ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهَمٌّ. وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَاهِمٌّ فِي جَمْعِهِ بَيْنَ نَافِعٍ وَعَطِيَّةَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ

(۱۲۵۸) صحیح، تفرد بہ ابن خزیمہ:

(۱۲۵۹) تقدم تحریحہ برقم: ۱۲۵۷.

ہے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کو سفر میں نفل نماز کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں نافع اور عطیہ کو جمع کرنے میں وہم ہوا ہے۔ مگر یہ مسئلہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق ہم بیان کر چکے ہیں کہ (کسی راوی کے کسی چیز کے) انکار سے اس کے اثبات کے خلاف دلیل نہیں لی جاسکتی۔ اگر حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں نفل نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو ان کے علاوہ صحابہ کرام نے آپ کو سفر میں نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ لہذا ترجیح اس صحابی کی حدیث کو ہوگی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نفل نماز ادا کرتے) دیکھا ہے، نہ کہ اس صحابی کی روایت کو جس نے آپ کو (سفر میں نفل نماز پڑھتے) نہیں دیکھا۔ اس مسئلہ کو میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں۔

فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ إِلَّا أَنْ هَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ: إِنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُحْتَجَّ بِالْإِنْكَارِ عَلَى الْإِثْبَاتِ. وَابْنُ عَمْرٍو رَجَمَهُ اللَّهُ وَإِنْ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَطَوِّعًا فِي السَّفَرِ، فَقَدْ رَأَاهُ غَيْرَهُ يُصَلِّي مُتَطَوِّعًا فِي السَّفَرِ وَالْحُكْمُ لِمَنْ يُخْبِرُ بِرُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا لِمَنْ لَمْ يَرَهُ، هَذِهِ مَسْأَلَةٌ قَدْ بَيَّنَّهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا.

فوائد: ۱۔ سفر میں فجر کی سنتوں کے سوا باقی موکدہ سنتوں کا اہتمام مکروہ ہے۔ اور سفر میں موکدہ سنتوں کا اہتمام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، لہذا سفر میں سنن و نوافل کا عدم اہتمام اولیٰ و افضل ہے۔

۲۔ دوران سفر نماز وتر کا اہتمام مستحب فعل ہے، لہذا حضر میں چھٹی رات کی نماز معمول ہے اس کے مطابق سفر میں بھی اس معمول کا اہتمام درست ہے۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا معمول یہ تھا کہ یہ حضرات دوران سفر فقط قصر نماز یعنی دو رکعت فرض نماز کا اہتمام کرتے تھے، فرض نماز سے قبل یا بعد میں نوافل و سنن کا اہتمام نہیں کرتے تھے اور یہی طریقہ افضل ہے۔

۵۶۳..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ تَوَدُّعِ الْمَنَازِلِ

منازل (پڑاؤ کی جگہ) سے رخصتی کے وقت سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَا عَبْدَ السَّلَامِ بْنَ هَاشِمٍ، نَا عَثْمَانَ بْنَ سَعِيدٍ الْكَاتِبُ۔ وَكَانَ لَهُ مَرْوَةٌ وَعَقْلٌ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

(۱۲۶۰) اسنادہ ضعیف، عبدالسلام بن ہاشم ابو حفص سخت ضعیف راوی ہے۔ الضعيفة: ۱۰۴۷۔ سنن الدارمی: ۲۶۸۱۔ مستدرک

حاکم: ۱/۳۱۵-۳۱۶.

سفر میں نفل نماز پڑھنے کے متعلق ابواب

اکرم ﷺ جس منزل پر بھی پڑا ڈالتے تو اس سے رخصت ہوتے وقت دو رکعات ادا فرماتے۔“

يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا وَدَعَهُ بِرَكَعَتَيْنِ .

۵۲۳..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْأَرْضِ

سفر کے دوران رات کے وقت نفل نماز زمین پر ادا کرنے کا بیان

۱۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْكِينٍ الْيَمَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ - وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ - عَنْ شُرْحَيْبِلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ، سَمِعْتُ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی سواری بٹھائی، پھر آپ اس سے اترے اور دس رکعات ادا کیں اور ایک وتر ادا کیا، آپ نے دو دو رکعات ادا کیں، پھر ایک وتر ادا کیا، پھر فجر کی دو سنتیں ادا کیں، اور ہمیں نماز فجر پڑھائی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت صراحت کر رہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر میں فجر کی دو سنتیں ادا کی ہیں۔ اور وہ روایات جو ہم نے کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز سے سوئے رہ گئے تھے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تھا اور آپ نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں پھر نماز فجر پڑھائی۔ (وہ بھی سفر میں نفل نماز پڑھنے کے جواز کی دلیل ہیں۔)

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، صَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الصُّبْحِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا خَبَرٌ يُصْرَحُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَخْبَارُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ فِي نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَنَّهُ صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ.

فوائد:.....۱۔ سفر میں رات کی نماز کا اہتمام کرنا اور حضر میں قیام اللیل کا جو معمول ہو، سفر میں اس کا اہتمام جائز

ومباح ہے۔

۲۔ رات کے نوافل دو دو رکعت پڑھنا اور آخر میں وتر پڑھنا افضل طریقہ ہے اور نیز قیام اللیل کے سنت سے ثابت تمام طریقے جائز ہیں۔

۳۔ سفر میں سواری اور سواری سے اتر کر زمین پر رات کے نوافل کا اہتمام کرنے کی دونوں صورتیں جائز ہیں۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

فِي السَّفَرِ عَلَى الدَّوَابِّ

سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر بیٹھ کر پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ

۵۶۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالْمُصَلِّيِ الرَّاحِلَةَ صِدْقًا قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ حُكْمَ الْوِتْرِ حُكْمُ الْفَرِيضَةِ وَأَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ كَصَلَاةِ الْفَرِيضَةِ سفر میں سواری پر وتر پڑھنا جائز ہے، سواری کا منہ جدھر بھی ہو، اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ وتر کا حکم فرض نماز کا ہے اور وتر فرض نماز کی طرح سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۱۲۶۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَابُنْ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ سَالِمِ بْنِ.....

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ آتِي وَجْهِ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ. ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے، آپ کا منہ چاہے جدھر بھی ہوتا۔ اور اس پر وتر بھی پڑھتے تھے مگر آپ اس پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔“

فوائد:..... مکرر ۱۰۹۰۔

۵۶۶..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ غَلَطٍ فِي الْأَحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ

مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا بیان جس سے استدلال کرنے میں بعض کم علم لوگوں سے غلطی ہوئی ہے، ان کا خیال ہے کہ سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں ہے

۱۲۶۳- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّورَقِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ.....

سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر پڑھنا

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (نفل) نماز پڑھتے رہتے، آپ کی سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا، پھر جب آپ فرض نماز یا وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اپنی سواری کو بٹھا دیتے اور زمین پر نماز ادا کرتے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ حدیث، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے خلاف دلیل ہے۔ اس نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں ہے جبکہ یہ بات کہنے والے کی غلطی اور غفلت کی دلیل ہے۔ یہ روایت ہمارے اور روایات کے باہمی فرق کو سمجھنے والے علمائے کرام کے نزدیک حضرت ابن عمر کی روایت کے متضاد اور مخالف نہیں ہے۔ بلکہ دونوں روایات متفق اور قابل عمل ہیں۔ دونوں صحابہ کرام نے وہی خبر دی ہے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے، لہذا جو شخص یہ دونوں روایات جان لے اسے دونوں روایات پر عمل کو جائز قرار دینا چاہئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے اور اسی طرح یہ مسئلہ بیان کر دیا ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سواری بٹھا کر زمین پر وتر پڑھتے دیکھا تو اسی طرح بیان کر دیا ہے۔ لہذا نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ سواری کے اوپر وتر ادا کرے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ اپنی سواری بٹھا کر زمین پر اتر کر وتر پڑھ لے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دونوں طریقوں سے وتر ادا کیے ہیں، اور دونوں میں سے کسی ایک طریقے سے اپنے فعل مبارک کے بعد منع نہیں فرمایا۔ اور یہ جائز اختلاف کی قسم ہے۔ اگر نبی کریم ﷺ نے زمین پر وتر نماز نہ پڑھی ہوتی اور صرف سواری پر وتر ادا کیے ہوتے تو

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ ، فَإِذَا أَرَادَ الْمَكْتُوبَةَ أَوْ الْوِتْرَ أَنَاخَ فَصَلَّى بِالْأَرْضِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: تَوَهَّم بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ دَالٌّ عَلَى خِلَافِ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ ، وَاحْتِجَّ بِهَذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ جَائِزٍ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، وَهَذَا غَلَطٌ وَإِعْفَالٌ مِنْ قَائِلِهِ . وَلَيْسَ هَذَا الْخَبَرُ عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَ مَنْ يُمِيزُ بَيْنَ الْأَخْبَارِ يُضَادُّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ ، بَلِ الْخَبَرَانِ جَمِيعًا مُتَّفِقَانِ مُسْتَعْمِلَانِ ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَخْبَرَ بِمَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ، وَيَجِبُ عَلَى مَنْ عَلِمَ الْخَبْرَيْنِ جَمِيعًا إِجَازَةَ كِلَا الْخَبْرَيْنِ . قَدْ رَأَى ابْنُ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَدَى مَا رَأَى ، وَرَأَى جَابِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَأَوْتَرَ بِالْأَرْضِ فَأَدَى مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ، وَأَنَّ يُوتِرَ الْمَرْءُ عَلَى رَاحِلَتِهِ كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَائِزٌ أَنْ يُبْنِخَ رَاحِلَتَهُ فَيَنْزِلَ فَيُوتِرَ عَلَى الْأَرْضِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيعًا وَلَمْ يُزَجِرْ عَنْ أَحَدِهِمَا بَعْدَ فِعْلِهِ ، وَهَذَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ . وَلَوْ لَمْ يُوتِرِ النَّبِيُّ صَلَّى

سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر پڑھنا

سوار مسافر کے لیے یہ جائز نہ ہوتا کہ وہ سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتا، لیکن جب نبی کریم ﷺ نے دونوں طرح ہی وتر ادا کیے ہیں۔ تو سفر میں وتر پڑھنے والے کو اختیار ہے، اگر چاہے تو اپنی سواری پر پڑھ لے اور اگر چاہے تو سواری سے اتر کر زمین پر پڑھ لے۔ نبی اکرم ﷺ کی کوئی سنت بھی چھوڑی نہیں جاسکتی جبکہ اس پر عمل کرنا ممکن ہو اور آپ کی کسی حدیث کو دوسری کے مقابلے میں اس وقت چھوڑا جائے گا جب دونوں پر بیک وقت عمل کرنا ممکن نہ ہو اور ایک حدیث دوسری کو ہر طریقے سے رد کرتی ہو (ان میں جمع ممکن ہی نہ ہو) جب عمل ممکن نہ ہو تو اس وقت دونوں حدیثوں میں سے ناخ اور منسوخ کو تلاش کیا جائے گا اور پھر منسوخ کی بجائے ناخ پر عمل کیا جائے گا اور اگر کسی شخص کے لیے حضرت جابر کی حدیث کے ساتھ حضرت ابن عمر کی حدیث کو رد کرنا جائز ہے تو کسی دوسرے شخص کے لیے حضرت جابر کی حدیث کو حضرت ابن عمر کی حدیث کے ساتھ رد کرنا بلاولی جائز ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں مروی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حضرت جابر کی حدیث کی نسبت بہت ساری اسانید سے مروی ہے جو زیادہ مضبوط اور صحیح ہیں، لیکن کسی عالم کے لیے ان دو حدیثوں میں سے کسی ایک کو دوسری کی وجہ سے رد کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے بیان کردہ طریقے کے مطابق دونوں پر عمل کرنا چاہئے۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسانید ”کتاب الکبیر“ میں بیان کی ہیں۔“

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَدْ أَوْتَرَ
عَلَى الرَّاحِلَةِ كَانَ غَيْرُ جَائِزٍ لِمُسَافِرِ
الرَّايِبِ أَنْ يَنْزِلَ فَيُوتِرَ عَلَى الْأَرْضِ ،
وَلَكِنْ لَمَّا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيعًا كَانَ الْمُؤْتِرُ بِالْخِيَارِ
فِي السَّفَرِ إِنْ أَحَبَّ أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنْ
شَاءَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ ، وَلَيْسَ
شَيْءٌ مِنْ سُنَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَهْجُورًا إِذَا أَمَكَنَ اسْتِعْمَالُهُ ، وَإِنَّمَا يَتَرَكُ
بَعْضُ خَبَرِهِ بَعْضٌ إِذَا لَمْ يُمَكِّنْ
اسْتِعْمَالَهَا جَمِيعًا وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَدْفَعُ
الْآخَرَ فِي جَمِيعِ جِهَاتِهِ ، فَيَجِبُ حِينَئِذٍ
طَلْبُ النَّاسِخِ مِنَ الْخَبَرَيْنِ وَالْمَنْسُوخِ
مِنْهُمَا ، وَيُسْتَعْمَلُ النَّاسِخُ دُونَ
الْمَنْسُوخِ . وَلَوْ جَازَ لِأَحَدٍ أَنْ يَدْفَعَ خَبَرَ
ابْنِ عُمَرَ ، بِخَبَرِ جَابِرٍ ، كَانَ أَجُوزًا لِآخَرَ
أَنْ يَدْفَعَ خَبَرَ جَابِرٍ بِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لِأَنَّ
أَخْبَارَ ابْنِ عُمَرَ فِي وَتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَكْثَرُ اسَانِيدٍ
وَأَثْبَتٌ وَأَصَحُّ مِنْ خَبَرِ جَابِرٍ ، وَلَكِنْ غَيْرُ
جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَنْ يَدْفَعَ أَحَدَ هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ
بِالْآخَرِ بَلْ يُسْتَعْمَلَانِ جَمِيعًا عَلَى مَا بَيَّنَّا ،
وَقَدْ خَرَجْتُ طَرُقَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِي كِتَابِ
الْكَبِيرِ .

۵۶۷..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي

السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالرَّاحِلِ

سفر میں سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے خواہ سواری کا منہ سوار سمیت جدھر بھی ہو

۱۲۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے، آپ کی سواری آپ کو لے کر جس طرف بھی منہ کر لیتی۔ جناب عبد اللہ بن سعید کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”آپ اپنی سواری پر نماز پڑھتے رہے، خواہ آپ کی سواری آپ کو لے کر جدھر بھی منہ کر لیتی۔“ جناب ابو کریم اور عبد اللہ بن سعید کہتے ہیں: اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔“

۱۲۶۵- حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

”حضرت عامر بن زینب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس کا منہ جدھر بھی ہوتا۔“

فوائد:.....

- ۱- سفر میں سواری پر نوافل پڑھنا جائز ہیں، خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت ہو اور یہ عمل مباح بالاجماع جائز ہے بشرطیکہ محصیت کا سفر نہ ہو۔ (نووی: ۲۰۹/۵)
- ۲- وتر پڑھنا سنت ہے واجب نہیں، کیونکہ فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔
- ۳- نماز خوف یا کسی شرعی عذر کے تحت سواری پر فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۱۲۶۴) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة، حديث: ۷۰۰۔ مسند احمد: ۲/ ۱۲۴۔ وانظر الحديث الأتي.

(۱۲۶۵) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب صلاة التطوع على الدواب، حديث: ۱۰۹۳۔ صحیح مسلم: ۷۰۱۔ مسند احمد:

۳/ ۴۴۵۔ سنن الدارمی: ۱۰۱۴۔

سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر پڑھنا

۵۶۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ إِذَا كَانَتْ مُتَوَجَّهَةً نَحْوَ الْقِبْلَةِ

ان علماء کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی سواری پر نفل نماز صرف اس وقت پڑھی ہے جب آپ کی سواری قبلہ رخ چل رہی ہوتی تھی۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرَهَمِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

عِيَاضٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجَّهًا إِلَى تَبُوكَ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنی سواری پر تبوک کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَائِيحِي، نَاعِبُ الْمَلِكِ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ.....

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجَّهًا مِنْ مَكَّةَ، فَتَنَزَّلَتْ: ﴿أَيْنَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ﴾.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر مکہ مکرمہ سے (مدینہ منورہ کی طرف) منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَيْنَمَا تُولُوا فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ﴾ (البقرة: ۱۱۵) ”تم جس طرف بھی منہ کرو گے وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔“

۵۶۹..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْحُمْرِ، وَيَخْطُرُ بِبَالِي فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ

عَلَى أَنَّ الْحِمَارَ لَيْسَ بِنَجْسٍ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْكَلُ لِحُمِهِ إِذِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّجْسِ غَيْرُ جَائِزٍ

سفر میں گدھوں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں یہ خیال آ رہا ہے کہ گدھا ناپاک نہیں ہے اگرچہ اس کا گوشت نہیں کھایا جاتا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے

۱۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنِي سَعِيدُ

(۱۲۶۶) اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، انفرادی بهذا الطريق، صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب لا یرد السلام فی

الصلاة، حدیث: ۱۲۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحريم الکلام فی الصلاة، حدیث: ۵۴۲۔ من طریق اخر عن

جابر رضی اللہ عنہ، وانظر ما تقدم برقم: ۶۷۶.

(۱۲۶۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جواز صلاة النافلة علی الدابة، حدیث: ۷۰۰ / ۳۳۔ سنن نسائی: ۴۹۲۔

مسند احمد: ۲ / ۲۰.

سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر پڑھنا

بْنُ يَسَارٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيَ عَلَى حِمَارٍ - أَوْ عَلَى حِمَارَةٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ نَحْوَ خَيْبَرَ - يَعْنِي التَّطَوُّعَ . . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِي البَصْرِيُّ .

”حضرت ابن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک گدھے یا گدھی پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کا چہرہ مبارک خیبر کی طرف تھا۔“ امام ابو بکر رضي الله عنه فرماتے ہیں: یہ محمد بن دینار، الطاحی البصری ہیں۔

۵۷۰..... بَابُ الْإِيْمَاءِ بِالصَّلَاةِ رَاكِبًا فِي السَّفَرِ

سفر میں سوار ہونے کی حالت میں نماز اشارے کے ساتھ پڑھنے کا بیان

۱۲۶۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَأَيْنَمَا تُولُوْا فَعَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ أَنْ تُصَلِّيَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ بِكَ رَا حِلَّتْكَ فِي السَّفَرِ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ يُصَلِّيَ عَلَى رَا حِلَّتِهِ تَطَوُّعًا يَوْمِي بِرَأْسِهِ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ .

”حضرت ابن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَأَيْنَمَا تُولُوْا فَعَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ (البقرة: ۱۱۵) ”پس تم جہر بھی منہ کرو گے وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔“ کہ تم سفر میں نماز پڑھ لو، تمہاری سواری تمہیں لے کر جس طرف چاہے منہ کر لے۔ (لہذا) جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس ہوئے تو آپ اپنی سواری پر اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔“

فوائد:..... ۱۔ دوران سفر سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے اور سواری پر نوافل ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا لازم نہیں، بلکہ سواری کا رخ جس سمت ہو، اسی سمت کو منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، خواہ سواری کا رخ قبلہ کے مخالف سمت میں ہو جائے، اس سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

۲۔ فرض نماز یا نوافل زمین پر ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا صحت نماز کی شرط ہے جب کہ دوران سفر سواری پر نوافل ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ کسی بھی سمت منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص فرض نماز ادا کرنا چاہے گا تو وہ سواری سے اتر کر زمین پر فرض نماز ادا کرے گا۔ سواری پر فرض نماز نہیں ہوتی۔

۵۷۱..... بَابُ صِفَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ رَاكِبًا

سوار ہونے کی حالت میں نماز میں رکوع و سجود کرنے کی کیفیت کا بیان

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا جب کہ آپ اپنی سواری پر ہرست میں نوافل پڑھ رہے تھے، لیکن آپ رکوع کی نسبت دونوں سجدوں کے لیے زیادہ جھکتے، اور آپ اشارہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔“

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ يُصَلِّي النَّوَافِلَ فِي كُلِّ وَجْهِ وَلَكِنَّهُ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَيَوْمِي إِيْمَاءً.

فوائد:..... سواری پر نماز پڑھنے کی صورت میں رکوع و سجود کا اشارے سے اہتمام شروع ہے اور رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکنا مسنون ہے۔ نیز زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی حالت میں بھی یہی عمل ملحوظ رکھنا چاہیے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُنْهَى عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيهَا ان اوقات کے ابواب کا مجموعہ جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے۔

۵۷۲..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بِذِكْرِ لَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ذکر کے ساتھ جن سے مراد خاص ہے

۱۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ، ح وَثْنَا الصَّنَعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ رُفَيْعًا أَبَا الْعَالِيَةِ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چند افراد نے بیان کیا، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ان سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے دو گھڑیوں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ نماز عصر کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ جناب صنعانی کے الفاظ یہ ہیں: ”مجھے چند لوگوں نے حدیث بیان کی، ان میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔“

۱۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ - وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ - عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ.....

(۱۲۷۱) صحیح بخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، حدیث: ۵۸۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها، حدیث: ۸۲۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۵۰۔ مسند احمد: ۵۰/۱۔ (۱۲۷۲) صحیح مسلم۔ حدیث: ۸۲۶/۲۸۶۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الصلاة العصر، حدیث: ۱۸۳۔ سنن نسائی: ۵۶۳۔

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ - وَكَانَ مِنْ أَحِبِّهِمْ إِلَيَّ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۵۷۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ لَا الْمَكْتُوبَةِ وَجَمِيعِ التَّطَوُّعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک: ”صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک بھی کوئی نماز نہیں ہے“ سے آپ کی مراد بعض نفل نماز ہے، فرض نماز اور تمام نوافل مراد نہیں ہیں۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا دَالَّةً وَإِجْمَاعُ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا عَلَى أَنَّ النَّاسِيَ إِذَا نَسِيَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَذَكَرَهَا بَعْدَ الصُّبْحِ أَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ، أَنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ الصُّبْحِ، وَقَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ الْعَصْرِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، إِذْ لَوْ كَانَ نَهْيُهُ عَنِ جَمِيعِ الصَّلَاةِ فَرَضِهَا وَتَطَوُّعِهَا لَمْ يُجْزَأَنْ تُصَلِّيَ فَرِيضَةً بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا لَهَا فَذَكَرَهَا فِي أَحَدِ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ، وَالِدَّلِيلُ الثَّانِي أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ لَا كُلَّهَا، سَائِبِيَّتُهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا: ”کہ جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو وہ اسے جب یاد آئے پڑھے۔“ یہ فرمان اور تمام مسلمانوں کا اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ بھول جانے والا جب فرض نماز بھول جائے پھر اسے نماز صبح یا نماز عصر کے بعد یاد آئے تو اس کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ اس نماز کو سورج طلوع ہونے سے پہلے ادا کر لے اگر اسے وہ نماز فجر کے بعد یاد آئی ہو۔ اور اگر نماز عصر کے بعد یاد آئی تو سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کر لے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بلاشبہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

ہونے تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر آپ کی یہ ممانعت تمام فرض اور نفل نمازوں کو شامل ہوتی تو نماز صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک فرض نماز پڑھنا جائز نہ ہوتا اگرچہ نمازی اس فرض نماز کو بھول جانے والا ہوتا ہے اور پھر اسے یہ نماز ان دو اوقات میں یاد آتی ہے۔ اس بات کی دوسری دلیل کہ نبی کریم ﷺ کی مراد بعض نفل نماز ہے، تمام نفل نہیں ہیں، میں عنقریب اسے اسی کتاب میں اس کے مقام پر بیان کر دوں گا۔ ان شاء اللہ۔

۵۷۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ تَحْرِي الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت قصد و کوشش کے ساتھ نماز پڑھنا منع ہے

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ السَّكْتَ لَا يَكُونُ خِلَافَ النُّطْقِ وَلَا يَجُوزُ الْإِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ عَلَى مَا يَتَوَهَّمُهُ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ، إِذْ لَوْ جَازَ الْإِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ لَكَانَ فِي قَوْلِهِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، إِبَاحَهُ الصَّلَاةِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَإِنْ كَانَ الْمُصَلِّي مُتَحَرِّياً بِصَلَاتِهِ طُلُوعَ الشَّمْسِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خاموشی نطق کے خلاف نہیں ہوتی اور خاموشی سے نطق کے خلاف دلیل لینا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ علم کے دعوے دار بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کیونکہ اگر خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان: نماز صبح کی بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں، میں سورج کے طلوع کے وقت نماز پڑھنے کے جواز کی دلیل ہوتی اگرچہ نمازی قصد و ارادے کے ساتھ اس وقت نماز پڑھتا۔

۱۲۷۳۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَكُنَّا مَعَهُ بِنُ الْعَلَاءِ بْنِ كَرَيْبٍ، ثَنَا ابْنُ بَشِيرٍ، نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نماز کی ادائیگی کے ساتھ طلوع شمس اور غروب شمس کا قصد و ارادہ نہ کرو۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔“ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو اس کے برابر ہونے تک نماز سے رکے رہو۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو اس کے مکمل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْرَوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَرَزَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى

(۱۲۷۳) صحیح بخاری، کتاب مواقیب الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، حدیث: ۵۸۲، ۵۸۳، صحیح مسلم،

کتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها، حدیث: ۸۲۹، سنن نسائی: ۵۷۲۔ مسند احمد: ۱۳/۲۔

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

غروب ہونے تک نماز سے رک جاؤ۔ یہ ہندار کی حدیث ہے اور جناب ابو کریب کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”بے شک وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔“

يَسْتَوِي، فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ
فَأَمْسِكُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يَغِيبَ. وَهَذَا
حَدِيثُ بُنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: فَإِنَّهَا
تَطْلُعُ بِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ.

۱۲۷۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِي
صُفْرَةَ يَقُولُ: قَالَ.....

”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور غروب ہو رہا تو تم نماز مت پڑھو، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے“ اور جناب صنابحی کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”بے شک سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کے سینگ ہوتے ہیں۔ پھر جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے۔“ اس میں یہ دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب اس گھڑی میں (سورج کے طلوع کے وقت) نماز پڑھنے سے منع کیا تو سورج کے طلوع کے بعد بھی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے حتیٰ کہ وہ بلند ہو جائے۔ اسی طرح جناب عمرو بن عبسہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔“ میں نے یہ دو

سَمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَصَلُّوا حِينَ تَطْلُعُ
الشَّمْسُ وَلَا حِينَ تَغْرُبُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ
قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ.
وَفِي خَبَرِ الصُّنَابِحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ
الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَاهَا، دَلَالَةً
عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ قَدْ نَهَى
عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ حَتَّى
تَرْتَفِعَ. وَكَذَا خَبَرُ عَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ: حَتَّى
تَرْتَفِعَ. خَرَجْتُ هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِي غَيْرِ
هَذَا الْبَابِ.

احادیث اس باب کے علاوہ ایک اور باب میں بھی بیان کی ہیں۔“

۵۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَوُّعِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

دوپہر کے وقت نفل نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے

وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ الْإِحْتِجَاجَ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ غَيْرُ جَائِزٍ، إِذْ لَوْ جَازَ
الْإِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ لَجَازَ الْإِحْتِجَاجُ بِأَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا صَلَاةَ

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَنْ يُقَالَ: قَدْ سَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ عَنِ الزَّجْرِ عَنِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ إِذَا قَامَ قَائِمِ الظُّهَيْرَةِ، فَيُقَالَ: الصَّلَاةُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ جَائِزَةٌ أَوْ يُقَالَ: هَذِهِ الْأَخْبَارُ خِلَافُ الْأَخْبَارِ الَّتِي فِيهَا النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا قَامَ قَائِمِ الظُّهَيْرَةِ.

اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اگر خاموشی کے ساتھ نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا تو نبی کریم ﷺ کی ان احادیث سے دلیل لینا جائز ہوتا: صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے یہ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان فرامین میں دوپہر کے وقت نفل نماز پڑھنے کی ممانعت سے خاموشی اختیار کی ہے، لہذا اس وقت نفل نماز پڑھنا جائز ہے، یا یہ کہا جائے کہ یہ احادیث ان احادیث کے خلاف ہیں جن میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔

۱۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا رات اور دن کی گھڑیوں میں کوئی ایسی گھڑی بھی ہے جس میں آپ مجھے نماز نہ پڑھنے کا حکم دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے رکے رہو۔“ جناب ابن عبدالحکم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حتی کہ سورج بلند ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سیٹلوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر (اس کے بعد) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شریک ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے حتی کہ دوپہر ہو جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تَأْمُرُنِي أَنْ لَا أُصَلِّيَ فِيهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ: إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى يَنْتَصِفَ النَّهَارُ،

(۱۲۷۵) دیکھیے عیاض بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے۔ تاہم شواہد کے شاہد حسن ہے۔ الصحیحہ: ۱۳۷۱۔ مسند ابی یعلیٰ: ۶۵۸۱۔ ومن طریقہ صحیح ابن حبان: ۱۵۵۰۔ من طریق ابن وہب سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الساعات الیٰ تکرہ فیہا الصلاۃ، ۱۲۵۲۔ من طریق اخر عن سعید المقبریٰ.

چنانچہ جب دوپہر ہو جائے تو تم سورج ڈھلنے تک نماز پڑھنے سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور شدید گرمی جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور جب سورج ڈھل جائے تو (اس وقت کی) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے اور شریک ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ عصر کی نماز پڑھی جائے۔ پھر جب تم عصر کی نماز پڑھو تو پھر سورج غروب ہونے تک نماز سے رکے رہو۔“ جناب یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”نمازیں (اس وقت قبول ہوتی ہیں) اور ابن عبدالحکم کے الفاظ یہ ہیں: پھر نماز میں فرشتے شریک ہوتے ہیں، اس میں حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے حتیٰ کہ صبح کی نماز ادا کی جائے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ خاموشی منصوص پر دلیل ہے تو پھر نبی کریم ﷺ کی ان احادیث سے دلیل لینا جائز ہوتا کہ آپ نے نماز فجر کی بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ لہذا سورج کا کنارہ نکل آنے پر اور اس کے بلند ہونے سے پہلے نماز پڑھنا جائز ہوتا۔ اور جب سورج آسمان کے وسط میں برابر ہو جائے تو اس کے ڈھلنے سے پہلے بھی نماز جائز ہوتی۔ لیکن یہ اس شخص کے نزدیک جائز نہیں ہے جو دینی فہم دفراسٹ رکھتا ہو، نبی کریم ﷺ کی احادیث میں غور فکر کرنے والا ہو اور خاموشی سے نطق کے خلاف دلیل لینے میں ہٹ دھرم اور متناد پرست نہ ہو۔ اور نہ وہ خاموشی کو منصوص کی دلیل قرار دینے پر مصر ہو جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کے مذہب کے مطابق نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک: ”صبح کی نماز

فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهُ حِينَئِذٍ تَسْعُرُ جَهَنَّمَ، وَشِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرُ، فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. قَالَ يُونُسُ، قَالَ: صَلَّوْا. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَوْ جَاَزَ الْإِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ كَمَا يَزْعُمُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ الدَّلِيلُ عَلَى الْمَنْصُوصِ لَجَاَزَ أَنْ يُحْتَجَّ بِأَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِبَاحَةُ الصَّلَاةِ عِنْدَ بَرُوزِ حَاجِبِ الشَّمْسِ قَبْلَ أَنْ تَرْتَفِعَ، وَبِإِبَاحَةِ الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوَتْ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَرُوزَ، وَلَكِنْ غَيْرُ جَائِزٍ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ الْفِقْهَ وَيُدَبِّرُ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعَانِدُ الْإِحْتِجَاجَ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ. وَلَا يَمَّا يَزْعُمُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ الدَّلِيلُ عَلَى الْمَنْصُوصِ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَذْهَبٍ مَنْ خَالَفَنَا فِي هَذَا

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے، ان کے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔ اور ان کا خیال ہے کہ یہ ایسی دلیل ہے جس میں دوسرا کوئی احتمال نہیں ہے۔ اور ہمارا مذہب اس اصل کے خلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بلاشبہ نص کی قوت اور حیثیت دلیل کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اور یہ جائز ہے کہ ایک کام سے ایک وقت اور مدت تک روک دیا جائے اور اس مخصوص کام کی مخصوص مدت و وقت تک ممانعت میں اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ وقت اور مدت گزر جانے پر وہ کام جائز ہوگا۔ جبکہ اس وقت کے گزر جانے کے بعد اس کی منع کی دلیل موجود ہو اور اس مسئلہ میں مروی دونوں روایات باہم متضاد، متناقض اور ایک دوسری کی نفی کرنے والی بھی نہ ہوں۔ جیسا کہ اسی مسئلہ میں ہمارے بعض مخالفین کا خیال ہے۔ اسی قسم سے یہ مسئلہ بھی ہے جسے میں نے اپنی کتاب معانی القرآن میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ (البقرة: ۲۳۰) ”پھر اگر وہ (خاوند) اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ (عورت) اس کے لیے حلال نہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔“ لہذا قرآن مجید کی اس نص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تین طلاقوں والی بیوی کو اس کے خاوند پر حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔ اور جب وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے گی تو وہ اس شخص کے نکاح میں ہوتے ہوئے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم بستری کرنے سے پہلے ہی وہ شخص فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے

الْجِنْسِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ دَالٌّ عِنْدَهُ عَلَى أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ فَالصَّلَاةُ جَائِزَةٌ، وَرَعِمَ أَنَّ هَذَا هُوَ الدَّلِيلُ الَّذِي لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ. وَمَذْهَبُنَا خِلَافٌ هَذَا الْأَصْلِ، نَحْنُ نَقُولُ: إِنَّ النَّصَّ أَكْثَرُ مِنَ الدَّلِيلِ. وَجَائِزٌ أَنْ يُنْهَى عَنِ الْفِعْلِ إِلَى وَقْتٍ وَعَايَةٍ. وَقَدْ لَا يَكُونُ فِي النَّهْيِ عَنِ ذَلِكَ الْفِعْلِ إِلَى ذَلِكَ الْوَقْتِ وَالْعَايَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْفِعْلَ مَبَاحٌ بَعْدَ مَضِيِّ ذَلِكَ الْوَقْتِ وَتِلْكَ الْعَايَةِ، إِذَا وَجِدَ نَهْيٌ عَنِ ذَلِكَ الْفِعْلِ بَعْدَ ذَلِكَ الْوَقْتِ، وَلَمْ يَكُنِ السَّخْرَانِ إِذَا رُويَا عَلَى هَذِهِ الْقِصَّةِ مُتَهَاتِرَيْنِ مُتَكَادِبَيْنِ مُتَنَاقِضَيْنِ عَلَى مَا يَزْعَمُ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ. وَمِنْ هَذَا الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ مِنْ قَوْلِهِ جَلَّ وَعَلا: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ فَحَرَّمَ اللَّهُ الْمُطَلَّقةَ ثَلَاثًا عَلَى الْمُطَلَّقِ فِي نَصِّ كِتَابِهِ ﴿حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ وَهِيَ إِذَا نَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، لَا تَحِلُّ لَهُ وَهِيَ تَحْتَ زَوْجِ ثَانٍ، وَقَدْ يَمُوتُ عَنْهَا أَوْ يُطَلِّقُهَا أَوْ يَنْفَسِحُ النِّكَاحُ بِبَعْضِ الْمَعَانِي الَّتِي يَنْفَسِحُ النِّكَاحُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ قَبْلَ الْمَسِيئِ، وَلَا سَحْلًا أَيْضًا لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَكُونَ مِنْ

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

دے یا نکاح کسی ایسی وجہ سے فسخ ہو جائے جن کی بنیاد پر نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں بھی وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی حتیٰ کہ دوسرا خاوند اس سے ہم بستری کر لے۔ پھر خاوند کے فوت ہونے، طلاق دینے یا نکاح فسخ ہونے کی صورت میں وہ عدت گزارے گی (پھر پہلے خاوند سے نکاح کرنا جائز ہوگا) چنانچہ اگر یہ حرمت ایک محدود وقت تک ہو، اس دلیل کی طرح جس میں دوسرا کوئی احتمال نہیں تو حرام کی گئی چیز ایک مقرر وقت تک ہوتی اور وہ نماز پڑھتا (اس کے وقت ہی میں) وقت کے بعد نہیں۔ اس میں دوسرا احتمال نہ ہوتا۔ پس تین طلاقوں والی عورت جب دوسرے خاوند سے شادی کر لیتی تو وہ پہلے خاوند کے لیے دوسرے خاوند کی ہم بستری سے پہلے ہی حلال ہو جاتی اور دوسرے خاوند کی وفات یا اس سے طلاق اور اس کی عدت گزرنے سے پہلے ہی پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ عورت (پہلے خاوند کے لیے) حلال نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ دوسرے خاوند سے شادی کر لے اور وہ اس عورت سے ہم بستری کر لے، پھر وہ خاوند فوت ہو جائے، یا وہ طلاق دے دے یا ان کا نکاح فسخ ہو جائے، پھر اس کی عدت پوری ہو جائے۔“ عقرب میں یہ طویل مسئلہ کتاب العلم میں بیان کر دوں گا، ان شاء اللہ۔ علم وفقہ سے ناواقف بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے اور اس آیت میں ایسا دعویٰ کیا ہے، جس نے ہمیں گزشتہ قول بھلا دیا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اس آیت میں نکاح سے مراد طہی ہے۔ نیز اس کا دعویٰ ہے کہ نکاح کے دو معانی ہیں: ۱۔ عقد یعنی نکاح کرنا ۲۔ طہی کرنا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ﴾ ”حتیٰ کہ

الزَّوْجِ الثَّانِي مَيْسِرٌ، ثُمَّ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالزَّوْجِ مَوْتٌ أَوْ طَلَاقٌ أَوْ فَسْخُ نِكَاحٍ، ثُمَّ تَعْتَدُ بِهِ، فَلَوْ كَانَ التَّحْرِيمُ إِذَا كَانَ إِلَىٰ وَفْتِ غَايَةٍ، كَالدَّلِيلِ الَّذِي لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ، أَنْ يَكُونَ الْمُحْرَمُ إِلَىٰ وَفْتِ غَايَةٍ، صَلَّى لَا بَعْدَ الْوَفْتِ، لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ، لَكَانَتِ الْمُطَلَّغَةُ ثَلَاثًا إِذَا تَزَوَّجَهَا زَوْجًا غَيْرَهُ، حَلَّتْ لِرِزْوَجِهَا الْأَوَّلِ قَبْلَ مَيْسِرِ الثَّانِي إِيَّاهَا، وَقَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ بِالزَّوْجِ مَوْتٌ أَوْ طَلَاقٌ مِنْهُ، وَقَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، وَمَنْ يَفْهَمُ أَحْكَامَ اللَّهِ يَعْلَمُ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَحَتَّىٰ يَكُونَ هُنَاكَ مَيْسِرٌ مِنَ الزَّوْجِ إِيَّاهَا، أَوْ مَوْتٌ زَوْجٍ، أَوْ طَلَاقُهُ، أَوْ انْفِسَاخُ النِّكَاحِ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ عِدَّةٌ تَمْضِي، هَذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيلَةٌ سَابِقَتْهَا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. وَاعْتَرَضَ بَعْضُ مَنْ لَا يُحْسِنُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ فَادَّعَى فِي هَذِهِ الْآيَةِ مَا أَنَسَانَا قَوْلَ مَنْ ذَكَرْنَا قَوْلَهُ، فَرَزَعَمَ أَنَّ النِّكَاحَ هُنَا الْوِطْءُ، وَرَزَعَمَ أَنَّ النِّكَاحَ عَلَىٰ مَعْنَيْنِ، عَقْدٌ، وَوِطْءٌ، وَرَزَعَمَ أَنَّ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ﴾، إِنَّمَا أَرَادَ الْوِطْءَ، وَهَذِهِ فَصِيحَةٌ لَمْ نَسْمَعْ عَرَبِيًّا قَطُّ مِمَّنْ شَاهَدْنَا هُمْ وَلَا حِكْمِي لَنَا عَنْ أَحَدٍ تَقَدَّمَ مِمَّنْ يُحْسِنُ لُغَةَ الْعَرَبِ

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے“ سے مراد وطی ہے (کہ وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے وطی وہم بستری کر لے) یہ ایسی شرم ناک اور رسوا کن بات ہے جو ہم نے کسی عربی شخص سے نہیں سنی، جن کو ہم نے دیکھا ہے اور ان کا عہد پایا ہے۔ اور نہ ہمیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہم سے پہلے کسی شخص نے ایسی معیوب بات کی ہو جو اہل اسلام میں سے لغت عرب کو جانتا ہو اور اس میں مہارت رکھتا ہو۔ پرانے لوگوں نے بھی اس لفظ کا اطلاق اس طرح نہیں کیا کہ جَامَعَتِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا (عورت نے اپنے خاوند سے ہم بستری کی) ہم نے کسی کو نہیں سنا کہ وہ یہ کہنا درست قرار دیتا ہو کہ (وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا) ”عورت نے اپنے خاوند سے وطی کی“ بلکہ اس موقع پر اس کی طرف نکاح کی نسبت کی جاتی ہے جیسا کہ عرب لوگ کہتے ہیں: تزوجت المرأة زوجها (عورت نے خاوند سے شادی کی) ہم نے کسی عربی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ عورت نے اپنے خاوند سے وطی کی یا عورت نے اپنے خاوند کے ساتھ جماع وہم بستری کی۔ اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی چیز کو ایک وقت اور مدت تک حرام قرار دیتے ہیں، اور کبھی وہ چیز اس وقت کے بعد بھی حرام ہوتی ہے۔

مَنْ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَلَا يَمْنَنْ قَبْلَهُمْ أَطْلَقَ هَذِهِ اللَّفْظَةَ. أَنْ يَقُولَ: جَامَعَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا، وَلَا سَمِعْنَا أَحَدًا يُجِيزُ أَنْ يُقَالَ: وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا، وَإِنَّمَا أَضَافَ إِلَيْهَا النِّكَاحَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ كَمَا تَقُولُ الْعَرَبُ: تَزَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجًا. وَلَمْ نَسْمَعْ عَرَبِيًّا يَقُولُ: وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَلَا جَامَعَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا. وَمَعْنَى الْآيَةِ عَلَى مَا أَعْلَمْتُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُحَرِّمُ الشَّيْءَ فِي كِتَابِهِ إِلَى وَقْتٍ وَغَايَةٍ، وَقَدْ يَكُونُ ذَلِكَ الشَّيْءُ حَرَامًا بَعْدَ ذَلِكَ الْوَقْتِ أَيْضًا.

فوائد :..... ۱۔ تین اوقات میں نوافل سنن اور غیر سبھی نمازیں پڑھنا مکروہ ہے۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ((ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانًا، حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِزَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ، وَحِينَ تَضَيَّفَ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.)) رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے۔ (۱) جب سورج طلوع ہو رہا ہوتا، وقتیکہ وہ بلند ہو جائے۔ (۲) جب دوپہر کا سایہ ٹھہر جائے حتیٰ کہ سورج مائل ہو جائے۔ (۳) سورج غروب ہونے کے لیے مائل ہوتا وقتیکہ وہ غروب ہو جائے۔

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

(مسلم: ۸۳۱، ابوداؤد: ۳۱۹۲، ترمذی: ۱۰۳۰)

- ۲۔ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان اوقات میں نماز پڑھنا اور مردوں کو دفنانا حرام ہے۔ (نیل الاوطار: ۴/۴۲۹)
- ۳۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ان اوقات میں غیر سہمی نماز پڑھنے کی کراہت پر امت کا اجماع ہے اور اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ ان اوقات میں فرض نماز، جن کی ادا باقی ہے، پڑھنا جائز ہیں، پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ ان اوقات میں سہمی نمازیں مثلاً تحیۃ المسجد، سجدہ تلاوت و شکر، نماز عید، نماز کسوف، نماز جنازہ اور اورفوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء جائز ہے یا نہیں، چنانچہ شافعی اور کچھ علماء کا موقف ہے کہ ان اوقات میں بلا کراہت سہمی نمازیں جائز ہیں۔ (شرح النووی: ۱۱۰/۶)

۴۔ نماز فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے سوا کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج روشن ہونے کی صورت میں دو رکعت نماز پڑھنا مشروع ہے، طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز شروع کرنا حرام ہے۔

۵۷۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ نَهْيٌ خَاصٌّ لَا عَامٌّ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضُ التَّطَوُّعِ لَا كُلَّهُ، وَقَدْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ فِي الْبَابِ الَّذِي تَقَدَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُرَدِّ بِهَذَا النَّهْيِ نَهْيًا عَنِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز صبح کے بعد طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع کرنا، یہ ایک خاص ممانعت ہے، عام نہیں، آپ کی مراد بعض نفل نمازوں سے منع کرنا تھا تمام نفل نمازوں سے منع کرنا مراد نہیں۔ اور میں گزشتہ باب میں یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس سے آپ کی مراد فرض نماز سے منع کرنا بھی نہیں تھا

۱۲۷۶۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ حُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حُزَيْمَةَ، نَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عْتَبَةَ عَنْ عَائِشَةَ.....

عن أم سلمة: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّمَا صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَلَّى

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعت اس لیے پڑھی تھیں کیونکہ آپ نماز ظہر

(۱۲۷۶) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۶/۳۰۹، ۳۰۶۔ سنن نسائی، کتاب المواقیب، باب الرخصة في الصلاة بعد العصر، حديث:

کے بعد کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھ سکے تھے۔“

بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا .

۱۲۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا الصَّنَعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ، سَمِعْتُ مُحَمَّدًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ.....

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے دو رکعات ادا کیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کونسی نماز ہے؟ آپ یہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس بنی تمیم کا ایک وفد آیا تھا تو انہوں نے مجھے ان دو رکعات کی ادائیگی سے مشغول کر دیا تھا جو میں نماز ظہر کے بعد ادا کرتا تھا۔“ میں نے اس روایت کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لہذا نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت سنت ادا کی ہیں۔ ان دو رکعات کی قضا دیتے ہوئے جو آپ ظہر کے بعد پڑھتے تھے۔ اور اگر عصر کے بعد غروب آفتاب تک تمام نفل نمازوں کی ادائیگی آپ نے منع کی ہوتی تو پھر یہ جائز نہ ہوتا کہ آپ جو دو رکعات ظہر کے بعد پڑھتے تھے ان کی قضا عصر کے بعد دیتے بلاشبہ آپ نے یہ دو رکعات نفل عمل پر بھیگی اختیار کرتے ہوئے استحب کے طور پر ادا کی تھیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا: بے شک افضل ترین عمل بھیگی والا ہے۔“ اور آپ جب کوئی عمل کرتے تھے تو اس پر بھیگی اختیار کرنا پسند کرتے تھے۔“

أَمْ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ، أَيُّ صَلَاةٍ هَذِهِ؟ مَا كُنْتُ تَصَلِّيَهَا. قَالَ: إِنَّهُ قَدِيمٌ وَقَدْ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَشَغَلُونِي عَنْ رَكَعَتَيْنِ كُنْتُ أَرَكُعَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ. خَرَجْتُ طُرُقَ هَذَا الْخَبَرِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَالَنَبِيُّ ﷺ قَدْ تَطَوَّعَ بِرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَضَاءَ الرُّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَوْ كَانَ نَهْيُهُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ عَنْ جَمِيعِ التَّطَوُّعِ لَمَا جَازَ أَنْ يَقْضَى رَكَعَتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَيَقْضِيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّمَا صَلَّاهُمَا اسْتِحْبَابًا مِنْهُ لِالدَّوَامِ عَلَى عَمَلِ التَّطَوُّعِ لِأَنَّهُ أَخْبَرَ ﷺ: أَنَّ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا. وَكَانَ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ.

۱۲۷۸۔ وَالِدَلِيلُ عَلَيَّ مَا ذَكَرْتُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا، قَالَ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرَمَلَةَ -.....

(۱۲۷۷) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر، حدیث: ۵۸۰۔ مسند احمد: ۶/

۲۹۳۔ مسند الحمیدی: ۲۹۵۔ مسند عبد بن حمید: ۱۵۳۱۔

(۱۲۷۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب معرفة الرکعتین اللتین کان یصلیہما النبی ﷺ حدیث: ۸۳۵۔ سنن نسائی:

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

”حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعات کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ ﷺ ان کے گھر میں عصر کے بعد ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آپ وہ دو رکعات عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر ان دو رکعات کی ادائیگی سے مشغول ہو گئے یا آپ انہیں ادا کرنا بھول گئے تو آپ نے انہیں عصر کے بعد ادا کیا پھر آپ نے ان دو رکعات کو ہمیشہ ادا کیا، اور آپ جب کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تو اس پر بیٹھکی اور دوام اختیار کرتے تھے۔“

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فِي بَيْتِهَا، قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ شَغَلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُمَا وَإِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَيْتَهَا.

فوائد: ۱۔ ظہر کی سنتیں کسی کی وجہ سے رہ جائیں تو انہیں عصر کے بعد پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ سورج روشن ہو اور پیلاہٹ کا شکار نہ ہو۔

۲۔ نماز عصر کے بعد دو رکعت نماز کی علت یہ تھی کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی فوت شدہ دو سنتیں ادا کی تھیں اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ جو عمل شروع کرتے اسے دوام بخشتے تھے۔

”جناب یزید بن اسود السوائی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد دو آدمیوں سے فرمایا: جب تم اپنی رہائش گاہوں پر نماز پڑھ لو پھر تم (مسجد میں) آؤ جبکہ امام نماز پڑھا رہا ہو تو تم اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔ میں عنقریب یہ روایت مکمل بیان کر دوں گا، ان شاء اللہ۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس روایت میں اس شخص کو امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جو نماز فجر اپنی رہائش گاہ پر پڑھ چکا تھا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ امام کے ساتھ اس کی نماز نفل ہو جائے گی لہذا اگر نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے کی

۱۲۷۹۔ وَفِي خَبَرِ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلرُّجُلَيْنِ بَعْدَ فَرَاعِهِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ: إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا، ثُمَّ جِئْتُمَا وَالْإِمَامَ يُصَلِّي فَصَلِّيَا مَعَهُ تَكُونُ لَكُمَا نَافِلَةٌ سَأَخْرَجُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِتَمَامِهِ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا بَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ السُّوَائِيِّ عَنْ

(۱۲۷۹) اسناد صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فیمن صلی فی منزله ثم ادرك الجماعة، حدیث: ۵۷۵۔ سنن ترمذی:

۲۱۹۔ سنن نسائی: ۸۵۹۔ مسند احمد: ۱۶۰/۴۔ سنن الدارمی: ۱۳۶۷۔

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

ممانعت عام ہوتی، خاص نہ ہوتی تو جو شخص اپنی رہائش گاہ میں فجر پڑھ چکا ہو اس کے لیے امام کے ساتھ (دوبارہ) نماز فجر کو نفل بناتے ہوئے ادا کرنا جائز نہ ہوتا۔ نیز نبی کریم ﷺ کی یہ احادیث کہ عنقریب تم پر ایسے حکمران اور امراء مقرر ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کریں گے۔ تو تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لو اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل شمار کر لو۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب امام نماز عصر، یا نماز فجر، یا دونوں کو مؤخر کر کے ادا کرتا ہو تو آدھی پر واجب ہے کہ وہ دونوں نمازیں ان کے وقت پر ادا کر لے۔ پھر امام کے ساتھ بھی ادا کر لے اور امام کے ساتھ پڑھنے والی نماز کو نفل بنا لے۔ اور یہ فجر اور عصر کے بعد نفل نماز ہوگی اور میں اس سے پہلے حضرت قیس بن قہد کی حدیث بھی لکھوا چکا ہوں۔ وہ بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بنی عبد مناف اور بنی عبدالمطلب کو منع کیا ہے کہ وہ بیت اللہ میں دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں نماز پڑھنے والے کو روکیں۔“

أَيُّهُ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي هَذَا الْخَبَرِ قَدْ أَمَرَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي رَحْلِهِ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ، وَأَعْلَمَ أَنَّ صَلَاتَهُ تَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ نَافِلَةً، فَلَوْ كَانَ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ نَهْيًا عَامًا لَا نَهْيًا خَاصًّا، لَمْ يُجِزْ لِمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْلِ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ فَيَجْعَلُهَا تَطَوُّعًا. وَأَخْبَارُ النَّبِيِّ ﷺ: سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوَقْتِهَا، وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً، فِيهَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَنْخَرَ الْعَصْرَ أَوْ الْفَجْرَ أَوْ هُمَا، إِنَّ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيعًا لَوَقْتِهِمَا. ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ وَيَجْعَلُ صَلَاتَهُ مَعَهُ سُبْحَةً، وَهَذَا تَطَوُّعٌ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ. وَقَدْ أَمَلَيْتُ قَبْلُ خَبَرَ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ وَهُوَ مِنْ هَذَا الْجِنْسِ. وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ زَجَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْ يَمْنَعُوا أَحَدًا يُصَلِّيَ عِنْدَ الْبَيْتِ أَى سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ.

فوائد:۱۔ جو شخص انفرادی طور پر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو، پھر مسجد میں باجماعت مل جائے، تو اسے

جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے اور اس کی یہ نماز باجماعت نفل اور تہا ادا کی گئی نماز فرض شمار ہوگی۔

۲۔ اگر کوئی شخص فجر و عصر کی فرض نماز پڑھ لینے کے بعد مسجد میں داخل ہو اور وہاں جماعت کھڑی ہو تو نماز میں شامل ہونا مستحب فعل اور یہ عمل فجر و عصر کے بعد نوافل ادا کرنے کی ممانعت میں داخل نہیں ہے۔

۱۲۸۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

رَافِع، قَالَا، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ يُخْبِرُ.....

”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! اے بنی عبدالمطلب! اگر تمہیں (بیت اللہ کے انتظام و انصرام میں سے) کچھ ذمہ داری اور اختیار ملا ہے تو مجھے ہرگز یہ اطلاع نہ ملے کہ تم نے کسی شخص کو اس بیت اللہ میں دن یا رات کی کسی گھڑی میں بھی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ یہ ابن جریج کی روایت کے الفاظ ہیں۔ جبکہ احمد بن مقدام کے الفاظ یہ ہیں: اگر تمہیں اس انتظام و انصرام میں سے کچھ ذمہ داری ملی ہے۔ اور کہا رات یا دن کی جس گھڑی میں (چاہے، نماز پڑھ لے۔)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ عَطَاءَ هَذَا: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلَا أَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يُصَلِّيَ عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ أَى سَاعَةَ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، غَيْرَ أَنْ أَحْمَدَ بْنَ الْمُقَدَّمِ قَالَ: إِنْ كَانَ لَكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، وَقَالَ: أَى سَاعَةَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ.

فوائد:..... ۱۔ طواف کعبہ کے بعد طواف کی دو سنتیں نماز کے ممنوعہ اوقات میں پڑھنا جائز ہیں اور جن لوگوں نے نماز فجر کے بعد طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، ان میں ابن عمر، ابن زبیر، عطاء، طاؤس، ابن عباس، حسن، حسین، مجاہد، قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر شامل ہیں۔ نیز عطاء، شافعی اور ابو ثور کا بھی یہی مذہب ہے۔

۲۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ باقی علاقوں کے بجائے مکہ میں ممنوعہ اوقات میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (عون المعبود: ۵/ ۲۵۷)

۳۔ نماز کے ممنوعہ اوقات میں طواف کرنا اور طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ اگر یہ ممنوع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ بنی عبدمناف کو نبی عن المنکر کے اس فریضہ سے سبکدوش نہ کرتے۔

۵۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا دَاوَمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ بَعْدَمَا صَلَّاهُمَا مَرَّةً لِفَضْلِ الدَّوَامِ عَلَى الْعَمَلِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد ان پر پیشگی اختیار کی ہے، عمل پر پیشگی اختیار کرنے کی فضیلت کی وجہ سے

۱۲۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

(۱۲۸۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب الطواف بعد العصر، حدیث: ۱۸۹۴۔ سنن ترمذی: ۸۶۸۔ سنن

نسائی: ۵۸۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۵۴۔ مسند احمد: ۸۰/۴۔ مسند الحمیدی: ۵۶۱۔

الدَّورِقِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالُوا، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ.....

”حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک کیسا ہوتا تھا، کیا آپ (عبادت و عمل کے لیے) کچھ دن مخصوص کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل مبارک بیٹھگی والا ہوتا تھا۔ اور تم میں سے کون (عمل کرنے کی اتنی) استطاعت رکھتا ہے جتنی استطاعت رسول اللہ ﷺ کو نصیب تھی۔“ یہ ابو عمار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب یوسف کے الفاظ یہ ہیں: انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل مبارک بیٹھگی اور دوام والا ہوتا تھا۔ جبکہ جناب الدورقی نے اپنی روایت میں یہ کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوتی تھی۔ اور یہ الفاظ بیان نہیں کیے: کیا آپ کچھ دنوں کو (عمل و عبادت کے لیے) خاص کرتے تھے؟

۱۲۸۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت بیٹھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں عورت ہے جو اپنی (نفل) نماز (کی کثرت) کی وجہ سے مشہور ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ، تم پر تمہاری طاقت کے مطابق

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: فَلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاةِ تَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا.

(۱۲۸۱) صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل، حدیث: ۶۴۶۶۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين باب فضیلة العمل الدائم، حدیث: ۷۸۲۔ سنن ترمذی: ۳۱۰۔ مسند احمد: ۴۳/۶۔

(۱۲۸۲) صحیح بخاری، کتاب الايمان، باب احب الدين الى الله ادومه، حدیث: ۴۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب فضیلة العمل الدائم، حدیث: ۷۸۵۔ سنن نسائی: ۱۶۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۴۲۳۸۔ شمائل ترمذی: ۲۱۱۔ مسند احمد: ۶/۵۱، ۴۶۔

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ. عمل کرنا واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب عطا کرتے) نہیں تھکتے حتیٰ کہ تم ہی (عمل کرتے) تھک جاؤ گے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ”آپ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر عمل کرنے والا ہمیشگی اختیار کرتا۔“

۱۲۸۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَاوَمَ وَإِنْ قَلَّ، وَكَانَ النَّبِيُّ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا. وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ ﴿الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ﴾.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو وہ عمل سب سے زیادہ محبوب تھا جس پر ہمیشگی اور دوام اختیار فرماتے اگرچہ وہ تھوڑا ہوتا۔ نیز نبی کریم ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے۔ اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ﴾ (المعارج: ۲۳) (سچے مومن وہ ہیں) جو اپنی نمازوں پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔“

فوائد:..... نبی ﷺ کا عصر کے بعد مستقل دو رکعت نماز جاری رکھنے کی حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ نے ظہر کی فوت شدہ دو سنتیں نماز عصر کے بعد ادا کیں تو پھر آپ ﷺ کا یہ معمول ہو گیا کیونکہ آپ ﷺ جو عمل شروع کرتے اس کو ہمیشہ جاری رکھتے تھے اور عصر کے بعد مستقل دو رکعت نماز پڑھنے میں بھی یہی حکمت پنہاں تھی۔

۵۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمَفْسَّرِ لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ غَيْرَ مُرْتَفِعَةٍ فَدَانَتْ لِلْغُرُوبِ

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جسے میں نے بیان کیا ہے، اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے اس وقت منع کیا ہے جبکہ سورج بلند نہ ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو جائے

۱۲۸۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ خَدَّاشٍ، قَالَا،

(۱۲۸۳) مسند احمد: ۶/ ۸۴۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان، حدیث: ۱۹۷۰ باختصار وانظر تخریج

الحدیث: ۱۶۶۶.

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ - وَهُوَ ابْنُ يَسَافٍ - عَنْ وَهَبِ بْنِ الْأَجْدَعِ
عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ مُرْتَفِعَةً.
”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عصر کے بعد نماز نہ پڑھی جائے الا یہ کہ سورج سفید (روشن) اور بلند ہو۔“

۱۲۸۵- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ الْأَجْدَعِ
عَنْ عَلِيٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَصَلُّوا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.
”حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم عصر کے بعد نماز نہ پڑھو، الا یہ کہ تم نماز اس حال میں پڑھو کہ سورج ابھی بلند ہو۔“

۱۲۸۶- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ - هُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ
عَنْ عَلِيٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى سِوَاءً، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي بِمَكَّةَ يَعْنِي أُمَّ غَيْرَهَا.
”جناب عاصم بن ضمیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے ابو موسیٰ کی طرح روایت بیان کرتے ہیں، امام سفیان فرماتے ہیں: ”مجھے معلوم نہیں کہ یہ حکم مکہ مکرمہ کے لیے ہے یا دیگر شہروں کے لیے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث غریب ہے۔“ میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہب بن اجدع کے مجہول اور غیر معروف ہونے کی حالت ختم ہو چکی ہے کیونکہ ان سے امام شععی اور ہلال بن یساف نے بھی روایت بیان کی ہے۔“

نوٹ:..... ان احادیث میں دلیل ہے کہ نماز عصر کے بعد سورج کے روشن اور چمکدار رہنے تک فوت شدہ فرض نماز، سنتیں، نوافل اور نماز پڑھنا مطلق جائز ہے۔ (عون المعبود: ۴/ ۱۱۳)

(۱۲۸۴) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الطووع، باب من رخص فیہما اذا كانت الشمس مرتفعة، حدیث: ۱۲۷۴۔ سنن

نسائی: ۵۷۴۔ مسند احمد: ۱/ ۸۰۔ صحیح ابن حبان: ۱۰۴۵۔

(۱۲۸۵) اسنادہ صحیح، انظر الحدیث السابق.

(۱۲۸۶) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۱/ ۱۳۰۔

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

۵۷۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

غروب آفتاب کے وقت اور نماز مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنا جائز ہے

۱۲۸۷۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نَا الْجَرِيرِيُّ وَكَهْمَسٌ، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوحِ الْعَطَّارِ، ثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، ثَنَا سُلَيْمٌ - يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ - ثَنَا كَهْمَسٌ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ.....

”حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان (نفل) نماز ہے۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا: جو پڑھنا چاہے، (وہ پڑھ لے) یہ ابوکریب اور احمد بن عبدہ کی حدیث ہے۔ ابوکریب نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: لہذا حضرت عبداللہ بن بریدہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَقَّلٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ: لِمَنْ شَاءَ. هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَأَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ. زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ: فَكَانَ ابْنُ بَرِيْدَةَ يُصَلِّي قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ.

۱۲۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان دے دیتا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام جلدی جلدی ستونوں کو سترہ بنا کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھ رہے ہوتے۔ اور اذان اور اقامت کے درمیان کچھ (زیادہ) وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ”حضرت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنْ كَانَ الْمُؤَدِّثُ إِذَا أَدَّنَ، قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ حَتَّى يَخْرُجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ كَذَلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يُرِيدُ

(۱۲۸۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب کم بین الاذان والاقامة، حدیث: ۶۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب بین کل اذانین صلاة، حدیث: ۸۳۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۸۳۔ سنن ترمذی: ۱۸۵۔ سنن نسائی: ۶۸۲۔ مسند احمد: ۵۷/۵۔ (۱۲۸۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب کم بین الاذان والاقامة، حدیث: ۶۲۵۔ سنن نسائی: ۶۸۳۔ مسند احمد: ۳/۲۸۰۔ سنن الدارمی: ۱۴۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب رکعتین قبل صلاة المغرب، حدیث: ۸۲۷۔ من طریق اخر.

شَيْئًا كَثِيرًا. اُن کا مطلب ہے کہ زیادہ طویل وقفہ نہیں ہوتا تھا۔“

۱۲۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ.....

”حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھو، پھر فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرو، پھر تیسری مرتبہ فرمایا: جو پڑھنا چاہیے۔ آپ کو یہ خدشہ ہوا کہ کہیں لوگ اسے لازمی نہ سمجھ لیں۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ مباح امر کے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ مباح امر سے نہ ہوتے تو کم از کم سنت ہوتے، اگرچہ فرض نہ بھی ہوتے، لیکن یہ امر اباحت و جواز کے لیے ہے۔ اور میں اپنی کتابوں کے کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ مباح امر کی علامت یہ ہوتی ہے کہ جب آپ کسی کام سے منع فرمائیں۔ پھر اسی ممنوع کام کو کرنے کا حکم دیں تو یہ حکم مباح ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا تھا، اس معنی اور مفہوم پر جسے میں بیان کر چکا ہوں، پھر جب آپ نے غروب آفتاب کے بعد نفل نماز پڑھنے کا حکم دیا تو یہ حکم اباحت اور جواز کے لیے ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا (حاجی کو) احرام کی پابندیوں سے فارغ ہونے کے بعد شکار کرنے کا حکم دینا، مباح حکم ہے کیونکہ حالت احرام میں خشکی کا شکار کرنا ممنوع تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ﴿غَيْرَ مُجَلِّئِ الصَّيْدِ وَآتَمَّ حُرْمَهُ﴾ (المائدہ: ۱) ”جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو“ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک کی وجہ سے: ﴿وَحُرْمًا عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّلَاثَةِ: لِمَنْ شَاءَ، خَشِيَ أَنْ يَحْسِبَهَا النَّاسُ سُنَّةً. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا اللَّفْظُ مِنْ أَمْرِ الْمُبَاحِ، إِذْ لَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَمْرِ الْمُبَاحِ لَكَانَ أَقْلُ الْأَمْرِ أَنْ يَكُونَ سُنَّةً إِنْ لَمْ يَكُنْ فَرَضًا، وَلَكِنَّهُ أَمْرٌ إِسَاحَةٌ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ لِأَمْرِ الْإِسَاحَةِ عِلْمًا، مَتَى زَجَرَ عَنْ فِعْلٍ ثُمَّ أَمَرَ بِفِعْلٍ مَا قَدْ زَجَرَ عَنْهُ، كَانَ ذَلِكَ الْأَمْرُ أَمْرًا إِسَاحَةً، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ زَاجِرًا عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى الْمَعْنَى الَّتِي بَيَّنْتُ، فَلَمَّا أَمَرَ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ صَلَاةً تَطَوُّعًا كَانَ ذَلِكَ أَمْرًا إِسَاحَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ زَاجِرًا عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى الْمَعْنَى الَّتِي بَيَّنْتُ، فَلَمَّا أَمَرَ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

(۱۲۸۹) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب الصلاة قبل المغرب، حدیث: ۱۱۸۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۸۱۔ مسند احمد: ۱/۵

وہ اوقات جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے

مَا دُمْتُمْ حُرْمًا ﴿۹۶﴾ (المائدہ: ۹۶) ”اور جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تمہارے لیے خشکی کا شکار حرام کیا گیا ہے۔“ اور اس ارشاد باری تعالیٰ کی وجہ سے: ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ﴾ (المائدہ: ۹۵) ”تم حالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو۔“ لہذا جب اللہ تعالیٰ نے احرام کھولنے پر خشکی کا شکار کرنے کا حکم دیا تو یہ حکم اباحت و جواز کے لیے ہے۔ (فرض یا واجب نہیں) میں نے یہ قسم کتاب معانی القرآن میں بیان کی ہے۔

صَلَاةٍ تَطْوُحُ كَانَ ذَلِكَ أَمْرًا بِإِباحَةٍ، وَأَمْرُ اللَّهِ جَلٌّ وَعَلَاءٌ بِأَلِصْطِيَادٍ عِنْدَ الْإِحْلَالِ مِنَ الْإِحْرَامِ أَمْرٌ بِإِباحَةٍ، إِذْ كَانَ اصْطِيَادُ صَيْدِ الْبَرِّ فِي الْإِحْرَامِ مِنْهَيًّا عَنْهُ، لِقَوْلِهِ جَلٌّ وَعَلَاءٌ: ﴿غَيْرِ مُجَلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ﴾. وَيَقُولُهُ: ﴿وَحُرْمٌ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرْمًا﴾، وَيَقُولُهُ: ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ﴾ فَلَمَّا أَمَرَ بَعْدَ الْإِحْلَالِ بِاصْطِيَادِ صَيْدِ الْبَرِّ كَانَ ذَلِكَ الْأَمْرُ أَمْرًا بِإِباحَةٍ، قَدْ بَيَّنْتُ هَذَا الْجِنْسَ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ.

فوائد:..... دو اذانوں سے مقصود اذان و اقامت ہیں نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ وقت مغرب اور نماز مغرب کے درمیان دو رکعت نماز پڑھنا مستحب فعل ہے اور یہی مذہب راجح ہے نیز اگر آپ ﷺ نماز مغرب سے قبل نماز پڑھنے کے حکم میں تیسری مرتبہ اختیار نہ دیتے تو نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں فرض ٹھہرتیں۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ الْمَسَاجِدِ وَبِنَائِهَا وَتَعْظِيمِهَا مساجد کے فضائل، ان کی تعمیر اور ان کی تعظیم و تکریم کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۵۸۰..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَسْجِدِ بَنِي فِي الْأَرْضِ وَالثَّانِي،

وَذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي بَيْنَ أَوَّلِ بِنَاءِ مَسْجِدِ وَالثَّانِي

زمین پر تعمیر کی گئی پہلی اور دوسری مسجد کی تعمیر کا بیان اور پہلی اور دوسری مسجد کی تعمیر کی درمیانی

مدت اور وقفے کا بیان

۱۲۹۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

”جناب ابراہیم تمہی بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد بزرگوار راستے میں بیٹھ کر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں: (ایک دفعہ) انہوں نے سجدہ والی آیت تلاوت کی تو سجدہ بھی کیا۔ میں نے ان سے عرض کی: کیا آپ راستے میں سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، روئے زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام (بیت اللہ)۔ میں نے پوچھا: پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا: پھر مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال، پھر آپ نے فرمایا: تمہیں جہاں نماز کا وقت ہو جائے (وہیں) تم نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔“

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي نَجْلِسُ فِي الطَّرِيقِ، فَيُعْرِضُ عَلَيَّ الْقُرْآنَ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَرَأَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: مَسْجِدُ الْحَرَامِ، قَالَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى، قَالَ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: أَيَّتِمَا أَدْرَكْتِكَ الصَّلَاةُ فَصَلَّ فَهُوَ مَسْجِدٌ.

فوائد:..... مکرر ۷۸۷۔

۵۸۱..... بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ إِذَا كَانَ الْبَنَانِيُّ يَبْنِي الْمَسْجِدَ لِلَّهِ لَا رِيَاءَ وَلَا سُمْعَةً
مساجد بنانے کی فضیلت کا بیان جبکہ مسجد بنانے والا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تعمیر کرے،
ریا کاری اور شہرت کا حصول اس کے پیش نظر نہ ہو۔

۱۲۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَفْصِيُّ - ثَنَا
عَبْدُ الْحَمِيدِ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنِ أَبِيهِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ.....

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا كَرْتِي هِيَ كَمَا أَنْتَ تَعْلَمُ“ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی
رِضَا كَلِي لِي مَسْجِدًا بَنَى، اللَّهُ تَعَالَى اس كَلِي جَنَّةٍ مِي گھر
بَنَانِي كَلِي۔“

۵۸۲..... بَابُ فِي فَضْلِ الْمَسْجِدِ وَإِنْ صَغُرَ الْمَسْجِدُ وَصَاقَ

مسجد (بنانے کی) فضیلت کا بیان اگر چھوٹی اور تنگ ہو

۱۲۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ،
قَالَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان
كَرْتِي هِيَ كَمَا أَنْتَ تَعْلَمُ“ جس شخص نے پانی کا کنواں
كھدوایا، جس سے جاندار جن، انسان اور پرندے پیتے ہیں تو
اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسے اجر و ثواب عطا کریں گے۔
اور جس شخص نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی
مسجد بنائی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں
گے۔“ جناب یونس کے الفاظ یہ ہیں: ”جو درندہ یا پرندہ گھی پے
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ: مَنْ حَفَرَ مَاءً
لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَيْدٌ حَرِيٌّ مِنْ جَنٍّ وَلَا إِنْسٍ
وَلَا طَائِرٍ إِلَّا أَجْرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ
بَنَى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى
اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. قَالَ يُونُسُ: مَنْ سَبَّحَ
وَلَا طَائِرٍ، وَقَالَ: كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ.

(۱۲۹۱) صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب فضل بناء المساجد، حدیث: ۵۳۳/۴۴۔ سنن ترمذی: ۳۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ۷۳۶۔

مسند احمد: ۱/۶۱۔

(۱۲۹۲) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب من بنى لله مسجدا، حدیث: ۷۳۸۔

گا۔“ اور کہا: ”چڑیا کے گھونسلے جتنی مسجد“

فوائد: ۱۔ ان احادیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت و عظمت کا بیان ہے کہ مسجد کے تعمیر کرنے والے کا جنت میں گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ خواہ مسجد چھوٹی اور چند نمازیوں پر مشتمل ہو، بشرطیکہ رضائے الہی ملحوظ اور شہرت و ریا کاری مطلوب نہ ہو، ورنہ یہی بیش قیمت عمل جزا کی بجائے سزا کا روپ دھارے گا۔

۲۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کرے اس کی مثل جنت میں گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں:

(ا) مسجد تعمیر کرنے والے کا اس مسجد کی مثل جنت میں گھر تعمیر کر دیا جائے گا، لیکن جنت کے گھر کی وسعت کی فضیلت معلوم نہیں ہے کہ (یہاں فقط تشبیہ مقصود ہے) جبکہ جنت کی چیزیں ایسی ہیں، جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا احساس جاگزیں ہوا ہے (یعنی یہاں فقط تشبیہ مقصود ہے باقی اس کی تعمیر کا انداز، خوبصورت و زیبائش اور حسن و عمدگی دنیا کی مسجد سے کہیں جاذب نظر، پرکشش اور عمدہ تر ہوگی۔)

(ب) دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ایسے گھر کا جنت کے محلات سے ایسے افضل ہوگا جیسے دنیوی گھروں سے مسجد افضل ہوتی ہے۔ (شرح النووی: ۱۴/۵)

۵۸۳..... بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ إِذْ هِيَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ

مساجد کی فضیلت کا بیان کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین جگہیں ہیں۔

۱۲۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرَقِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا عَثْمَانُ بْنُ مَكْتَلٍ وَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَأُهَا.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہروں میں پسندیدہ ترین جگہیں اس کی مساجد ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک بدترین جگہیں بازار ہیں۔“

فوائد: مسجدیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین جگہیں اس لیے ہیں کہ یہ نیکیوں کی آماجگاہ ہیں اور ان کی بنیاد تقویٰ پر ہوتی ہے اور بازار مغبوض ترین مقامات ہیں، کیونکہ یہاں دھوکہ و ملاوٹ ہوتی ہے سود چلتا ہے، جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں وعدہ خلافی کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اعراض ہوتا ہے۔ (شرح النووی: ۱۷۰/۵)

(۱۲۹۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الجلس فی مصلاہ بعد الصبح، حدیث: ۶۷۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۰۰۔

۵۸۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ

محلوں میں مساجد تعمیر کرنے کے حکم کا بیان

۱۲۹۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا مَالِكُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْخُمَيْسِ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ. ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے محلوں میں مساجد تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔“

فوائد:..... اس حدیث میں ہر محلہ میں مسجد تعمیر کرنے کی ترغیب ہے اور اس حکم میں حکمت یہ ہے کہ ہر محلہ میں مسجد ہو تو اہل محلہ کا نماز باجماعت میں شامل ہونا سہل ہے، کیونکہ اگر مسجد دوسرے محلہ میں ہو تو بسا اوقات نماز باجماعت میں شامل ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کا اس اجر سے محروم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز ہر محلہ میں مسجد نمازیوں کی کثرت اور اہل محلہ کی اصلاح کا باعث بنتی ہے۔

۵۸۵..... بَابُ تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

مساجد کو خوشبو سے معطر کرنے کا بیان

۱۲۹۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّهَا بِيَدِهِ - يَعْنِي النَّخَامَةَ أَوْ الْبُزَاقَ - ثُمَّ لَطَخَهَا بِالزَّعْفَرَانِ، دَعَا بِهِ. قَالَ فَلِذَلِكَ صُنِعَ الزَّعْفَرَانُ فِي الْمَسَاجِدِ. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بغم یا تھوک کو رگڑ کر صاف کر دیا پھر اس پر زعفران منگوا کر اس کی لپٹ کر دی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: ”اسی لیے مساجد میں زعفران لگایا جاتا ہے۔“

۱۲۹۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۱۲۹۴) اسنادہ صحیح علی شرط مسلم، سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب تطہیر المساجد و تطہیبہا، حدیث: ۷۵۸۔ س۔ ابی داؤد: ۴۵۵۔ سنن ترمذی: ۵۹۴۔ مسند احمد: ۲۷۹/۶۔

(۱۲۹۵) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی کراہیة البزاق فی المسجد، حدیث: ۴۷۹۔ مطولا بنحوہ۔

(۱۲۹۶) اسنادہ جید، الصحیحۃ: ۳۰۵۰۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب کراہیة النخامة فی المسجد، حدیث: ۷۶۲۔

سنن نسائی، کتاب المساجد، باب تخلیق المساجد، حدیث: ۷۲۹۔

اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ رخ ناک کی ریش لگی دیکھی تو آپ کا چہرہ مبارک (غصے کی وجہ سے) سرخ ہو گیا، تو ایک انصاری عورت آئی، اس نے اس گندگی کو کھرچ کر صاف کر دیا، اور اس کی جگہ پر زعفران سے بنی خوشبو لگا دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کتنا بہترین کام ہے!! امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث نہایت غریب ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ مساجد کو پاک صاف رکھنے اور خوشبو وغیرہ سے معطر رکھنے کا حکم ہے۔ اس سے نمازی حضرات شاداں و فرحاں رہتے اور طبیعتوں میں انہماک پیدا ہوتا ہے اور لوگ دلجمعی سے عبادت بجالاتے ہیں۔

۲۔ مساجد میں تھوکنہ، رینٹ پھینکان اور گندگی بکھیرنا گناہ ہے اور جہاں رینٹ یا آلائش لگی ہو اس حصہ کو صاف کر کے وہاں خوشبو لگانا مستحب فعل ہے۔ گزشتہ حدیث میں ہے کہ گندگی کو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا جبکہ اس حدیث میں ہے کہ انصاری عورت نے اس گندگی کو صاف کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو مختلف واقعات ہیں ایک ہیں۔ لہذا یہ دونوں احادیث ایک دوسری کی مخالف نہیں ہیں۔

۵۸۶..... بَابُ فَضْلِ إِخْرَاجِ الْقَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے کوڑا کرکٹ صاف کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۲۹۷۔ نَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلَبِ بْنِ حَنْطَبٍ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر میری امت کے اجر و ثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت دی گئی (اس نے یاد کی) پھر اس نے اسے بھلا دیا (اسے یاد رکھا نہ اس پر عمل کیا۔)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرْ ذَنْبًا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا.

(۱۲۹۷) اسنادہ ضعیف، ابن جریر مدلس راوی ہے اور سماع کی تصریح نہیں نیز سند میں انقطاع ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب

کس المسجد، حدیث: ۴۶۱.

۵۸۷..... بَابُ ذِكْرِ بَدْءِ تَحْصِيبِ الْمَسْجِدِ كَانِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَسَاجِدَ إِنَّمَا تُحْصَبُ حَتَّى لَا يَقْدِرَ الطَّيْنُ وَالْبَلَلُ النَّيَابَ إِذَا مُطِرُوا، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ.

مسجد میں کنکریاں بچھانے کی ابتداء کا بیان، اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں کنکریاں اس لیے بچھائی جائیں گی تاکہ بارش کی وجہ سے کیچڑ اور تری (پانی) سے کپڑے خراب نہ ہوں۔ اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو۔

۱۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا عُمَرَ بْنَ سُلَيْمَانَ۔ كَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي قَشِيرٍ - حَدَّثَنِي.....

”جناب ابوالولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: مسجد میں یہ کنکریاں بچھانے کی ابتدا کیسے ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: ایک رات ہم پر بارش ہوئی، تو ہم نماز پڑھنے کے لیے مسجد آئے، تو آدمی اپنے کپڑے میں کنکریاں اٹھا کر لے آتا ہے بچھا کر اس پر نماز پڑھ لیتا۔ پھر جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: ”یہ کیا ہے؟ تو صحابہ کرام نے صورت حال آپ کو بتا دی، آپ نے فرمایا: یہ بہت اچھا بچھونا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے کنکریاں بچھانا شروع کر دیں۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: ”یہ زعفران لگانا کب شروع ہوا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے تو اچانک آپ نے مسجد کے قبلہ میں ناک کی ریزش دیکھی۔ تو آپ نے اسے کھرچ دیا اور فرمایا: یہ کتنی قبیح اور گندی حرکت ہے۔“ چنانچہ جس شخص نے وہ ریزش پھینکی تھی وہ آیا اور اس نے اسے صاف کر دیا اور پھر اس پر زعفران کا لپ کر دیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس سے بہتر اور احسن حرکت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا وجہ ہے جب ہم میں

أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا بَدَأَ هَذَا الْحَصَا فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: مُطِرْنَا مِنَ اللَّيْلِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحْمِلُ فِي ثَوْبِهِ الْحَصَا فَيُلْقِيهِ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذَا؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: نَعَمْ الْبِسَاطُ هَذَا، قَالَ: فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ. . قَالَ، قُلْتُ: مَا كَانَ بَدَأَ هَذَا الزَّعْفَرَانَ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَإِذَا هُوَ بِنُخَاعَةٍ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، وَقَالَ: مَا أَقْبَحَ هَذَا! قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ الَّذِي تَنَحَّعَ فَحَكَّهَا، ثُمَّ طَلَى عَلَيْهَا الزَّعْفَرَانَ. قَالَ: إِنَّ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: قُلْتُ: مَا بَالُ أَحَدِنَا إِذَا قَضَى حَاجَتَهُ نَظَرَ إِلَيْهَا إِذَا قَامَ عَنْهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَكَ

(۱۲۹۸) اسنادہ ضعیف، ابوالولید راوی مجهول ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی حصی المسجد، حدیث: ۴۵۸۔ اخبار

مساجد کے فضائل، تعمیر و ترمیم کے ابواب

يَقُولُ لَهُ: اُنْظُرْ اِلَى مَا نَحَلْتِ بِهٖ اِلَى مَا
سے کوئی شخص قضائے حاجت (پیشاب، پاخانے) سے فارغ
ہوتا ہے تو اٹھتے وقت اس کی طرف دیکھتا ہے؟ انہوں نے

فرمایا: بے شک ایک فرشتہ کہتا ہے: ”جو چیز تم نے حاصل کی تھی
اس کے انجام کو دیکھ۔“

۵۸۸..... بَابُ تَقْوِيمِ الْمَسَاجِدِ وَالتَّقَاطِ الْعِيدَانِ وَالْخَرَقِ مِنْهَا وَتَنْظِيفِهَا

مساجد میں جھاڑو دینے، تنکے اور چیتھڑے اٹھانے اور صفائی سھرائی کرنے کا بیان

۱۲۹۹- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ، ثَنَا حَمَادٌ- يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ- ثَنَا
ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی
عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، وہ فوت ہوگئی (اور صحابہ
کرام نے اسے دفن کر دیا) رسول اللہ ﷺ نے اسے گم پایا
تو کچھ دنوں کے بعد اس کے بارے میں پوچھا۔ آپ کو بتایا
گیا کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع
کیوں نہ کی؟ پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی

نماز جنازہ پڑھی۔“

۱۳۰۰- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زَيْدِ الْقَطَوَانِيِّ، نَا خَالِدُ بْنُ
مَخْلَدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسجد سے
چیتھڑے اور تنکے وغیرہ اٹھایا کرتی تھی، پھر اس کی قبر پر نماز
پڑھنے تک باقی حدیث بیان کی۔“

فوائد:..... ۱۔ ان احادیث میں مسجد کی صفائی کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔

۲۔ جب خادم یا دوست غائب ہو تو اس کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔

(۱۲۹۹) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب كنس المسجد والتقاط الخرق، حديث: ۴۵۸- صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب

الصلاة على القبر، حديث: ۹۵۶- سنن ابی داود: ۳۲۰۳- سنن ابن ماجه: ۱۵۲۷- مسند احمد: ۲/۳۵۳.

(۱۳۰۰) اسنادہ حسن، صحیح الترغیب: ۲۷۶.

- ۳۔ کسی محسن کو دعا کے ذریعے پورا بدلہ دیا جائے۔
 ۴۔ اہل خیر کے جنازہ میں شرکت کی ترغیب مشروع ہے۔
 ۵۔ جو شخص کسی میت کی نماز جنازہ ادا نہ کر سکے وہ اس کی قبر پر جنازہ پڑھ سکتا ہے، یہ عمل جائز ہے۔
 ۶۔ موت کی اطلاع دینا درست ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۷۱۶)

۵۸۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ نَشْدِ الصَّوَالِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں گم شدہ چیزوں کا اعلان کرنا منع ہے

۱۳۰۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُو مُوسَى، قَالَا، حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ، ثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَلْقَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ مَرْثِدٍ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، ح وَثَنَا أَبُو عَمَارٍ، نَا وَكِيعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ الشَّيْبَانِيِّ، ح وَثَنَا سَلْمٌ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ.....

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو ایک شخص کہنے لگا: سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا ہے؟ (کس نے اسے دیکھا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کرے) تو اونٹ نہ پائے، بلاشبہ مساجد تو انہی کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں) عبادت اور ذکر الہی کے لیے“ یہ وکیع کی حدیث ہے۔

۵۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالِدُعَاءِ عَلَى نَاشِدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يُؤَدِّيَهَا اللَّهُ عَلَيْهِ

مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو یہ بدو عادینے کے حکم کا بیان

کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ واپس نہ دلانے۔

۱۳۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيَّوَةٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ شَهِدَ.....

(۱۳۰۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد، حدیث: ۵۶۹۔ سنن ابن ماجہ: ۷۶۵۔ عمل

اليوم والذية نسائي: ۱۷۴۔ مسند احمد: ۵/ ۳۶۰۔

(۱۳۰۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد، حدیث: ۵۶۸۔ سنن ابی داؤد: ۴۷۳۔ سنن ابن

ماجه: ۷۰۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۲۰۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ اسے یہ (بددعا) دے دے: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ چیز واپس نہ دلائے، کیونکہ مساجد اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔“

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يُنْشِدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَهُ: لَا آدَاها اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسْجِدَ لَمْ يَنْ تَبْنِ لَهُذَا. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا هُوَ سَالِمُ الدَّوْسِيِّ، يُقَالُ لَهُ: سَبْلَانٌ.

۱۳۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا هَارُونَ بْنَ إِسْحَاقَ، نَا ابْنُ فَضَيْلٍ عَنِ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ.....

”جناب ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا، تو آپ سخت غضب ناک ہوئے اور اسے برا بھلا کہا۔ تو ایک شخص نے ان سے عرض کی: اے ابن مسعود! آپ تو فحش گوئی نہیں کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہمیں (ایسے موقع پر) ایسے ہی کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔“

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلًا يُنْشِدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَغَضِبَ وَسَبَّهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا كُنْتَ فَحَاشَا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ. قَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ.

فوائد:..... ۱۔ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا اور اسی طرح خرید و فروخت، مزدوری کرنا اور عقود طے کرنا

منوع فعل ہے اور مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۵۴)

- ۲۔ جو شخص مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرائے اس کے لیے یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز واپس نہ لوٹائے۔
- ۳۔ مسجد یا مسجد سے باہر گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرنا حرام ہے البتہ مسجد سے باہر کھڑے ہو کر مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے والوں سے گمشدہ چیز کے بارے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔
- ۴۔ اگر کسی شخص کو گم شدہ چیز ملے تو وہ حاضرین مسجد کو مطلع کر سکتا ہے۔ یہ عمل بھی پسندیدہ نہیں کیونکہ مساجد ذکر الہی، عبادات اور علم و مذاکرہ علم کے لیے تعمیر ہوئی ہیں، لہذا اس کے لیے مسجد کا بیرون حصہ استعمال کیا جائے۔

۵۹۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشَّرَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ

مساجد میں خرید و فروخت منع ہے

۱۳۰۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ

ابنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.....

”حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کریم ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ اور

وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْيِ وَالْبَيْعِ فِي

یہ کہ اس میں شعر پڑھے جائیں، اور اس میں گم شدہ چیز کا اعلان

الْمَسْجِدِ، وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الشُّعْرُ، وَأَنْ

کیا جائے، نیز جمعہ والے دن نماز جمعہ سے قبل (گفتگو کے

يُنْشَدَ فِيهِ الضَّالَّةُ، وَعَنِ الْحَلَقِ يَوْمَ

لیے) حلقے بنانے سے منع کیا ہے۔“

الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

۵۹۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالذُّعَاءِ عَلَى الْمُتَبَايَعِينَ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا تَرْبِحَ تِجَارَتُهُمَا،

وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى الْبَيْعِ يَنْعَقِدُ وَإِنْ كَانَا عَاصِيَيْنِ بِفِعْلِهِمَا.

مسجد میں خرید و فروخت کرنے والوں کو یہ بددعا دینے کے حکم کا بیان کہ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہو اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی خرید و فروخت منع ہو جائے گی اگرچہ وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے گناہ

گار ہوں گے

۱۳۰۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا الثَّقَلِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ،

أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُوبَانَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

نے فرمایا: ”جب تم مسجد میں کسی شخص کو کوئی چیز بیچتے ہوئے

إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ،

یا خریدتے ہوئے دیکھو تو یہ بددعا دو: ”اللہ تمہاری تجارت کو نفع

فَقُؤُلُوا: لَا أَرْبِحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ

بخش نہ بنائے، اور جب تم اس میں کسی کو گم شدہ چیز کا اعلان

مَنْ يُنْشَدُ فِيهِ الضَّالَّةُ، فَقُؤُلُوا: لَا آدَى اللَّهُ

کرتے دیکھو تو یہ بددعا دو: ”اللہ تمہیں یہ چیز واپس نہ لوٹائے۔“

عَلَيْكَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَوْ لَمْ يَكُنِ الْبَيْعُ يَنْعَقِدُ

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر (مسجد میں تجارت کرنے

لَمْ يَكُنْ يَقُولُهُ ﷺ: لَا أَرْبِحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ

(۱۳۰۴) اسنادہ حسن، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی کراهیة البیع والشراء..... حدیث: ۳۲۲۔ سنن ابن ماجہ:

۷۴۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۹۷۔ سنن نسائی: ۷۱۵۔ مسند احمد: ۱۷۹/۲.

(۱۳۰۵) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب البیوع، باب النهی عن البیع فی المسجد، حدیث: ۱۳۲۱۔ سنن کبریٰ نسائی:

۹۹۳۳۔ سنن الدارمی: ۱۴۰۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۵۰.

معنی .
والوں کی) خرید و فروخت منعقد ہی نہ ہوتی تو نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے کچھ معنی باقی نہیں رہتے: ”اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے۔“

۵۹۳..... بَابُ الرَّجْرِ عَنْ إِنْشَادِ الشُّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ بِلَفْظِ عَامٍ مَرَادُهُ- عِلْمِي- خَاصٌّ.

مساجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت کا بیان۔ میرے علم کے مطابق اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے
۱۳۰۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو يَكْرِ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ، نَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.....

”حضرت عمرو بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے، گم شدہ چیزوں کے اعلان کرنے، شعر پڑھنے اور جمعہ والے دن نماز سے پہلے گفتگو کے لیے حلقے بنانے سے منع فرمایا ہے۔“
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ وَالْإِيتَاعِ، وَأَنْ يُنْشَدَ الضَّوَالُ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ لِلْحَدِيثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ - يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ .

فوائد: ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ مسجد میں خرید و فروخت، گمشدہ چیز کا اعلان کرانا، اشعار کہنا اور جمعہ کے

دن نماز جمعہ سے قبل حلقے بنانا حرام ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/۱۶۲)

۲۔ مساجد میں بیع و شراء حرام ہے اور جو شخص کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتا دیکھتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ بائع اور مشتری کو یہ کلمات (لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ) اللہ تعالیٰ تیری تجارت نفع بخش نہ بنائے کہے۔

(سبیل السلام: ۲/۴۶)

۵۹۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى

عَنْ تَنَاشُدِ بَعْضِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا عَنْ جَمِيعِهَا

اس روایت کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں بعض اشعار

پڑھنے سے منع کیا ہے۔ تمام قسم کے اشعار سے منع نہیں فرمایا

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ أَنْ يَهْجُوَ الْمُشْرِكِينَ فِي الْمَسْجِدِ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُؤَيِّدَ بِرُوحِ الْقُدْسِ مَا دَامَ مُجِيبًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد میں مشرکین کی ہجو اور مذمت کرنے کی اجازت دی تھی۔

مساجد کے فضائل، تعمیر و تکریم کے ابواب

اور ان کے لیے دعا کی تھی کہ اللہ ان کی مدد روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ فرمائے جب تک وہ نبی کریم ﷺ کے دفاع میں مشرکین کو جواب دیتے رہیں۔

۱۳۰۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ مَا حَفِظْتُهُ مِنْ الزُّهْرِيِّ إِلَّا عَنْ سَعِيدٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ تو حضرت عمر نے ان کی طرف (غصے سے) دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کی: میں (اس وقت بھی) شعر پڑھا کرتا تھا جبکہ اس میں تم سے افضل ہستی موجود ہوتی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ)۔ پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان) میری طرف سے (مشرکین کی جھوٹا) جواب دو، اے اللہ! اس کی مدد روح القدس کے ساتھ فرما؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (میں نے آپ کا یہ فرمان سنا ہے) جناب سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میں اس مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا جبکہ اس میں تم سے افضل شخصیت موجود تھی۔“ جناب حسن کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ”میں شعر پڑھا کرتا تھا (جبکہ) اس مسجد میں تم سے بہتر و اعلیٰ ہستی موجود تھی۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ التَّفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشِدْكَ اللَّهُ أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَحِبَّ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَيُّدُهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ؟، قَالَ: نَعَمْ. وَحَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا مِثْلَهُ. وَقَالَ سَعِيدٌ: قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ، فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

فوائد: ۱۔ گذشتہ احادیث میں مساجد میں اشعار کہنے کی ممانعت ہے اور حدیث الباب میں اشعار کہنے کا اثبات ہے۔ یہ احادیث باہم متعارض لگتی ہیں اور ان کی تطبیق یہ ہے کہ دور جاہلیت اور باطل پرستوں کے اشعار کہنا ممنوع ہے اور جو شخص دور جاہلیت کے اشعار اور باطل اشعار سے سالم ہوں، مساجد میں ایسے اشعار پڑھنے کی اجازت ہے۔

(صبح البخاری: ۱/۷۱۰)

(۱۳۰۷) صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائكة صلوات الله عليهم، حدیث: ۳۲۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہا، حدیث: ۲۴۸۵۔ سنن ابی داؤد: ۵۰۱۴۔ سنن نسائی: ۷۱۷۔ مسند الحمیدی: ۱۱۰۵۔

۲۔ مسجد میں مباح اشعار کہنا جائز ہیں اور اگر وہ اسلام اور اہل اسلام کی مدح پر، کفار کی ہجو و تذلیل اور ان سے لڑائی پر مشتمل ہوں تو ایسے اشعار کہنا مستحب ہیں اور حسان رضی اللہ عنہم کے اشعار اسی قبیل سے ہوتے تھے۔

(شرح النووی: ۱۶/۴۴، ۴۵)

۵۹۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبِرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا لَمْ يُدْفَنُ

مسجد میں تھوکنے سے منع ہے جبکہ اسے دفن نہ کیا جائے

۱۳۰۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو قُدَامَةَ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ وَاَصِلِ مَوْلَى ابْنِ عِيْنَةَ عَنِ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنِ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ.....
عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حُسْنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ.

”حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے میری امت کے اچھے اور برے اعمال دکھائے گئے میں نے ان کے عمدہ اور اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا عمل دیکھا۔ اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوک دیکھی جسے دبایا نہیں گیا تھا۔“

فوائد:..... مسجد میں تھوکنے اور ریٹ نکالنا گناہ ہے اور اگر اسے دفن نہ کیا جائے، تو اس مذمت میں آلائش نکالنے

والا ہی خاص نہیں۔ بلکہ اس مذمت میں صاحب آلائش اور ہر وہ شخص شامل ہے جو اس کو دیکھ کر زائل نہ کرے۔

۵۹۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِدَفْنِ الْبِرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ لِيَكُونَ كَفَّارَةً لِلْبُرْقِ

مسجد میں تھوک کر اسے دبانے کے حکم کا بیان تاکہ وہ تھوکنے کا کفارہ بن جائے

۱۳۰۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ الْوَاسِطِيَّ. عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ وَشُعْبَةَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ.....

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۳۰۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ۵۵۳۔ الادب المفرد للبخاری: ۲۳۰۔

سند احمد: ۱۸۰/۵۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۳۸۔

(۱۳۰۹) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب كفارة البراق فی المسجد، حدیث: ۴۱۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب

النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ۵۵۲۔ سنن ابی داود: ۴۷۴۔ سنن ترمذی: ۵۷۲۔ سنن نسائی: ۷۲۴۔

وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ حَظِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا. وَفِي خَبَرِ ابْنِ عَلِيَّةَ وَوَكَيْعٍ، قَالَ: التَّمْلُ فِي الْمَسْجِدِ.

فرمایا: ”مسجد میں تھوکنے گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔“ جناب ابن علیہ اور وکیع کی روایت میں ”الْبَزَاقُ“ کی جگہ ”التَّمْلُ“ کے الفاظ ہیں۔ معنی ایک ہی ہیں یعنی ”تھوکنے“۔

۵۹۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْمَاقِ الْحَفْرِ لِلنُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ناک کی ریش دبانے کے لیے گہرا گڑھا کھودنے کے حکم کا بیان

۱۳۱۰- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، نَا أَبُو عَامِرٍ، نَا أَبُو مَوْدُودٍ - وَهُوَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَدَرِدٍ الْأَسْلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا، اور اس نے تھوکا یا ناک کی ریش پھینکی تو اسے چاہیے کہ وہ گہرا گڑھا کھودے اور اس میں دفن کر دے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اسے اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے باہر لے جانا چاہیے۔“

۵۹۸..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمْرٌ بِدَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُ أَمْرٌ بِهِ كَيْ لَا يَتَأَذَى بِذَلِكَ النُّخَامَةِ مَوْمِنٌ أَنْ يُصِيبَ جِلْدَهُ أَوْ تَوْبَهُ فَيُؤْذِيهِ.

اس علت و سبب کا بیان جس کی بنا پر مسجد میں بلغم کو دبانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ یہ بلغم کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اسے تکلیف نہ پہنچائے

۱۳۱۱- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ - يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ناک کی ریش نکالے تو وہ اپنی ناک کی گندگی کو چھپا دے تاکہ وہ کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اسے

سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَغِيبْ نُخَامَتَهُ أَنْ يُصِيبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ تَوْبَهُ فَيُؤْذِيهِ.

(۱۳۱۰) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی کراہیة البزاق فی المسجد، حدیث: ۴۷۷ - مسند احمد: ۲ / ۳۲۴.

(۱۳۱۱) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۱ / ۱۷۹.

”تکلیف نہ دے۔“

فوائد:.....۱۔ مسجد میں تھوکنے کا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دُفن کرنا ہے۔

۲۔ وقت حاجت مسجد میں تھوکنے کی اجازت ہے۔ لیکن اس صورت میں اسے دُفن کرنا یا زائل کرنا لازم ہے، ورنہ وہ گناہ گار ہوگا۔

۳۔ اگر مسجد میں مٹی، ریت یا کنکریاں دستیاب ہوں تو تھوک دفن دیا جائے بصورت دیگر اسے مسجد سے نکالنا لازم ہے۔

۵۹۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَحُّمِ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں قبلہ رخ بلغم پھینکنا منع ہے

۱۳۱۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيِّ، نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نَمِيرٍ وَيَعْلَى عَنْ أَبِي سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا الْجَوْهَرِيُّ أَيْضًا، نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے مسجد کے قبلہ رخ بلغم پھینکی وہ اس حال میں (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا کہ وہ بلغم اس کے چہرے پر لگی ہوگی۔“

۱۳۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قبلہ رخ بلغم پھینکنے والے کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ بلغم اس کے چہرے پر لگی ہوگی۔“

۱۳۱۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَيْشٍ.....

(۱۳۱۲) اسنادہ صحیح، وانظر الحديث الاتي - صحيح، وانظر الحديث الاتي.

(۱۳۱۳) صحيح، صحيح ابن حبان: ۱۶۳۶ - مسند البزار، الكشف: ۴۱۳.

(۱۳۱۴) تقدمه تحريجه برقم: ۹۲۵.

مساجد کے فضائل، تعمیر و ترمیم کے ابواب

عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَقَلَّ تَجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَقَلَّهَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے قبلہ کی جانب تھوکا تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان لگی ہوگی۔“

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۳۵ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۶۰۰..... بَابُ حَلِّ النَّخَامَةِ مِنْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

مسجد کے قبلہ میں بلغم لگی ہو تو اسے کھرچ دینے کا بیان

۱۳۱۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثْنَا سَلَّمَ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكَيْعٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَ بَرَأَقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ. وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَكَ مِنَ الْقِبْلَةِ بَصَاقًا أَوْ نَحَامًا أَوْ مَخَاطًا. ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ میں لگے تھوک کو رگڑ کر صاف کر دیا۔ جناب ابو کریب کی روایت میں ہے: ”آپ نے قبلہ کی جانب سے تھوک یا ناک کی ریش یا بلغم کو کھرچ کر صاف کیا۔“

فوائد:..... مسجد میں تھوک، رینٹ یا گندگی وغیرہ ہو تو اسے زائل کرنا چاہیے اور امام و ماموم میں سے جو شخص مسجد

میں غلاظت دیکھے وہ اس کو زائل کر دے۔ ورنہ اس قباحت اور گناہ میں وہ بھی شامل ہوگا۔

۶۰۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُرُورِ بِالسَّهَامِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ قَبْضٍ عَلَى نُصُولِهَا.

مساجد سے تیروں کی پیکان تھامے بغیر گزرنا منع ہے

۱۳۱۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا.....

ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ ”ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کیا تم

(۱۳۱۵) مسند احمد: ۶/ ۱۳۸۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب کراهیة النخامة فی المسجد، حدیث: ۷۶۴۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب حک البراق بالید من المسجد، حدیث: ۴۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ۵۴۹۔

(۱۳۱۶) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب یاخذ بنصول النبل اذا مر فی المسجد، حدیث: ۴۵۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلوة، باب امر من مر بسلاح فی مسجد..... حدیث: ۲۶۱۴۔ سنن نسائی: ۷۱۹۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۷۷۔ مسند احمد: ۳/ ۳۰۸۔ مسند الحمیدی: ۱۲۵۲۔

أَسْمِعَتْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ
بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا، قَالَ:
نَعَمْ. هَذَا حَدِيثُ الْمُخْزُومِيِّ.

نے سیدنا جابر بن عبد اللہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے
کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: جو کہ مسجد سے
تیر لے کر گزر رہا تھا۔ ان کی پیکانوں کو پکڑ لو۔ عمرو بن دینار نے
کہا: ہاں (میں نے یہ حدیث حضرت جابر سے سنی ہے۔) یہ
حدیث مخزومی کی ہے۔

۱۳۱۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ
يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا يَمْرُ بِهَا إِلَّا
وَهُوَ آخِذٌ بِنِصَالِهَا.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت
کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، جو کہ
مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا، کہ وہ تیروں کے پیکان پکڑ کر مسجد
سے گزرے۔“

۶۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمْرٌ بِالْمَسَاكِتِ عَلَى نِصَالِ
السَّهْمِ إِذَا مَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ.

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے مسجد میں تیروں کے پیکان پکڑ کر گزرنے کا حکم دیا گیا ہے

۱۳۱۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوفِيُّ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ
عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَّ
أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سَوْقِنَا وَمَعَهُ
نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ
يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ، أَوْ
قَالَ: فَلْيَقْبِضْ عَلَى نُصُولِهَا.

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے
فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار
میں سے تیر لے کر گزرے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کے پھل
اپنے ہاتھ میں پکڑ لے، تاکہ کسی مسلمان کو ان سے تکلیف نہ
پہنچے۔“ یا فرمایا: ”ان کے پھلوں کو پکڑ لے۔“

(۱۳۱۷) سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی النبل یدخل فی المسجد، حدیث: ۲۵۸۶۔ مسند احمد: ۳/ ۳۵۰۔ وانظر
الحديث السابق.

(۱۳۱۸) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب المرور فی المسجد، حدیث: ۴۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب امر من
مر بسلاح فی مسجد، حدیث: ۲۶۱۵۔ سنن ابی داؤد: ۲۵۸۷۔ سنن ابن ماجہ: ۲۷۷۸۔ مسند احمد: ۴/ ۳۹۷.

مساجد کے فضائل، تعمیر و تکریم کے ابواب

فوائد: ۱۔ ان احادیث میں مسلمان کے قلیل و کثیر خون کی تعظیم اور حرمت مسلم کی تاکید کا بیان ہے۔ نیز مسجد

میں السلم لے جانا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۷۰۶)

۲۔ ان احادیث میں السلم پکڑنے کے ادب کا بیان ہے کہ السلم پکڑ کر مسجد میں یا بازار کے درمیان سے گزرتے وقت تیر کا پھالا اور السلم کی نوک اس کے قابو میں ہونی چاہیے تاکہ کسی انسان کو کوئی گزند نہ پہنچے۔

۶۰۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ إِطْطَانِ الرَّجُلِ الْمَكَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَفِي هَذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ، لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقُّ بِمَوْضِعٍ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ﴾

کسی آدمی کو مسجد میں اپنے لیے جگہ مخصوص کرنا منع ہے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسجد پر اسی کا حق ہے جو اس میں پہلے آتا ہے۔ کسی شخص کو مسجد کے کسی حصے پر دوسرے کی نسبت زیادہ حق حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ﴾ (سورہ الجن: ۱۸)

”بے شک مساجد اللہ کے لیے ہیں“

۱۳۱۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى وَ أَبُو عَاصِمٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ.....

”حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) کوئے کی طرح ٹھوگیں مارنے، درندے کی طرح (بازو) پھیلانے اور مسجد میں کسی آدمی کو اس طرح اپنے لیے مخصوص جگہ یا مقام مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ مخصوص کرتا ہے۔

فوائد: مکرر ۶۶۲۔

۶۰۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَوْسِعَةِ الْمَسَاجِدِ إِذَا بُنِيَتْ.

کشادہ اور وسیع مساجد بنانے کے حکم کا بیان

۱۳۲۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ، نَا زَيْدٌ. يَعْنِي ابْنَ الْحَبَابِ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دِرْهَمٍ، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ.....

(۱۳۱۹) تقدم تحريجه برقم: ۶۶۲.

(۱۳۲۰) اسنادہ ضعيف، الضعيفة: ۱۵۲۹.

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْنُونَ مَسْجِدًا، فَقَالَ لَهُمْ: أَوْسِعُوهُ، تَمْلُؤُهُ.

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک قوم کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ مسجد بنا رہے تھے۔ تو آپ نے انہیں حکم دیا: اسے کشادہ بناؤ تم اسے (اپنی تعداد سے) بھر دو گے۔“

۶۰۵..... بَابُ كَرَاهَةِ التَّبَاهِي فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَتَرْكِ عَمَارَتِهَا بِالْعِبَادَةِ فِيهَا

مساجد کی تعمیر میں فخر و مباہات اور انہیں عبادت کے ساتھ آباد نہ کرنا مکروہ ہے۔

۱۳۲۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ بِنِعْدَادٍ - وَأَصْلُهُ بَصْرِيٌّ - ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ،

”حضرت ابو قتادہ جری بیان کرتے ہیں کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ زاویہ مقام کی طرف جا رہے تھے تو ہم ایک مسجد کے پاس سے گزرے جبکہ صبح کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم اس مسجد میں نماز پڑھ لیں (تو بہتر ہے) کیونکہ کچھ لوگ تو دوسری مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: کونسی مسجد؟ تو ہم نے ایک مسجد کا ذکر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ وہ مساجد پر فخر کا اظہار کریں گے۔ وہ اسے آباد نہیں کریں گے مگر بہت تھوڑا۔ یا فرمایا: وہ اسے بہت کم آباد کریں گے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”زاویہ“ بصرہ سے دو فرسخ کے فاصلے پر ایک محل ہے (جہاں پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زمین اور گھر تھا۔)

۶۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ التَّبَاهِي فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مساجد کے بارے میں فخر و مباہات کا اظہار کرنا قیامت

کی نشانیوں میں سے ہے

۱۳۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا حَمَّادُ بْنُ

(۱۳۲۱) اسنادہ ضعیف، ابوعامر الخزاز راوی ضعیف ہے۔ دیکھیے حدیث: ۱۳۲۲۔

سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ بِالْمَسَاجِدِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد کے بارے میں فخر و مباہات کا اظہار کریں گے۔

۱۳۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، نَا حَمَادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ، وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ لوگ مساجد (کی تعمیر و تزئین) میں فخر و مباہات کرنے لگیں۔

فوائد: ۱۔ قرب قیامت لوگ مساجد کی تعمیر میں رضائے الہی کے بجائے مساجد کی خوب تزئین و آرائش، انتہائی عمدہ معیار اور خوبصورت ڈیزائننگ ملحوظ رکھیں گے اور مساجد کی تزئین و آرائش پر فخر کریں گے، یعنی ایک مسجد کے لوگ کہیں گے کہ ہماری مسجد بلندتر، خوبصورت ترین اور اعلیٰ معیار تعمیر کی آئینہ دار ہے، جب کہ دیگر لوگ اپنی اپنی مساجد پر فخر کریں گے اور ذاتی تشہیر پر زور دیں گے، اصل مقصود مساجد کی آباد کاری ناپید ہو جائے گا۔

۲۔ مساجد کی بے جا تزئین و آرائش مکروہ فعل ہے۔

۶۰۷..... بَابُ صِفَةِ بِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِهِ.

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کی کیفیت کا بیان

۱۳۲۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ، ح وَنَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ النَّسَوِيِّ، نَا يَعْقُوبُ - يَعْنِي ابْنَ إِبرَاهِيمَ - نَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ.....

عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللِّبْنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعَمْدُهُ خَشَبٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد نبوی رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اینٹوں سے بنی ہوئی تھی، اس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں سے ڈالی گئی تھی اور اس کے ستون کھجور کی

(۱۳۲۲) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی بناء المسجد، حدیث: ۴۴۹۔ سنن نسائی: ۶۹۰۔ سنن ابن ماجہ:

۷۲۹۔ مسند احمد: ۱۲۴/۳۔ سنن الدارمی: ۱۴۰۸۔

(۱۳۲۳) اسنادہ صحیح، انظر الحدیث السابق.

(۱۳۲۴) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب بنیان المسجد، حدیث: ۴۴۶۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فی بناء المسجد،

حدیث: ۴۵۱۔ مسند احمد: ۱۳۰/۲۔

مساجد کے فضائل، تعمیر و ترمیم کے ابواب

لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد میں) اس میں کچھ اضافہ نہیں کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ (کے اسے کشادہ اور وسیع) کیا۔ اور اسے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کی بنیادوں پر اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے تعمیر کیا اور اس کے ستون لکڑی سے دوبارہ بنوائے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور کافی اضافہ کیا۔ انہوں نے اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں، اور اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے تعمیر کرائے، اور اس کی چھت ساگون کی عمدہ لکڑی سے ڈالی۔“ محمد بن یحییٰ کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ”اور اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے بنوائے۔“ اور انہوں نے چونے کا ذکر نہیں کیا۔“

النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ، وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْنِ وَالْجَرِيدِ، وَأَعَادَ عُمَدَهُ حَشْبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُمَانُ، فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً، وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَبِ، وَجَعَلَ عُمَدَهُ حِجَارَةً مَنْقُوشَةً، وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَعُمَدُهُ حَشْبُ النَّخْلِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَصَبَةَ.

فوائد:..... ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ مسجد کی تعمیر میں مسنون طریقہ میانہ روی اختیار کرنا اور اس کی زیبائش کی تحسین میں غلو ترک کرنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں کثرت فتوحات اور مالی وسعت کے باوجود انہوں نے مسجد نبوی کو تبدیل نہ کیا اور مسجد کی تجدید کی ضرورت تب پیش آئی جب کھجور کے تنے بوسیدہ ہو گئے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور مال کی بہتات کے باوجود انہوں نے مسجد کو خوبصورت بنایا، لیکن اس حسن میں تزین و آرائش اور تحسین میں غلو نہیں تھا اور اس پر بھی بعض صحابہ نے ان کے اس کام میں نکتہ چینی کی اور سب سے پہلے جس شخص نے مسجد کی تزین و آرائش کی وہ ولید بن عبد الملک بن مروان تھے یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آخری دور تھا اور اکثر اہل علم فتنہ کے ڈر کی وجہ سے خاموش رہے اور سنت کے خلاف اس کام کی مخالفت نہ کی۔ (فتح الباری: ۱/ ۶۹۹)

۲۰۸..... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوسِ إِذْ هِيَ مِنْ حُقُوقِ الْمَسَاجِدِ

مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان، کیونکہ یہ نماز مساجد کے حقوق میں سے ہے

۱۳۲۵- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: إِذَا

(۱۳۲۵) صحیح، الارواء: ۶۷- سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب من دخل المسجد فلا یجلس حتی یرکع، حدیث:

نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ ایک طویل باب ہے۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”یہ حکم فضیلت و ثواب کے لیے ہے۔ فرض و وجوب کے لیے نہیں۔ اس کی دلیل حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ جب آپ نے پانچ نمازوں کی فرضیت بیان کی تو ایک شخص نے سوال کیا: کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفل نماز پڑھو۔ اس طرح آپ نے بیان فرمادیا کہ نماز پنجگانہ کے علاوہ نفل نمازیں ہیں، فرض نہیں۔

دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا بَابٌ طَوِيلٌ خَرَجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذَا الْأَمْرُ أَمْرٌ فَضِيلَةٌ لِأَمْرٍ فَرِيضَةٍ، وَالِدَلِيلُ عَلَى ذَلِكَ خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ قَالَ الرَّجُلُ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا. إِلَّا أَنْ تَطْوَعَ، فَأَعْلَمَ أَنَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَتَطْوَعُ لَا قَرَضٌ.

فوائد: ۱۔ دو رکعت تحیۃ المسجد کا اہتمام مستحب فعل اور باجماع المسلمین یہ عمل مسنون ہے، البتہ قاضی عیاض

نے داؤد ظاہری اور ان کے اصحاب سے وجوب نقل کیا ہے۔

۲۔ مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۳۔ جس وقت بھی مسجد میں داخل ہوں مساجد میں داخل ہوتے وقت تحیۃ المسجد کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ شافعیہ اسی

مذہب کے قائل ہیں، لیکن ابو حنیفہ اوزاعی اور لیث نے ممنوعہ اوقات میں تحیۃ المسجد کے اہتمام کو مکروہ قرار دیا

ہے۔ (شرح النووی: ۵ / ۲۲۰)

۶۰۹..... بَابُ كَرَاهَةِ الْمُرُورِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهَا

وَالْبَيَانُ أَنَّهُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

مساجد میں نماز پڑھے بغیر ان سے گزرنا مکروہ ہے، اور اس بات کا بیان کہ یہ عمل

قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

۱۳۲۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمِ الْأَوْدِيِّ، قَالَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ، قَالَ يُونُسُ بْنُ الْمُسَيْبِ الْبَجَلِيُّ وَقَالَ، قَالَ: ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ.....

(۱۳۲۶) صحیح، الصحیحۃ: ۶۴۹۔ معجم کبیر طبرانی: ۹۴۸۸، ۹۴۸۹۔ مسند احمد: ۱ / ۳۸۷، ۴۰۵۔ من طریق اخر باختصار،

مستدرک حاکم ۱ / ۴۴۶۔

مساجد کے فضائل، تعمیر و تکریم کے ابواب

”جناب ابو جعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ ﷺ کو ملا تو اس نے کہا: اے ابن مسعود! السلام علیک۔ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا اور اس میں دو رکعت بھی ادا نہیں کرے گا، اور آدمی اپنے جانے والوں ہی کو سلام کرے گا۔ اور بچہ بزرگوں کو حقیر اور کم تر سمجھے گا۔“ جناب احمد بن عثمان کی روایت میں ہے: حضرت عبداللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا“

أَبَى الْجَعْدِ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلًا، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيهِ رَكَعَتَيْنِ. وَأَنْ لَا يُسَلِّمَ الرَّجُلُ إِلَّا عَلَى مَنْ يَعْرِفُ، وَأَنْ يَبْرُدَ الصَّيْبِيُّ الشَّيْخَ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

فوائد:..... مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز نہ پڑھنا اور جان پہچان والے افراد کے سوا ناواقف لوگوں کو سلام

نہ کہنا مکروہ فعل ہے۔

۶۱۰..... بَابُ الزُّجْرِ عَنْ جُلُوسِ الْجُنْبِ وَالْحَائِضِ فِي الْمَسْجِدِ

جنسی شخص اور حائضہ عورت کا مسجد میں بیٹھنا منع ہے

۱۳۲۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْأَفْلَكُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثْتَنِي جَسْرَةَ بِنْتُ دُجَاجَةَ قَالَتْ، سَمِعْتُ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے صحابہ کرام کے گھروں کے رخ مسجد کی طرف تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ان گھروں کے رخ مسجد کی طرف سے تبدیل کر دو۔ پھر نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو صحابہ نے ابھی تک کچھ تبدیلی نہیں کی تھی۔ اس امید پر کہ اس سلسلے میں ان کے لیے رخصت نازل ہو جائے گی۔ آپ نے پھر فرمایا: ”ان گھروں کے دروازے مسجد سے (دوسری طرف) موڑ دو، بے شک میں جنسی شخص اور حائضہ عورت کے لیے مسجد کو حلال قرار نہیں دیتا۔“

عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَوُجُوهُ بَيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: وَجَّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ يَصْنَعْ الْقَوْمُ شَيْئًا، رَجَاءً أَنْ يَنْزِلَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ رُخْصَةٌ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ، فَقَالَ: وَجَّهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ.

(۱۳۲۷) اسنادہ ضعیف، جسرہ راویہ مجہول ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی الجنب یدخل المسجد، حدیث: ۲۳۲.

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللَّهِ

مسجد میں نماز اور ذکر اللہ کے علاوہ مباح کاموں کے ابواب کا مجموعہ

۶۱۱..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي إِنْزَالِ الْمُشْرِكِينَ الْمَسْجِدَ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، إِذَا كَانَ ذَلِكَ أَرْجًا لِاسْلَامِهِمْ وَأَرْقٌ لِقُلُوبِهِمْ إِذَا سَمِعُوا الْقُرْآنَ وَالذِّكْرَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا يَقْرَأُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾

مسجد حرام (بیت اللہ) کے علاوہ مسجد میں مشرکوں کو ٹھہرانا جائز ہے جبکہ یہ چیز قرآن مجید اور ذکر الہی سننے کے بعد ان کے اسلام لانے کی امید دلائے اور ان کے دلوں کو خوب نرم کرنے کا باعث بن سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿فَلَا يَقْرَأُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ (التوبہ: ۲۸) ”ایمان والو! مشرک تو ہیں ہی پلید، لہذا وہ اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔“

۱۳۲۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو الْوَلِيدِ، ح وَتَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا، تَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ.....

”حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ثقیف قبیلہ کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تاکہ یہ چیز ان کے دلوں کو خوب نرم کر دے (اور وہ اسلام قبول کر لیں۔)

۶۱۲..... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُولِ عِبِيدِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الذَّمَّةِ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَيْضًا

مسجد حرام اور دیگر مساجد میں اہل ذمہ اور مشرکوں کے غلاموں کا داخل ہونا جائز ہے

۱۳۲۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،

(۱۳۲۸) اسنادہ ضعیف، حسن بصری مدلس راوی ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ سنن ابی داؤد، کتاب الحج، باب ماجاء فی حبر

الطائف، حدیث: ۳۰۲۶۔ مسند احمد: ۲۱۸/۷۔

أَخْبَرَنِي.....

”جناب ابو زبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّمَا الْمَشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ (التوبہ: ۲۸) ”بلاشبہ مشرکین پلید ہیں، لہذا وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں“ کی تفسیر کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: مگر یہ کہ وہ غلام ہو یا اہل ذمہ کا کوئی فرد ہو (تو وہ مسجد حرام میں داخل ہو سکتا ہے۔)“

أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمَشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ قَالَ: إِلَّا أَنْ يَكُونُوا عَبْدًا أَوْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ .

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ حدود حرم میں مشرکین کا داخلہ بند ہے البتہ خدام اور ذمی مشرک حدود حرم میں

داخل ہو سکتے ہیں یہ اس پابندی سے متثنیٰ ہیں۔

۶۱۳..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي النُّومِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کی رخصت کا بیان

۱۳۳۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ..... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَعْرَبُ .

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی میں رات کو سویا کرتا تھا حالانکہ میں کنواری تھا۔“

فوائد:..... جو ان مردوں کا مسجد میں سونا اور مسجد کو مسکن بنانا جائز ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں

ہے۔ نیز اصحاب صفہ کا مسجد نبوی ہی مسکن تھی۔ پھر مسجد میں جو ان مرد کے سونے سے وہ قتل بھی ہو سکتا ہے سو حالت جنابت و احتلام میں مسجد میں ٹھہرنا مکروہ ہے اس حالت میں فوراً مسجد سے نکل کر غسل جنابت کرنا چاہیے اور حالت طہارت میں جتنی دیر چاہے مسجد میں قیام و آرام جائز ہے۔

۶۱۴..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي مُرُورِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ جُلُوسٍ فِيهِ

جنس شخص کو مسجد میں بیٹھے بغیر گزرنے کی رخصت ہے

۱۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا هَشِيمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ.....

(۱۳۲۹) اسنادہ صحیح، تفسیر عبدالرزاق، تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۵۴۰.

(۱۳۳۰) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب نوم الرجال فی المسجد، حدیث: ۴۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حدیث: ۲۴۷۹۔ سنن نسائی: ۷۲۳۔ سنن ابن ماجہ: ۷۰۱۔ مسند احمد: ۲/ ۱۲.

مسجد میں نماز و ذکر اللہ کے سوا مباح کام

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ أَحَدُنَا يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ جُنُبٌ مُجْتَازًا. ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں مسجد میں چل کر گزر جاتا تھا۔“

۶۱۵..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي ضَرْبِ الْخَبَاءِ وَاتِّخَاذِ بِيُوتِ الْقَصَبِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں عورتوں کے لیے خیمے اور بانس کے حجرے بنانے کی رخصت کا بیان

۱۳۳۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادَةَ الْوَاسِطِيُّ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، نَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت کسی عربی قبیلے کی لونڈی تھی۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا اور وہ ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ ایک روز ان کی ایک لڑکی گھر سے باہر گئی۔ اس نے سرخ رنگ کے چڑے کا کمر بند ہار پہنا ہوا تھا۔ تو اس کا وہ کمر بند ہار گر گیا، وہاں سے ایک چیل گزری تو اس نے اسے گوشت سمجھ کر اچک لیا (اور چلی گئی) قبیلہ والوں نے اسے تلاش کیا مگر انہیں کمر بند ہار نہ ملا۔ انہوں نے اس کی چوری کا الزام اس لونڈی پر لگا دیا۔ پھر اس کی تلاشی لی حتیٰ کہ اس کی شرم گاہ میں بھی تلاش کیا گیا۔ وہ اسی تلاش اور تحقیق میں تھے کہ چیل وہاں سے گزری تو اس نے وہ کمر بند ہار پھینک دیا۔ وہ ہار ان کے درمیان آ کر گرا، تو اس لونڈی نے انہیں کہا: یہی وہ ہار ہے جس کا الزام تم نے مجھ پر لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بالکل بری تھی۔ اور اب وہ تمہارے سامنے پڑا ہے، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی، تو اس کا خیمہ یا جھونپڑی مسجد میں (لگا دی گئی) تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”وہ میرے پاس آ کر بیٹھا کرتی تھی، اور جب بھی میرے پاس آ کر بیٹھتی وہ یہ شعر

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ وَليدَةَ سَوْدَاءَ كَانَتْ لِحَى مِنَ الْعَرَبِ، فَأَعْتَقَهَا وَكَانَتْ عِنْدَهُمْ، فَخَرَجَتْ صَبِيَّةً لَهُمْ يَوْمًا عَلَيْهَا وَشَاحٌ مِنْ سُيُورِ حُمْرٍ، فَوَقَعَ مِنْهَا، فَمَرَّتِ الْجَدْيَاةُ، فَحَسَبَتْهُ لِحْمًا فَخَطَفَتْهُ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاتَّهُمُوهَا بِهِ، فَفَتَشَوْهَا حَتَّى فَتَشُوا قُبْلَهَا، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ مَرَّتِ الْجَدْيَاةُ فَأَلْقَتِ الْوِشَاحَ، فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ فَقَالَتْ لَهُمْ: هَذَا الَّذِي أَنْتُمْ تَمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ، وَهِيَ هُوَ ذِي كَمَا تَرُونَ، فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْلَمَتْ، فَكَانَ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ خَبَاءٌ، أَوْ حِفْشٌ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَجْلِسُ إِلَيَّ، فَلَا تَكَادُ تَجْلِسُ مِنِّي مَجْلِسَةً إِلَّا قَالَتْ: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِبِ رَبِّنَا إِلَّا أَنَّهُ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي فَقُلْتُ لَهَا: مَا بِأَلِكِ لَا تَجْلِسِينَ مِنِّي مَجْلِسًا

(۱۳۳۱) اسنادہ ضعیف، اس کی سند ابوالزیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن الدارمی: ۱۱۷۸۔

(۱۳۳۲) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب نوم المرأة فی المسجد، حدیث: ۴۳۹۔ صحیح ابن حبان: ۱۱۶۵۳۔

پڑھتی: وَيَوْمَ الْوَسَّاحِ مِنْ تَعَايِبِ رَبِّنَا إِلَّا أَنَّهُ مِنْ
بَلَدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي ” اور کمر بند ہار کی (گمشدگی اور باغز
یا بی) کا دن میرے رب کے عجائبات میں سے ہے۔ مگر یہ کہ
اس نے مجھے سرزمین کفر سے نجات عطا فرمادی۔“ میں نے
اسے کہا: ”کیا وجہ ہے کہ تم جب بھی میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ
شعر پڑھتی ہو؟“ تو اس نے مجھے یہ واقعہ بیان کیا۔ ”میں نے
اعتکاف کے لیے مساجد میں گنبد نما خیمے لگانے کے متعلق
احادیث کتاب الاعتکاف میں بیان کی ہیں۔“

فوائد: ۱۔ جس مسلمان مرد یا عورت کا ذاتی مسکن نہ ہو وہ مسجد میں دن اور رات کے وقت سو سکتا ہے بشرطیکہ

قتنہ کا ڈرنہ ہو۔

۲۔ مسجد میں خیمے وغیرہ کا سایہ حاصل کرنا مباح ہے۔

۳۔ جس علاقے میں انسان پر مصائب ڈھائے گئے ہوں اس علاقے کو چھوڑنا بہتر ہے۔ کیونکہ ممکن ہے اسے اس سے
بہتر جگہ میر آئے۔

۴۔ مظلوم کی دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے، خواہ مظلوم کافر ہی ہو۔

۶۱۶..... بَابُ الرَّخْصَةِ فِي ضَرْبِ الْأَخِيَّةِ لِلْمَرْضَى فِي الْمَسْجِدِ وَتَمْرِيضِ

الْمَرْضَى فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں مریضوں کے لیے خیمے لگانے اور ان کی تیمارداری مسجد میں کرنے کی رخصت کا بیان

۱۳۳۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَقَانُ، ثَنَا حَمَادٌ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَعْدَ رُمِيَّ فِي أَكْحُلِهِ،
فَضْرَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَبَاءً فِي الْمَسْجِدِ، لِيَعُوذَهُ مِنْ قَرِيبٍ،
قَالَ فَتَحَجَّرَ كَلِمَهُ لِلْبَرِّءِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ
”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو
(جنگ خندق میں) ہفت اندام کی رگ میں تیر لگ گیا (اور وہ
شدید زخمی ہو گئے) نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں
خیمہ لگوا لیا تا کہ قریب رہ کر ان کی تیمارداری کر سکیں۔ راوی

(۱۳۳۳) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب، حدیث: ۴۱۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجہاد، باب

جواز قتال من نقض العهد، حدیث: ۱۷۵۶۹۔ سنن نسائی: ۷۱۱۔

کہتے ہیں: ان کا زخم بھرنے لگا۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: ”اے اللہ: تو خوب جانتا ہے کہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ میں تیرے دین کے لیے ایسے لوگوں سے جہاد کروں جنہوں نے تیرے نبی ﷺ کو جھٹلایا اور اسے (مکہ مکرمہ سے) نکال دیا۔ اور طرح طرح کی تکالیف دیں۔ میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔ لہذا میرے اس زخم کو جاری کر دے تاکہ میری موت (شہادت) اسی زخم کی وجہ سے ہو جائے۔ راوی کہتا ہے: وہ اسی حال میں تھے کہ ایک رات ان کا زخم پھوٹ پڑا، ان کا خون اس قدر بہہ نکلا کہ وہ دوسرے لوگوں کے خیمے میں داخل ہو گیا۔ تو انہوں نے پکار کر پوچھا: اے خیمے والو! یہ کیا چیز تمہاری طرف سے ہمارے خیمے میں آرہی ہے؟ انہوں نے دیکھا تو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا سینہ زخم کی وجہ سے پھٹ چکا تھا اور ان کا خون تیز آواز کے ساتھ نکل رہا تھا۔“

فوائد:..... مسجد میں مریضوں کی رہائش کا بندوبست کرنا جائز ہے تاکہ بیمار داری میں آسانی رہے۔

نوٹ:..... عہدی نبوی میں مسجد نبوی کئی قسم کے اغراض و مقاصد کے لیے استعمال ہوتی تھی۔

۶۱..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ، وَتَكْفِيرِ

الدُّنُوبِ وَالْخَطَايَا بِهَا.

بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کا بیان

۱۳۳۴- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ الْأَنْطَاطِيُّ، نَا أَيُّوبُ بْنُ سُؤَيْدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَوْلَانِيُّ، ثَنَا أَيُّوبُ - يَعْنِي ابْنَ سُؤَيْدٍ - عَنْ أَبِي زُرْعَةَ - وَهُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ أَبِي بَسْرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّبَلِيِّ.....

(۱۳۳۴) صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الصلاة فی بیت المقدس، حدیث: ۱۴۰۸ - سنن نسائی:

۶۹۴ - مسند احمد: ۱۷۶/۲

”سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ انہیں اپنے حکم کے موافق حکم عطا فرمائے، اور ایسی بادشاہت و حکومت عطا فرمائے جو ان کے بعد کسی کو نصیب نہ ہو اور جو شخص بھی اس مسجد میں صرف نماز پڑھنے کی نیت سے آئے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی دو دعائیں تو قبول ہوگئی تھیں اور مجھے امید ہے کہ ان کی تیسری دعا بھی قبول کی جائے گی۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ بِنَائِ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ، وَمُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَا يَأْتِي هَذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لَا يَرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا خَرَجَ مِنْ حَظِيَّتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا اثْنَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا، وَأَنَا أَرَجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّلَاثَةَ.

فوائد:..... ۱۔ بیت المقدس کے بانی سلیمان بن داؤد علیہ السلام ہیں۔

۲۔ مسجد کی تعمیر اور نیک کام کی تکمیل پر خاص دعا کرنا جائز ہے اور یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

۳۔ بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے انسان کے تمام گناہ وھل جاتے ہیں اور یہ انعام سلیمان علیہ السلام کی دعا کا ثمر ہے۔

۶۱۸..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْوُسْطَى الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا عَلَى التَّكْرَارِ

وَالتَّكْيِيدِ بَعْدَ دُخُولِهَا فِي جُمْلَةِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

اس درمیانی نماز کا بیان جس کی حفاظت و نگہداشت کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان جملہ نمازوں کی حفاظت کے حکم کے بعد دوبارہ تاکید کے ساتھ دیا ہے جن میں یہ بھی شامل تھی

وَهَذَا مِنْ وَائِ الْوَصْلِ الَّتِي نَقُولُ إِنَّمَا عَلَى مَعْنَى التَّكْرَارِ وَالتَّكْيِيدِ، لَا مِنْ وَائِ الْفَصْلِ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ تَكُونَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى لَيْسَتْ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ فَالصَّلَاةُ الْوُسْطَى كَانَتْ دَاخِلَةً فِي الصَّلَوَاتِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ فِي أَوَّلِ الذِّكْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ﴿وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ عَلَى مَعْنَى التَّكْرَارِ وَالتَّكْيِيدِ. وَقَدْ اسْتَفْصَيْتُ هَذَا الْجِنْسَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ عِنْدَ ذِكْرِ اعْتِرَاضِ مَنْ اعْتَرَضَ عَلَيْنَا فَادْعَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْإِيمَانِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ بِوَائِ اسْتِثْنَائِهِ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾

اور (آیت میں مذکور) یہ واو وصل کے لیے ہے جس کا معنی تکرار اور تاکید ہے، یہ واو فصل کے لیے نہیں ہے کیونکہ یہ محال ہے کہ درمیانی نماز جملہ نمازوں میں شامل نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾

مسجد میں نماز و ذکر اللہ کے سوا مباح کام

(البقرہ: ۲۳۸) ”تم تمام نمازوں خصوصاً درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔“ لہذا درمیانی نماز ان جملہ نمازوں میں شامل تھی جن کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے آیت کے شروع میں دیا ہے۔ پھر فرمایا: اور درمیانی نماز کی بھی حفاظت کرو۔ اور یہ تکرار تاکید کے لیے ہے۔ اور میں نے یہ قسم کتاب الایمان میں معترض کے اعتراض کے جواب میں ذکر کر کے ہے۔ جس میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (البقرہ: ۲۸) (وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔) میں واو استنافیہ کے ساتھ ایمان اور نیک اعمال میں فرق کیا ہے۔

۱۳۳۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا، نَا مُحَمَّدًا عَنْ عُبَيْدَةَ.....

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جنگ احزاب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کی قبروں کی ان کے گھروں کو آگ سے بھرے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز سے مشغول کیے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

۱۳۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ.....

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ جندق والے دن فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کے دل اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز سے مشغول کیے رکھا۔

۱۳۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِيِّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ شَكَلٍ.....

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان کافروں نے ہمیں درمیانی نماز، نماز عصر سے مشغول

(۱۳۳۵) صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب الدعاء علی المشرکین بالہزیمۃ، حدیث: ۲۹۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاۃ الوسطی..... حدیث: ۶۲۷۔ سنن ابی داؤد: ۴۰۹۔ مسند احمد: ۱/۱۲۲۔ سنن الدارمی: ۱۲۳۲۔ (۱۳۳۶) اسنادہ حسن، سنن ابی ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب المحافظۃ علی صلاۃ العصر، حدیث: ۶۸۴۔ مسند احمد: ۱/۱۵۰۔ (۱۳۳۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاۃ الوسطی، حدیث: ۶۲۷/۲۰۵۔ مسند احمد: ۱/۸۱۔ وانظر الحدیث السابق: ۱۳۳۵۔

مسجد میں نماز و ذکر اللہ کے سوا مباح کام

مَلَأَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ، أَوْ قَالَ: يَبُوتُهُمْ نَارًا. وَ قَالَ الْأَشَّجُ: يَبُوتُهُمْ وَقُبُورُهُمْ نَارًا، ثُمَّ صَلَّى بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ، زَادَ سَلْمٌ: بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

کر دیا تھا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں یا فرمایا: ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔ جناب الأشج کی روایت میں ہے: ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، پھر آپ نے (عصر کی نماز) دو عشاؤں کے درمیان پڑھی۔ جناب سلم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ”مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز عصر پڑھی)۔“

۱۳۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ صلاۃ وسطی (درمیانی نماز) نماز عصر ہے اور اس کے اہتمام کی قرآن میں خاص تاکید وارد ہوئی ہے، لہذا صلاۃ وسطی کی تعیین میں دیگر مختلف اقوال درست نہیں ہیں اور صلاۃ وسطی نماز عصر ہے یہی قول راجح ہے۔

۲۔ نماز عصر میں بلا عذر تاخیر اور ضیاع باعث گناہ ہے اور اس بارے میں سخت وعید ہے، لیکن کسی واقعی عذر کی وجہ سے نماز عصر رہ جائے تو گناہ نہیں ہے۔

۳۔ جن کفار و مشرکین کی وجہ سے نماز عصر چھوٹ جائے ان پر لعنت کرنا اور ان کی ہلاکت کی دعا کرنا جائز ہے۔

۶۱۹..... بَابُ الرَّجْرِ عَنِ السَّهْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِلَفْظِ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

نماز عشاء کے بعد جاگنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جن کی مراد خاص ہے

۱۳۳۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا هِلَالُ بْنُ بَشِيرٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ.....

عَنْ أَبِي بَرزَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا يُحِبُّ الْحَدِيثَ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عشاء سے پہلے سونا ناپسند کرتے تھے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا پسند

(۱۳۳۸) اسنادہ صحیح، مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/ ۵۰۶ ح: ۸۶۲۴۔ عنہ موقوف، تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۵۱۶۔

(۱۳۳۹) صحیح بخاری، کتاب مواقیب الصلاۃ، باب ما یکرہ من النوم قبل العشاء، حدیث: ۵۶۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التکبیر بالصبح..... حدیث: ۶۴۷۔ مطولا، مسند احمد: ۴/ ۴۲۱۔ وقد تقدم برقم: ۳۴۴۔

مسجد میں نماز و ذکر اللہ کے سوا مباح کام

بَعْدَهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَدَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْرَ بَعْدَ الْعَتَمَةِ.

نہیں فرماتے تھے۔ ”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب شقیق بن عبد اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے عشاء کے بعد بات چیت کرنا سخت

معیوب قرار دیا۔“

۱۳۴۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، وَثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى ثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا.....

أَبُو بَكْرٍ، قَالَ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَعْمَرٍ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ الصَّدِيدِ: يَعْنِي بِالْجَدَبِ الدَّم.

”امام صاحب اپنی سند کے ساتھ جناب عبدالصمد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: جَدَبَ کا معنی ندمت کرنا، معیوب قرار دینا ہے۔“

فوائد:..... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۳۳۶ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ كَرَاهَةَ السَّمْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُنَظَرَ فِيهِ، يُسَمَّرُ فِيهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عشاء کے بعد گفتگو کے لیے جاگنے کی ممانعت ان کاموں کی وجہ سے ہے جو انسان کے لیے ضروری نہ ہوں، مسلمانوں کے مسائل میں مشورہ وغیرہ کے لیے جاگا جاسکتا ہے

۱۳۴۱۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.....

عَنْ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ وَقِفٌ بِعَرَفَةَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جِئْتُ مِنَ الْكُوفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا

”جناب ابراہیم اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ میدان عرفات میں کھڑے تھے، اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں کوفہ سے آیا ہوں اور

(۱۳۴۰) صحیح، الصحیحہ: ۲۴۳۵۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاة، باب النهی عن النوم قبل صلاة العشاء، حدیث: ۷۰۳۔ مسند

احمد: ۱/۳۸۸، ۴۱۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۲۹۔

(۱۳۴۱) اسنادہ صحیح، تقدم تخريجه برقم: ۱۱۵۶۔

میں وہاں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آیا ہوں جو قرآن مجید کو زبانی لکھواتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر مسلمانوں کے مسائل و امور میں رات کے وقت مشورہ کیا کرتے تھے۔“

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت اسی قسم کے متعلق ہے کہ رسول اللہ ﷺ (رات کے وقت) ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں بیان کرتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی آپ اس دوران صرف بڑی نماز (یعنی فرض نماز) کے لیے اٹھتے تھے۔“ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو عشاء کے بعد بنی اسرائیل کے حالات بیان کیا کرتے تھے تاکہ وہ عبرت و نصیحت حاصل کریں، بنی اسرائیل کو ملنے والے دنیاوی عذاب سے اور اس اخروی عذاب سے جو ان کی رسولوں کی نافرمانی کرنے اور ایمان نہ لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ لہذا آدمی کے لیے عشاء کے بعد ایسی مفید گفتگو کرنا جائز ہے جس سے سامعین کو دینی فائدہ ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ مسلمانوں کے امور میں سے کسی معاملہ میں عشاء کے بعد گفتگو کیا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کے دین و دنیا میں جلدی یا تاخیر سے فائدہ ہوتا۔ آپ اپنے صحابہ کرام کو بنی اسرائیل کے حالات و واقعات بیان کرتے تھے تاکہ وہ آپ کی گفتگو سے مستفید ہوں۔ لہذا آپ کے فعل مبارک میں

رَجُلًا يُمَلِّي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ .
فَغَضِبَ عُمَرُ، وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَا يَزَالُ يُسَمِّرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذَلِكَ فِي
الْأَمْرِ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ .

۱۳۴۲۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَمْرٍو مِنْ هَذَا الْجِنْسِ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ حَتَّى يُصْبِحَ مَا يَقُومُ فِيهَا إِلَّا إِلَى
عَظِيمِ صَلَاةٍ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو
بَكْرٍ. ثَنَا هُبْنَدَارٌ، ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ،
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، ح وَثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا
عَقَّانُ، ثَنَا أَبُو هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي
حَسَّانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ:
فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ
يُحَدِّثُهُمْ بَعْدَ الْعِشَاءِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
لِيَتَعِظُوا مِمَّا قَدْ نَالَهُمْ مِنَ الْعُقُوبَةِ فِي
الدُّنْيَا مَعَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْعِقَابِ فِي
الْآخِرَةِ لِمَا عَصَوْا رُسُلَهُمْ وَلَمْ يُؤْمِنُوا،
فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا يَعْلَمُ أَنَّ
السَّمْعَ يَنْتَفِعُ بِهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ،

(۱۳۴۲) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب العلم، باب الحدیث عن بنی اسرائیل، حدیث: ۳۶۶۳۔ مسند احمد: ۴/۴۳۷۔

مسجد میں نماز و ذکر اللہ کے سوا مباح کام

اس بات کی دلیل ہے کہ عشاء کے بعد وہ گفتگو ناپسندیدہ ہے جس میں دینی اور دنیاوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور میرے خیال میں آپ ﷺ کا عشاء کے بعد گفتگو ناپسند کرنا اس لیے بھی ہو سکتا ہے کہ یہ نماز تہجد میں سستی اور غفلت کا سبب بنتی ہے، کیونکہ جب انسان ابتدائی رات میں گفتگو میں مشغول رہے گا تو رات کے آخری پہرے سے گہری نیند آئے گی تو وہ بیدار نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر بیدار ہو بھی جائے تو نماز تہجد کے لیے چاق و چوبند نہیں ہوگا۔“

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْمُرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي الْأَمْرِ مِنْ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا يَرْجِعُ إِلَى مَنَفَعَتِهِمْ عَاجِلًا أَوْ آجِلًا، دِينًا وَدُنْيَا، وَكَانَ يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ عَنِ بَنِي إِسْرَائِيلَ لِيَسْتَفْعُوا بِحَدِيثِهِ، فَدَلَّ فَعَلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ كَرَاهَةَ الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِمَا لَا مَنَفَعَةَ فِيهِ دِينًا وَلَا دُنْيَا، وَيَخْطُرُ بِبَالِيٍّ أَنْ كَرَاهَتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَشْتِعَالِ بِالسَّمْرِ لِأَنَّ ذَلِكَ يَثْبُطُ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ، لِأَنَّهُ إِذَا اشْتَعَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بِالسَّمْرِ ثَقُلَ عَلَيْهِ النَّوْمُ أَخْرَجَ اللَّيْلَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ، وَإِنْ اسْتَيْقِظَ لَمْ يَنْشُطْ لِلْقِيَامِ.



جُمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کے ابواب کا مجموعہ

۶۲۱..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ مِنَ السَّمَاوِيِّينَ رَكْعَةً

شدید خوف کی حالت میں امام کا مقتدیوں کے ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھانے کا بیان
وَاحِدَةً لِيَتَكُونَ لِلْإِمَامِ رَكْعَتَانِ وَلكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ، وَتَرَكَ الطَّائِفَتَيْنِ قَضَاءَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ. وَفِي هَذَا
مَا دَلَّ عَلَى جَوَازِ فَرِيضَةِ لِنَسَائِمِمْ خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّي نَافِلَةً.

تاکہ امام کی دو رکعات ہو جائیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور دونوں گروہ دوسری رکعت خود ادا کریں
گے، اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی فرض نماز اس امام کے پیچھے ادا کر سکتے ہیں جو نفل نماز پڑھ رہا ہو
۱۳۴۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا،
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سَفْيَانٌ، حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ.....

”حضرت ثعلبہ بن زہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت
سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ طبرستان میں تھے تو انہوں نے
پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز
خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے
پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (نماز پڑھانے کے لیے)
کھڑے ہوئے اور لوگوں نے ان کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔
ایک صف ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی اور دوسری صف دشمن کے
سامنے صف آراء ہو گئی۔ تو جو لوگ ان کے پیچھے کھڑے تھے،
حضرت حذیفہ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ ان کی
جگہ جا کر صف آراء ہو گئے، اور وہ لوگ آئے تو انہیں بھی ایک

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ
الْعَاصِرِ بِطَبْرِسْتَانَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ
الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حَذِيفَةُ: أَنَا، قَالَ: فَقَامَ
حَذِيفَةُ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَيْنِ، صَفًّا
خَلْفَهُ، وَصَفًّا مُوَازِي الْعَدُوِّ، فَصَلَّى
بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هُوَ لِأَنَّ
مَكَانَ هُوَ لِأَنَّ، وَجَاءَ أَوْلِيكَ فَصَلَّى بِهِمْ
رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوا. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي
مُوسَى. وَقَالَ بَنْدَارٌ: عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي

(۱۳۴۳) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب صلاة السفر، باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة، حديث: ۱۲۴۶۔ سنن نسائی:

۱۰۳۱۔ سند احمد: ۵/۳۸۵، ۳۹۹.

الشَّعْثَاءِ . وَلَمْ يَلْ . وَلَمْ يَقْضُوا . رکعت پڑھائی۔ اور انہوں نے (دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔
جناب ابو الشعثاء کی روایت میں یہ الفاظ موجود نہیں کہ انہوں
نے (دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔“

۱۳۴۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا يَعْنِي مُحَمَّدَ وَ أَبُو مُوسَى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے ذی قرد مقام پر نماز (خوف) پڑھائی۔ جناب
ابوموسیٰ کی روایت میں ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز جیسی
اور جناب بندار نے حضرت حذیفہ کی حدیث جیسی روایت بیان
کی اور اس کے آخر میں یہ الفاظ روایت کیے: اور انہوں نے
(دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔“

۱۳۴۵۔ وَحَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلَاةِ حُدَيْفَةَ . وَذَكَرَ
بُنْدَارُ الْحَدِيثِ مِثْلَ حَدِيثِ حُدَيْفَةَ ، وَقَالَ
فِي آخِرِهِ : وَلَمْ يَقْضُوا . وَقَالَ أَبُو مُوسَى
فِي عَقِبِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَالَ سُفْيَانُ .
۱۳۴۵۔ وَحَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلَاةِ حُدَيْفَةَ ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ فِي عَقِبِ حَدِيثِ حُدَيْفَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى ، قَالَ ، ثَنَا
سُفْيَانٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ
”جناب قاسم بن حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز
جیسی روایت بیان کی ہے۔“

۱۳۴۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ
مُجَاهِدٍ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
تمہارے نبی ﷺ کی زبان سے حضر میں چار رکعات، سفر
میں دو رکعات اور خوف کی حالت میں ایک رکعت، نماز فرض
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا ،
وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً .

(۱۳۴۴) اسنادہ صحیح، سن نسائی، کتاب صلاة الخوف، حدیث: ۱۵۳۴۔ مسند احمد: ۱/۲۳۲۔ صحیح ابن حبان: ۲۸۶۰
(۱۳۴۵) اسنادہ صحیح، سن نسائی، کتاب صلاة الخوف، حدیث: ۱۵۲۲، بدون المتن، مسند احمد: ۵/۱۸۳۔ صحیح ابن
حبان: ۲۸۵۹۔

(۱۳۴۶) تقدم تحريجه، برفقم: ۳۰۴۔

کی ہے۔“

۲۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى هَذِهِ الصَّلَاةَ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً
وَلَمْ تَقْضِ الطَّائِفَتَانِ شَيْئًا، وَالْعُدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَإِنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي حَرَسَتْ مِنَ الْعُدُوِّ
كَانَتْ أَمَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَلْفَهُ.

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ نماز (خوف) ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھائی تھی اور دونوں گروہوں نے (اس کے بعد) نماز کی تکمیل نہیں کی تھی، جبکہ دشمن نبی کریم ﷺ اور قبلہ شریف کے درمیان تھا۔ اور جس گروہ نے دشمن سے حفاظت کی تھی وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے صف آراء تھا، آپ کے پیچھے نہیں تھا۔

۱۳۴۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز خوف پڑھائی، ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوگئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔ لہذا آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے پیچھے کھڑے تھے، ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی، پھر یہ لوگ آگے بڑھ کر ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور وہ آ کر ان کی جگہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کرائے، پھر آپ نے (تشہد کے بعد) سلام پھیر دیا، اس طرح آپ کی دو رکعت اور ان کی ایک ایک رکعت ہوگئی۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هُوَ لِأَنَّ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ، وَجَاءَ أَوْلِيكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ هُوَ لِأَنَّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ.

۱۳۴۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ سُؤَيْدِ بْنِ مَنحُوفٍ، نَا رَوْحٌ، نَا شُعْبَةُ، نَا الْحَكَمُ وَمِسْعَرُ بْنُ كَدَامٍ عَنِ يَزِيدَ الْفَقِيرِ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں یہ الفاظ بیان میں نہیں آئے، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ سَلَّمَ.“

(۱۳۴۷) اسنادہ صحیح، سن نسائی، کتاب صلاة الخوف، حدیث: ۱۵۴۶۔ مسند احمد: ۳/۲۹۸.

(۱۳۴۸) انظر الحديث السابق.

نہیں کیے: ”پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔“

۱۳۴۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ نَنَا رُوحٌ، نَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ الْحَنْفِيِّ.....
 ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل روایت
 عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.
 بیان کرتے ہیں۔“

فوائد: نماز خوف کی مشروعیت پر علماء کا اتفاق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةً مِنْهُمْ مَعَكَ وَلِيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا﴾ (النساء: ۱۰۲)

”اور جب آپ ان میں موجود ہوں ان کے لیے نماز کھڑی کریں تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، پھر جب وہ سجدہ کریں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسری جماعت جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے چاہتے ہیں کہ کاش! تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غفلت کرو تو وہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں۔ اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف لاحق ہو یا تم بیمار ہو تو اس بات میں گناہ نہیں کہ تم اپنے ہتھیار رکھ دو اور اپنے بچاؤ کا سامان کرو، بلاشبہ اللہ نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں نماز خوف کی کیفیت کے بارے میں چھ یا سات احادیث منقول ہیں، ان میں سے انسان جس بھی طریقے پر عمل کر لے جائز ہے۔

(فقہ السنہ ۱/۲۶۳)

۳۔ نماز خوف کا ایک طریقہ احادیث الباب میں منقول ہے کہ امام دونوں گروہوں کو ایک ایک رکعت نماز پڑھائے اور ہر گروہ امام کی اقتدا میں ایک ایک رکعت ادا کرے۔ یوں امام کی دو رکعت اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوگی۔ نماز خوف کا یہ طریقہ بھی مشروع ہے۔

۲۲۳..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ، وَالْخَوْفُ أَقْلُ مِمَّا ذَكَرْنَا، إِذَا كَانَ الْعُدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَافْتِتَاحُ كَلِمَاتِ الطَّائِفَتَيْنِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ وَرُكُوعَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ مَعًا.

نماز خوف کی کیفیت کا بیان، اور خوف اس سے کم ہو جتنا ہم نے بیان کیا ہے، جبکہ دشمن مسلمانوں اور قبلہ شریف کے درمیان صف آراء ہو۔ دونوں گروہوں کے ساتھ نماز شروع کرنے اور امام کے ساتھ ہی رکوع

کرنے کا بیان

۱۳۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو نماز خوف پڑھائی تو ان کے سب کے ساتھ رکوع کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے قریب والی صف نے سجدہ کیا جبکہ دوسری صف کھڑی رہی۔ حتیٰ کہ جب آپ (اور پہلی صف والے) اٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے خود ہی دو سجدے کر لیے پھر پہلی صف والے پیچھے ہٹ کر ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور وہ ان کے درمیان سے نکل کر پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے ساتھ (دوسرا) رکوع کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی قریبی صف والوں نے سجدے کیے۔ پھر جب ان لوگوں نے سجدے سے اپنے سر اٹھالیے تو پچھلی صف والوں نے بھی سجدے کیے۔ اس طرح سب لوگوں نے رکوع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے اور دو سجدے خود بخود کر لیے۔ اور دشمن قبلہ کی جانب صف آراء تھا۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ، وَالْآخَرُونَ قِيَامًا، حَتَّى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أُولَئِكَ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمَقْدَمُ حَتَّى قَامُوا مَعَ أُولَئِكَ وَتَخَلَّلَ أُولَئِكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الصَّفِّ الْمَقْدَمِ، رَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ سَجَدَ أُولَئِكَ سَجْدَتَيْنِ، كُلُّهُمُ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوا بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، وَكَانَ الْعُدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

۲۲۴..... بَابٌ فِي صِفَةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَالْخَوْفُ أَشَدُّ مِمَّا تَقَدَّمَ ذَكَرْنَا لَهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هَذَا وَإِبَاحَةَ افْتِتَاحِ الصَّفِّ الثَّانِي صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قُعُودٌ وَافْتِتَاحِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قِيَامٌ.

نماز خوف کی کیفیت کے متعلق ایک اور باب جبکہ خوف اس سے شدید ہو جتنا ہم نے گذشتہ باب میں بیان کیا ہے دوسری صف کا امام کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز شروع کرنا جائز ہے اور پہلی صف والوں کا امام کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز شروع کرنا جائز ہے

(۱۳۵۰) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی صلاة الخوف، حدیث: ۱۲۶۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حدیث: ۳۰۸/۸۴۰۔ سنن نسائی: ۱۰۵۹۔ مسند احمد: ۳/۳۷۴۔

۱۳۵۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ إِبَانٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ الْمَصْرِيَّانِ، قَالَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرِيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، حَدَّثَنِي شُرْحَبِيلُ أَبُو سَعِيدٍ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نماز خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے جبکہ ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ ان سب کے چہرے رسول اللہ ﷺ کی طرف تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی تو دونوں گروہوں نے بھی تکبیر کہہ کر نماز شروع کی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ نے بھی رکوع کیا جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا رہا۔ پھر آپ نے سجدے کیے تو انہوں نے بھی سجدے کیے جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا ہوا تھا پھر آپ پر کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہو گئے اور پیچھے چلے گئے حتیٰ کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر بیٹھ گئے۔ دوسرا گروہ (آگے) آیا تو آپ نے انہیں بھی ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی، جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے تشہد (کے بعد) سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے تو انہوں نے خود اپنے لیے ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ ادا کر لی۔ (اور تشہد کے بعد سلام پھیر لیا!)“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ ، قَالَ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ وَّرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فُعُودٌ ، وَجُوهُهُمْ كُلُّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ ، فَرَكَعَ فَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي خَلْفَهُ ، وَالْآخَرُونَ فُعُودٌ ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا أَيْضًا ، وَالْآخَرُونَ فُعُودٌ . ثُمَّ قَامَ وَقَامُوا وَنَكَسُوا خَلْفَهُمْ حَتَّى كَانُوا مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ فُعُودٌ ، وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ، وَالْآخَرُونَ فُعُودٌ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَ سَجَدَتَيْنِ ، رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ .

فوائد..... اگر دشمن قبلہ کی جانب ہو اور سخت خوف نہ ہو تو حدیث الباب میں مذکورہ طریقہ کے مطابق نماز خوف

جائز ہے۔

۶۲۵..... بَابُ فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَالْعُدُوِّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ

نماز خوف کی کیفیت کا بیان جبکہ دشمن قبلہ شریف کے پیچھے ہو

وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَهَذَا أَيْضًا الْجِنْسُ الَّذِي أَعْلَمْتُ مِنْ جَوَازِ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ

(۱۳۵۱) منکر، صحیح ابن حبان: ۲۸۷۷۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد، مستدرک حاکم: ۱/۳۲۶۔

فَرِيضَةٌ خَلَفَ الْإِمَامَ الْمُصَلِّيَ نَافِلَةً، إِذْ أَحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا وَلِلْمَأْمُومِينَ فَرِيضَةً .

اور امام ہر گروہ کو دو رکعت پڑھائے گا۔ اور یہ مسئلہ بھی اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے، جسے میں نے بیان کیا ہے کہ نفل نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والے مقتدی کی نماز جائز ہے۔ کیونکہ (چار میں سے) کوئی سی دو رکعت آپ کی نفل تھیں اور مقتدیوں کی فرض تھیں۔

۱۳۵۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں، پھر دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے چار رکعات پڑھیں اور ہر گروہ کو دو رکعات پڑھائیں۔“

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ .

۱۳۵۳۔ نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں جبکہ دوسرا گروہ حفاظت و نگہبانی کر رہا تھا، پھر آپ نے سلام پھیرا تو یہ نمازی چلے گئے اور دوسرے آگئے، تو آپ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب محدثین کا حضرت حسن بصری کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف ہے۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: فِيَقَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، قَالَ: صَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكَعَتَيْنِ، وَطَائِفَةٌ تَحْرُسُ فَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ هُوَ لِأَنَّ الْمُصَلُّونَ، وَجَاءَ الْأُخْرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ اختلف أصحابنا في سماع الحسن من جابر بن عبد الله .

(۱۳۵۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حدیث: ۸۴۳۔ مسند احمد: ۳/۳۶۶۔ صحیح بخاری،

کتاب المغازی، باب غزوة ذات الرقاع، ۴۱۳۶۔ تعلیقاً.

(۱۳۵۳) اسنادہ ضعیف، حسن بصری، مدرس راوی ہیں اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ سنن نسائی، کتاب صلاة الخوف، حدیث:

۱۵۵۳ سنن کبریٰ بیہقی: ۳/۲۵۹.

فوائد:..... ان احادیث میں نماز خوف کے ایک تیسرے طریقہ کا بیان ہے کہ امام ہر گروہ کو دو رکعت نماز

پڑھائے، یوں امام کی چار رکعت اور ہر گروہ کی دو رکعت نماز ہوگی۔ نماز خوف کا یہ طریقہ بھی مسنون ہے۔

۶۲۶..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَالرُّخْصَةَ لِلطَّائِفَةِ الْأُولَى فِي تَرْتِيبِ اسْتِقْبَالِهَا الْقِبْلَةَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الرَّكْعَةِ الْقَاوِلِي لِنَحْرُسِ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْعَدُوِّ وَقَضَاءِ الطَّائِفَتَيْنِ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ.

نماز خوف کا ایک اور باب، جبکہ دشمن قبلہ کے پیچھے ہو، تو پہلے گروہ کو پہلی رکعت سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے گروہ کی دشمن سے حفاظت کرنے کے لیے استقبال قبلہ ترک کر دینے کی رخصت ہے۔ اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں گروہوں کا دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان

۱۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز خوف پڑھائی تو آپ نے اپنے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی جبکہ ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا۔ پھر وہ گروہ اٹھ گیا جنہوں نے نماز پڑھی تھی، اور دشمن کے سامنے کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا، پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لی۔“

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ خَلْفَهُ رَكْعَةً، وَطَائِفَةً مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلُّوا، فَوَاجِهُوا الْعَدُوَّ، وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى هُوَ لِرَكْعَةٍ وَهُؤُلَاءِ رَكْعَةً.

”امام صاحب نے ایک اور سند ذکر کی ہے۔“

۱۳۵۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا مَعْمَرٌ بِتَحْوِهِ.

فوائد:..... ان احادیث میں نماز خوف کے چوتھے طریقہ کا بیان ہے کہ امام ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھا کر

(۱۳۵۴) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة ذات الرقاع، حدیث: ۴۱۳۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الحوف، حدیث: ۸۳۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۲۴۳۔ سنن ترمذی: ۵۶۴۔ سنن نسائی: ۱۰۳۹۔ مسند احمد: ۱۴۷/۲۔ (۱۳۵۵) انظر الحديث السابق.

سلام پھیر دے، دونوں گروہ اپنی اپنی دوسری رکعت ادا کر لیں، نماز خوف کا یہ طریقہ بھی مشروع ہے۔

۲۲۷..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَإِتْمَامِ

الطَّائِفَةِ الْأُولَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ قَبْلَ الْإِمَامِ

نماز خوف کا ایک اور باب، جب دشمن قبلہ کے پیچھے ہو اور پہلے گروہ کا امام سے پہلے دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان

۱۳۵۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو مُوسَى، قَالَا، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ.....

”حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہوگا اور مسلمانوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہوگا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے ان کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوگا چنانچہ امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا۔“ جناب ابو موسیٰ کی روایت میں ہے: ”پھر وہ کھڑے ہوں گے اور رکوع کریں گے، اور جناب بندار کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ”تو وہ خود ہی رکوع کر لیں گے اور اپنی جگہ خود ہی اپنے لیے دو سجدے کر لیں گے۔ پھر یہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ پر چلا جائے گا۔ وہ گروہ آئے گا تو امام انہیں ایک رکوع اور دو سجدے کرائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعت اور ان کی ایک رکعت تو جائے گی، پھر وہ دوسری رکعت پڑھ لیں گے، جناب ابو موسیٰ کی روایت میں ہے: وہ اپنے لیے ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھ لیں گے۔“ یہ جناب بندار کی حدیث ہے سوائے ان الفاظ کے جن میں ابو موسیٰ نے ان سے اختلاف کیا ہے، میں نے انہیں بیان کر دیا ہے، جناب ابو موسیٰ نے صرف دو جگہوں پر لَا نَفْسِهِمْ

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَّمَةَ: فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ، وَجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرَكُّعُ بِهِمْ رَكْعَةً. قَالَ أَبُو مُوسَى: ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرَكُّعُونَ. وَقَالَ بَنْدَارٌ: فَيَرَكُّعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أَوْلِيكَ، وَيَجِيءُ أَوْلِيكَ فَيَرَكُّعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، فَهِيَ لَهُ اثْنَتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ يَرَكُّعُونَ. قَالَ أَبُو مُوسَى لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ. هَذَا حَدِيثُ بَنْدَارٍ إِلَّا مَا ذَكَرْتُ مِمَّا خَالَفَهُ أَبُو مُوسَى فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ إِنَّمَا زَادَ أَبُو مُوسَى لِأَنْفُسِهِمْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ فَقَطُّ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ، سَمِعْتُ بَنْدَارًا يَقُولُ: سَأَلْتُ يَحْيَى

(۱۳۵۶) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة ذات الرقاع، حدیث: ۴۱۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حدیث: ۸۴۱۔ سنن ترمذی: ۵۶۵۔ سنن نسائی: ۱۰۵۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۵۹۔ مسند احمد: ۴۴۸/۳۔

نماز خوف کے ابواب

عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ .
 (خود اپنے لیے پڑھ لیں گے) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ امام ابو بکر کہتے ہیں: میں نے بندار رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے امام یحییٰ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث جناب شعبہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔“

۱۳۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ
 عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ بِنْدَارٌ ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، وَقَالَ لِي يَحْيَى: أَكْتُبُهُ إِلَيَّ جَنْبِهِ وَكُنْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ . وَقَالَ أَبُو مُوسَى ، قَالَ لِي يَحْيَى: سَمِعْتُ مِنِّي حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَأَكْتُبُهُ إِلَيَّ جَنْبِهِ: بِنَحْوِهِ .

”حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: بندار کہتے ہیں: جناب یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح بیان کی۔ اور مجھے یحییٰ نے کہا: اس کے ایک جانب لکھو: مجھے حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح اور جناب ابو موسیٰ کہتے ہیں: مجھے جناب یحییٰ نے کہا: کیا تم نے مجھ سے یحییٰ بن سعید کی نماز خوف کے بارے میں حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں تو انہوں نے فرمایا: تو اس کے پہلو میں لکھو، اسی طرح۔“

۲۲۸..... بَابُ انْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةِ الْأُولَى جَالِسًا لِنَقْضِ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَانْتِظَارِ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ جَالِسًا قَبْلَ التَّسْلِيمِ لِنَقْضِ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ.

امام کا بیٹھ کر پہلے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ وہ دوسری رکعت مکمل کر لیں اور اس کا بیٹھ کر دوسرے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ وہ بھی دوسری رکعت مکمل کر لیں

۱۳۵۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ وَابُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَهَذَا حَدِيثُ الْمَخْرَمِيِّ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا شُعْبَةُ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ
 ”حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے طریقے کے

(۱۳۵۷) انظر الحديث السابق.

(۱۳۵۸) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳/ ۴۴۸۔ وقد تقدم برقم: ۱۳۵۶.

الْخَوْفِ تَقَوْمٌ طَائِفَةٌ وَّرَاءَ الْإِمَامِ وَطَائِفَةٌ خَلْفَهُ، فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتَّى يَقْضُوا رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُونَ إِلَى مَكَانِ أَصْحَابِهِمْ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ أَصْحَابُهُمْ إِلَى مَكَانِ هَؤُلَاءِ فَيُصَلِّي بِهِمْ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتَّى يُصَلُّوا رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

متعلق بیان کرتے ہیں کہ ایک گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہوگا جبکہ دوسرا گروہ ان کے پیچھے (دشمن کے سامنے) کھڑا رہے گا، امام اپنے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کو ایک رکوع اور دو سجدے کرائے گا۔ پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے گا حتیٰ کہ وہ دوسری رکعت دو سجدوں سمیت پوری کریں گے۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں گے اور وہ ان کی جگہ آ جائیں گے، تو امام انہیں بھی ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائے گا، پھر وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے گا حتیٰ کہ وہ دوسری رکعت اور دو سجدے ادا کر لیں گے، پھر امام (اس گروہ کے ساتھ) سلام پھیر دے گا۔“

۱۳۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا . . . قَالَا، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ.....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا.

”حضرت سہل بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔“

۱۳۶۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا الْمَخْرَمِيُّ أَيْضًا، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ أَبِيهِ بِنَحْوِهِ. هَكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ الْمَخْرَمِيُّ فِي عَقِبِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ.

”امام صاحب حضرت سہل کی حدیث کی ایک اور سند بیان کرتے ہیں۔“

۲۶۹..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا، وَالرُّحْصَةَ لِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنْ تُكَبَّرَ

مَعَ الْإِمَامِ وَهِيَ غَيْرُ مُسْتَقْبَلَةِ الْقِبْلَةِ

نماز خوف کے متعلق ایک اور باب، دونوں گروہوں میں سے ایک کے لیے رخصت ہے کہ وہ قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی امام کے ساتھ تکبیر کہہ لے

(۱۳۵۹) مسند احمد: ۳/ ۴۴۸۔ وقد تقدم برقم: ۱۳۵۶.

(۱۳۶۰) انظر الحديث السابق.

إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَانْتِظَارِ الْإِمَامِ قَائِمًا بَعْدَ فَرَاعِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى لِلطَّائِفَةِ الَّتِي كَبَّرَتْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَهُمْ بِهَا الْإِمَامُ وَانْتِظَارِ الطَّائِفَةِ الْأُولَى قَاعِدًا بَعْدَ فَرَاعِهِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، لِيَقْضَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ لِيَجْمَعَهُمْ جَمِيعًا بِالسَّلَامِ فَيُسَلِّمُونَ إِذَا سَلَّمَ إِمَامُهُمْ.

جبکہ دشمن قبلہ کے پیچھے ہو، اور پہلی رکعت سے فراغت کے بعد امام کا کھڑے ہو کر اس گروہ کے انتظار کرنے کا بیان جس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر تکبیر کہہ لی تھی، تو وہ گروہ پہلی رکعت ادا کرے گا جو وہ امام کے ساتھ نہیں پڑھ سکے تھے، اور دوسری رکعت سے فارغ ہو کر سلام پھیرنے سے پہلے امام پہلے گروہ کا انتظار بیٹھ کر کرے گا تاکہ وہ دوسری رکعت پوری کر لیں اور امام ان سب کو سلام پھیرنے کے لیے اکٹھا کرے پھر وہ امام کے ساتھ سلام پھیر لیں گے۔

۱۳۶۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِي ثَنَا حَيَوَةُ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مروان بن حکم سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! اس نے دریافت کیا: کب؟ تو انہوں نے فرمایا: غزوہ خندق والے سال پڑھی تھی، رسول اللہ ﷺ نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا، جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا، ان کی پشتیں قبلہ کی طرف تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر کہا تو تمام لوگوں نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر لی، جو آپ کے ساتھ کھڑے تھے انہوں نے بھی اور جو دشمن کے سامنے تھے انہوں نے بھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت پڑھی اور آپ کے ساتھ والے گروہ نے بھی ایک رکعت ادا کی، پھر آپ نے اور آپ کے قریبی گروہ نے سجدے کیے، جبکہ دوسرا گروہ

عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ، هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ. قَالَ: مَتَى؟ قَالَ: كَانَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُجِدَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ظَهُورُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَرُوا مَعَهُ جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً، وَرَكَعَ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي

(۱۳۶۱) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب صلاة السفر، باب من قال يكبرون جميعا، حديث: ۱۲۴۰۔ سنن نسائی: ۱۰۵۴۔

دشمن کے سامنے صف آرا تھا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کی قریبی صف کھڑی ہو گئی۔ تو وہ دشمن کے مقابلے میں چلے گئے۔ اور وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے سامنے صف آراء تھا تو انہوں نے رکوع کیا اور (دو) سجدے بھی کر لیے جبکہ اس دوران رسول اللہ ﷺ بدستور کھڑے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے دوسری رکعت پڑھی تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا اور سجدے کیے، پھر وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے سامنے کھڑا تھا، تو انہوں نے (خود ہی) دوسرا رکوع اور سجدے کر لیے، جبکہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی (پہلا گروہ) بیٹھے رہے، پھر سلام پھیرا، رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں نے اکتھے سلام پھیرا۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کی دو رکعات ہو گئیں اور دونوں گروہوں کے ہر شخص کی بھی دو رکعات ہو گئیں۔“

تَلِيهِ، وَالْآخِرُونَ قِيَامًا مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ، فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَجَابَلُوهُمْ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدُوا مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ، ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا، فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

۱۳۶۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو الْأَزْهَرِ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَوْصِلِهِ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ نَوْفَلٍ۔ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ۔

”حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ مروان بن حکم ان سے نماز خوف کے بارے میں پوچھ رہا تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ فرماتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرَّوَانَ بْنَ الْحَكَمِ يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، قَالَ، فَصَدَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ صَدْعَيْنِ، فَذَكَرَ

الْحَدِيثِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، وَذَكَرَ فِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ قَال: وَأَخَذَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي صَلَّتْ
خَلْفَهُ أَسْبَحْتَهُمْ ثُمَّ مَشُوا الْقَهْقَرَى عَلَى
أَذْبَارِهِمْ حَتَّى قَامُوا مِمَّا يَلِي الْعُدُو، وَزَادَ
فِي الْخَبَرِ الْحَدِيثِ: فَقَامَ الْقَوْمُ وَقَدْ شَرَكُوهُ
فِي الصَّلَاةِ.

کیا پھر مذکورہ بالا حدیث کی مثل بیان کیا اور دوسری رکعت میں یہ بیان کیا کہ اس گروہ نے اسلحہ پکڑ لیا جس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی، پھر وہ لٹے پاؤں چلتے ہوئے پیچھے گئے حتیٰ کہ وہ دشمن کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے۔“ اور حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کیے کہ لوگ اٹھ گئے اس حال میں کہ وہ سب آپ کے ساتھ نماز میں شرکت کر چکے تھے۔“

فوائد:..... ۱۔ ان احادیث میں نماز خوف کی پانچویں صورت کا بیان ہے، کہ امام ایک گروہ کو ایک رکعت نماز پڑھا کر بیٹھ جائے اور دوسری رکعت وہ اپنے تئیں ادا کر لیں پھر سلام پھیرے بغیر یہ جماعت دشمن کے مقابل چلی جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے بالمقابل ہے وہ امام کی اقتدا میں ایک رکعت ادا کرے، پھر امام بیٹھ جائے اور یہ لوگ اپنے طور دوسری رکعت ادا کریں پھر آخر میں امام کے ساتھ دونوں گروہ ایک ساتھ سلام پھیر لیں یوں امام اور مقتدیوں کی دو رکعت ہو جائیں گی، نماز خوف کا یہ طریقہ بھی مسنون ہے اور امام ابوحنیفہ نے نماز خوف کا یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

۲۔ نماز خوف کی صورت میں اگر دشمن قبلہ کی مخالفت سمت میں ہے تو مقتدی دوران نماز قبلہ کی مخالف سمت رخ کر سکتے ہیں، اس سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا، خوف کی صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں، بلکہ کسی اور جانب بھی رخ کر کے نماز پڑھنے کی رخصت ہے۔

۶۳۰..... بَابُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَانْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُولَى بَعْدَ سَجْدَةٍ مِنَ الرَّكْعَةِ الْقَاوِلَى لِيَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِ الثَّانِيَةَ حَتَّى تَرُكِعَ رَكْعَةً لَتَلْحَقَ بِالْإِمَامِ فَتَسْجُدَ مَعَهُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يَنْتَظِرُهُمُ الْإِمَامُ قَائِمًا لِيَتَسَجَدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَجَمَعَ الْإِمَامُ الطَّائِفَتَيْنِ جَمِيعًا بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَيَكُونُ قَرَأَ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُومِينَ جَمِيعًا مِنَ الصَّلَاةِ مَعًا.

نماز خوف کے متعلق ایک اور باب، امام پہلی رکعت کا ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے گروہ کا انتظار کرے گا تا کہ وہ دوسرا سجدہ کر لے، اور دوسرے گروہ کا انتظار کرے گا تا کہ وہ ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ مل جائے تو وہ ان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرے گا، پھر امام کھڑا ہو کر ان کا انتظار کرے گا تا کہ وہ دوسرا سجدہ کر لیں، اور امام دونوں گروہوں کو دوسری رکعت کے لیے جمع کرے گا، اس طرح امام اور مقتدی اکٹھے نماز سے فارغ ہوں گے

۱۳۶۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَرِّزٍ وَأَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر نماز خوف پڑھائی تو رسول اللہ نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا، ایک گروہ نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے صف آرا ہو گیا۔ پھر آپ نے اللہ اکبر کہا تو آپ کے پیچھے صف بنانے والے گروہ نے بھی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دی، آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے اٹھایا تو انہوں نے بھی اپنے سر اٹھائے، پھر رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ پر تشریف فرما رہے اور انہوں نے دوسرا سجدہ خود ہی کر لیا، پھر وہ اٹھے اور اپنی ایڑیوں پر مڑ گئے اور اٹھے پاؤں چلتے ہوئے ان کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے، دوسرا گروہ آگے آ گیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف بنائی، انہوں نے تکبیر کہہ کر نماز شروع کی، پھر خود ہی رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دوسرا سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ (پہلا) سجدہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی (دوسری) رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنا دوسرا سجدہ خود ہی کر لیا۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے ان کے ساتھ رکوع کیا تو ان سب نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ نے (سجدے سے) سر مبارک اٹھایا تو انہوں نے بھی اپنے سر اٹھالیے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام بہت تیزی کے ساتھ کیا اور حسب طاقت پوری کوشش کے

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرَّقَاعِ، قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ صَدْعَيْنِ فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَّرَاءَهُ، وَقَامَتْ طَائِفَةٌ وَجَاهِ الْعَدُوِّ، قَالَتْ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَفُّوا خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعُوا، ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامُوا فَانْكَصَمُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرَى حَتَّى قَامُوا مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ، قَالَ أَحْمَدُ: الْأُخْرَى، وَقَالَ آ جَمِيعًا: فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَبَرُوا، ثُمَّ رَكَعُوا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَجْدَتَهُ الثَّانِيَةَ، فَسَجَدُوا. زَادَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِيِّ: فَسَجَدُوا مَعَهُ. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَكَعَتِهِ، وَسَجَدُوا لِأَنْفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا. وَقَالَ: فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَرَعَ بِهِمْ رَكَعَةً وَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوا جَمِيعًا. قَالَ أَبُو الْأَزْهَرِيِّ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَفَعُوا مَعَهُ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ:

بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا سفر میں دو رکعت نماز قصر ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ بے شک سفر میں دو رکعت نماز قصر نہیں ہے، بلکہ قصر نماز تو جنگ کے وقت ایک رکعت ادا کرنا ہے۔ پھر فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کی اقامت کہی گئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ایک گروہ کھڑا ہو گیا۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے صف آرا تھا آپ نے اپنے پیچھے کھڑے گروہ کو ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی، پھر وہ چلے گئے۔ اور ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے جو دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر وہ گروہ آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت اور دو سجدے ادا کرائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ کے پیچھے کھڑے ہونے والوں نے بھی سلام پھیر دیا اور (دشمن کے سامنے کھڑے) گروہ نے بھی سلام پھیر لیا۔ "امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: سفر میں دو رکعت نماز قصر نہیں۔ ان سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ دو رکعت مسافر کی نماز قصر نہیں ہے (بلکہ مسافر کی مکمل نماز ہے)۔"

يَسْأَلُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ أَقْصَرَ هُمَا؟ قَالَ: لَا، إِنَّ الرُّكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ، وَإِنَّمَا الْقَصْرُ وَاحِدَةٌ عِنْدَ الْقِتَالِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتُ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ وَجَاهُ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِي خَلْفَهُ رُكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا، فَقَامُوا مَقَامَ أَوْلِيكَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وُجُوهِ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ، فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ، فَسَلَّمَ الَّذِينَ خَلْفَهُ، وَسَلَّمَ أَوْلِيكَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُ جَابِرٍ: أَنَّ الرُّكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ، أَرَادَ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ عَنِ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ.

فوائد:..... نماز خوف کے باجماعت اہتمام کے لیے دیگر نمازوں کی طرح اقامت کہنا مشروع ہے البتہ جب

خوف شدید تر اور جنگ جوش میں ہو اور نماز باجماعت کی فرصت میسر نہ ہو تو بلا اقامت منفرد طور پر بھی نماز کا اہتمام جائز ہے۔

۶۳۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقِتَالِ وَالْكَلامِ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَبْلَ اِتِّمَامِ

الصَّلَاةِ، إِذَا خَافُوا غَلْبَةَ الْعَدُوِّ

نماز خوف کے دوران نماز کی تکمیل سے پہلے لڑائی اور گفتگو کرنے کی رخصت ہے

جبکہ دشمن کے غلبے کا ڈر پیدا ہو جائے۔

۱۳۶۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِجَاءٍ، أَخْبَرَنَا

إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.....

”جناب سلیم بن عبد السلوالی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے اور ان کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ انہوں نے دیگر صحابہ سے پوچھا: آپ میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پھر نماز خوف کا طریقہ بتاتے ہوئے کہا: اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ وہ دو گروہوں میں کھڑے ہو جائیں ایک گروہ دشمن کے سامنے صف آرا ہو جائے اور دوسرا گروہ آپ کے پیچھے صف بنالے۔ پھر تم تکبیر کہو تو وہ سب بھی تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دیں۔ پھر تم رکوع کرو تو وہ بھی رکوع کریں، پھر تم سر اٹھاؤ تو وہ سب بھی سر اٹھائیں پھر تم سجدہ کرو تو تیرے قریب والا گروہ سجدہ کر لے۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھا لو تو تمہارے قریب والے لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسرے گروہ والے سجدہ کر لیں۔ پھر تم رکوع کرو تو وہ سب بھی رکوع کر لیں۔ پھر تم سجدے کرو تو تمہارے قریب والا گروہ بھی سجدے کر لے جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے۔ پھر جب تم اپنا سر سجدوں سے اٹھا لو تو دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والے لوگ سجدہ کر لیں، پھر تم ان کے ساتھ مل کر سلام پھیر دو، اور تم اپنے ساتھیوں کو حکم دو کہ اگر ان پر زور دار حملہ ہو جائے تو ان کے لیے جنگ کرنا اور بات چیت کرنا حلال ہو جائے گا۔“

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ السَّلُولِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبْرِسْتَانَ، وَكَانَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا. مَرُّ أَصْحَابِكَ فَيَقُومُوا طَائِفَتَيْنِ، طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ خَلْفَكَ، فَتَكْبِرُ وَيُكْبِرُونَ جَمِيعًا، ثُمَّ تَرَكِعُ وَيُرَكِعُونَ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَيَرْفَعُونَ جَمِيعًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيكَ، وَتَقُومُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ قَامَ الَّذِينَ يَلُونِكَ، وَخَرَّ الْأُخْرُونَ سُجَّدًا، ثُمَّ تَرَكِعُ فَيُرَكِعُونَ جَمِيعًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيكَ، وَطَائِفَةُ الْأُخْرَى قَائِمَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الَّذِينَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، ثُمَّ تَسَلِّمُ عَلَيْهِمْ، وَتَأْمُرُ أَصْحَابَكَ إِنْ هَاجَمَهُمْ هَيْجٌ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلامُ.

(۱۳۶۵) اسنادہ ضعیف، ابواسحاق مدلس راوی ہے اور سماع کی تصریح نہیں ہے۔ مسند احمد: ۶/۵

۶۳۳..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ رُكْبَانًا وَمَشَاةً فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾

شدید خوف کی حالت میں نماز خوف سوار ہو کر اور پیدل چلتے ہوئے ادا کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (البقرة: ۲۳۹) ”پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل یا سوار ہی (نماز پڑھ لو)“

۱۳۶۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان سے نماز خوف کے متعلق سوال کیا جاتا، تو وہ طویل حدیث بیان کرتے اور فرماتے: ”پھر اگر خوف اس سے بھی شدید ہو تو تم اپنے قدموں پر کھڑے کھڑے یا سوار ہو کر، قبلہ رخ ہو کر یا قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی نماز پڑھ لو۔“ جناب نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام مالک کے شاگردوں نے یہ روایت ان سے بیان کی تو انہوں نے کہا: جناب نافع نے فرمایا: میرے خیال میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے بیان کرتے ہیں۔“

”امام صاحب نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک سے امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت بیان کی ہے۔“

۱۳۶۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، ح وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الشَّافِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَثَنَا الرَّبِيعُ عَنِ الشَّافِعِيِّ عَنْ مَالِكٍ .

فوائد :..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اگر دشمن کا زیادہ خوف ہو اور نماز باجماعت کا اہتمام ناممکن ہو اور نماز کے چھوٹ جانے کا وقت ہے تو پیادہ و سوار اپنے طور پر نماز کا اہتمام کر لیں، یہ طریقہ نماز جائز ہے اور اس صورت میں قبلہ

بْنُ عَوْفٍ: كَانَ جَرِيحًا.

”اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو (ہتھیار اتار

کر نماز پڑھ لو)“ اس وقت نازل ہوئی جب حضرت

عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔“

فوائد:..... اس آیت میں مجاہدین کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ بارش اور بیماری کی وجہ سے اسلحہ اتار سکتے ہیں ان

کی غفلت کی وجہ سے انہیں اس خطرے کے پیش نظر دفاع اختیار کرنے کا حکم دیا گیا کہ ان کی غفلت کی وجہ سے دشمن ان

پر یکبارگی حملہ نہ کر دے۔ (فتح الباری: ۸ / ۳۳۴)



جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کے ابواب کا مجموعہ

۶۳۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَالذَّلِيلِ أَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ

لِمَوْتِ أَحَدٍ وَأَنَّهَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ

سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی شخص کی موت کی وجہ سے ان دونوں کو گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

۱۳۷۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بِنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ.....

”حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لیکن وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، لہذا جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو۔“ امام ابوبکر برائے فرماتے ہیں: آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو۔“ اس میں امام مزنی برائے کے مذہب کی دلیل و حجت موجود ہے۔ اس مسئلہ میں جس میں ہمارے اصحاب محدثین نے ان کی مخالفت کی ہے کہ قسم کھانے والے کی جب دو بیویاں ہوں اور وہ ان سے کہے: جب تم دونوں بچہ پیدا کرو گی تو تم دونوں کو طلاق ہو جائے گی۔ امام مزنی برائے فرماتے ہیں: جب ان میں سے ایک عورت نے بچے کو جنم دے دیا تو دونوں کو طلاق ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ بات

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنْ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي قَوْلِهِ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا، دَلَالَةٌ عَلَى حُجَّةِ مَذَهَبِ الْمُزْنِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِي خَالَفَهُ فِيهَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا فِي الْحَالِفِ إِذَا كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَقَالَ: إِذَا وَلَدْتُمَا وَلَدًا، فَأَتَيْتُمَا طَالِقَتَانِ، قَالَ الْمُزْنِيُّ إِذَا وَلَدَتْ إِحْدَاهُمَا وَلَدًا طَلِقَتَا، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ الْمَرَاتَيْنِ لَا تَلِدَانِ

(۱۳۷۰) صحیح بخاری، کتاب الكسوف، باب لا تنكسف الشمس لموت احد، حديث: ۱۰۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب

الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف..... حديث: ۹۱۱۔ سنن نسائی: ۱۴۶۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۶۱۔ مسند احمد:

۱۲۲/۴۔ مسند الحمیدی: ۴۵۵۔

یقینی ہے کہ دونوں عورتیں بیک وقت ایک ہی بچے کو جنم نہیں دے سکتیں۔ بلکہ ایک عورت ایک بچے کو ہی جنم دے گی۔ لہذا نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو۔“ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جب تم ان میں سے کسی ایک کا گرہن دیکھو تو نماز پڑھو، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ سورج اور چاند کو بیک وقت گرہن نہیں لگتا، جس طرح کہ دو عورتیں ایک ہی بچے کو جنم نہیں دے سکتیں۔“

۲۳۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ كُسُوفَهُمَا تَخْوِيفٌ مِنَ اللَّهِ لِعِبَادِهِ،

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا﴾

اس بات پر دلالت کرنے والی روایت کا بیان کہ سورج اور چاند گرہن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا﴾ (الاسراء: ۵۹)

”اور ہم تو نشانیاں صرف ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔“

۱۳۷۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوفِيُّ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ - عَنْ أَبِي بَرْدَةَ.....

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے، اس ڈر سے کہ کہیں یہ قیامت ہی نہ ہو آپ اٹھ کر مسجد میں تشریف لے آئے اور آپ نے کھڑے ہو کر نہایت طویل قیام، رکوع اور سجدوں کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی، میں نے آپ کو ایسی طویل ترین نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر (نماز کے بعد) آپ نے فرمایا: بلاشبہ یہ نشانیاں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے وقوع پذیر نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ تعالیٰ

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: خَسِفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَرَعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَقَامَ، حَتَّى آتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا

(۱۳۷۱) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب الذکر فی الکسوف، حدیث: ۱۰۵۹۔ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر

النداء بصلاة الکسوف، حدیث: ۹۱۲۔ سنن نسائی: ۱۰۰۴۔

نماز کسوف کے ابواب

فَافْرَعُوا إِلَىٰ ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ .
 انہیں بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ لہذا جب تم ان میں سے
 کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس سے دعا و التجا اور اس
 سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے کی طرف جلدی کرو۔“

فوائد:..... نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ سورج گرہن نبی ﷺ کے فرزند ابرہہ کی وفات کی وجہ سے ہوا ہے اور آپ ﷺ نے یہ ارشاد ہے کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت و حیات پر گرہن زدہ نہیں ہوتے (ان کے اس نظریہ کی تردید کے طور پر فرمایا۔ علماء بیان کرتے ہیں اس فرمان نبوی کی حکمت یہ ہے کہ بعض گمراہ قسم کے اہل جاہلیت سورج اور چاند کی تعظیم کرتے تھے اور آپ نے وضاحت فرمادی کہ یہ دنوں اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں اور مخلوق ہیں، یہ صالح نہیں، بلکہ یہ باقی مخلوقات کی طرح ہیں اور باقی کی مخلوقات کی مثل ان میں بھی نقص و تغیر واقع ہوتا ہے۔ اور بعض گمراہ نجومی یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ سورج اور چاند کو کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے۔ سو آپ نے اس اعتقاد کو بھی باطل قرار دیا۔ (کہ کسی عظیم انسان کی موت کی وجہ سے سورج اور چاند گرہن نہیں لگتے بلکہ اللہ تعالیٰ گرہن کی وجہ سے انسانوں کو ڈرانا چاہتے ہیں۔)

(شرح النووی: ۶/۲۰۰)

۲۔ سورج اور چاند گرہن کے وقت کثرت سے ذکر و دعا کرنی چاہیے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے اور استغفار کرنا چاہیے اور نماز کسوف کا اہتمام کرنا چاہیے اور یہ سلسلہ اتنی دیر جاری رکھنا چاہیے جب تک گرہن ختم نہیں ہوتا۔

۲۳۸..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ وَالْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ

مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ إِلَى أَنْ يَنْجَلِيَ

گرہن کے وقت منبر پر خطبہ دینے کا بیان اور تسبیح، تحمید اور تکبیر کے ساتھ ساتھ نماز

پڑھنے کا بیان حتیٰ کہ گرہن صاف ہو جائے

۱۳۷۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْجَعٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.....

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ

”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو لوگ کہنے لگے: سورج گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے ہوا

(۱۳۷۲) اسناد ضعیف، ابو جعفر عبد الرحمن بکراوی ضعیف راوی ہے۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۳/۳۴۱۔

إِبْرَاهِيمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاحْمِدُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا، وَسَبِّحُوا، وَصَلُّوا، حَتَّى يَنْجَلِيَ كُسُوفُ آيِهِمَا انْكَسَفَ. قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

ہے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا: اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیوں ہیں۔ لہذا جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرو (الْحَمْدُ لِلَّهِ پڑھو) اللَّهُ أَكْبَرُ اور سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھو، اور اس وقت تک نماز پڑھو جب تک ان میں سے جسے گرہن بھی لگا ہے اس کا گرہن صاف نہ ہو جائے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ (ممبر سے) اترے تو دو رکعات نماز پڑھائی۔“

۶۳۹..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ فِي الْكُسُوفِ

گرہن کے وقت دعا، تسبیح، تکبیر اور تحمید پڑھتے وقت ہاتھ اٹھانے کا بیان

۱۳۷۳- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيسَى أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرَبِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عَمِيرٍ.....

”حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے تیروں کے ساتھ تیر اندازی کی مشق کر رہا تھا، اچانک سورج کو گرہن لگ گیا میں نے تیر پھینک دیے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا، میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کھڑے تھے، اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے، تسبیح، تکبیر تحمید اور دعا کر رہے تھے حتیٰ کہ گرہن دور ہو گیا، اور آپ نے دو سورتیں پڑھ کر دو رکعات پڑھائیں۔“

فوائد:..... ۱۔ چاند اور سورج گرہن کی صورت میں اپنے کام کاج چھوڑ کر نماز کسوف میں شامل ہو جانا چاہیے۔

۲۔ نماز کسوف میں ہاتھ اٹھا کر تکبیر و تہلیل، ذکر و اذکار اور استغفار کرنا مسنون اور مطلوب نماز یہی چیزیں ہیں۔

۳۔ یہ سلسلہ گرہن چھٹے تک جاری رکھنا مسنون ہے۔

(۱۳۷۳) صحیح مسلم، کتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف..... حديث: ۹۱۳۔ سنن ابی داود: ۱۱۹۵۔ سنن

نسائی: ۱۴۶۱۔ مسند احمد: ۶۱/۵۔

۲۳۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالذُّعَاءِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

سورج اور چاند گرہن کے وقت دعا اور نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

۱۳۷۴۔ أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا يَزِيدٌ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - نَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ.....

”حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ جلدی کی وجہ سے اپنی چادر کو کھینچے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور لوگ بھی آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے دو رکعت پڑھائیں جس طرح کہ تم نماز پڑھتے ہو، پھر جب سورج گرہن چھٹ گیا تو آپ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا دھمکاتا ہے، اور لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا، لہذا جب تم ان دونوں میں سے کسی کو گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ تمہاری یہ مشکل دور ہو جائے۔“

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ، وَلَا تِلْكَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا تَصَلُّونَ فَلَمَّا كَشَفَ عَنْهَا، خَطَبَنَا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَأَنْهَمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَسِفَ مَا بَيْنَكُمْ.

فوائد..... مکرر ۱۳۷۰۔

۲۳۱..... بَابُ النَّدَاءِ بِأَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنْ لَا

أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں اعلان کرنا کہ نماز کے لیے آؤ جو جمع کرنے والی ہے، اور اس بات کی دلیل

کا بیان کہ سورج گرہن کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی۔

۱۳۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ.....

(۱۳۷۴) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس، حديث: ۱۰۴۰ - ۱۰۴۸ - سنن نسائي: ۱۵۰۳ - مسند احمد: ۳۷/۵.

(۱۳۷۵) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب النداء بالصلاة الجامعة، حديث: ۱۰۴۵ - صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف.....، حديث: ۶۱۰ - سنن نسائي: ۱۴۸۰ - مسند احمد: ۱۷۵/۲.

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو یہ اعلان کیا گیا: بے شک جمع کرنے والی نماز (تیار ہے) (اس) کے لیے آؤ۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“ امام ابوبکر رضی اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح اس روایت کو معاویہ بن سلام نے بھی حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۳۷۶۔ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أَسْوَدَ، أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ الْأَسْوَدِ.....

”امام صاحب نے حجاج الصواف کی سند بیان کی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حجاج الصواف ثقہ اور حافظ ہے۔“

عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: حَجَّاجُ الصَّوَّافِ مَتِينٌ، يُرِيدُ: أَنَّهُ ثِقَةٌ حَافِظٌ.

فوائد:..... نماز کسوف کے لیے ان الفاظ سے الصلاة جامعة ندا کہنا مشروع ہے، البتہ نماز کسوف کے لیے عام نماز کی طرح اذان دینا مشروع نہیں۔

۶۲۲..... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ وَتَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا

نماز کسوف میں قراءت کی مقدار کا بیان، اور اس میں طویل قراءت کرنے کا بیان

۱۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدْفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكَاً حَدَّثَهُ، ح وَثَنَا الرَّبِيعُ، قَالَ، قَالَ الشَّافِعِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا رَوْحٌ، ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ - وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا اور صحابہ کرام آپ کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ،

(۱۳۷۶) انظر الحديث السابق.

(۱۳۷۷) صحيح بخاری، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، حديث: ۱۰۵۲۔ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب

ما عرض على النبي ﷺ.....، حديث: ۹۰۷۔ سنن ابی داود: ۱۱۸۹۔ سنن نسائی: ۱۴۹۴۔ مسند احمد: ۲۹۸/۱.

ساتھ موجود تھے۔ آپ نے (نماز کسوف پڑھائی) تو سورہ بقرہ کی مقدار کے برابر طویل قیام کیا، پھر آپ نے بڑا طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے (سر مبارک) اٹھایا تو بڑا طویل قیام کیا، جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے۔ پھر آپ نے ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے لمبا رکوع کیا جو (پہلی رکعت کے) رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا۔ پھر آپ نے طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا جو اس پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے اور نماز ختم کی اس حال میں کہ سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا۔ (فراغت کے بعد) آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو گرہن کسی شخص کی موت یا اس کی زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ (دوران نماز) کوئی چیز پکڑی، پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے جنت دیکھی تو اس کے انگوروں کا ایک خوشہ پکڑنے کی کوشش کی۔ اگر میں وہ خوشہ لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا) اور میں نے جہنم بھی دیکھی تو میں نے آج جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر جہنمی عورتیں ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: عورتوں کے کفر کرنے کی وجہ سے۔ عرض کی گئی: کیا وہ اللہ تعالیٰ

فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا تَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ ذَلِكَ الرُّكُوعِ ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ . قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ فِي مَقَامِكَ هَذَا. قَالَ الرَّبِيعُ: شَيْئًا . ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَأَنَّكَ تَكْعَعَكْتِ ، وَقَالَ الْآخِرَانِ: تَكْعَعَكْتِ . فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ ، وَقَالُوا ، فَتَنَاوَلْتَ مِنْهَا عِنُقُودًا ، وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا . قَالَ الرَّبِيعُ . وَرَأَيْتُ أَوْ أَرَيْتُ النَّارَ ، وَقَالَ الْآخِرَانِ ، وَرَأَيْتُ النَّارَ ، وَقَالُوا ، فَلَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ ، قَالَ الرَّبِيعُ ، قَالُوا: لِمَ؟ وَقَالَ الْآخِرَانِ: مِمَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ . قِيلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ ،

وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ. قَالَ أَبُو مُوسَى، قَالَ رَوْحٌ وَالْعَشِيرُ الزَّوْجُ.

کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے (جہنم میں کثرت سے ہیں؟) آپ نے فرمایا: وہ اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہیں، حسن سلوک کا شکریہ ادا نہیں کرتیں، اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ طویل عرصہ تک حسن سلوک سے پیش آؤ، پھر وہ تمہاری طرف سے کوئی تکلیف پائے تو وہ کہہ دیتی ہے: میں نے کبھی تمہاری طرف سے خیر و بھلائی نہیں پائی۔“ جناب

روح بیان کرتے ہیں کہ: عشیر کا معنی شوہر ہے۔“

۲۳۳..... بَابُ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الْأَوَّلِ وَالتَّقْصِيرِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الثَّانِي عَنِ الْأَوَّلِ.

پہلے قیام میں طویل قراءت کرنے اور دوسرے قیام میں پہلے سے مختصر قراءت کرنے کا بیان

۱۳۷۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر ایک قریبی جگہ پر تشریف لے گئے، پھر آپ کے واپس آنے سے پہلے ہی سورج کو گرہن لگ گیا، میں چند عورتوں کے ساتھ باہر نکلی، (ابھی) ہم حجرے کے سامنے ہی تھیں کہ آپ اپنی سواری سے (اتر کر) تیزی کے ساتھ تشریف لائے، اور آپ اپنی نماز پڑھانے والی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے اللہ اکبر کہا۔ (اور نماز شروع کر دی) آپ نے بڑا طویل قیام کیا، پھر ایک طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے رکوع

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرْكَبًا لَهُ قُرْبِيًّا، فَلَمْ يَأْتِ حَتَّى كُسِفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ، فَكُنَّا بَيْنَ يَدَيْ الْحُجْرَةِ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ سَرِيعًا، وَقَامَ مَقَامَهُ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي، وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ

(۱۳۷۸) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب العوذ من عذاب القبر فی الکسوف، حدیث: ۱۰۴۹، ۱۰۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب صلاة الکسوف، حدیث: ۹۰۱۔ سنن نسائی: ۱۴۷۷۔ مسند الحمیدی: ۱۷۹۔ موطا امام مالک: ۱/

کیا تو طویل رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا، پھر سجدے سے سر اٹھایا، پھر پہلے سجدے سے مختصر سجدہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے، آپ نے ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے اور نماز مکمل کر دی، اس طرح آپ کی نماز میں چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور سورج (اس وقت تک) روشن ہو چکا تھا۔“

السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ وَانصَرَفَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَجَلَسَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ. أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

فوائد:..... ۱۔ نماز کسوف میں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو قیام مسنون ہیں، پہلا قیام طویل تر پھر دوسرا اس سے کچھ کم ہو، پھر دوسری رکعت کا قیام اول رکعت کے قیام ثانی سے کچھ مختصر اور دوسری رکعت کا آخری قیام اول سے مختصر ہونا چاہیے۔

۲۔ نماز کسوف میں طویل تلاوت کرنا شروع ہے اور رکوع و سجود کی طوالت قیام طوالت کے مطابق ہونی چاہیے۔

۶۳۳..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

۱۳۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، تَنَا الْمُضَلُّ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزْرِيُّ، تَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ، تَنَا سَفِيَانُ۔ وَهُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، آپ نے جبری قراءت کی، پھر آپ نے

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً يَجْهَرُ

(۱۳۷۹) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب كيف القراءة في الكسوف، حديث: ۵۶۳، مختصراً وانظر الحديث

اپنی قراءت کی مقدار کے برابر (لمبا) رکوع کیا، پھر (رکوع سے سر مبارک) اٹھایا تو (پھر اپنی پہلی قراءت جتنی قراءت کی) پھر اپنی قراءت کی مقدار کے برابر رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سجدے کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کے لیے اٹھے تو پھر اسی طرح (قراءت اور رکوع) کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا لہذا جب گرہن لگے تو نماز کی طرف لپکو (تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ مشکل حل کرے) روای کہتے ہیں: ”اس دن (رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر) ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تھی تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ سورج گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔“

فِيهَا، ثُمَّ رَكَعَ عَلَى نَحْوِ مَا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ، ثُمَّ رَكَعَ عَلَى نَحْوِ مَا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُخْرَى فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْأُولَى، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْحَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: وَذَلِكَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ مَاتَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ.

فوائد:..... ۱۔ نماز کسوف میں بلند آواز سے قراءت شروع ہے اور یہی موقف راجح ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں، علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ نماز کسوف کی ہر رکعت کے قیام اول میں سورہ فاتحہ کی قراءت مشروع ہے۔ اور ہر رکعت کے قیام ثانی میں قراءت پڑھنے کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ شافعیہ، مالک اور جمہور مالکیہ کا مذہب ہے کہ قیام ثانی میں سورہ فاتحہ کی قراءت کے سوا نماز باطل ہے۔ (نبیل الاوطار: ۳/ ۳۵۱)

۲۳۵..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الرُّكُوعِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کی ہر رکعت میں رکوع کی تعداد کا بیان

۱۳۸۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ، نَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: وَكُفِّتَ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَصَلَّيْتُ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شدید گرمی والے دن سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو نماز

(۱۳۸۰) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ حديث: ۹۰۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۷۹۔ سنن نسائی:

۱۴۷۹۔ مسند احمد: ۳/ ۳۷۴۔

پڑھائی تو آپ نے (اس قدر) طویل قیام کیا کہ صحابہ کرام گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد طویل قیام کیا، پھر آپ نے دو سجدے کیے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو پہلے کی طرح (طویل قیام) کیا۔ اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے، پھر آپ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ”بے شک عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن کسی عظیم اور بڑے شخص کی وفات کی وجہ سے لگتا ہے اور بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو وہ تمہیں دکھاتا ہے، لہذا جب ان دونوں کو گرہن لگے تو تم نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ صاف اور روشن ہو جائے۔“

۱۳۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍِ حَدَّثَنَا هُنْدُ بْنُ دَارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ.....

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں شدید گرمی والے دن سورج گرہن لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو نماز کسوف پڑھائی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ صحابہ کرام گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا تو اسے بھی طویل کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو اسی (پہلی رکعت) کی طرح کیا۔ پھر آپ نے آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ اس طرح چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے، پھر فرمایا: مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی تھی کہ میں نے اس سے انگوڑوں کا ایک خوشہ پکڑنا چاہا۔ اور اگر

الْقِيَامَ، حَتَّى جَعَلُوا يَجْرُونَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ عَرِضَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ تُوَعَدُونَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ: وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ وَإِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ.

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا شَدِيدَ الْحَرِّ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَجْرُونَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ يَتَأَخَّرُ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ عَرِضَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ تُوَعَدُونَهُ، فَعَرَضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ حَتَّى تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا، وَلَوْ شِئْتُ

میں چاہتا تو میں اسے پکڑ لیتا۔ پھر میں نے اس میں ایک خوشہ لینا چاہا تو میرا ہاتھ اس تک نہ پہنچ سکا۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے اس ڈر سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا کہ کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ اور میں نے ایک سیاہ فام طویل حمیری عورت بھی دیکھی جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھے رکھا نہ اسے خود کچھ کھانے کو دیا اور نہ اسے آزاد کیا، کہ وہ زمینی کیڑے مکوڑے کھا لیتی (اس طرح وہ بھوکی پیاسی مر گئی) اور میں نے ابو ثامہ عمرو بن مالک کو جہنم میں اپنی استریاں کھینچتے ہوئے دیکھا اور لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ بے شک سورج اور چاند کو گرہن کسی بڑے سردار کی موت کی وجہ سے ہی لگتا ہے۔ اور بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے، لہذا جب گرہن لگے تو سورج کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔“ جناب بندار نے ”القمر“ کا لفظ ہمیں بیان نہیں کیا۔ جناب عطاء اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر رکعت میں دو رکوع کیے تھے۔“

لَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَفَصَّرْتُ يَدَيَّ عَنْهُ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَى النَّارِ، فَجَعَلْتُ أَتَاخَرُ حَيْفَةَ تَغَشَاكُمُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً جَمِيرِيَّةَ سَوْدَاءَ طَوِيلَةَ تُعَدَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطُهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَدْعَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، وَرَأَيْتُ أَبَا ثَمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجْرُ قَصَبَهُ فِي النَّارِ، وَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهَا اللَّهُ، فَإِذَا خَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ. لَمْ يَقُلْ لَنَا بِنْدَارٌ: الْقَمَرَ. وَفِي خَبَرِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوعَيْنِ.

۱۳۸۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، قَالَ وَقَدْ، حَدَّثَنَا بِنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، نَا أَبِي وَابْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.....
عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

۱۳۸۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةَ -، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ، قَالَ، أَخْبَرَنِي مَنْ أَصْدَقُ، قَالَ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ.....

نماز کسوف کے ابواب

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ نے نماز (کسوف) پڑھائی اور صحابہ کرام کو بڑا طویل قیام کرایا۔ آپ نے صحابہ کو قیام کرایا، پھر رکوع کیا، پھر قیام کرایا، پھر رکوع کیا، اس طرح آپ نے دو رکعات ادا کیں، ہر رکعت میں تین رکوع کیے، آپ نے تیسرا رکوع کیا، پھر سجدہ کیا حتیٰ کہ اس دن آپ کے طویل قیام کی وجہ سے کچھ صحابہ بے ہوش ہو گئے اور ان پر پانی کے ڈول ڈالے گئے۔ آپ جب تکبیر کہتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سبح اللہ لمن حمدہ کہتے لہذا آپ نے سورج روشن ہونے تک نماز ختم نہ کی۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ اور فرمایا: ”بلاشبہ سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لیکن یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے، جب انہیں گرہن لگے تو تم اللہ (کے ذکر) کی طرف جلدی کرو حتیٰ کہ یہ دونوں روشن اور صاف ہو جائیں۔“

”جناب عبدالملک کی عطاء کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے۔ ”آپ نے چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ ادا کیے۔“

۱۳۸۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا، يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ طَاوُسٍ.....

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا، يَقُومُ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرُكِعُ، ثُمَّ يَقُومُ، ثُمَّ يَرُكِعُ، فَرُكِعَ رُكْعَتَيْنِ، فِي كُلِّ رُكْعَةٍ ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ، فَرُكِعَ الثَّلَاثَةَ، ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى أَنْ رَجَالَ يَوْمِئِذٍ لِيُغْشَى عَلَيْهِمْ، حَتَّى سَجَالَ الْمَاءُ لِيُصَبَّ عَلَيْهِمْ، وَمَا قَامَ بِهِمْ، يَقُولُ إِذَا كَبَّرَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلِكِنَهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَإِذَا كُسِفَا فَافْرَعُوا إِلَى اللَّهِ حَتَّى يَنْجِلِيَا.

۱۳۸۴۔ وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ: سَبْتُ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(۱۳۸۳) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب صلاة الكسوف، حدیث: ۶/۹۰۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۷۷۔ سنن نسائی: ۳/۱۲۹۔

(۱۳۸۴) انظر الحديث اللآتي، برقم: ۱۳۸۶۔

(۱۳۸۵) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر من قال انه ركع ثمان ركعات، حدیث: ۹۰۹۔ سنن نسائی: ۱۴۶۹۔ سنن ابی

داؤد: ۱۱۸۳۔ سنن ترمذی: ۵۶۰۔ مسند احمد: ۱/۳۴۶۔

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نماز کسوف پڑھائی، آپ نے قراءت کی پھر رکوع کیا، پھر آپ نے تلاوت کی پھر رکوع کیا، پھر آپ نے قراءت کی پھر رکوع کیا، پھر قرآن پڑھا، پھر رکوع کیا، پھر آپ نے سجدے کیے، دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔“

امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان روایات کی اسانید کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہیں۔ لہذا آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز کسوف میں جتنے رکوع پسند کرے اور چاہے ادا کر لے۔ اگر وہ ہر رکعت میں دو رکوع کرنا پسند کرے تو دو رکوع کر لے۔ اور اگر چاہے تو ہر رکعت میں تین رکوع کرے۔ اور اگر پسند کرے تو ہر رکعت میں چار رکوع کرے۔ کیونکہ یہ تمام روایات نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہیں۔ اور یہ روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن میں ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ نماز کسوف پڑھی ہے۔“

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ، فَقَرَأْتُمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرَى مِثْلَهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ خَرَجْتُ طُرُقَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ فِي الْكِتَابِ الْكَبِيرِ، فَجَائِزٌ لِمَرَّةٍ أَنْ يُصَلَّى فِي الْكُسُوفِ كَيْفَ أَحَبَّ وَشَاءَ مِمَّا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عَدَدِ الرُّكُوعِ، إِنْ أَحَبَّ رَكْعَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوعَيْنِ، وَإِنْ أَحَبَّ رَكْعَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ، وَإِنْ أَحَبَّ رَكْعَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ، لِأَنَّ جَمِيعَ هَذِهِ الْأَخْبَارِ صَحَاحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ الْأَخْبَارُ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ مَرَاتٍ لَأَمْرَةً وَاحِدَةً.

فوائد:..... ان احادیث میں نماز کسوف کی مختلف صورتوں کا بیان ہے اور بعض روایات میں ایک رکعت میں تین بعض میں چار اور بعض میں پانچ رکوعات کا بیان ہے، لیکن اکثر روایات میں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو رکعتوں میں چار رکوعات کا بیان ہے، چنانچہ شافعی، مالک، لیث، احمد، ابو ثور اور جمہور علماء رضی اللہ عنہم نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے کہ نماز کسوف میں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو رکوع مسنون ہیں۔

۲۔ ابن عبد البر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ موقف راجح ہے اور باقی روایات صحیح روایات کے مخالف اور معلل و ضعیف ہیں۔ نیز علامہ البانی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی موقف کو ترجیح دی ہے اور باقی روایات کو شاذ قرار دیا ہے۔

(شرح النووی: ۶/ ۱۹۷)

۳۔ شوکانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اگر سورج گرہن کے متعدد واقعات ہوں تو جن روایات میں کثرت رکوعات کا بیان ہے ان کو حجت پکڑنا درست ہے کیونکہ اس صورت میں روایات میں اختلاف نہیں ہے۔ لیکن اگر واقعہ ایک ہی ہے تو ترجیح کی صورت اختیار کرنا لازم ہے، اور جن روایات میں ہر رکعت میں دو رکوعات کا بیان ہے وہ ترجیح بین الاحادیث

کے اعتبار سے رائج ہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/۳۴۷)

۶۳۶..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ كُلِّ رُكُوعٍ وَبَيْنَ الْقِيَامِ الَّذِي قَبْلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف میں ہر رکوع کو اس سے پہلے قیام کے برابر کرنے کا بیان

۱۳۸۶- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں جس دن رسول اللہ ﷺ کا لخت جگر ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوا، اس دن سورج کو گرہن لگا۔ تو آپ نے لوگوں کو چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ ادا کرائے، آپ نے تکبیر کہی پھر طویل قراءت کی، پھر اپنی قراءت کے برابر طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو پہلی قراءت سے کچھ کم قراءت کی پھر آپ نے اپنی قراءت کی مقدار کے برابر طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو اپنی دوسری قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر اس قراءت کے برابر رکوع کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا، پھر آپ نے نیچے جھک کر دو سجدے کیے، پھر آپ (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہو گئے اور سجدے کرنے سے پہلے تین رکوع کیے، ان میں سے ہر رکوع اپنے بعد والے سے طویل ہوتا تھا مگر آپ کا رکوع آپ کے قیام کے برابر ہوتا تھا۔ پھر آپ اپنی نماز میں پیچھے بٹے تو لوگوں کی صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئیں۔ پھر آپ آگے بڑھے تو صفیں بھی آگے بڑھ گئیں۔ پھر آپ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَلِكَ يَوْمَ مَاتَ فِيهِ ابْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ انْحَدَرَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيهَا رُكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا إِلَّا أَنْ رُكُوعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ فِي صَلَاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ مَعَهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوفُ مَعَهُ، فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدَّ أَضَاءَ تِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ

(۱۳۸۶) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی ﷺ..... حدیث: ۹۰۴/۱۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۷۸۔ مسند

مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَاِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ .
نشانوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان دونوں کو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھا کر وحی کہ سورج روشن ہو جائے۔“

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کسوف کا ہر قیام اور اس کے بعد کارکوع طوالت میں ایک جیسا ہونا چاہیے اور بعد والا قیام و رکوع پہلے والے قیام و رکوع سے کم طویل ہونا چاہیے۔

۶۷..... بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ ، فِي كُلِّ رُكُوعٍ يَكُونُ بَعْدَهُ قِرَاءَةٌ ، أَوْ بَعْدَ سُجُودٍ فِي آخِرِ رُكُوعٍ مِنْ كُلِّ رُكُوعَةٍ

رکوع کرتے وقت اللہ اکبر کہنے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمد، ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان ”یہ ہر اس رکوع کے بعد ہوگا جس کے بعد قراءت ہو یا ہر رکعت کے آخری رکوع کے بعد جس کے بعد سجدے ہوں، (تحمید کہی جائے گی)

۱۳۸۷۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ السُّلَمِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكُتَّانِيُّ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارک میں سورج گرہن لگا تو مسجد میں تشریف لے گئے، آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے اور ”اللہ اکبر“ کہا۔ اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے صفیں بنا لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بڑی طویل قراءت فرمائی۔ پھر ”اللہ اکبر“ کہا اور طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا پھر آپ نے کھڑے ہو کر طویل قراءت کی مگر یہ پہلی قراءت سے کم تھی،

(۱۳۸۷) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب اذا انفلتت الدابة فی الصلاة، حدیث: ۱۲۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب

الکسوف، باب صلاة الكسوف، حدیث: ۹۰۱/۳۔ سنن ابی داود: ۱۱۸۰۔ سنن نسائی: ۱۴۷۳۔ سنن ابن ماجہ: ۲۶۳

پھر آپ نے اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا، اور یہ رکوع پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر آپ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی، اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل کر لیے۔ آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہذا جب تم ان دونوں (میں سے کسی ایک) کو گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھنے میں جلدی کرو۔“

الأولى، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، هُوَ أَذْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَّتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثُمَّ قَامَ فَحَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

۶۳۸..... بَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَبَعْدَ قَوْلِ

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ.

نماز کسوف میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگنے اور اللہ اکبر کہنے کا بیان

۱۳۸۸- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو نَعِيمٍ، ثنا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى الْحَشَّشَ عَنْ عَلِيٍّ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى حَنْشًا.....

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورج گرہن لگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی انہوں نے نماز شروع کی تو سورہ یس یا اس جیسی کوئی سورت پڑھی، پھر انہوں نے سورت کی مقدار کے برابر لہار رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا پھر سورت کی مقدار برابر

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى- وَهَذَا حَدِيثُ أَحْمَدَ- قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى عَلِيُّ بِالنَّاسِ، بَدَأَ قَرَأَ ﴿يَسَّ﴾ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قَدْرِ السُّورَةِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ: فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ

(۱۳۸۸) اسنادہ ضعیف، حنش بن المعتز راوی میں کلام ہے۔ مسند احمد: ۱/۱۴۳.

حَمِيدُهُ، ثُمَّ قَامَ قَدَرَ السُّورَةَ يَدْعُو وَيُكْبِرُ،
 ثُمَّ رَكَعَ قَدَرَ قِرَاءَتِهِ أَيْضًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ،
 وَقَالَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ
 كَفِعْلِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 كَذَلِكَ يَفْعَلُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي هَذَا الْحَبِيرِ
 إِنَّهُ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ، مِثْلُ
 حَبْرِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

کھڑے ہو کر دعا کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے۔ پھر اپنی قراءت کے برابر لمبا رکوع کیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلی رکعت کی طرح تمام کام کیے۔ پھر حاضرین کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت علی نے ہر رکعت میں چار رکوع کیے تھے۔ جیسا کہ طاؤس کی حضرت ابن عباس سے روایت میں ذکر ہوا ہے۔

فوائد: ۱۔ نماز کسوف کے ہر قیام کے بعد رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہنا اور ہر رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا مشروع ہے۔
 ۲۔ نماز کسوف کے قیام ثانی میں قیام اول کی مثل تلاوت کی جائے گی البتہ قیام ثانی میں دعا اور تکبیرات کا اہتمام کرنا بھی مشروع ہے۔

۶۳۹..... بَابُ تَطْوِيلِ السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف میں طویل سجدے کرنے کا بیان

۱۳۸۹۔ أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، فَقَامَ حَتَّى لَمْ يَكُنْ يَرُكَّعُ، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَلَمْ يَكُنْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دن سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے (اتنا طویل) قیام کیا کہ گویا آپ رکوع نہیں کرنا چاہتے تھے پھر آپ نے رکوع کیا حتیٰ کہ آپ رکوع سے سر اٹھانا نہیں چاہتے تھے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو (آپ اتنی دیر کھڑے رہے گویا) آپ سجدہ نہیں کرنا چاہتے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ گویا سر اٹھانا ہی نہیں چاہتے تھے۔ پھر آپ نے

نماز کسوف کے ابواب

یکذ یرفع رأسه . اپنا سر مبارک اٹھایا تو آپ (دیر تک بیٹھے رہے) سجدہ کرنا ہی نہ چاہتے تھے پھر آپ نے سجدہ کیا تو گویا آپ سر مبارک اٹھانا ہی نہیں چاہتے تھے۔“

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ جیسے نماز کسوف میں قیام طویل سے طویل تر ہوتا ہے اسی لحاظ سے رکوع و سجود کا دورانیہ بھی طویل تر ہونا چاہیے، نماز کسوف میں یہی طریقہ مسنون و مستحب ہے۔

۶۵۰..... بَابُ تَقْصِيرِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ عَنِ الْأُولَى فَيُقِ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ

نماز کسوف میں دوسرا سجدہ پہلے سے مختصر کرنا

۱۳۹۰- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نماز کسوف کے بارے میں طویل حدیث مروی ہے، اور اس حدیث میں ہے: ”پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ پھر دوسرا سجدہ کیا جو پہلے سجدے سے مختصر تھا۔“ پھر باقی حدیث بیان کی۔“

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكُسُوفِ، وَقَالَ: فِي الْخَبَرِ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

۱۳۹۱- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ، نا.....

”امام صاحب حضرت سعید بن عبد الرحمن کی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں۔ جو پچھلی روایت کے ہم معنی ہے۔“

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُقْبَةَ، نا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

فوائد: یہ احادیث دلیل ہیں کہ جیسے نماز کسوف میں قیام ثانی قیام اول سے کم طویل ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا سجدہ پہلے سجدہ سے مختصر ہونا چاہیے۔

۶۵۱..... بَابُ الْبُكَاءِ وَالِدُعَاءِ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کے سجدوں میں رونے اور دعا کرنے کا بیان

۱۳۹۲- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ، ثنا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ.....

(۱۳۹۰) تقدم تخريجه برقم: ۱۳۷۸ . (۱۳۹۱) تقدم تخريجه برقم: ۱۳۷۸ . (۱۳۹۲) تقدم تخريجه برقم: ۹۰۱ .

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک روز سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ تو آپ نے اتنا طویل قیام کیا گویا آپ رکوع نہیں کرنا چاہتے۔ پھر آپ نے (اس قدر طویل) رکوع کیا کہ جیسے آپ اپنا سر مبارک اٹھانا ہی نہیں چاہتے۔ پھر آپ نے سجدہ کرنا نہیں چاہتے، پھر آپ نے سجدہ کیا تو جیسے آپ اپنا سر اٹھانا ہی نہیں چاہتے۔ آپ پھونکیں مار رہے تھے اور رو رو کر یہ دعا مانگ رہے تھے: ”اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان میں موجود ہوں تو انہیں عذاب نہیں دے گا؟ اے میرے رب! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو ان کو عذاب نہیں دے گا، اس حال میں کہ ہم تجھ سے بخشش کا سوال کرتے ہوں۔“ پھر جب آپ نے دو رکعات پڑھائیں تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تعریفات اور اس کی ثناء بیان کی۔ اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہذا جب ان دونوں (میں سے کسی ایک) کو گرہن لگے تو تم جلدی جلدی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ، پھر فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تھی کہ اگر میں چاہتا تو ہاتھ بڑھا کر اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ لے لیتا۔ اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی تو میں نے پھونکیں مارنا شروع کر دیں، میں ڈرا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ اور میں نے یہ دعا کرنی شروع کر دی۔ اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، فَقَامَ حَتَّى لَمْ يَكِدْ أَنْ يَرِيعَ، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى لَمْ يَكِدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكِدْ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكِدْ أَنْ يَرْفَعِ رَأْسَهُ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي وَيَقُولُ: رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ؟ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ؟ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ. فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ انْجَلَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ عَرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ حَتَّى لَوْ شِئْتُ تَعَايَيْتُ قِطْفًا مِنْ قُطُوفِهَا، وَعَرِضْتُ عَلَى النَّارِ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُهَا، فَخِضْتُ أَنْ يَغْشَاكُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ؟ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِي أَلَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ؟ قَالَ فَرَأَيْتُ فِيهَا الْحَمِيرِيَّةَ السَّوْدَاءَ الطَّوِيلَةَ صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ كَانَتْ تَحْسِبُهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَا تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، فَرَأَيْتُهَا كُلَّمَا أَدْبَرَتْ نَهَشَتْهَا وَكُلَّمَا أَقْبَلَتْ نَهَشَتْهَا فِي النَّارِ، وَرَأَيْتُ

تک کہ میں ان میں موجود ہوں؟ اے میرے رب! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس حال میں عذاب نہیں دے گا جبکہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: میں نے جہنم میں بلی والی سیاہ قام لمبی حمیری عورت کو دیکھا، جس نے بلی کو باندھے رکھا، اسے نہ خود کچھ کھلایا بلایا نہ اسے آزاد کیا کہ وہ زمینی کیٹرے کھوڑے کھا لیتی (لہذا وہ بھوکی پیاسی مرگئی) تو میں نے اس عورت کو دیکھا کہ جب بھی وہ پیچھے ہٹی، بلی اس کا گوشت نوچتی، اور جب بھی آگے آتی، تو بھی بلی اپنے دانتوں سے اس کا گوشت نوچتی۔ اور میں نے بنی دعدع قبیلے کے ایک فرد دوستی جوتوں والے کو بھی دیکھا اسے دو شاخوں والی لائھی کے ساتھ جہنم میں دھکیلا جا رہا تھا۔ اور میں نے جہنم میں اس خم دار لائھی والے کو بھی دیکھا جو اپنی خم دار لائھی کے ساتھ حاجیوں کی چیزیں چرایا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا: بے شک میں تو چوری نہیں کرتا، چوری تو میری خم دار لائھی کرتی ہے، لہذا میں نے اسے جہنم میں خم دار لائھی پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔“

فوائد:..... ۱۔ نماز کسوف میں گڑگڑانا، آہ وزاری کرنا اور رورور کرنا جائز و مسنون فعل ہے۔

۲۔ جنت اور جہنم مخلوق ہیں اور ان کا وجود ہے، خیالاتی اور تصوراتی چیزیں نہیں۔

۳۔ نبی ﷺ کی حیات اہل ایمان کے لیے بیش قیمت سرمایہ تھی کہ آپ کی زندگی میں اہل ایمان عذاب الہی سے محفوظ تھے۔

۴۔ جاندار چیزوں پر مظالم ڈھانا اور چوری کرنا کبیرہ گناہ ہیں اور ان گناہوں کی سزا آتش جہنم ہے لہذا دیگر کبائر کی طرح ان گناہوں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

۲۵۲..... بَابُ طَوْلِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ.

نماز کسوف میں دو سجدوں کے درمیان طویل بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ، ثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مَوْلَى، ثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ.....

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوئے، چنانچہ آپ نے بڑا طویل قیام کیا حتیٰ کہ کہا گیا کہ آپ رکوع نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لبا رکوع کیا حتیٰ کہ کہا گیا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر آپ نے سراٹھایا تو بڑی دیر تک قیام کیا حتیٰ کہ سمجھا جانے لگا کہ آپ سجدہ نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ خیال کیا جانے لگا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر آپ نے سراٹھایا تو بڑی دیر تک بیٹھے رہے حتیٰ کہ سمجھا جانے لگا کہ آپ (دوسرا) سجدہ نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اس طرح کیا، پھر سورج کا گرہن ختم ہو گیا۔ (اور وہ روشن ہو گیا۔)“

فوائد:..... نماز کسوف میں دو سجدوں کے درمیان جلسہ استراحت بھی قیام، رکوع اور سجود کے حساب سے طویل تر

ہونا چاہیے۔

۲۵۳..... بَابُ الدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ إِلَى اللَّهِ فِي الْجُلُوسِ فِي آخِرِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

حَتَّى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدْ انْجَلَتْ قَبْلُ

نماز کسوف کے آخر میں تشہد میں بیٹھ کر سورج روشن ہونے تک دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف

رغبت کا اظہار کرنا۔ جبکہ سورج اس سے پہلے (دوران نماز میں) روشن نہ ہوا ہو۔

۱۳۹۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى حَنْشًا عَنْ عَلِيٍّ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نَا زُهَيْرٌ، نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ.....

(۱۳۹۳) اسنادہ ضعیف، مول بن اسماعیل راوی خراب حافظے والا ہے۔ صحیح ابن حبان: ۵۵۹۳۔ بعضہ، سنن کبری بیہقی: ۳/۳۲۴۔

(۱۳۹۴) اسنادہ ضعیف، تقدم تخريجه برقم: ۱۳۸۸۔

”حش نامی آدمی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ سورج کو گرہن لگا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گرہن کی نماز پڑھائی پھر آگے حدیث بیان کی: ان دونوں نے کہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے تو جیسا پہلی رکعت میں کیا اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھی اور پھر آپ نے تشہد میں بیٹھ کر (اللہ تعالیٰ کی طرف) رغبت اور دعا شروع کر دی یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا پھر لوگوں کو بتایا کہ رسول اکرم ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ جناب یوسف کے الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔“

فوائد:..... نماز کسوف میں اللہ تعالیٰ کی طرف والہانہ رغبت کرنا اور جب تک گرہن زائل نہ ہو، دعا، استغفار اور

تحمیدات و تکبیرات کا اہتمام کرنا مستحب عمل ہے۔

۲۵۳..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کے بعد امام کا خطبہ دینا

۱۳۹۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ.....

”جناب عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سورج گرہن لگنے کا واقعہ روایت کرتے ہیں، اور کہتے ہیں۔ ”جب سورج روشن ہو گیا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں سے خطاب فرمایا: آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: ”بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جنہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اے امت محمدیہ: بے شک اللہ تعالیٰ کو اس وقت بڑی غیرت آتی ہے جب اس کا کوئی بندہ یا بندہ زنا کرتے ہیں۔ اے امت محمدیہ: اللہ کی قسم یا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فِي قِصَّةِ كُسُوفِ الشَّمْسِ، وَقَالَ: فَلَمَّا تَجَلَّتْ قَامَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللَّهِ إِنَّ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أُمَّتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ - أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - لَوْ

تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَصَحْحَكُمُ قَلِيلًا وَكَبَيْتُمْ كَثِيرًا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟
میری جان ہے! اگر تم وہ سب کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت تھوڑا ہنسنا اور بہت زیادہ رویا کرو۔ خبردار! کیا میں نے (اللہ کا دین) پہنچا دیا ہے؟“

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا مستحب فعل ہے۔

۲۔ صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ نماز کسوف میں خطبہ مشروع نہیں، کیونکہ نماز کسوف کا خطبہ نبی ﷺ سے منقول نہیں لیکن مذکورہ حدیث اور دیگر احادیث جن میں خطبہ کسوف کا بیان ہے اس موقف کی تردید کرتی ہیں۔

(نیل الاوطار: ۳/۳۴۵)

۳۔ نماز کسوف کے بعد ایک خطبہ مشروع ہے، اس کے بعد دو خطبوں کا ثبوت نہیں ہے۔

۱۳۹۶۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ حَظَبَ أَيْضًا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَيَنْبَغِي لِلْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ أَنْ يَخْطُبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا.
”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:“ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز سے پہلے بھی خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ لہذا امام کو چاہئے کہ وہ نماز کسوف سے پہلے اور بعد میں خطبہ دے۔“

۲۵۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْدَاثِ التَّوْبَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ. لِمَا سَبَقَ

مِنَ الْمَرْءِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا.

سورج گرہن کے وقت آدمی کا اپنے گزشتہ گناہوں اور خطاؤں سے توبہ کرنا مستحب ہے۔

۱۳۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي.....
”جناب ثعلبہ بن عباد عبدی بصری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضری دی۔ تو انہوں نے اپنے خطبہ میں بتایا۔ اس دوران میں کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی نشانہ بازی کی مشق کر رہے تھے حتیٰ کہ سورج افق میں دیکھنے والوں کی نظر میں دو یا تین نیزوں کے بقدر رہ گیا تو وہ

تَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادِ الْعَبْدِيِّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ يَوْمًا لِسَمْرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ، قَالَ سَمْرَةُ بِنِ جُنْدَبٍ: بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَعِزَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَزَمِي عَرَضًا لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ قَيْدَ رُمَحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ فِي عَيْنِ

(۱۳۹۶) اسنادہ ضعیف تقدم تخريجه برقم: ۱۳۷۲.

(۱۳۹۷) اسنادہ ضعیف، ثعلبہ بن عباد مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال اربع رکعات، حدیث:

۱۱۸۴۔ سنن ترمذی: ۵۶۲۔ سنن نسائی: ۱۴۸۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۶۴۔ مسند احمد: ۱۶/۶.

سیاہ ہو گیا گویا کہ وہ کلونجی کا دانہ ہو۔ ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا چلو مسجد میں چلتے ہیں، اللہ کی قسم! سورج کی اس حالت سے رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو کوئی نیا حکم دیں گے۔ لہذا ہم مسجد کی طرف چل پڑے اچانک ہم نے دیکھا کہ آپ باہر ہی تشریف فرما ہیں۔ ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے جب آپ لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے تھے۔ حضرت سمرہ کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ آگے بڑھے اور ہمیں اتنی طویل قیام والی نماز پڑھائی کہ اتنی طویل نماز ہم نے کبھی نہ پڑھی تھی۔ آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ نے ہمیں اس قدر طویل رکوع کرایا کہ اتنا طویل رکوع آپ نے ہمیں کبھی نہیں کرایا تھا۔ آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ نے ہمیں اتنا لمبا سجدہ کرایا کہ ہم نے آپ کے ساتھ اتنا طویل سجدہ کبھی نہیں کیا تھا۔ آپ کی آواز نہیں آ رہی تھی۔ پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، صحابی فرماتے ہیں: دوسری رکعت کے تشہد میں آپ بیٹھے تھے کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور گواہی دی کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں ایک انسان اور اللہ کا رسول ہوں۔ میں تمہیں اللہ کے نام کے ساتھ وعظ و نصیحت کرتا ہوں۔ اگر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچانے میں کوئی کمی کی ہے تو تم مجھے جواب نہ دینا، حتیٰ کہ میں اپنے رب کے پیغامات اس طرح پہنچا دوں جس طرح پہنچانے کا حق ہے۔ اور اگر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دے ہیں تو تم مجھے ضرور بتا دو۔ کہتے ہیں کہ

النَّاطِرِينَ مِنَ الْأَفْقِ، اسودَّتْ حَتَّى كَانَهَا تَنْوَمَةٌ، فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَيُحَدِّثَنَّ شَأْنُ هَذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَّثْنَا، فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ، فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ، قَالَ: فَاسْتَقْدَمَ، فَصَلَّى بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ، لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتُ، ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ، وَلَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتُ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَاةٍ قَطُّ، لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتُ، قَالَ: ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، قَالَ فَوَافَقَ تَجَلَّى الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، قَالَ، فَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَنَى عَلَيْهِ، وَشَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَأَذْكَرُكُمْ بِاللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي قَصَرْتُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَبْلِيغِ رِسَالَاتِ رَبِّي لَمَّا أَجْتُمُونِي، حَتَّى أُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّي كَمَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَبْلَغَ وَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي قَدْ بَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّي لَمَّا أَخْبَرْتُمُونِي، قَالَ، فَقَامَ النَّاسُ، فَقَالُوا: شَهِدْنَا أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ

لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دے ہیں۔ اور اپنی امت کی خوب خیر و خواہی کی ہے اور اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ پھر وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اما بعد! بے شک کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سورج گرہن اور یہ چاند گرہن اور یہ ستاروں کا اپنے مطالع سے زائل ہونا، اہل زمین کے کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بلاشبہ وہ جھوٹ بولتے ہیں، لیکن یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ تاکہ وہ دیکھے کہ ان میں سے کون توبہ کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں جب سے کھڑا نماز پڑھ رہا تھا میں نے ہر وہ چیز دیکھی ہے جو تمہاری دنیا اور آخرت میں تمہیں ملے گی۔ اور بے شک اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میں جھوٹے (نبی) نکلیں گے۔ ان میں سے آخری کا نام دجال ہوگا جس کی بائیں آنکھ مٹی ہوگی گویا کہ وہ انصاری بوڑھے ابو یحییٰ یا تھیا کی آنکھ ہے۔ اور بے شک جب وہ نکلے گا تو دعویٰ کرے گا کہ وہی اللہ ہے۔ تو جو شخص اس پر ایمان لے آیا، اور اس کی تصدیق کی اور اس کی پیروی کی تو اس کے گزشتہ نیک اعمال اسے کچھ نفع نہیں دیں گے۔ اور جس شخص نے اس کا کفر کیا اور اسے جھٹلایا تو اس کے گزشتہ کسی عمل کا مواخذہ نہیں ہوگا۔ اور وہ (حرمین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین پر غالب آ جائے گا۔ اور وہ مومنوں کو بیت المقدس میں محصور کر دے گا تو ان پر بڑا شدید زلزلہ آئے گا۔ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے لشکروں کو شکست دے دیں گے۔ حتیٰ کہ (ٹوٹی ہوئی) دیوار کا باقی حصہ اور درخت کا تاج پکار کر کہے گا: اے

رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَقَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ. قَالَ، ثُمَّ سَكَتُوا. قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُونَ أَنَّ كُسُوفَ هَذِهِ الشَّمْسِ وَكُسُوفَ هَذَا الْقَمَرِ وَزَوَالَ هَذِهِ النُّجُومِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عَظَمَاءَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَأَنَّهُمْ كَذَبُوا، وَلَكِنَّهَا آيَاتٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يَفْتِنُ بِهَا عِبَادَهُ، لِيَنْظُرَ مَنْ يُحَدِّثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ قُمْتُ أَصَلِّي مَا أَنْتُمْ لِأَقْوُونَ فِي دُنْيَاكُمْ وَأَخْرَجْتُمْ، وَإِنَّهُ وَاللَّهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَابًا أَخْرَجَهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَالُ مَمْسُوحَ الْعَيْنِ الْبُسرَى كَانَهَا عَيْنُ أَبِي يَحْيَى - أَوْ تَحِيَا - لِشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَإِنَّهُ مَتَى خَرَجَ فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللَّهُ، فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ، فَلَيْسَ يُعَاقِبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ، وَأَنَّهُ سَيُظْهِرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَإِنَّهُ يَحْضُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَيَزِلُّوْنَ زِلْزَالًا شَدِيدًا، قَالَ، فَيَهْزِمُهُ اللَّهُ وَجُنُودُهُ حَتَّى إِنَّ جَذْمَ الْحَائِطِ وَأَصْلَ الشَّجَرَةِ لَيُنَادِي: يَا مُؤْمِنُ هَذَا كَافِرٌ يَسْتَبِرُّ بِي، تَعَالَ: اقْتُلْهُ. قَالَ: وَلَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَذَلِكَ

مومن! یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، آؤ اسے قتل کر دو۔“ اور فرمایا: اس طرح اس وقت تک نہیں ہوگا حتیٰ کہ تم اپنی جانوں میں بڑے سنگین اور شدید امور کو دیکھ لو گے۔ تم آپس میں پوچھو گے کیا تمہارے نبی (ﷺ) نے تمہارے لیے اس کا کچھ تذکرہ کیا ہے۔ حتیٰ کہ اس گرفتاری کے بعد پہاڑ اپنی جگہوں سے ہل جائیں گے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جناب ثعلبہ کہتے ہیں: ”پھر میں (حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ) کے ایک اور خطبے میں حاضر ہوا تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے کوئی بات بھی آگے پیچھے نہ کی۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”اس حدیث میں یہ الفاظ کہ آپ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔“ یہ مسئلہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جسے ہم بیان کر چکے ہیں کہ جس خبر کو قبول کرنا واجب ہے وہ اس راوی کی خبر ہوتی ہے جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دے، نہ کہ اس شخص کی جو کسی چیز کے نہ ہونے کی خبر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبری دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (نماز کسوف میں) جہری قراءت کی ہے۔ لہذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خبر کو قبول کرنا واجب ہے۔ کیونکہ انہوں نے جہری قرأت کو یاد رکھا ہے اگرچہ ان کے علاوہ راویوں نے اسے یاد نہیں رکھا اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی قراءت کے وقت آپ سے دور صف میں کھڑے ہوں لہذا ان کا یہ کہنا: ”آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی“ اس کا مطلب ہے کہ مجھے آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔“ جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ کہتے ہیں۔ ”یہ کام نہیں ہوا“ یعنی اس کام کے ہونے کا علم نہیں ہو سکا۔“

حَتَّى تَرَوْا أُمُورًا يَتَفَاقَمُ شَأْنُهَا فِي أَنْفُسِكُمْ، تَسْأَلُونَ بَيْنَكُمْ هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا، وَحَتَّى تَرَوْا جِبَالَ عَنْ مَرَاتِبِهَا عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الْقَبْضِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ. قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُ خُطْبَةَ أُخْرَى، قَالَ، فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ مَا قَدَّمَ كَلِمَةً وَلَا آخَرَهَا عَنْ مَوْضِعِهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي فِي هَذَا الْخَبَرِ لَا يَسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْنَا أَنَّ الْخَبَرَ يَجِبُ قَبُولُهُ خَبَرٌ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ، لَا مَنْ يَنْفِي. وَعَائِشَةُ قَدْ خَبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، فَخَبَرُ عَائِشَةَ يَجِبُ قَبُولُهُ، لِأَنَّهَا حَفِظَتْ جَهَرَ الْقِرَاءَةَ وَإِنْ لَمْ يَحْفَظْهَا غَيْرُهَا، وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ سَمْرَةَ كَانَ فِي صَفِّ بَعِيدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ، فَقَوْلُهُ: لَا يَسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ أَى لَمْ أَسْمَعْ صَوْتًا عَلَى مَا بَيْنَتْهُ قَبْلُ أَنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ: لَمْ يَكُنْ كَذَا، لِمَا لَمْ يُعْلَمَ كَوْنُهُ.

۶۵۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت صدقہ کرنے کے حکم کا بیان

۱۳۹۸- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ.....

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ آخر میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت و حیات سے گرہن نہیں لگتا، لیکن وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو۔ امام زہری فرماتے ہیں: اس میں ہشام نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: جب تم گرہن لگا دیکھو تو صدقہ خیرات کرو اور نماز پڑھو۔“

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَيَّ عَهْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ انصَرَفَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا تَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلِكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ. وَهَذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ. قَالَ: وَزَادَ فِيهِ هِشَامٌ: إِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَتَصَدَّقُوا وَصَلُّوا.

۱۳۹۹- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا الْأَزْهَرُ- وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ- قَالَ، ثَنَا يُونُسُ- يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدَّبَ- ثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.....

”حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا۔ پھر طویل حدیث بیان کی اور فرمایا: لہذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز کی طرف لپکو، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور صدقہ و خیرات کرو۔“

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهَا قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ، وَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّدَقَةِ.

فوائد: سورج اور چاند گرہن کے وقت بکثرت ذکر و استغفار کرنے اور بے تحاشا صدقہ کرنے کی ترغیب کا

بیان ہے، تاکہ خوف کی حالت چھٹ جائے اور اللہ تعالیٰ انسانوں پر رحم کھاتے ہوئے اس بے چینی کو ختم کر دیں۔

۱۴۰۰- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْيسِيُّ، ثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ خَالِدٍ عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ عَنِ نَافِعٍ.....

(۱۳۹۸) سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی صلاة الکسوف، حدیث: ۵۶۱- مسند احمد: ۱۶۸/۶- وقد تقدم برقم: ۱۳۷۹.

(۱۳۹۹) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۳۰۴/۶.

(۱۴۰۰) اسنادہ ضعیف، مسلم بن خالد زکی خراب حافظ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سورج کو اس دن گرہن لگ گیا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ تو لوگوں نے سمجھا کہ سورج گرہن ان کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (خطاب کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھنے میں جلدی کرو، اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف لپکو، دعا کیا کرو اور صدقہ و خیرات کیا کرو۔“

۲۵۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان

۱۴۰۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رَبِيعٍ، نَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ أَبُو حُدَيْفَةَ، ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ.....

”حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ امام صاحب جناب دروردی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں الفاظ یہ ہیں: ”آپ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔“

عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ، أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُضْعَبُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ- يَعْنِي الدَّرَّأَوْرِدِيَّ- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَقَالَ: أَمَرَ بِعِتَاقَةِ حِينَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ.

فوائد:..... سورج اور چاند گرہن کے وقت کثرت سے صدقہ کرنا مستحب فعل ہے نیز اس وقت گردنیں آزاد کرنا بہترین صدقہ اور افضل عمل ہے اور یہ امر استحباب کے معنی میں ہے۔

(۱۴۰۱) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب من احب العتاقة في كسوف الشمس، حديث: ۱۰۰۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۹۲۔

مسند احمد: ۶/۳۴۵۔ سنن الدارمی: ۱۰۴۰۔

۲۵۸..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ لِمَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ إِذَا انْكَسَفَتْ ؟

سورج کو گرہن لگنے کی علت و سبب کا بیان

۱۴۰۱- إِنْ صَحَّ الْخَبْرُ، فَإِنِّي لَا أَخَالُ أَبَا قِلَابَةَ سَمِعَ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَلَا أَقْبُ الْقَيْصَةَ الْجَلِيَّ صُحْبَهُ أَمْ لَا؟

”بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو، کیونکہ میرا خیال نہیں کہ جناب ابو قلابہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا ہو اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت قیصہ صحابی ہیں یا نہیں۔“

۱۴۰۲- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ، ثَنَا بَخْبَرِ قَيْصَةَ، مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

”حضرت قیصہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ نے دو رکعات ادا کیں حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا، پھر فرمایا: ”بلاشبہ سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے دو مخلوقات ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو تہلیل چاہتا ہے کر لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے لیے تجلی فرماتے ہیں تو وہ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتی ہے۔ لہذا سورج اور چاند میں سے جسے بھی گرہن لگے تو ان کے روشن ہونے تک نماز پڑھو، یا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی نیا حکم لے آئیں۔“

۱۴۰۳- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَمَّا خَبْرُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، فَإِنَّ بُنْدَارًا حَدَّثَنَا هُنَا، قَالَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.....

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا پھر راوی نے

(۱۴۰۱) انظر الحديث السابق.

(۱۴۰۲) اسنادہ ضعیف، ابو قلابہ کے قیصہ رضی اللہ عنہما سے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال اربع

رکعات، حدیث: ۱۱۸۵۔ سنن نسائی: ۱۴۸۷۔ مسند احمد: ۶۰/۵۔

(۱۴۰۳) اسنادہ ضعیف ایضاً، سنن ابی داؤد، کتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال اربع رکعتین، حدیث: ۱۱۹۳۔ مسند احمد:

۲۶۹/۴

الْحَدِيثُ وَقَالَ: فَإِذَا تَجَلَّى اللَّهُ لِيَشِيءَ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ.

مکمل حدیث بیان کی۔ اور یہ الفاظ بیان کیے، پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی چیز کے لیے تجلی فرماتے ہیں تو وہ چیز اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کا اظہار کرتی ہے۔“

۱۴۰۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ.

”امام صاحب حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک اور سند بیان کرتے ہیں۔“



(۱۴۰۴) اسنادہ ضعیف ایضاً، سنن نسائی، کتاب الکسوف، باب: ۱۶۔ نوع اخر، حدیث: ۱۴۸۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۴۶۲۔

جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ وَمَا فِيهَا مِنَ السَّنَنِ

نماز استسقاء اور اس میں وارد سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۶۵۹..... بَابُ التَّوَاضُّعِ وَالتَّبَدُّلِ وَالتَّخَشُّعِ وَالتَّضَرُّعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے لیے جاتے ہوئے، عاجزی و انکساری اختیار کرنے، سادہ لباس پہننے خشوع اور بے بسی

ولا چاری کا اظہار کرنے کا بیان

۱۴۰۵- نَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكَيْعٌ عَنِ سُهَيْبَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ.....

”جناب اسحاق بن عبد اللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امراء میں سے ایک امیر نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں پوچھوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے مجھ سے خود کیوں نہ پوچھ لیا؟ رسول اللہ ﷺ تواضع اختیار کر کے، سادہ لباس پہن کر، خشوع و خضوع کا اظہار کرتے اور لا چاری اور بے بسی کا اظہار کئے ہوئے باہر تشریف لے گئے، تو آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعات ادا کیں اور تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ

إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَسْأَلَنِي؟ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا، فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتِكُمْ هَذِهِ.

ارشاد نہیں فرمایا تھا۔“

۶۶۰..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَصَلِيِّ لِلْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے لیے عید گاہ کی طرف نکلنے کا بیان

۱۴۰۶- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُهَيْبَانَ، نَا الْمَسْعُودِيُّ وَيَحْيَى - هُوَ الْأَنْصَارِيُّ - عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: حَدِيثُ حَدِيثَانَهُ يَحْيَى وَالْمَسْعُودِيُّ

(۱۴۰۵) حسن، سنن ابی داؤد، کتاب صلاة الاستسقاء، باب: ۱- حدیث: ۱۱۶۵- سنن ترمذی: ۵۵۹- سنن نسائی: ۱۵۲۲-

سنن ابن ماجہ: ۱۲۶۶- مسند احمد: ۱/۲۳۰.

۶۲۲..... بَابُ تَرْكِ الْكَلَامِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي خُطْبَةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے خطبے میں دعا کے دوران بات چیت ترک کر دینے کا بیان

۱۴۰۸۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ.....

”جناب اسحاق بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں امیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں رسول اللہ ﷺ کی نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ سادہ اور پرانے کپڑے پہن کر، گریہ زاری کرتے اور تواضع و عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے۔ آپ نے تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا تھا۔ اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔“

إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ: قَالَ أَرْسَلَنِي فَلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَدِّلاً مُتَضَرِّعاً مَتَوَاضِعاً، فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتَيْكُمْ هَذِهِ، وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

فوائد:..... ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز استسقاء میں خطبہ نماز استسقاء سے قبل شروع ہے۔

۲۔ بارش طلبی کی دعا کے لیے قبلہ رو ہونا مسنون ہے اور اس دوران چادر لٹکانا کہ اوپر کے کنارے نیچے اور نیچے کے کنارے اوپر چلے جائیں مشروع ہے۔

۳۔ استسقاء کا خطبہ عام خطبات سے مختلف ہے، اس میں ذکر و دعا استغفار اور گڑگڑا کر بارش طلبی کی ادعیہ کی جاتی ہیں، اس میں وعظ و نصیحت وغیرہ کا اہتمام مسنون نہیں۔

۶۲۳..... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ، وَالِدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ لَا يُؤَدَّنُ

وَلَا يُقَامُ لِلتَّطَوُّعِ وَإِنْ صَلَّيْتَ التَّطَوُّعَ فِي الْجَمَاعَةِ

نماز استسقاء کے لیے اذان اور اقامت ترک کرنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفل نماز کے

لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی، اگرچہ نفل نماز باجماعت ادا کی جائے

۱۴۰۹۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ أَحْرَمَ الطَّائِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ سَمِعْتُ التُّعْمَانَ - وَهُوَ ابْنُ رَاشِدٍ - يَحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

(۱۴۰۸) سنن نسائی، کتاب الاستسقاء، باب الحال التي يستحب للامام..... حدیث: ۱۰۰۷، وقد تقدم رقم: ۱۴۰۵.

(۱۴۰۹) اسنادہ ضعیف، لہذا ان راویوں کے ساتھ اسے ضعیف ہے۔ الضعیفة: ۵۶۲۹۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی صلاۃ الاستسقاء: حدیث: ۱۲۶۸۔ مسند احمد: ۳۲۶/۲.

نماز استسقاء اور اس کی سنتیں

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور جہری قراءت کی، لیکن اذان اور اقامت نہیں کہلوائی۔“

۶۶۳..... بَابُ خُرُوجِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ إِلَى الْإِسْتِسْقَاءِ

امام کا لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء کے لیے نکلنے کا بیان

۱۴۱۰۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

”جناب عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر بارش طلب کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے انہیں دو رکعات پڑھائیں اور بلند آواز سے قراءت کی، اور آپ نے اپنی چادر کو الٹا کیا، اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے بارش کی دعا کی اور قبلہ رخ ہوئے۔“

فوائد: ۱۔ جب قط سالی کا سلسلہ شدید ہو اور بارشوں کا سلسلہ منقطع ہو جائے، تو امام لوگوں کو نماز استسقاء کی ترغیب دے اور کسی کھلے میدان میں نماز استسقاء کا اہتمام کرائے۔

۲۔ نماز استسقاء دو رکعت ہے اور اس میں جہری قراءت مسنون ہے۔

۶۶۵..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلدُّعَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لِلْإِسْتِسْقَاءِ،

وَتَحْوِيلِ الْأُرْدِيَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

نماز استسقاء سے پہلے دعا کے لیے قبلہ رخ ہونے اور نماز سے پہلے چادروں کو الٹانے کا بیان

۱۴۱۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ.....

(۱۴۱۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب صلاة الاستسقاء، باب: ۱۔ حدیث: ۱۱۶۱۔ سنن ترمذی: ۵۵۶۔ مسند احمد:

۳۹/۴

(۱۴۱۱) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب ترک رفع الیدین فی الدعاء فی الوتر، حدیث: ۱۷۴۹۔ صحیح بخاری،

کتاب الاستسقاء، باب رفع الامام یدہ فی الاستسقاء، حدیث: ۱۰۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین

بالدعاء فی الاستسقاء، حدیث: ۸۹۶۔ من طریق آخر عنہ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بارش طلب کرنے کی دعا کے علاوہ اور کسی دعا میں اپنے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔ امام شعبہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ثابت سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ (بڑی تعجب والی بات ہے۔) میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث حضرت انس سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ (بڑی تعجب خیز بات ہے)۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب معمر کی امام زہری سے روایت میں یہ الفاظ پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ: اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْأَسْتِسْقَاءِ. قَالَ شُعْبَةُ، قُلْتُ لِثَابِتٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ قُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي خَبَرٍ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، قَدْ أَمَلَيْتُهُ قَبْلُ.

فوائد: ۱۔ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ استسقاء کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے جبکہ معاملہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ آپ سے کئی جگہوں میں دیگر ادعیہ میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہاتھ اٹھانے میں جتنا مبالغہ آپ ﷺ استسقاء کی دعا میں کرتے تھے، اتنے زیادہ ہاتھ کسی اور دعا میں نہیں اٹھاتے تھے۔

۲۔ استسقاء کے لیے دعا اور چادروں کو التنا نماز استسقاء سے قبل مشروع ہے اور نماز استسقاء بارش طلبی کی دعا کے بعد ادا کی جائے گی۔

۶۶۶..... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ

دعائے استسقاء میں دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان

۱۴۱۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا حَجَّاجٌ، نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ.....

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائے استسقاء اس طرح کی، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے، اور ان کی ہتھیلیاں زمین کی طرف کیں حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔“

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى هَكَذَا، وَمَدَّ يَدَيْهِ، وَجَعَلَ بَاطِنَهَا مَا يَلِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ.

(۱۴۱۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء، حديث: ۸۹۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۷۱۔

مسند احمد: ۱۰۳، ۱۲۳/۳۔

۱۴۱۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قُرْعَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ بَرَكَةَ - وَهُوَ أَبُو الْوَلِيدِ - عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس قدر) ہاتھ پھیلائے ہوئے دیکھا کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ جناب سلیمان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”میرا خیال ہے کہ آپ استسقاء کے لیے دعا مانگ رہے تھے۔“

۲۶۷..... بَابُ صِفَةِ تَحْوِيلِ الرَّدَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ إِذَا كَانَ الرَّدَاءُ ثَقِيلًا.

استسقاء میں چادر پلٹنے کی کیفیت کا بیان جبکہ چادر بھاری ہو

۱۴۱۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ وَيَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِيكَ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ، اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَبِي.....

”حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے تو آپ نے بارش کی دعا کی۔ آپ نے اپنی چادر کو پلٹا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ حدیث کے راوی ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباد بن تیمم سے کہا: آپ ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے کیا تھا یا اس کے نیچے والے حصے کو اوپر کیا تھا، یا اسے کیسے پلٹا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ آپ نے دائیں جانب کو بائیں جانب اور بائیں جانب کو دائیں جانب کیا تھا۔“

فوائد:..... بارش طلبی کی دعا میں ہاتھ اٹھانے کا طریقہ عام ادعیہ میں ہاتھ اٹھانے سے دو طرح مختلف ہے:

(۱۴۱۳) اسنادہ جید، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی صلاۃ الاستسقاء، حدیث: ۱۲۷۱۔ سنن کبریٰ نسائی:

۱۸۳۴۔ مسند احمد: ۲/۲۳۵.

(۱۴۱۴) تقدم تحریحہ برقم: ۱۴۰۶.

- ۱۔ بارش طلبی کی دعا میں ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین کی طرف اور پشت آسمان کی طرف ہوگی، اس سے یہ نیک شگون لیا جاتا ہے کہ قحط سالی کا خاتمہ ہو جائے اور شادابی کا دور دورہ ہو۔
- ۲۔ ہاتھوں کو بہت زیادہ کھینچا اور پھیلایا جائے گا، حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے، جب کہ دیگر ادعیہ میں یہ طریقہ مسنون نہیں ہے۔

۶۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَوَّلَ رِذَاءَهُ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ لِأَنَّ الرِّذَاءَ ثَقُلَ عَلَيْهِ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹتے وقت دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں جانب کو دائیں طرف اس لیے کیا تھا کیونکہ آپ کی چادر بھاری تھی تو آپ کے لیے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کرنا مشکل ہو گیا تھا

۱۴۱۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَزَةَ، قَالَا، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ - عَنْ عُمَارَةَ - وَهُوَ ابْنُ عَزَبَةَ - عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ.....

”حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز استسقاء پڑھی تو آپ کے اوپر ایک سیاہ دھاری دار چادر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نچلے حصے سے پکڑ کر اسے اوپر کرنے کا ارادہ کیا لیکن جب وہ آپ پر بھاری ہو گئی (اور آپ ارادے کے مطابق اس کو اوپر نیچے نہ کر سکے) تو آپ نے اسے اپنے کندھوں پر ہی پلٹ لیا۔“

- فوائد:**.....۱۔ بارش طلبی کی دعا کے دوران امام اور لوگوں کا اپنی چادریں پلٹنا (دائیں ہاتھ سے چادر کا نچلا بائیں کنارہ اور بائیں ہاتھ سے چادر کا دایاں نچلا کنارہ پکڑ کر چادر پلٹنا کہ چادر کا نچلا حصہ اوپر، اوپر کا حصہ نیچے چلا جاتا اور اندرونی حصہ باہر اور بیرونی حصہ اندر کی جانب چلا جائے مستحب فعل ہے۔
- ۲۔ اگر چادر بھاری ہو اور ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پلٹنا مشکل ہو تو اسے کندھوں پر پلٹنا ہی مستحب و مشروع ہے۔

(۱۴۱۵) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۸۵۶۔ من طریق ابن خزیمہ بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب صلاة الاستسقاء،

باب: ۱۔ حدیث: ۱۱۶۴۔

۶۶۹..... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں دعا کی کیفیت کا بیان

۱۴۱۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِحَرَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِيسِيِّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كَدَامٍ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قحط سالی کی وجہ سے روتی ہوئی خواتین نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں تو آپ نے یہ دعا کی: اللَّهُمَّ اسْقِنَا عَيْشًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيئًا، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ. ”اے اللہ ہمیں ایسی بارش عطا فرما جو ہمارے لیے معاون و مددگار ہو جو خوشگوار اور سبزہ و شادابی لانے والی ہو، جلد آنے والی ہونہ کہ تاخیر سے آنے والی، جو نفع مند ہو، نقصان دہ نہ ہو۔“ لہذا ان پر موسلا دھار بارش برسی۔“

۱۴۱۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ وَهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.....

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ ہمیں پانی سے سیراب فرما۔“

نوٹ:..... بارشِ طلبی کی دعا میں ان ادعیہ اور دیگر بارشِ طلبی کی مسنون ادعیہ کا اہتمام مستحب عمل ہے اور امید

واثق ہے کہ خلوص دل سے ان ادعیہ کے اہتمام سے ضرور بارش ہوگی۔

۶۷۰..... بَابُ عَدَدِ رَكَعَاتِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کی تعداد رکعات کا بیان

۱۴۱۸۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ يُونُسَ وَ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، صَلَّى رَكَعَتَيْنِ. ”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب یونس اور معمر کی امام زہری سے بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ آپ نے دو

(۱۴۱۶) صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، حديث: ۱۱۶۹.

(۱۴۱۷) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب الاستسقاء، باب ذکر الدعاء، حديث: ۱۰۱۷۔ وسیاتی مطبوعہ برقم: ۱۴۲۳.

(۱۴۱۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۴۱۰.

رکعت پڑھائی تھیں۔“

فوائد:..... یہ اور دیگر احادیث جو نماز استسقاء کے بارے میں وارد ہیں، دلیل ہیں کہ نماز استسقاء دو رکعت

ہے۔

۶۷۱..... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرَاتِ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ كَالْتَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

نماز استسقاء میں عیدین کی تکبیرات کی طرح تکبیرات کی تعداد کا بیان

۱/۱۴۱۸۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ. امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام ثوری کی ہشام بن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”جس طرح آپ عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔“ (اسی طرح نماز استسقاء میں بھی تکبیرات پڑھی جائیں گی۔)

۱۴۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ الْمُصْرِيَّ، نَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، نَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامَ بْنِ إِسْحَاقَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ الْمَدِينِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.....

”جناب اسحاق بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے گورنر جناب ولید بن عتبہ نے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور انہیں کہا: اے میرے بھتیجے! ان سے پوچھ کر آؤ کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کی دعا کی تھی اس دن آپ نے (دعا اور نماز) استسقاء میں کیسے عمل کیا تھا؟ جناب اسحاق فرماتے ہیں: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے ابوالعباس! جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا تھی اس روز آپ نے دعا اور نماز استسقاء میں کیسے عمل کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس روز) نہایت عاجزی اور سادگی کے ساتھ نکلے تو آپ نے نماز استسقاء میں اسی طرح کیا جیسے آپ نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کرتے تھے۔“

۶۷۲..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ التَّابِعِينَ أَنَّ صَلَاةَ النَّهَارِ عَجْمَاءُ، يُرِيدُ أَنَّهُ لَا يُجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَوَاتِ النَّهَارِ.

اور تابعین کے اس قول کے خلاف دلیل کا بیان کہ دن کی نماز بے آواز ہوگی۔ ان کی مراد یہ ہے کہ دن کی کسی نماز میں بھی بلند آواز سے قراءت نہ کی جائے۔

۱/۱۴۱۹۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ مَعْمَرٍ إِمَامُ الْوَبُكْرِ وَاللَّهِ فَرَمَاتِي هِيَ: "مَعْمَرُ كِي زَهْرِي سِي رَوَايَتِي فِي

عَنْ الزُّهْرِيِّ جَهْرًا بِالْقِرَاءَةِ. ۱۴۲۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.....

”جناب عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے باہر نکلے تو آپ قبلہ رخ ہوئے اور لوگوں کی طرف اپنی پشت کر لی۔ اپنی چادر کو الٹا کیا، اور دو رکعت پڑھائیں اور ان میں قراءت کی۔ اور آپ نے ان میں بلند آواز سے قراءت کی۔“

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بارش طلی کی دعا کے وقت امام کا قبلہ رخ ہونا، لوگ کی طرف پشت کرنا اور چادر الٹنا مستحب فعل ہے اور نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نماز استسقاء میں جہری قراءت کرنے کے استحباب پر علماء کا اجماع ہے

اسی طرح ابن بطال نے بھی نماز استسقاء میں جہری قراءت کے مستحب ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔ (نیل الاوطار: ۷/۹)

۶۷۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِسْقَاءِ بِبَعْضِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالْبُلْدَةِ الَّتِي يُسْتَسْقَى بِهَا بِبَعْضِ قَرَابَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شہر میں نبی کریم ﷺ کے بعض اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کرنا مستحب ہے، جس شہر میں نبی کریم ﷺ کے بعض اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کی جاتی تھی

۱۴۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ،

(۱۴۲۰) صحيح بخاری، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة في الاستسقاء، حديث: ۱۰۲۴۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ۱۔ حديث: ۸۹۴/۴۔ سنن أبي داود: ۱۱۶۲۔ سنن نسائي: ۱۵۱۰۔ مسند احمد: ۳۹/۴۔

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ.....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ إِذَا فُحِطُوا خَرَجَ يَسْتَسْقِي
بِالْعَبَّاسِ، فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا إِذَا فُحِطْنَا
اسْتَسْقَيْنَا بِبَيْتِكَ، فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَسْتَسْقِيكَ
الْيَوْمَ بِعَمِّ بَيْتِكَ - أَوْ نَبِينَا. فَاسْقِنَا،
فَيُسْقَوْنَ. قَالَ الْأَنْصَارِيُّ كَذَا وَجَدْتُ فِي
كِتَابِي بِحَطِّي فَيُسْقَوْنَ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کے زمانہ میں) جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوئے تو آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے بارش طلب کرتے۔ آپ دعا کرتے: اے اللہ! جب ہم قحط سالی میں مبتلا ہوتے تھے تو ہم تیرے نبی کے ذریعے سے بارش طلب کرتے تھے تو تو ہمیں بارش عطا کر دیتا تھا۔ آج ہم تیرے نبی کے چچا یا ہمارے نبی کے چچا کے ذریعے سے تجھ سے بارش طلب کرتے ہیں، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) لوگوں کو بارش عطا کر دی گئی۔ جناب محمد بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں اپنی لکھائی سے ”فَيُسْقَوْنَ“ کے لفظ ہی لکھے ہوئے دیکھے ہیں۔“

فوائد: ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نیک و صالحین اور اہل بیت میں سے زندہ لوگوں سے دعا کرنا اور ان کے وسیلہ سے بارش طلبی کی دعا کرنا اور انہیں سفارشی بنانا مستحب فعل ہے۔
۲۔ مردوں سے بارش طلبی کی سفارش کرنا اور مشکلات میں انہیں پکارنا اور ان سے فریاد طلبی کرنا حرام اور شرک ہے۔ لہذا اس قبیح گناہ سے اجتناب برتنا چاہیے۔ نیز زندہ صالحین سے دعا کرانے سے مقصود ان کے تقرب و تقویٰ کی وجہ سے دعا کی قبولیت کے مواقع زیادہ ہیں۔ یہ مقصود نہیں کہ وہ اسی مشکل سے از خود نجات دلاتے ہیں۔ بلکہ نجات دہندہ فقط اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔

۶۷۴..... بَابُ إِعَادَةِ الْخُطْبَةِ ثَانِيَةً بَعْدَ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے بعد دوبارہ خطبہ دینا

۱۴۲۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْرَمَ الطَّائِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا أَبِي، قَالَ، سَمِعْتُ التُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.....

(۱۴۲۱) صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء، حدیث: ۱۰۱۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۸۵۰۔

(۱۴۲۲) اسنادہ ضعیف، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء، حدیث: ۱۲۶۸۔ مسند احمد: ۲/

۳۲۶۔ وقد تقدم برقم: ۱۴۰۹۔

نماز استسقاء اور اس کی سنتیں

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بارش طلب کرنے کے لئے نکلے تو آپ نے ہمیں بغیر اذان اور اقامت کے دو رکعات پڑھائیں۔ پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور آپ نے اپنا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھ (دعا کے لیے) اٹھائے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹا، اور اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں جانب کر دیا۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ”نعمان بن راشد کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے کیونکہ امام زہری سے مروی اس کی روایات بہت زیادہ غلط ملط ہوئی ہیں۔ لہذا اگر یہ حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو پھر اس میں ان بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ، دعا اور اپنی چادر کی تبدیلی دو مرتبہ کی ہے۔ ایک مرتبہ نماز سے پہلے اور ایک بار نماز کے بعد۔“

۶۷۵..... بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ والے دن خطبہ کے دوران بارش کی دعا کرنے کا بیان،

إِذَا اشْتَكَيْ إِلَى الْإِمَامِ بِقَحْطِ الْمَطَرِ، وَدُعَاءِ الْإِمَامِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْمَدِينِ وَالْقُرَى، إِذَا اشْتَكَيْ إِلَيْهِ كَثْرَةُ الْأَمْطَارِ وَخَيْفَ هَدْمِ الْبَنِيَانِ وَأَنْقِطَاعِ السَّبِيلِ.

جبکہ امام سے بارش کی قلت کا شکوہ کیا جائے، اور جب امام سے بارشوں کی کثرت کی شکایت کی جائے جس سے عمارتوں کے منہدم ہونے اور راستوں کے منقطع ہونے کا ڈر پیدا ہو جائے تو امام (دوران خطبہ) شہروں اور بستیوں سے بارش رکنے کی دعا کر سکتا ہے۔

۱۴۲۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَوْنْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنِ تَابِتٍ.....

(۱۴۲۳) صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء اذا كثر المطر، حدیث: ۱۰۲۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء۔

باب الدعاء في الاستسقاء، حدیث: ۸۹۷۔ سنن نسائی: ۱۰۱۸۔

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ والے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ لوگ آپ کی طرف کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! بارش کی شدید قلت ہو چکی ہے۔ درخت سرخ ہو گئے ہیں (سوکھ گئے ہیں)، اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں بارش عطا فرمائے، آپ نے دعا کی: ”اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما، اے اللہ ہمیں پانی پلا، حضرت انس فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آسمان پر بادل کا کوئی ٹکرا بھی ہمیں دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ اچانک ایک چھوٹا سا بادل آیا اور پورے آسمان پر پھیل گیا۔ پھر اس نے بارش برسا دی، نبی کریم ﷺ منبر سے نیچے اترے اور نماز پڑھائی اور (گھر) تشریف لے گئے۔ اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر جب آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو لوگ بلند آواز سے عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! گھر منہدم ہو گئے ہیں، اور راستے بند ہو گئے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ نبی کریم ﷺ مسکرا دیے اور دعا کی: ”اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہم پر (مزید) بارش نہ برسا۔“ حضرت انس کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گئے، مدینہ منورہ کے ارد گرد بارش ہوتی رہی جبکہ مدینہ منورہ میں ایک قطرہ بھی بارش نہیں ہوئی۔ میں نے مدینہ منورہ کی طرف دیکھا تو وہ تاج کی طرح چمک دمک رہا تھا (اور اس کے ارد گرد موتیوں کی طرح بارش کے قطرے گر رہے تھے)۔

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَصَاحُوا، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهُ قَحَطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَ الشَّجَرُ، وَهَلَكَ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللَّهُ أَنْ يَسْقِينَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا. قَالَ وَآيَمُ اللَّهُ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ، ثُمَّ إِنَّهَا أَمْطَرَتْ، فَزَلَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَأَنْصَرَفَ فَلَمْ يَزَلْ يَمْطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، صَاحُوا، قَالُوا، يَا نَبِيَّ اللَّهُ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهُ أَنْ يَحْسِبَهَا عَنَّا، قَالَ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. قَالَ فَتَنَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ، فَجَعَلَتْ تُمَطِّرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمَطِّرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً. قَالَ فَانْظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِلْحَالِيلِ.

نوٹ: 1۔ دوران خطبہ جمعہ بارش طلی کی دعا کرنا مسنون ہے۔

2۔ دوران خطبہ دعائے استسقاء کے لیے ہاتھوں کو خوب بلند اٹھانا حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے، مستحب فعل ہے۔

۳۔ دوران خطبہ استسقاء کی دعا کرتے وقت چادر الٹا مسنون نہیں اور نہ قبلہ رو ہونا مسنون ہے۔

۶۷۶..... بَابُ تَرَلِّهِ الْإِمَامُ الْعُودَ لِلْخُرُوجِ لِصَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ ثَانِيًا إِذَا اسْتَسْقَا فِي

أَوَّلِ مَرَّةٍ اسْتَسْقَا

امام کا دوسری مرتبہ نماز استسقاء کے لیے نہ نکلنے کا بیان جبکہ پہلی مرتبہ دعا کرنے کے بعد بارش نازل ہو چکی ہو

۱۴۲۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي.....

”حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: جو صحابی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف بارش کی دعا کرنے کے لیے گئے، آپ نے کھڑے ہو کر دعا کی پھر قبلہ رخ ہوئے اور اپنی چادر کو الٹا یا تو لوگوں کو بارش عطا کر دی گئی۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”شعیب بن ابی حمزہ کی روایت کے سوا میرے علم کے مطابق کسی اور روایت میں ”فاسقوا“ (انہیں بارش دے دی گئی) کے الفاظ نہیں ہیں۔“

فوائد: ۱۔ نماز استسقاء کے لیے لوگوں کو آبادی سے باہر کسی کھلے میدان میں جمع کرنا اور نماز استسقاء پڑھنا

مسنون و مستحب فعل ہے۔

۲۔ اگر ایک نماز استسقاء سے بارش حاصل ہو جائے تو دوبارہ نماز استسقاء کے اہتمام کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر نماز

استسقاء کے باوجود بارش نہ ہو تو دوبارہ نماز استسقاء پڑھی جاسکتی ہے۔



جَمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

وَمَا يُحْتَاجُ فِيهِمَا مِنَ السَّنَنِ

عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جو ان میں جو ضروری سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۶۷۷..... بَابُ عَدَدِ رَكَعَاتِ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین کی رکعات کی تعداد کا بیان

۱۴۲۵- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، ح وَثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زُبَيْدِ الْأَيَامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ.....

قَالَ عُمَرُ: صَلَاةُ الْأَضْحَى رَكَعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكَعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكَعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ، عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چاشت کی نماز دو رکعت ہے، نماز جمعہ دو رکعت ہے، نماز عید الفطر بھی دو رکعت ہے، اور مسافر کی نماز بھی دو رکعت ہے، تمہارے نبی کریم ﷺ کی زبانی یہ مکمل، قصر کے بغیر، نمازیں ہیں، اور جس نے (آپ پر) جھوٹ باندھا تو وہ ناکام و نامراد ہو گیا۔“

فوائد:..... ۱- یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عید دو رکعت ہے اور نبی ﷺ بھی دو رکعت نماز ہی ادا کرتے تھے۔

۲- نماز عید چھوٹ جانے کی صورت میں بطور قضا دو رکعت نماز ہی ادا کی جائے گی۔ کیونکہ نماز عید دو رکعت ہی ہے اور ادا و قضا دونوں حالتوں میں دو رکعت نماز عید ہی مسنون ہے۔

۶۷۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى، وَتَرْكِ الْأَكْلِ يَوْمَ

النَّحْرِ إِلَى الرَّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى فَيَأْكُلُ مَنْ ذَبِيحَتِهِ إِنْ كَانَ مِمَّنْ يُضْحِي

عید الفطر والے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھالینے اور عید الاضحیٰ والے دن واپس آنے تک

(۱۴۲۵) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب تقصير الصلاة في السفر، حديث: ۱۰۶۴ - سنن كبرى نسائي:

۴۹۵ - صحيح ابن حبان: ۲۷۷۲.

کچھ نہ کھانے کا بیان تاکہ اگر اس نے قربانی کرنی ہو تو اپنی قربانی کا گوشت کھائے

۱۴۲۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، نَنَا ثَوَابُ بْنُ عُبَيْةَ، نَا.....

ابن بريدة عن أبيه: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى يَذْبَحَ. ”حضرت بريدة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر والے دن کچھ نہ کچھ کھائے بغیر (عید گاہ) نہیں جاتے تھے۔ اور عید الاضحیٰ والے دن قربانی کرنے تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔“

فوائد:..... عید الفطر کی نماز سے قبل کھجور وغیرہ تناول کرنا اور عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد قربانی کا گوشت تناول کرنا

مستحب فعل ہے۔

۶۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ تَرْتِكَ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى يَذْبَحَ الْمَرْءُ فَضِيلَةٌ،

وَإِنْ كَانَ الْأَكْلُ مَبَاحًا قَبْلَ الْغَدْوِ إِلَى الْمُصَلَّى، وَالْأَكْلُ غَيْرُ حَارِجٍ وَلَا آئِمٍ.

اس بات کی دلیل بننے والی روایت کا بیان کہ عید الاضحیٰ والے دن قربانی کرنے تک آدمی کا کچھ نہ کھانا افضل کام ہے اگرچہ عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کھانا جائز ہے اور کھانے والے پر کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے

۱۴۲۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ، نَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ.....

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ يَنَارٍ: ذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: شَاتُكَ شَاةٌ لَحْمٍ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَجْتُهُ فِي كِتَابِ الْأَضْحَى.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عید الاضحیٰ والے دن نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا، تو حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (اے اللہ کے رسول) میں نے اپنی بکری نماز کے پہلے آنے سے پہلے ہی ذبح کر لی تھی اور کھانا بھی کھا لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری بکری تو گوشت کی بکری ہے (قربانی نہیں ہوئی) اور بقیہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کو کتاب الاضاحی میں بیان کیا ہے۔“

(۱۴۲۶) اسنادہ حسن، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، حدیث: ۵۴۲۔ سنن ابن ماجہ:

۱۷۵۶۔ مسند احمد: ۳۵۲/۵۔

(۱۴۲۷) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الاکل یوم النحر، حدیث: ۹۵۵۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتها،

حدیث: ۱۹۶۱۔ سنن ابی داؤد: ۲۸۰۰۔ سنن ترمذی: ۱۵۰۸۔ سنن نسائی: ۱۵۷۱۔ مسند احمد: ۲۸۱/۴۔

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے قبل کھانا جائز تو ہے لیکن نماز کے بعد کھانا افضل ہے۔

۶۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ أَكْلِ التَّمْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْعُدْوِ إِلَى الْمُصَلَّى

عید الفطر والے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھجوریں کھانا مستحب ہے

۱۴۲۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُيَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَنَسٍ.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید اللہ علیہ وسلم یَوْمَ الْفِطْرِ عَلَى الْفِطْرِ عَلَى تَمْرَاتٍ، ثُمَّ يَغْدُو.“

۶۸۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلَى وَتَرٍ مِنَ التَّمْرِ

عید الفطر والے دن طاق عدد میں کھجوروں کے ساتھ ناشہ کرنا مستحب ہے

۱۴۲۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْقُسْطَاطِ، نَا أَبُو النَّضْرِ، نَا الْمُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ، حَدَّثَنِي.....

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ، وَيَأْكُلُهُنَّ وَتَرًا.“

تھے۔“

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ عید الفطر کے دن نماز عید سے قبل طاق کھجوریں کھانا مستحب فعل ہے اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جاسکتی ہے۔

(۱۴۲۸) اسنادہ ضعیف، ابواسحاق مدلس کے سماع کی تصریح ثابت نہیں ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر

قبل الخروج، حدیث: ۵۴۳۔ سنن الدارمی: ۱۶۰۱۔ مسند عبد بن حمید: ۱۲۲۷۔ وانظر الحدیث الآتی.

(۱۴۲۹) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج، حدیث: ۹۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۵۴۔

مسند احمد: ۲۶/۳.

۶۸۲..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى أَنْ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ تَصَلَّى فِي الْمُصَلَّى لَا فِي الْمَسَاجِدِ، إِذَا أُمِّكُنَ الْخُرُوجُ إِلَى الْمُصَلَّى.

نماز عیدین کے لیے عید گاہ کی طرف جانے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عید گاہ کی طرف جانا ممکن ہو تو نماز عیدین عید گاہ ہی میں ادا کی جائے گی، مساجد میں ادا نہیں کی جائے گی

۱۴۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ قَالَ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ - وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.....
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَلَّى بِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے، صحابہ کرام کو نماز عید پڑھائی، پھر واپس تشریف لے آئے۔“

فوائد:..... نماز عید کے لیے عید گاہ جانا مسنون ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے ہر عید عید گاہ میں ادا کی ہے اور آپ ﷺ نے خواتین و حضرات کو نماز عید کے لیے عید گاہ جانے کا حکم بھی دیا ہے۔ البتہ کسی عذر کی صورت میں مسجد وغیرہ میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے اس بارے میں وارد احادیث تو ضعیف ہیں، لیکن اصول فقہ کے اس قاعدہ الضرورات تبیح المحظورات ضروریات ممنوعہ کاموں کو مباح کرتی ہیں۔“ کی رو سے عذر کی صورت میں مسجد میں نماز عید ادا کرنے کی گنجائش بہر صورت موجود ہے۔

۶۸۳..... بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ فِي الْعُدْوِ إِلَى الْمُصَلَّى فِي الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین کے لیے عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات اور لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے جانے کا بیان
إِنْ صَحَّ الْخَبْرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْخَبَرِ، وَأَحْسِبُ الْحَمَلَ فِيهِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ
إِنْ لَمْ يَكُنِ الْغَلَطُ مِنْ ابْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ.

اگر اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو، کیونکہ اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں کھٹکا ہے، میرے خیال میں اس کا سبب علی بن عبد اللہ العمری ہے (کیونکہ وہ ضعیف ہے) اگر ابن وہب کے بیٹے سے غلطی نہ ہوئی ہو۔

۱۴۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِي، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

(۱۴۳۰) صحيح بخارى، كتاب العيدين، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، حديث: ۹۵۶۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين،

باب: ۱۔ حديث: ۸۸۹

(۱۴۳۱) اسنادہ ضعیف، عبد اللہ بن عمر العمری راوی ضعیف ہے۔

” حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے دن حضرت فضل بن عباس، عبداللہ بن عباس، عباس، علی، جعفر، حسن، حسین، اسامہ بن زید، زید بن حارثہ اور حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر بلند آواز سے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے (عید گاہ کی طرف) جاتے۔ آپ لوہاروں والے راستے سے عید گاہ پہنچتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو موچیوں کے راستے سے لوٹتے حتیٰ کہ آپ اپنے گھر پہنچ جاتے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْعِيدَيْنِ مَعَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَلِيٍّ، وَجَعْفَرٍ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَآيْمَانَ بْنِ أُمِّ آيْمَانَ، رَافِعًا صَوْتَهُ بِالتَّهْلِيلِ، وَالتَّكْبِيرِ، فَيَأْخُذُ طَرِيقَ الْحَدَّادِينَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى، فَبِإِذَا فَرَّغَ رَجَعَ عَلَى الْحَدَّائِينَ حَتَّى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ.

۶۸۳..... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین کے لیے اذان اور اقامت نہ کہنے کا بیان

وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ لَا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ إِلَّا لِصَلَاةِ الْفَرِيضَةِ وَإِنْ صَلَّيْتَ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ جَمَاعَةً.

اور یہ مسئلہ اسی جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں نے بتایا تھا کہ اذان اور اقامت صرف فرض نماز کے لیے کہی جاتی ہے اگرچہ نفل نماز باجماعت ہی ادا کی جائے۔“

۱۴۳۲- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفُزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ.....

” حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نمازیں ادا کی ہیں نہ آپ نے اذان کہلوائی اور نہ اقامت کہلوائی۔“

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ.

فوائد:..... ۱۔ نماز عیدین میں اذان و اقامت کہنا غیر مشروع فعل ہے۔

عراقی کہتے ہیں تمام علماء کا اس مسئلہ پر عمل ہے اور ابن قدامہ کہتے ہیں: اس بارے علماء کا خاص اختلاف

(۱۴۳۰) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، حديث: ۹۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب: ۱۔ حديث: ۸۸۹.

(۱۴۳۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب صلاة العیدین، حديث: ۸۸۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۴۸

نہیں ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/۳۱۳)

۲۔ نماز عیدین سے قبل اشعار، نظمیں اور ترانے وغیرہ پڑھنا بدعت ہے۔

۲۸۵..... بَابُ إِخْرَاجِ الْعَنْزَةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلِّيِّ

نماز عیدین میں عید گاہ کی طرف نیزہ لے جانے کا بیان

لِيَسْتَتِرَ بِهَا الْإِمَامُ فِي الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ لَمْ يُبَيَّنْ فِيهِ الْعِلَّةُ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنْزَةَ مِنْ أَجْلِهَا.

تا کہ امام نماز پڑھتے وقت عید گاہ میں اسے سترہ بنا لے، اس سلسلے میں ایک مجمل روایت کا بیان جس میں وہ علت بیان نہیں ہوئی جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ عید گاہ میں نیزہ لے کر جاتے تھے۔

۱۴۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

نَافِعٍ.....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ يُصَلِّي إِلَيْهَا، وَكَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

”ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ عید الفطر اور

عید الاضحیٰ کے دن (عید گاہ میں) نیزہ لے کر نکلتے تھے اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے اور نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔“

۱۴۳۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ.....

عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى بِالْحَرْبَةِ، يَغْرِزُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ حِينَ يَقُومُ يُصَلِّي.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن (عید گاہ میں) نیزہ یا (برجھی) گاڑ کر اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔“

۲۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمَفْسَّرِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنْزَةَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ، وَالذَّلِيلُ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ خَرَّجَهَا إِذْ لَا بِنَاءَ بِالْمُصَلِّيِّ يَوْمَئِذٍ يَسْتُرُ الْمُصَلِّيِّ

اس حدیث کا بیان جو وہ علت کا کرتی ہے جس کی بناء پر رسول اللہ ﷺ نیزہ لے کر عید گاہ جایا کرتے تھے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ نے اس لیے نیزہ ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان دنوں عید گاہ میں ایسی کوئی عمارت نہیں تھی جو نمازی کے لیے سترہ بن سکتی۔

(۱۴۳۳) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الصلاة الى الحربة، حدیث: ۹۷۲، ۹۵۷۔ وقد تقدم برقم: ۷۹۸.

(۱۴۳۴) تقدم تخريجه برقم: ۷۹۸.

۱۴۳۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيرٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَنِي عَنْ عَقِيلٍ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ والے دن ایک برچھی ساتھ لے کر (عید گاہ میں) جاتے تھے، آپ نماز پڑھاتے وقت اسے اپنے سامنے گاڑ لیتے تھے۔ اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ عید گاہ میں کوئی عمارت نہیں تھی کہ جسے سترہ بنا کر نماز پڑھی جائے۔“

فوائد:..... ۱۔ عید گاہ میں اسلحہ لے کر چلنا مکروہ فعل ہے لیکن کسی شرعی ضرورت کے تحت عید گاہ میں اسلحہ لے جانا جائز ہے۔

۲۔ عید گاہ میں اگر دیوار وغیرہ نہ ہو تو سترہ کے لیے نیزہ یا کسی اور سترہ کا اہتمام کرنا جائز و مستحب ہے۔

۲۸۷..... بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْمُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا اِقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِنَانًا بِهِ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء اور اتباع کرتے ہوئے عید گاہ میں نماز عیدین سے پہلے اور بعد

میں نماز نہ پڑھنے کا بیان

۱۴۳۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ.....

”جناب سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ والے دن باہر تشریف لے گئے۔ میرا غالب خیال یہ ہے کہ انہوں نے عید الفطر بیان کیا تھا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔“

(۱۴۳۵) اسنادہ ضعیف، محمد بن عزیزی ضعیف راوی ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ماجاء فی الحرۃ یوم العید، حدیث: ۱۳۰۴۔ نحوہ۔

(۱۴۳۶) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الخطبۃ بعد العید، حدیث: ۹۶۴۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب ترک الصلاۃ قبل العید وبعدها، حدیث: ۱۳/۸۸۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۵۹۔ سنن ترمذی: ۵۲۷۔ سنن نسائی: ۱۰۵۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۹۱۔ مسند احمد: ۱/۳۴۰۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ کی ضروری سنتیں

بِلَالٍ، فَأَمْرُهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ
 آپ نے اس سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر
 آپ عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم
 دیا۔ تو عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اور ہاراتار کر (حضرت بلال
 کو) دینے شروع کر دیے۔“

فوائد:..... نماز عید سے قبل مطلق نوافل کا اہتمام کرنا مکروہ ہے اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نوافل کا اہتمام
 مکروہ ہے۔ البتہ نماز عید کے بعد گھر پر نفل ادا کرنا مسنون ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ شَيْئًا إِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ)) ”رسول اللہ ﷺ عید سے
 قبل کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب نماز عید کے بعد اپنے گھر لوٹتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔“

(ابن ماجہ: ۱۲۹۳، مسند احمد: ۲۸/۳، حاکم: ۲۹۷/۱، حسن)

۲۸۸..... بَابُ الْبَدْءِ بِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

نماز عیدین خطبے سے پہلے ادا کرنے کا بیان

۱۴۳۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
 عَطَاءٍ.....

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ
 نے عید والے دن نماز خطبے سے پہلے ادا فرمائی۔“
 وَسَلَّمَ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي يَوْمِ الْعِيدِ.

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عید کا محل خطبہ عید سے قبل ہے اور خطبہ عید نماز عید کے بعد شروع ہے۔

۲۔ نماز عید پہ خطبہ عید مقدم کرنا بدعت ہے اور اس بدعت کا موجد اول مروان بن حکم ہے۔ تفصیل کے لیے صحیح بخاری
 کی حدیث ۹۵۶ ملاحظہ کیجئے۔ واضح رہے کہ خطبہ اور تقریر میں شرعاً کوئی فرق نہیں۔

۲۸۹..... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فِي الْقِيَامِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

نماز عیدین میں رکوع سے پہلے قیام کی حالت میں تکبیرات کی تعداد کا بیان

۱۴۳۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ، قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ
 كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ.....

(۱۴۳۷) صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب العرض فی الزکاة، حدیث: ۱۴۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب صلاة
 العیدین، حدیث: ۲/۸۸۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۴۴۔ مسند احمد: ۱/۲۲۰۔ مسند الحمیدی: ۴۷۶۔

(۱۴۳۸) صحیح لغیرہ، الارواء: ۳/۱۰۸، ۹۹۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ کی ضروری سنتیں

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا، وَفِي الْفِطْرِ مِثْلَ ذَلِكَ.

”حضرت عمرو بن عوف رضي الله عنه سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔“

۶۹۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى صِدْقِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَةِ تَيْنِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نماز عیدین میں (دونوں رکعتوں کی) قراءتوں کو لگا تار اور مسلسل کیا جائے گا۔

۱۴۳۹- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُوَيْسٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.....

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

”حضرت عمرو بن عوف رضي الله عنه کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں کی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہتے اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے۔“

فوائد:..... ۱- نماز عید کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے سوا قراءت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل تکبیر قیام کے علاوہ پانچ تکبیرات مشروع و مستحب ہیں۔
۲- قراءت سے قبل دعائے افتتاح سے پہلے اور بعد میں تکبیرات کا اہتمام مسنون ہے۔

۶۹۱..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین میں قراءت کا بیان

۱۴۴۰- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ بِالْفُسْطَاطِ، ثَنَا شَرِيحُ بْنُ السُّعْمَانِ، ثَنَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عْتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ.....

”حضرت ابو واقد رضي الله عنه سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

(۱۴۳۹) انظر الحديث السابق.

(۱۴۴۰) صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ما یقرأ فی صلاة العیدین، حدیث: ۸۹۱- سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۴۸۷- مسند

احمد: ۲۱۹/۵- صحیح ابن حبان: ۲۸۰۹.

عید الفطر، عید الانبیاء کی ضروری سنتیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عیدین میں کون سی (سورتیں) تلاوت کی تھیں؟ میں نے جواب دیا کہ آپ نے سورہ ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ اور سورہ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ کی تلاوت کی تھی۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میرے علم کے مطابق اس روایت کو صرف فلیح بن سلیمان نے مسند بیان کیا ہے۔ اس روایت کو امام مالک اور ابن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا تو کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔“

الْحَطَّابِ بِمَا قَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ؟ فَقُلْتُ قَرَأَ: ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ﴾، وَقِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يُسَيِّدْ هَذَا الْخَبَرُ أَحَدٌ أَعْلَمَهُ غَيْرُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَالَ: إِنَّ عُمَرَ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ مِنْ أَصْلِهِ، قَالَ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فُلَيْحِ.

”حضرت نعمان بن بشیر اور سرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کی روایات میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (نماز عیدین میں) سورہ (سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) اور سورہ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) کی قراءت کی۔ اور یہ (مختلف قراءت) (جائز اختلاف) کی قسم سے ہے۔“

١٤٤١- وَفِي خَبَرِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ وَ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ، وَهَذَا مِنْ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

فوائد:..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں سورہ القمر یا سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ ق یا سورہ الغاشیہ کی قراءت مستحب ہے، البتہ نماز عید میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کے کثرت اہتمام کی روایات اکثر ہیں۔ نیز ان سورتوں کے علاوہ اور سورتوں کی تلاوت کرنا بھی جائز ہے، البتہ مذکورہ سورتوں کی تلاوت افضل ہے۔

٢- خطبہ عید زمین پر لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مسنون ہے۔

٣- فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ ﷺ نَزَلَ فَاتَى النِّسَاءَ سے یہ استدلال کہ آپ منبر سے نیچے اتر کے عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تھے، درست نہیں بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کی بہ نسبت کچھ بلند جگہ پر تھے، منبر کا استعمال کسی بھی حدیث میں وارد نہیں۔

(١٤٤١) حدیث النعمان: انظر رقم الحديث: ١٤٦٣- حدیث سمرة رضی اللہ عنہا مسند احمد: ٥/٧- سنن کبریٰ نسائی: ١٧٨٧.

۶۹۲..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسِ لِلْخُطْبَةِ بَعْدَ الْفُرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز عید سے فراغت کے بعد امام کا خطبہ دینے کے لیے لوگوں کی طرف چہرہ کرنے کا بیان

۱۴۴۲۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضٍ.....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا قُضِيَ صَلَاتُهُ وَسَلَّمَ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَجْتُهُ بِتَمَامِهِ بَعْدُ.

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ ہے کہ جب آپ نے نماز مکمل کر کے سلام پھیرا تو آپ اٹھے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بعد میں اس روایت کو مکمل بیان کیا ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ نماز عید کا خطبہ ارشاد کرتے وقت امام کا چہرہ سامعین کی طرف ہونا چاہیے۔

۲۔ خطبہ عید سامعین کے بالمقابل کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔

۳۔ خطبہ عید کا محل نماز عید کے بعد ہے۔

۶۹۳..... بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ

نماز عید کے بعد عید والے دن خطبہ دینے کا بیان

۱۴۴۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا حَمَادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ -، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عید والے دن) نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔ جناب حماد بن مسعدہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”یعنی عید والے دن (نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے تھے)۔“

۶۹۴..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان

۱۴۴۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،

(۱۴۴۲) انظر رقم الحديث: ۱۴۴۹.

(۱۴۴۳) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب المشی والركوب الى العيد، حديث: ۹۵۷۔ مسند احمد: ۹/۲۔ وقد تقدم برقم:

۱۴۳۳

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ.....

” حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی، آپ نے خطبہ سے پہلے نماز سے ابتداء کی، پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو (منبر سے) نیچے اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے انہیں اس حال میں وعظ و نصیحت فرمائی کہ آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا یا ہوا تھا، عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا وہ صدقہ فطر ادا کر رہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ اس وقت عام صدقہ کر رہی تھیں۔ عورتیں اپنی پازیب اور کنگن وغیرہ (حضرت بلال کی چادر میں) ڈال رہی تھیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ ، فَذَكَرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ تَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءَ صَدَقَةً . قُلْتُ لِعَطَاءٍ : زَكَاتُ الْفِطْرِ ؟ قَالَ : لَا . وَلَكِنَّهُ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِينَئِذٍ ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَحَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ .

فوائد: خطبہ عید کے لیے منبر کا اہتمام کرنا بدعت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عید گاہ میں منبر لے جانے اور منبر پر خطبہ ارشاد کرنے کے متعلق کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ بلکہ عید گاہ ہی منبر کا سب سے پہلے استعمال مروان بن حکم نے کیا تھا۔ (دیکھئے، حدیث: ۱۴۴۹)

۲۹۵..... بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا عَلَى الْأَرْضِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُصَلِّي مَنْبَرٌ

جب عید گاہ میں منبر نہ ہو تو زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان

۱۴۴۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسِ الْقُرَّاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ.....
” حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۴۴) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب موعظة الامام النساء يوم العید، حدیث: ۹۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین،

باب صلاة العیدین، حدیث: ۸۸۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۴۴۔

(۱۴۴۵) صحیح ابن حبان: ۲۸۱۴۔ من طریق ابی یعلیٰ۔

خَطَبَ يَوْمَ عِيدِ عَلِيٍّ رَاحِلَتِهِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ :
 هَذِهِ اللَّفْظَةُ تَحْتَمِلُ مَعْنَيْنِ . أَحَدُهُمَا أَنَّهُ
 خَطَبَ قَائِمًا لَا جَالِسًا ، وَالثَّانِي أَنَّهُ خَطَبَ
 عَلَى الْأَرْضِ كَمَا نَكَرَ أَبِي سَعِيدٍ عَلَى
 مَرَوَانَ لَمَّا أَخْرَجَ الْمَنْبَرُ ، فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ
 يُخْرِجُ الْمَنْبَرُ .

نے عید والے دن اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ امام
 ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس لفظ کے دو معانی ہو سکتے ہیں: ایک
 یہ کہ آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا، بیٹھ کر خطبہ نہیں
 دیا۔ دوسرا معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ آپ نے زمین پر خطبہ دیا
 (منبر پر نہیں دیا) جیسا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مروان کو
 (عید گاہ کی طرف) منبر نکالنے پر روکا تھا اور اسے فرمایا تھا:
 (عہد نبوی میں) منبر نہیں نکالا جاتا تھا۔

فوائد: ۱۔ خطبہ عید لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مسنون ہے۔

۲۔ سواری پر خطبہ عید ارشاد کرنا مسنون نہیں، بلکہ اس روایت میں کاتب کی نصیحت ہے کہ اس نے رجلیہ کو غلطی سے
 راحلہ لکھ دیا ہے، اصل حدیث یوں ہے أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمَ عِيدِ عَلِيٍّ رَاحِلَتِهِ . بلاشبہ نبی ﷺ
 نے عید کے دن اپنے قدموں پر (کھڑے ہو کر) خطبہ ارشاد فرمایا تفصیل کے لیے دیکھئے الصحیح: ۲۹۶۸۔

۲۹۶..... بَابُ عَدَدِ الْخُطْبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْفُضْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ

عیدین میں خطبوں کی تعداد اور دو خطبوں کے دوران میں بیٹھ کر فاصلہ اور فرق کرنے کا بیان

۱۴۴۶۔ أَخْبَرَنَا الْأَسَدُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ،
 أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ
 إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَائِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ
 نَافِعٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ
 قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصَلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ .

” حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
 کھڑے ہو کر دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے
 درمیان بیٹھ کر فاصلہ اور جدائی کرتے تھے۔“

۲۹۷..... بَابُ السُّكُوتِ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَتَرْكِ الْكَلَامِ فِيهِ

دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں خاموش رہنے اور بات چیت ترک کرنے کا بیان

۱۴۴۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ عَبْدَةَ ، ثَنَا حَفْصُ - يَعْنِي ابْنَ جَمِيعِ الْعَجَلِيِّ - ثَنَا

(۱۴۴۶) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة، حديث: ۹۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة،
 باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة، حديث: ۸۶۱۔ سنن ترمذی: ۵۰۶۔ سنن نسائی: ۱۴۱۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۰۳۔ سنن
 الدارمی: ۱۵۵۸۔

سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ.....

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السَّوَامِيِّ، قَالَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخُطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى، فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ.

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ والے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا، پھر آپ تھوڑی دیر بیٹھ گئے اور آپ نے کوئی بات چیت نہیں کی۔ پھر آپ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔ لہذا جو شخص تمہیں بیان کرے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، تو اس نے جھوٹ کہا ہے۔“

فوائد:..... یہ احادیث خطبہ جمعہ کے متعلق ہیں جمعہ کے دو خطبے اور دو خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا

مسنون ہے۔

۲۔ نماز عید کا ایک ہی خطبہ ہے اور عید کے دو خطبوں کے متعلق جتنی روایات ہیں سب ضعیف ہیں۔

۳۔ خطبہ عید کو خطبات جمعہ پر قیاس کرنا درست نہیں، کیونکہ خطبہ عید کا محل نماز عید کے بعد اور خطبات جمعہ کا محل نماز جمعہ سے پہلے ہے۔

۶۹۸..... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ وَالْإِقْتِصَادِ فِي الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ جَمِيعًا

خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور خطبہ اور نماز دونوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان

۱۴۴۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ سَلَّمَ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَا، ثَنَا وَ كَيْعٌ، قَالَ الْحَسَنُ، قَالَ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.....

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ فرماتے تھے اور آپ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے، نیز آپ (خطبہ میں) قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے تھے، اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا اور آپ کی

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخُطُبُ قَائِمًا، وَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ، وَيَتْلُو آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ، وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا، وَصَلَاتُهُ قَصْدًا

(۱۴۴۷) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاة، حدیث: ۸۶۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۹۳۔ سنن رمذی:

۵۰۷۔ سنن نسائی: ۱۴۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۰۵۔

(۱۴۴۸) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یخطب علی قوس، حدیث: ۱۱۰۱۔ سنن نسائی: ۱۴۱۹۔

سنن ابن ماجہ: ۱۱۰۶۔ مسند احمد: ۱۰۶، ۱۰۲/۵۔

عَيْرَ أَنَّ الْحَسَنَ، قَالَ: وَكَانَ يَتْلُو عَلَيَّ نِزَامًا بِيَدِي فِي حُطْبَتِهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ. "اور آپ خطبہ میں منبر پر قرآن مجید کی آیات پڑھتے تھے۔"

فوائد:..... ۱۔ نماز جمعہ کے دونوں خطبے کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔ اور دونوں خطبوں میں قرآن کریم کی آیات تلاوت کر کے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا مسنون ہے۔

۲۔ نماز جمعہ کے دونوں خطبوں اور نماز جمعہ میں میانہ روی اختیار کرنا مستحب عمل ہے۔

۲۹۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ وَمَا يَنْبُؤُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ فِي حُطْبَةِ الْعِيدِ

خطبہ عید میں صدقہ کرنے کا حکم دینے اور رعایا کے معاملات میں جن امور کا امام حکم دینے کی ضرورت محسوس کرے ان کا بیان

۱۴۴۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ.....

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن (عید گاہ کی طرف) نکلا کرتے تھے۔ آپ نماز سے ابتدا کرتے، پھر جب آپ نماز مکمل کر کے سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوتے جبکہ وہ اپنی اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھے ہوتے۔ اگر آپ کو کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی یا کوئی اور کام ہوتا تو لوگوں کو بیان کر دیتے۔ اور اگر کوئی (مالی) ضرورت ہوتی تو انہیں اس کا حکم دیتے۔ آپ فرماتے تھے: صدقہ و خیرات کرو، صدقہ دو، صدقہ کرو۔ اور صدقہ دینے والی زیادہ تر عورتیں ہوتی تھیں۔ پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔ مروان بن حکم کے دور خلافت تک اسی طرح ہوتا رہا۔ پھر (اس کے دور حکومت میں) میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نکلا حتیٰ کہ ہم عید گاہ پہنچ گئے ہم نے اچانک دیکھا کہ کثیر بن حلت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ، فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يَبْعَثُ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُولُ: تَصَدَّقُوا، تَصَدَّقُوا، تَصَدَّقُوا. وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءَ، ثُمَّ يَتَصَرَّفُ فَلَمْ تَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مَرَوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَحَرَجَتْ مُحَاصِرًا مَرَوَانَ، حَتَّى أَتَيْنَا الْمُصَلَّى، فَإِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنَى

(۱۴۴۹) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، حدیث: ۹۵۶۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین،

باب صلاة العیدین، حدیث: ۸۸۹۔ من نسائی: ۱۵۷۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۸۸۔ مسند احمد: ۳/۳۶۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ کی ضروری سنتیں

نے (عید گاہ میں) گارے اور اینٹوں سے منبر بنا دیا تھا۔ اچانک مروان نے مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا شروع کر دیا، گویا کہ وہ مجھے منبر کی طرف کھینچ رہا تھا اور میں اسے عید گاہ کی طرف کھینچ رہا تھا۔ جب میں نے اس کی یہ حرکت دیکھی تو میں نے کہا کہ: نماز سے ابتداء کرنے والا نکل کہاں گیا؟ تو مروان نے کہا: اے ابوسعید وہ تو چھوڑ دیا گیا ہے جو آپ کو معلوم ہے۔ پس میں نے بلند آواز سے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس چیز کا مجھے علم ہے تم اس سے بہتر عمل نہیں کر سکتے۔ تین بار یہ بات کہی پھر میں واپس چلا گیا۔“

مَنْبَرًا مِنْ طِينٍ وَلَبِنٍ، وَإِذَا مَرَّوَانُ يَنْزِعُ عَنِّي يَدَهُ، كَأَنَّهُ يَجْرِي نَحْوَ الْمَنْبَرِ، وَأَنَا أُجْرُهُ نَحْوَ الْمُصَلِّي، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ، قُلْتُ: أَيْنَ الْإِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ مَرَّوَانُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ تَرِكَ مَا تَعْلَمُ. فَرَفَعْتُ صَوْتِي: كَلًّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ.

فوائد:..... ۱۔ نماز عیدین کے لیے عید گاہ جانا مشروع ہے۔

۲۔ نماز عید خطبہ عید سے قبل مسنون ہے۔

۳۔ خطبہ عید لوگوں کی طرف منہ کر کے اور زمین پر کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مشروع ہے۔

۴۔ خطبہ عید میں حاضرین سے صدقہ کی اپیل کرنا اور انہیں کثرت سے صدقہ کرنے کی ترغیب دینا جائز و مباح ہے۔

۵۔ عید گاہ میں منبر کا انتظام کرنا بدعت ہے، آپ ﷺ سے زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا مسنون ہے۔ اور اس بدعت کا موجد اول مروان بن حکم تھا۔

۶۔ نماز عید سے قبل خطبہ دینا بدعت ہے۔ اور اس بدعت کا موجد بھی مروان ہے۔

۷۔ خلاف سنت کام کو جتنا بھی مزین و آراستہ کیا جائے اس میں خیر و بھلائی کرم فرمائیں ہو سکتی۔

۷۰۰..... بَابُ إِشَارَةِ الْخَاطِبِ بِالسَّبَابَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْخُطْبَةِ

وَتَحْرِيبِكِهِ إِيَّاهَا عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا

خطبے میں دعا کرتے وقت منبر پر شہادت کی انگلی سے خطیب کے اشارہ کرنے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے

ہوئے اسے حرکت دینے کا بیان

۱۴۵۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقْدِيِّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ.....

(۱۴۵۰) اسنادہ صحیف، اس کی سند میں ابوالخیر روایت فرمایا ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع اليدين عن المنبر،

حدیث: ۱۱۰۵۔ مستند احسد: ۳۳۷/۵۔

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے منبر پر یا منبر کے علاوہ دعا کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں نے آپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور آپ نے اپنی انگشت شہادت کو حرکت دے کر اشارہ کیا۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”عبدالرحمان بن معاویہ سے مراد ابو الحویرث مدنی ہے۔“

۷۰۱..... بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبے کے دوران میں منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان

۱۴۵۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ.....
 ”حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا برا کرے (انہیں خیر و بھلائی سے دور کرے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، آپ اپنی انگلی سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ خطبہ جمعہ و عید اور دیگر خطبات میں خطبہ ارشاد کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور ادھر ادھر اشارے کرنا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ خطبات میں اشارے کا مسنون طریقہ انگشت شہادت سے اشارہ کرنا ہے۔

۷۰۲..... بَابُ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْفَيْسِيِّ أَوْ الْعِصِيِّ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبے کے دوران میں منبر پر کمان یا لٹھی کے ساتھ سہارا لینے کا بیان

۱۴۵۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عَفِيرِ الْمِصْرِيِّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشِ الْحَوْثِيِّ، حَدَّثَنِي.....

(۱۴۵۱) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حدیث: ۸۷۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۰۴۔ سنن ترمذی:

۵۱۵۔ سنن نسائی: ۱۴۱۳۔ مسند احمد: ۱۳۵/۴۔

(۱۴۵۲) سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الرجل یخطب علی قوس، حدیث: ۱۰۹۶۔ مسند احمد: ۲۱۲/۴۔

”جناب شعیب بن رزیق طائفی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی جنہیں حکم بن حزن کلفی کہا جاتا ہے، ان کے ساتھ بیٹھا تو انہوں نے ہمیں بیان کرنا شروع کر دیا، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ سات میں سے ساتواں یا نو میں نواں شخص حاضر ہوا۔ ہم جمعہ میں حاضر ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ ایک کمان یا لانٹھی کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریفات بیان کیں اور پاکیزہ، ہلکے پھلکے اور مبارک کلمات کے ساتھ اللہ کی ثناء بیان کی۔“

شُعَيْبُ بْنُ رَزِيْقِ الطَّائِفِيُّ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى - أَوْ مَعَ - رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حُزْنِ الْكَلْفِيِّ، فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: وَقَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ، فَشَهِدْنَا الْجُمُعَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى قَوْسٍ أَوْ عَصَا، فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَتْنَسَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ طَيِّبَاتٍ خَفِيفَاتٍ مُبَارَكَاتٍ.

۷۰۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَالذَّلِيلِ عَلَى صِدْقٍ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ، وَلَوْ كَانَتِ الْخُطْبَةُ صَلَاةً مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِمَا لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ

خطبہ کے دوران میں نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے گفتگو کرنا جائز ہے اور اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اگر خطبہ نماز کی طرح ہوتا تو نبی کریم ﷺ خطبے کے دوران میں ایسی گفتگو نہ فرماتے جو نماز میں جائز نہیں

۱۴۵۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ إِسْمَاعِيلَ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ - عَنِ قَيْسٍ - وَهُوَ.....

”حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے مجھے حکم دیا، لہذا میں سایہ دار جگہ کی طرف چلا گیا اور جناب عبید اللہ بن بشر کی حدیث میں ہے۔ ”نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے، دیر سے آنے والے کو فرمایا: (جہاں جگہ ملتی ہے) بیٹھ جاؤ، تم نے (لوگوں کو) تکلیف دی ہے اور دیر

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَأَمَرَنِي، فَحَوَّلْتُ إِلَى الظَّلِّ. وَفِي خَبَرِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: - وَهُوَ يَخْطُبُ لِمَنْ آخَرَ الْمَجْئِيءَ - اجْلِسْ فَقَدْ أَذَيْتَ وَآتَيْتَ. وَفِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ: فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ

(۱۴۵۳) اسناد صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس فی الشمس والظل، حدیث: ۴۸۲۲۔ الادب المفرد

للحجاری: ۱۱۷۴۔ مسند احمد: ۴۲۷/۳۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۸۹۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ کی ضروری سنتیں

سے بھی آئے ہو۔“ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے پھر اگر آپ کو کوئی لشکر روانہ کرنے یا کوئی اور ضرورت ہوتی تو آپ لوگوں کو بتا دیتے۔ اور اگر کوئی (مالی) حاجت ہوتی تو انہیں حکم دیتے، آپ فرماتے تھے: صدقہ کرو۔“ ابن عجلان کی عیاض رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، جمعہ والے دن خطبہ کے دوران نبی کریم ﷺ نے (مسجد میں) داخل ہونے والے سے فرمایا: کیا تم نے نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے۔ اس نے جواب دیا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: اٹھو، دو رکعت پڑھ لو، پھر آپ نے لوگوں سے کہا: صدقہ کرو۔“ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں مذکور حضرت سلیم رضی اللہ عنہ کے قصے میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم نے (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، تو آپ نے فرمایا: اٹھ کر دو رکعت پڑھو۔ پھر آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ والے دن اس حال میں (مسجد) آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا چاہیے ان تمام روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ خطبہ نماز کی طرح نہیں ہے۔ اور خطیب کے لیے جائز ہے کہ وہ خطبہ کے دوران میں نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے مسلمانوں کی ضروریات کے متعلق گفتگو کرے اور انہیں ان کے دینی معاملات سکھائے۔“

فوائد:..... ۱۔ دوران خطبہ امام حاضرین میں سے کسی شخص سے مخاطب ہو سکتا ہے اور دوران خطبہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا امام کے لیے جائز ہے۔ نیز سامعین کا باہم مخاطب ہونا لفظی فعل ہے، البتہ دوران خطبہ سامع امام سے ہم کلام ہو سکتا ہے۔

۲۔ امام کو سامعین کا خیال رکھنا چاہیے اور جو چیز ان کے لیے مضر ہو اس کا مداوا کرنا چاہیے۔

بَعَثَ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ، ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُولُ: تَصَدَّقُوا. وَفِي خَبَرِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلدَّاخِلِ: هَلْ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَنْ، فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوا. وَفِي أَحْبَارِ جَابِرٍ فِي قِصَّةِ سُلَيْكٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَنْ، فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْأَمَامَ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ. فَفِي هَذِهِ الْأَحْبَارِ كُلِّهَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ. وَأَنَّ لِلْخَاطِبِ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَمَا يَنْبَغُ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْلَمُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ.

۷۰۴..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْقَارِيءِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَاسْتِمَاعِهِ لِلْقِرَاءَةِ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ
وَالْبُكَاءِ عَلَى الْمُنْبَرِ عِنْدَ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ

امام کا قاری قرآن کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دینا اور تلاوت کو سننے کا بیان، اس حال میں

کہ امام منبر پر موجود ہو، قرآن مجید کی تلاوت سن کر منبر پر رو پڑنے کا بیان

۱۴۵۴۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، نَا أَبُو الْأَحْوَصِ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلْقَمَةَ كَذَا يَقُولُ أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ،

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو تلاوت سناؤں جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، تو میں نے آپ کو سورۃ نساء کی کچھ آیات پڑھ کر سنائیں، حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ (النساء: ۴۱) ”پھر ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اس امت پر گواہ بنائیں گے۔“ تو میں نے آپ کی طرف دیکھا، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔“

۷۰۵..... بَابُ النَّزُولِ عَنِ الْمُنْبَرِ لِلْسُّجُودِ إِذَا قَرَأَ الْخَاطِبُ السُّجْدَةَ عَلَى الْمُنْبَرِ

جب خطیب سجدہ والی آیت کی تلاوت کرے تو (سجدہ کرنے کے لیے) منبر سے نیچے اترنے کا بیان

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هَذَا الْإِسْنَادِ، لِأَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ ابْنِ وَهْبٍ أَذْخَلَ بَيْنَ أَبِي هِلَالٍ وَعِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْخَبَرِ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَكَسَتْ أَرَى الرَّوَايَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ هَذَا.

اگر اس کے متعلق حدیث صحیح ثابت ہو کیونکہ میرا دل اس کی سند کی طرف سے مطمئن نہیں اس لیے کہ ابن وہب کے بعض شاگردوں نے ابن ابی ہلال اور عیاض بن عبداللہ کے درمیان اس حدیث میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو داخل کر دیا ہے،

اس حدیث کو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے روایت کیا ہے میرے خیال میں یہ حدیث ابن ابی فروہ سے مروی نہیں

(۱۴۵۴) سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ النساء، حدیث: ۳۰۲۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۴۹۴۔ سنن کبریٰ سنائی:

۱۴۵۵۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشَعِيبٌ قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَنَنَا خَالِدٌ - هُوَ يَزِيدٌ - عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، وَهُوَ سَعِيدٌ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ،

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ نے (دوران خطبہ میں) سورہ ص کی تلاوت کی، پھر جب آپ نے سجدہ والی آیت تلاوت کی تو آپ نے (منبر سے) اتر کے سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ ایک مرتبہ پھر آپ نے اس کی تلاوت فرمائی تو جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو ہم نے سجدہ کرنے کی تیاری کر لی۔ جب آپ نے ہمیں (تیار دیکھا) تو فرمایا: ”بلاشبہ یہ تو ایک نبی (داؤد علیہ السلام) کی توبہ کا مقام ہے۔ لیکن میں نے تمہیں سجدہ کرنے کے لیے تیار دیکھا ہے۔ لہذا آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسُّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ، وَقَرَأَ بِهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السُّجْدَةَ تَبَسَّرْنَا لِلسُّجُودِ، فَلَمَّا رَأَيْنَا قَالَ: إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ نَبِيٍّ، وَلِكِنِّي أَرَاكُمْ قَدْ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُودِ. فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران خطبہ آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت خطبہ منقطع کرنا اور منبر سے اتر کر

سجدہ کرنا اور سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ منبر پر براجمان ہونا اور بقیہ خطبہ ارشاد کرنا جائز ہے۔

۷۰۶..... بَابُ الرَّخِصَةِ لِلْخَاطِبِ فِي قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِلْحَاجَةِ تَبَدُّو لَهُ

خطیب کے لیے بوقت ضرورت خطبہ روکنے کی رخصت ہے

۱۴۵۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَشْجِ، ثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ

(۱۴۵۵) صحیح، الصحيحة: ۲۷۱۰۔ سنن ابی داؤد، کتاب سجود القرآن، باب السجود فی ص، حدیث: ۱۴۱۰۔ سنن الدارمی: ۱۵۵۴۔

(۱۴۵۶) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب الامام یقطع الخطبة للامر یحدث، حدیث: ۱۱۰۹۔ سنن ترمذی:

۳۷۷۴۔ سنن ابن ماجہ: ۳۶۰۰۔ سنن نسائی: ۱۵۸۶۔ مسند احمد: ۵/۳۵۴۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ کی ضروری سنتیں

رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما چلتے اور گرتے ہوئے (مسجد میں) آئے۔ ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی، تو رسول اللہ ﷺ (منبر سے) اترے اور آپ نے ان دونوں کو اٹھالیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (الانفال: ۲۸) ”بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا باعث ہے۔“ بے شک میں نے ان دو بچوں کو چلتے ہوئے گرتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا حتیٰ کہ میں نے نیچے اتر کر انہیں اٹھالیا۔ زید بن حباب کے واسطے سے جناب حسین کی روایت میں ہے: ”تو میں صبر نہ کر سکا۔“ پھر آپ نے اپنا خطبہ دوبارہ شروع کر دیا۔“

عَلَى الْمَنْبَرِ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ بِمَشِيَانٍ وَيَعْثَرَانِ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ، قَالَ، فَزَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللَّهُ، ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾، إِنْسِي رَأَيْتُ هَٰذَيْنِ الْعُلَامِيْنَ يَمَشِيَانِ وَيَعْثَرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ وَحَمَلْتُهُمَا. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ حُسَيْنٍ، وَقَالَ: فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي حُطْبَتِهِ.

فوائد: ۱۔ حاجت کے تحت خطبہ منقطع کرنا جائز و مباح ہے۔

۲۔ اولاد اور مال فتنہ ہے جو شرعی اعمال میں کوتاہی کا باعث بنتے ہیں لیکن یہاں یہ مقصود نہیں کہ اولاد اور مال کی محبت میں غیر شرعی کام جائز ہے بلکہ مقصود یہ ہے اگر اولاد وغیرہ سے محبت میں کچھ کمی کوتاہی ہو جائے تو قابل مواخذہ نہیں۔

۳۔ سرخ لباس زیب تن کرنا جائز ہے۔

۷۰۷..... بَابُ إِبَاحَةِ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِيُعَلِّمَ بَعْضَ الرَّعِيَّةِ

خطبہ روک کر بعض رعایا کو تعلیم دینا جائز ہے

۱۴۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةَ - عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ،

”حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہی کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں نے

عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ، قَالَ: جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ:

(۱۴۵۷) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب حديث التعليم في الخطبة، حديث: ۸۷۶۔ سنن نسائی: ۵۳۷۹۔ الادب المفرد

للبخاری: ۱۱۶۴۔ مسند احمد: ۸۰/۵۔

عرض کی: (میں) ایک دین سے ناواقف شخص ہو، جسے معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے خطبہ روک دیا۔ پھر ایک کرسی لائی گئی۔ جس کے پائے لوہے سے خالی تھے۔ رسول اللہ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ نے اس علم سے مجھے سکھانا شروع کیا جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا تھا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر (بقیہ) خطبہ ارشاد فرمایا۔“

رَجُلٌ جَاهِلٌ عَنِ دِينٍ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ . فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ ، وَتَرَكَ الْخُطْبَةَ ، ثُمَّ أَتَى بِكُرْسِيِّ خَلَّتْ قَوَائِمُهُ مِنْ حَدِيدٍ ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَ يَعْلَمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ قَائِمًا .

فوائد:..... ۱۔ کسی شرعی ضرورت کی صورت میں خطبہ اور جمعہ دیگر خطبات قطع کرنا جائز ہے۔

۲۔ کوئی شخص دین سیکھنے کے لیے امام کی خدمت میں حاضر ہو تو ہر صورت اسے دینی تعلیم سے آگاہ کرنا لازم ہے، خواہ انسان خطبہ ارشاد کر رہا ہو۔

۳۔ سائل کا سوال کو خوبصورت اور آراستہ کر کے پیش کرنا جائز ہے۔

۴۔ نبی ﷺ اپنی امت پر انتہائی مشفق و مہربان تھا اور دین اسلام کی تعلیمات سکھانے کے لیے ہمہ وقت تیار و مصروف رہتے تھے۔

۵۔ تعلیم کے لیے بلند جگہ یا کرسی وغیرہ کا استعمال بہتر ہے، اس سے سامعین کو سمجھنے میں سہولت رہتی ہے۔

۷۰۸..... بَابُ انْتِظَارِ الْقَوْمِ الْإِمَامَ جُلُوسًا فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ فَرَاعِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيُعْطَى النِّسَاءَ وَيُدْكَرُوهُنَّ

نماز عیدین میں خطبے سے فارغ ہو کر لوگوں کا بیٹھ کر امام کا انتظار کرنا تاکہ وہ عورتوں کو وعظ و نصیحت کر لے

۱۴۵۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ وَحَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ عَنِ ابْنِ مَخْلَدٍ السَّيِّبَانِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ طَاوُسٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نمازیں پڑھی ہیں، یہ تمام حضرات نماز خطبے سے پہلے پڑھتے

(۱۴۵۸) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب موعظة الامام النساء، يوم العيد، حدیث: ۹۷۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین،

باب صلاة العیدین، حدیث: ۸۸۴۔ مسند احمد: ۱/۳۳۱۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ کی ضروری سنتیں

تھے۔ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نیچے تشریف لائے، گویا کہ میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ مردوں کو اپنے ہاتھ کے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ فرما رہے تھے، پھر آپ لوگوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ (الممتحنة: ۱۲) ”اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں بیعت کے لیے حاضر ہوں۔“ آخر آیت تک تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا: کیا تم اسی بات پر (قائم) ہو؟ صرف ایک عورت نے جواب دیا۔ ہاں جی! جناب حسن کو معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ عورت کون تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: صدقہ کرو خیرات کرو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا پھیلا دیا اور کہا: اپنا صدقہ لاؤ۔ پس عورتوں نے اپنے زیورات اور انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں۔“

۷۰۹..... بَابُ ذِكْرِ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّسَاءِ وَتَذْكِيرِهِ إِيَّاهُنَّ وَأَمْرِهِ إِيَّاهُنَّ بِالصَّدَقَةِ
بَعْدَ خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے خطبہ کے بعد امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دینا
۱۴۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ،
أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر والے دن کھڑے ہوئے، تو خطبے سے پہلے نماز سے ابتداء کی، پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب اللہ کے نبی ﷺ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ

(۱۴۵۹) تقدم تحريجه برقم: ۱۴۴۴.

تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا۔ جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ جناب ابن جریج کہتے ہیں: میں نے امام عطاء سے پوچھا: کیا یہ صدقہ فطر تھا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ ایک عام صدقہ تھا جو انہوں نے اسی وقت ادا کیا تھا۔ عورت اپنا کنگن یا چھلہ وغیرہ (حضرت بلال کی چادر میں) ڈال رہی تھیں اور وہ (زیورات وغیرہ) صدقہ کر رہی تھیں۔ میں نے جناب عطاء سے پوچھا: کیا آپ کے نزدیک اب بھی امام کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کرے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میری عمر کی قسم! یہ ان پر واجب ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے؟“

”امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب عبدالملک بن ابی سلیمان کی عطا کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ انہیں وعظ و نصیحت کی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ”تم صدقہ کرو کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا بندھن ہے۔ تو عورتوں کے درمیان سے چپکے رخساروں والی ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک تم شکوے شکایات بہت زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، چنانچہ انہوں نے صدقہ و خیرات کرتے ہوئے اپنے

فَاتَى النِّسَاءَ، فَذَكَرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِينَ النِّسَاءَ صَدَقَةً. قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةُ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حَيْثُ نَزِلَ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتَحَهَا وَيُلْقِينَ وَيُلْقِينَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَرَى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ فَيَذَكُرُهُنَّ. قَالَ: أَيْ لَعُمْرِي إِنْ ذَلِكَ لَحَقَّ عَلَيْهِمْ، وَمَالُهُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

۱۴۶۰۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَحَمْدَ اللَّهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَحَثَّهِنَّ عَلَى طَاعَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبٌ جَهَنَّمَ. فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سَطِطَةِ النِّسَاءِ سُمْعَاءُ الْحَدَّيْنِ: لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّكُنَّ تَكْثِرْنَ الشُّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَةَ، فَجَعَلَنَ يَتَرَعْنَ بِقِلَابِلِدِهِنَّ وَحَلِيهِنَّ وَفَرِطِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ يَقْدِفُهُنَّ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ

(۱۴۶۰) صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب صلاة العیدین، حدیث: ۴ / ۸۸۵۔ سنن نسائی: ۱۵۷۶۔ مسند احمد: ۳

۳۱۸۔ سنن الدارمی: ۱۶۰۲۔

عید الفطر، عید الاضحیٰ کی ضروری سنتیں

بہ۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، ح وَثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ.

گلے کے ہار، زیورات، اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں حضرت بلال کی چادر میں ڈال دیں۔“

۷۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا آتَى النِّسَاءَ

بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيُعْظَهُنَّ إِذِ النِّسَاءُ لَمْ يَسْمَعْنَ خُطْبَتَهُ وَمَوْعِظَتَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس انہیں وعظ و نصیحت کرنے کے لیے اس لیے تشریف لائے تھے کیونکہ عورتیں آپ کا خطبہ اور وعظ و نصیحت سن نہیں سکی تھیں

۱۶۶۱۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ، يُدَكِّرُهُنَّ وَوَعَّظَهُنَّ. الْخَبَرَانِ صَحِيحَانِ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَطَاءِ عَنِ جَابِرٍ.

امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: پس نبی کریم ﷺ نے خیال کیا کہ آپ عورتوں کو وعظ نہیں سنا سکے، اس لیے آپ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ و نصیحت کی۔“ یہ دونوں روایات جنہیں امام عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، صحیح ہیں۔

فوائد:..... ۱۔ عیدین میں اگر عورتوں تک خطیب کی آواز نہ پہنچے تو عورتوں کو علیحدہ خطبہ ارشاد کرنا اور انہیں وعظ و نصیحت کرنا جائز ہے۔

۲۔ خطبہ عید میں عورتوں کو صدقات و خیرات کرنے کی ترغیب دینا اور انہیں جہنم سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر سے آگاہ کرنا مباح ہے۔

۷۱۱..... بَابُ الرُّحْصَةِ فِي تَرْكِ انْتِظَارِ الرَّعِيَّةِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید والے دن لوگوں کو خطبے کا انتظار نہ کرنے کی رخصت ہے

۱۶۶۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ تَمَامِ الْمِصْرِيِّ، ثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ.....

(۱۶۶۱) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب عظة الامام النساء وتعليمهن، حديث: ۹۸۔ صحیح مسلم ۸۸۴، ۲ سنن ابن ماجہ: ۱۲۷۳۔

(۱۶۶۲) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الجلوس للخطبة، حديث: ۱۱۵۵۔ سنن نسائی: ۱۰۷۲۔ سنن ابن ماجہ:

”حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید والے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے نماز پڑھائی اور فرمایا: ہم نے نماز ادا کر لی ہے، تو جو شخص چاہے وہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے، اور جو شخص چاہے وہ چلا جائے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ خراسانی روایت نہایت غریب ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اسے صرف فضل بن موسیٰ شیبانی نے روایت کیا ہے۔ یہ روایت ابوعمار کے پاس بھی موجود تھی، انہوں نے نيسابور میں ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی، اہل بغداد کو یہ حدیث بیان کی تھی جیسا کہ بعض عراقی علماء نے مجھے بتایا ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ، صَلَّى وَقَالَ: قَدْ قَضَيْنَا الصَّلَاةَ، فَمَنْ شَاءَ جَلَسَ لِلْحُطْبَةِ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَذْهَبَ ذَهَبَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذَا حَدِيثٌ خِرَاسَانِيٌّ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى الشَّيْبَانِيِّ، كَانَ هَذَا الْخَبْرَ أَيْضًا عِنْدَ أَبِي عَمَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى، لَمْ يُحَدِّثْنَا بِهِ بِنَيْسَابُورٍ، حَدَّثَ بِهِ أَهْلُ بَغْدَادٍ عَلَى مَا خَبَرَنِي بَعْضُ الْعِرَاقِيِّينَ.

فوائد: یہ حدیث دلیل ہے کہ خطبہ عیدین سنت ہے واجب نہیں اور عید کے خطبہ کے وجوب کا کوئی شخص بھی قائل نہیں۔ تاہم صحابہ کا عمل یہی تھا کہ وہ جہاں نماز پڑھتے وہیں بیٹھ کر خطبہ سماعت کرتے۔

۱۲..... بَابُ اجْتِمَاعِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ الْعِيدِ ثُمَّ الْجُمُعَةِ، وَإِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا جَمِيعًا بِسُورَتَيْنِ بَأَعْيَانِهِمَا.

ایک ہی دن میں عید اور جمعہ کا جمع ہونا، اور امام کا لوگوں کو پہلے عید کی نماز پھر نماز جمعہ پڑھانے کا بیان، ان دونوں نمازوں میں ایک ہی قسم کی دوسورتیں پڑھنا جائز ہے

۱۶۶۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ.....

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدین کی نمازوں میں، ایک بار فرمایا: عید میں (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) اور (هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر عید جمعہ کے دن آجاتی تو آپ دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔“

عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَقَالَ مَرَّةً: فِي الْعِيدِ، سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ، فَإِنْ وَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَأَ بِهِمَا.

(۱۶۶۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، حديث: ۸۷۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۱۲۲۔ سنن ترمذی:

۵۳۳۔ سنن نسائی: ۱۶۲۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۸۱۔ مسند احمد: ۴/۲۷۳۔ مسند الحمیدی: ۹۶۱۔

فوائد:..... اگر عید اور جمعہ ایک دن واقع ہوں تو عید و جمعہ کی دونوں نمازوں میں سورہ اعلیٰ اور سورہ عاشیہ کی تلاوت کرنا جائز و مباح ہے۔

۷۱۳..... بَابُ الرَّخْصَةِ لِبَعْضِ الرَّعِيَّةِ فِي التَّخْلُفِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ أَيَّاسَ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ بَعْدَ الْإِلَةِ وَلَا جَرِحَ.

جب جمعہ اور عید ایک ہی دن میں جمع ہو جائیں تو بعض لوگوں کو جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو، کیونکہ مجھے ایاس بن ابی رملہ کی جرح اور تعدیل کا علم نہیں ہے

۱۶۶۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ.....

”جناب ایاس بن ابی رملہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے پاس حاضر تھے تو انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم رسول ﷺ کے ساتھ ایک ہی دن میں دو عیدوں (عید اور جمعہ) میں شریک ہوئے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! آپ نے دن کے شروع میں عید کی نماز پڑھائی پھر آپ نے نماز جمعہ کی رخصت دے دی اور فرمایا: جو پڑھنا چاہے وہ پڑھے۔“

عَنْ أَيَّاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ: أَنَّهُ شَهِدَ مُعَاوِيَةَ وَسَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتِمَاعًا فِي يَوْمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. صَلَّى الْعِيدَ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْمَعَ فَلْيَجْمَعْ.

فوائد:..... اگر عید جمعہ کے روز آئے تو سامعین کو جمعہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔ اور جمعہ چھوڑنے کی صورت

میں سامعین گناہ گار نہیں ہوں گے۔ البتہ جمعہ چھوڑنے کی صورت میں نماز ظہر پڑھنا لازم ہے۔

۷۱۳..... بَابُ الرَّخْصَةِ لِلْإِمَامِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ وَالْجُمُعَةُ أَنْ يُعِيدَ بِهِمْ وَلَا يَجْمَعُ بِهِمْ،

إِنْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ أَصَابَ ابْنَ الزُّبَيْرِ الشُّنَّةَ، سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب عید اور جمعہ جمع ہو جائیں تو امام کو رخصت ہے کہ وہ لوگوں کو عید پڑھا دے اور جمعہ نہ پڑھائے،

بشرطیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اپنے اس فرمان ”ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت کو پالیا ہے“ سے

مراد نبی ﷺ سنت ہو

۱۶۶۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَثْنَا

(۱۶۶۴) صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب اذا وافق يوم الجمعة يوم عيد، حدیث: ۱۰۷۰۔ سنن نسائی: ۱۰۹۲۔ سنن

ابن ماجہ: ۱۳۱۰۔ مسند احمد: ۳۷۲/۴۔ سنن الدارمی: ۱۶۱۲۔

يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّورِيُّ، نَائِحِي عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ،
أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ يَعْنِي بِنَ أَخْضَرَ، ثَنَا عَبْدُ الحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيُّ مِنْ بَنِي عَوْفِ بْنِ ثَعْلَبَةَ،
قَالَ، حَدَّثَنِي.....

”حضرت وہب بن کيسان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ میں حاضر تھا جب وہ امیر تھے تو عید الفطر یا عید الاضحیٰ جمعہ کے دن آگئی تو انہوں نے (عید کے لیے) نکلنے میں تاخیر کی حتیٰ کہ دن چڑھ گیا، پھر وہ باہر نکلے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر بڑا طویل خطبہ دیا۔ پھر انہوں نے دو رکعات پڑھائیں اور نماز جمعہ نہیں پڑھائی، پس بنی امیہ بن عبد شمس کے کچھ لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا اور ان پر عیب لگایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت کو پالیا ہے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ”میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے کہ جب دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہو جائیں تو وہ اسی طرح کرتے تھے۔ یہ جناب احمد بن عبدہ کی حدیث ہے۔ امام ابو بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: ”حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت کو پالیا ہے“ ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ انہوں نے سنت نبوی ﷺ کو پالیا ہے۔“ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ حضرت ابو بکر، عمر، عثمان یا علی کے طریقے کو انہوں نے پالیا ہے۔ اور میرا خیال نہیں کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کو انہوں نے سنت کو پالیا، قرار دیا ہو کیونکہ یہ کام سنت نبوی ﷺ، ابو بکر، اور عمر رضی اللہ عنہما کے طریقے کے خلاف ہے۔ بلکہ ان کی مراد صرف جمعہ نہ پڑھانا تھا۔ جبکہ انہوں نے لوگوں کو نماز عید پڑھا

وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَهُوَ أَمِيرٌ فَوَافَقَ يَوْمَ فِطْرٍ- أَوْ أَضْحَى- يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَخَّرَ الخُرُوجَ حَتَّى انْتَفَحَ النَّهَارُ، فَخَرَجَ وَصَعِدَ المِنْبَرَ، فَخَصَّبَ وَأَطَالَ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ الْجُمُعَةَ. فَعَابَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةِ ابْنَ عَبْدِ شَمْسٍ، فَلَبَّغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: أَصَابَ ابْنَ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ وَبَدَعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا. هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَصَابَ ابْنَ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ سُنَّةَ نَبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ سُنَّةَ أَبِي بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ أَوْ عَلِيٍّ. وَلَا أَحْوَاحَ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَصَابَ السُّنَّةَ فِي تَقْدِيمِهِ الخُطْبَةَ قَبْلَ صَلَاةِ العِيدِ، لِأَنَّ هَذَا الفِعْلَ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَإِنَّمَا أَرَادَ تَرْكُهُ أَنْ يَجْمَعَ بِهِمْ بَعْدَمَا قَدْ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ العِيدِ فَقَطْ،

دُونَ تَقْدِيمِ الْخُطْبَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ . دی تھی۔ ان کی مراد نماز عید سے پہلے خطبہ دینا نہ تھی۔“

فوائد: ۱۔ اگر عید اور جمعہ ایک دن واقع ہوں تو نماز جمعہ کو ترک کرنے اور امام کو جمعہ منعقد نہ کرنے کی رخصت ہے روز عید جمعہ کا انعقاد لازم نہیں۔

۲۔ نماز جمعہ ترک کرنے کی صورت میں نماز ظہر کا اہتمام لازم ہے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے جمعہ کا اہتمام نہ کرنے سے اس بات کی نفی نہیں ہوئی کہ انہوں نے نماز ظہر گھر پر ادا نہ کی ہو۔

۱۵۔۔۔۔۔ بَابُ إِبَاحَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ، وَإِنْ كُنَّ أَبْكَارًا ذَوَاتِ

خُدُورٍ حَيْضًا كُنَّ أَوْ أَطْهَارًا

عورتوں کا نماز عیدین کے لیے نکلنا جائز ہے اگرچہ وہ کنواریاں، پردہ نشین، حائضہ ہوں یا پاکیزہ
۱۴۶۶۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، نَا
أَيُّوبُ.....

”حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم اپنی جوان لڑکیوں کو (عید کے لیے) نکلنے سے منع کرتی تھیں۔ ایک خاتون آئیں اور بنی خلف کے محل میں اتریں، اس نے بیان کیا کہ اس کی بہن رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کی بیوی تھی، جس صحابی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی، میری بہن چھ غزوات میں ان کے ساتھ تھی، وہ فرماتی ہیں: ہم زنجیوں کا علاج کرتی تھیں اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا ہم میں سے کسی عورت کو گناہ ہوگا اگر وہ چادر نہ ہونے کی وجہ سے نکل نہ سکے؟ آپ نے فرمایا: اس کی سہیلی کو چاہیے کہ وہ اسے اپنی چادروں میں سے کوئی چادر اوڑھنے کے لیے دے دے اور وہ نیکی کے کام اور مومنوں کی دعا میں شریک ہو جائے پھر جب حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو میں۔ ان

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَائِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ. فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَلَّتْ قَصْرَ بَنِي خَلْفٍ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا، مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً كَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي بَيْتِ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى، وَتَقْوُمُ عَلَى الْمَرْضَى. فَسَأَلْتُ أُخْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هَلْ عَلَيَّ إِحْدَانَا بِأَسْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهَا صَاحِبَةٌ مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدْ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا قَدِمْتُ أُمَّ

(۱۴۶۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب تقضي الحائض المناسك كلها..... حدیث: ۱۶۵۲۔ صحیح مسلم: ۸۹۰۱۲۔ سنن

ابن داؤد: ۱۱۳۸۔ سنن ترمذی: ۵۴۱۔ سنن نسائی: ۳۹۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۰۷۔ مسند احمد: ۸۲/۵۔

سے پوچھا یا ہم نے ان سے پوچھا، ہم نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی رسول اللہ ﷺ کو یاد کرتیں تو کہتیں: میرا باپ آپ پر قربان، تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں، میرا والد آپ پر قربان ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: نوجوان، پردہ نشین عورتوں یا نوجوان اور پردہ نشین عورتوں اور حائضہ عورتوں کو (عید کے لیے) نکلنا چاہئے۔ وہ خیر و بھلائی کے کاموں میں شریک ہوں اور مومنوں کی دعا میں حاضر ہوں لیکن حائضہ نماز گاہ سے الگ رہے، میں نے ام عطیہ کو کہا کیا حائضہ بھی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا کیا حائضہ میدان عرفات میں (حج کے لیے) حاضری نہیں دیتی اور کیا وہ فلاں فلاں کام میں شریک نہیں ہوتی؟ کیا وہ فلاں فلاں مقام پر حاضر نہیں ہوتی؟“

عَطِيَّةٌ سَأَلَتْهَا - أَوْ سَأَلْنَاهَا - فَقُلْنَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا؟ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ يَا أَبَا. فَقَالَتْ: نَعَمْ يَا أَبَا. قَالَ: لِيُتَخْرَجَ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ فَيَشْهَدَنَّ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ. وَتَعْتَزِلُ الْحَائِضُ الْمُصَلِّي. قُلْتُ لِأُمِّ عَطِيَّةَ: الْحَائِضُ؟ قَالَتْ: أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا؟

۱۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْتِزَالِ الْحَائِضِ إِذَا شَهِدَتْ الْعِيدَ وَالذَّلِيلِ أَنَّهَا إِنَّمَا أُمِرَتْ

بِالْخُرُوجِ لِمُشَاهَدَةِ الْخَيْرِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِينَ

حائضہ عورت جب عید میں حاضر ہو تو عید گاہ سے الگ رہنے کے حکم کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اسے صرف خیر و بھلائی کے مشاہدے اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کے لیے نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۶۶۷- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ - وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ - عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَهَشَامِ بْنِ ابْنِ سَبْرِينَ وَحَفْصَةَ.....

”حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنواری نوجوان پردہ نشین لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو عید والے دن (عید گاہ کی طرف) نکالا کرتے تھے۔ البتہ حائضہ عورتیں عید گاہ سے الگ رہتی تھیں اور خیر و بھلائی اور مسلمانوں

(۱۶۶۷) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب وجوب الصلاة في النياب، حديث: ۳۵۱، صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب ذکر اباحه خروج النساء في العیدین، حديث: ۸۹۰/۱۰ - سنن ترمذی: ۵۳۹ - وانظر الحديث السابق.

وَدَعَا عَوَةَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَانَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: فَلْتَعْرِضْهَا أُخْتَهَا مِنْ جِلَابَيْهَا.

کی دعائیں شریک ہوتی تھیں۔ ان میں سے کسی عورت نے پوچھا: اگر ہم میں سے کسی ایک کے پاس چادر نہ ہو تو (وہ کیا کرے)؟ آپ نے فرمایا: اس کی بہن اپنی چادروں میں سے ایک چادر اسے عاریتاً دے دے۔“

فوائد ۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جوان، ادھیڑ عمر اور حائضہ عورتوں کا عید گاہ میں پہنچنا واجب اور اس دن کی خیر و برکت کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہاں امر و وجوب پر دال ہے کیونکہ کوئی قرینہ صارفہ نہیں جو اس امر کو استحباب پر محمول کرے۔

۲۔ حائضہ عورتوں پر عید گاہ میں پہنچنا فرض ہے لیکن وہ عید گاہ میں نماز کی جگہوں سے دور رہیں گی۔
۳۔ جس عورت کے پاس اوڑھنی یا دوپٹہ وغیرہ نہ ہو، اس عذر کی وجہ سے اسے نماز عید میں شامل نہ ہونے کی رخصت نہیں۔ بلکہ وہ کسی سہیلی سے عاریتاً اوڑھنی لے کر نماز عید میں شرکت کرے گی۔

۷۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي آتَى فِيهِ الْمُصَلَّى

عید گاہ سے واپس آتے ہوئے دوسرے راستے سے آنا مستحب ہے

۱۴۶۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ وَ أَبُو الْأَزْهَرِ - وَ كَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ، قَالَ، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ الْمُؤَدَّبُ - نَا فُلَيْحٌ - وَهُوَ ابْنُ سَلِيمَانَ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ.....
”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب عیدین کے لیے تشریف لے جاتے تو واپسی پر وہ راستہ بدل کر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔“

فوائد یہ حدیث دلیل ہے کہ عیدین سے واپسی کے وقت راستہ تبدیل کرنا مستحب فعل ہے اور نبی ﷺ کا عیدین سے واپسی پر راستہ تبدیل کرنا دائمی معمول تھا۔

۷۱۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْمَنْزِلِ بَعْدَ الرَّجُوعِ مِنَ الْمُصَلَّى

عید گاہ سے واپس آ کر گھر میں نفل نماز ادا کرنا مستحب ہے

۱۴۶۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْقَيْسِيِّ، نَا أَبُو مُطَرِّفِ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ.....

(۱۴۶۸) صحیح، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء في خروج النبي ﷺ الى العيد، حديث: ۵۴۱ - سنن ابن ماجه: ۱۳۰۱ - مسند احمد: ۲/۲۳۸ - سنن الدارمی: ۱۶۱۳ - صحیح ابن حبان: ۲۸۱۵ - صحیح بخاری: ۹۸۶ تعلقاً.

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى يَطْعَمَ، فَإِذَا خَرَجَ صَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا رَجَعَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الصَّلَاةِ شَيْئًا.

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر والے دن کچھ کھائے بغیر (عید گاہ کی طرف) نہیں جاتے تھے۔ جب آپ جاتے تو لوگوں کو دو رکعت پڑھاتے، پھر جب آپ گھر واپس تشریف لاتے تو اپنے گھر میں دو رکعت ادا فرماتے۔ اور آپ نماز سے پہلے کوئی نماز (نفل) نہیں پڑھتے تھے۔“

فوائد:..... نماز عیدین سے قبل مطلق نماز پڑھنا اور بعد میں عید گاہ میں نماز پڑھنا مکروہ عمل ہے۔ البتہ نماز عید کے بعد گھر پر دو رکعت نماز پڑھنا مشروع اور مسنون نفل ہے۔



كِتَابُ الْإِمَامَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ مُخْتَصَرٌ مِنْ كِتَابِ الْمُسْنَدِ کتاب المسند سے اختصار کے ساتھ نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتوں کی کتاب

۱..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الْفَدَى

تہا آدمی کی نماز پر باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

۱۴۷۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ.....

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی، اس کے تہا نماز سے پچیس گنا فضیلت والی ہے۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اس جنس سے تعلق رکھتے ہیں جس کے متعلق میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب جب کسی اجزاء اور شاخوں والی چیز کا عدد بیان کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد اس عدد سے زائد کی نفی کرنا نہیں ہوتا۔ لہذا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ”پچیس گنا“ سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ باجماعت نماز کا ثواب اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ ہماری اس تاویل و تفسیر کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعَشْرِينَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قَدَامَةَ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَذَكَّرُ الْعَدَدَ لِلشَّيْءِ ذِي الْأَجْزَاءِ وَالشُّعْبِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُرِيدَ نَفِيًا لِمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ الْعَدَدِ، وَلَمْ يُرِدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: خَمْسًا وَعَشْرِينَ أَنَّهَا لَا

تَفْضُلٌ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا الْعَدَدِ، وَالِدَلِيلُ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ .

۱۴۷۱۔ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ وَيَحْيَى بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَانَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.....

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی اس کی تہا نماز کی ادائیگی سے ستائیس گنا فضیلت رکھتی ہے۔“

عَنْ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ تَفْضُلٌ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى صِدْقِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخَاطِبُ أُمَّتَهُ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ، مَوْءَةً بِجَهْلِهِ عَلَى بَعْضِ الْغَبَاءِ، احْتِجَابًا لِمَقَالَتِهِ هَذِهِ أَنَّهُ إِذَا خَاطَبَهُمْ بِكَلَامٍ مُجْمَلٍ فَقَدْ خَاطَبَهُمْ بِمَا لَمْ يُفِيدُهُمْ مَعْنَى، زَعَمَ

اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کو مجمل الفاظ میں خطاب نہیں فرماتے۔ اس نے اپنے اس قول کے ذریعے سے بعض بے وقوف لوگوں پر اپنی جہالت کے ساتھ حق کو چھپا دیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی امت کو مجمل کلام کے ساتھ خطاب کریں گے تو گویا آپ نے انہیں بے فائدہ خطاب کیا، یہ اس شخص کا گمان و خیال ہے

۱۴۷۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی اس کے لیے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے افضل“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيعِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِبِضْعِ وَعِشْرِينَ

(۱۴۷۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاة الجماعة، حدیث: ۶۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حدیث: ۶۵۰۔ سنن ترمذی: ۲۱۵۔ سنن نسائی: ۸۳۸۔ مسند احمد: ۶۵/۲۔ انظر الحديث السابق.

(۱۴۷۲) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة، حدیث: ۶۴۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حدیث: ۶۴۹۔ سنن ترمذی: ۲۱۶۔ سنن نسائی: ۸۳۹۔ مسند احمد: ۴۷۳/۲.

نماز میں امامت اور اس میں موجود ستائیں

ہے۔“ امام ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”لفظ ”بضع“ مجمل ہے۔ کیونکہ بضع کا اطلاق تین سے لے کر دس تک کے عدد پر ہوتا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان فرمایا کہ نماز باجماعت پچیس گنا افضل ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ پچیس گنا سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتی۔ اور آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بتایا کہ نماز باجماعت ستائیس درجے افضل ہوتی ہے۔“

صَلَاةٌ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَوْلُهُ صَلَاةٌ: بِضْعٍ كَلِمَةٌ مُجْمَلَةٌ إِذِ الْبِضْعُ يَقَعُ عَلَى مَا بَيْنَ الثَّلَاثِ إِلَى الْعَشْرِ مِنَ الْعَدَدِ، وَبَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهَا تَفْضُلُ بِخَمْسٍ وَعَشْرِينَ وَكَمْ يَقُلُ لَا تَفْضُلُ إِلَّا بِخَمْسٍ وَعَشْرِينَ، وَأَعْلَمَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهَا تَفْضُلُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ دَرَجَةً.

فوائد: ۱۔ بظاہر یہ احادیث باہم متعارض معلوم ہوتی ہیں کہ بعض روایات ہیں نماز باجماعت پچیس درجے اور بعض میں ستائیس درجے زیادہ ثواب کا بیان ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ان متعارض احادیث میں تطبیق کی تین صورتیں ہیں:

- (۱) ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ عدد قلیل کا ذکر عدد کثیر کی نفی نہیں کرتا۔ (کہ پچیس کا عدد ستائیس میں شامل ہے) اور جمہور اصولیوں کے نزدیک عدد کے مفہوم کا تعین باطل ہے۔
- (۲) ممکن ہے کہ اولاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قلیل عدد (یعنی پچیس گنا زیادہ ثواب) بیان کیا ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مزید فضیلت سے آگاہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فضیلت بیان کر دی۔
- (۳) نمازیوں اور نماز کے اعمال کے مختلف ہونے سے مختلف ثواب ملتا ہے سو بعض نماز کو پچیس گنا اور بعض کو ستائیس درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے یہ نماز کی بینات، خشوع نمازیوں کی کثرت اور فضیلت اور زمین کے شرف و عظمت کی بدولت ہوتا ہے۔ (شرح النووی: ۱۵۰/۵)

۳..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

وَالْبَيَانُ أَنَّ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ، وَأَنَّ فَضْلَهَا فِي الْجَمَاعَةِ ضِعْفِي فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ.

اور اس بات کا بیان کہ نماز فجر باجماعت ادا کرنا نماز عشاء باجماعت ادا کرنے سے افضل ہے، اور نماز فجر کا ثواب نماز عشاء باجماعت سے دوگنا ہے۔

۱۴۷۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ - أَصْلُهُ مَدِينِيٌّ سَكَنَ الْكُوفَةَ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ.....

عَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ.

”حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات نماز تہجد ادا کی۔ اور جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے ساری رات تہجد ادا کی۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عشاء باجماعت ادا کرنے سے نصف رات کے قیام کے برابر اجر ملتا ہے اور نماز فجر باجماعت ادا کرنے سے بھی نصف رات قیام کا ثواب ملتا ہے۔ اور دونوں نمازیں باجماعت ادا کرنے سے مکمل رات کے قیام کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ تاہم تہویب سے معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی نماز یا جماعت کا ثواب عشاء کی نماز باجماعت سے زیادہ ہے۔

۴..... بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

نماز فجر میں رات اور دن کے فرشتوں کے جمع ہونے کا بیان

۱۴۷۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ بِخَبْرِ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضي الله عنهما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (الاسراء: ۷۸) ”بے شک فجر کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔“ کہ آپ نے فرمایا: اس نماز میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اکٹھے حاضر ہوتے ہیں۔“ امام ابو بکر رضي الله عنه فرماتے ہیں: میں نے کتاب الصلاة“ کے شروع میں نماز فجر اور نماز عصر میں دن اور رات کے فرشتوں کے جمع ہونے کے متعلق روایت لکھوائی ہے۔“

(۱۴۷۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، حديث: ۶۵۶۔ سنن ابی داؤد: ۵۵۵۔ سنن

ترمذی: ۲۲۱۔ مسند احمد: ۶۸/۱۔

(۱۴۷۴) جزء القراءة للبخاری: ۲۵۱۔ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة بنی اسرائیل، حديث: ۳۱۲۵۔ سنن ابی

ماجہ: ۶۷۰۔ سنن کبری نسائی: ۱۱۲۲۹۔ مسند احمد: ۴۷۴/۲ وانظر ما تقدم برقم: ۳۲۱۔

فوائد:..... اس حدیث میں نماز فجر باجماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ نماز فجر میں دن اور رات کے

فرشتے جمع ہوتے ہیں اور نماز کے بعد رات کے فرشتے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں۔

۵..... بَابُ ذِكْرِ الْحَضِّ عَلَى شَهُودِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ وَلَوْ لَمْ يَقْدِرِ الْمَرْءُ

عَلَى شَهُودِهِمَا إِلَّا حَبْوًا عَلَى الرَّكْبِ

نماز عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونے کی ترغیب کا بیان، اگرچہ آدمی ان دونوں نمازوں میں

حاضر ہونے کے لیے صرف گھٹنوں کے بل گھسٹ کر چلنے کے سوا کی قدرت نہ رکھتا ہو

۱۴۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ، قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ - يَعْنِي ابْنَ

أَنَسٍ - عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هَشَامٍ - عَنْ أَبِي صَالِحِ

السَّمَّانِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: اگر لوگوں کو نماز عشاء اور صبح کی نماز کا اجر و ثواب

معلوم ہو جائے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں

گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔“

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ

وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

فوائد:..... اس حدیث میں ان دونوں نمازوں (عشا اور فجر) کی جماعت میں شامل ہونے کی انتہائی ترغیب ہے اور

ان نمازوں میں شامل ہونے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ کیونکہ ان میں حاضری کی صورت میں رات کے شروع اور آخر

کی پرفیکٹ نیند سے نکلنا طبیعت پر سخت گراں ہے اور اسی لیے یہ نمازیں منافقین پر سخت بوجھل ہیں۔ (نوی: ۴/ ۱۵۷)

۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَا كَثُرَ مِنَ الْعَدَدِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً كَانَتْ الصَّلَاةُ أَفْضَلَ.

اس بات کا بیان کہ نماز باجماعت میں جتنے لوگ زیادہ ہوں گے، وہ اتنی ہی افضل ہوگی

۱۴۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى

بْنُ أَدَمَ، ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ.....

أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ

”جناب ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کی: اے ابو منذر مجھے

فَلَقِيْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ

(۱۴۷۵) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب الاستهام فی الاذان، حدیث: ۶۱۵۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب تسوية

الصفوف واقامتها، حدیث: ۴۳۷۔ سنن ترمذی: ۲۲۵.

(۱۴۷۶) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۱۴۱/۵۔ سنن الدارمی: ۱۲۷۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۰۴.

کوئی ایسی پسندیدہ ترین حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر پوچھا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ ہم نے جواب دیا: نہیں، اور وہ نماز میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا: کیا فلاں شخص حاضر ہوا ہے؟ ہم نے جواب دیا: نہیں، اور وہ نماز میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: بلاشبہ منافقین پر سب سے بھاری نماز، نمازِ عشاء اور نمازِ فجر ہے۔ اور اگر وہ ان دونوں کے اجر و ثواب کو جان لیں تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھٹ کر آنا پڑے، بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف جیسی (فضیلت والی) ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم اس کے لیے دوڑتے ہوئے آؤ۔ اور یقیناً تمہاری ایک ساتھی کے ساتھ نماز تمہارے اکیلے کی نماز سے بہتر ہے۔ اور تمہارا دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے افضل و بہتر ہے۔ اور جو نماز زیادہ تعداد والی ہو گی تو وہ اللہ تعالیٰ کو اتنی ہی زیادہ محبوب ہوگی۔“

۱۴۷۷- اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ نَاهُ بَنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَصِيرٍ يُحَدِّثُ.....

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور پوچھا کیا فلاں آدمی حاضر ہے؟ آگے بقیہ حدیث بیان کی جس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (نماز میں) جتنے آدمی زیادہ ہوں گے اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوگی۔“

حَدَّثَنِي أَحَبُّ حَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: صَلَّى لَنَا - أَوْ صَلَّى بِنَا - رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ، ثُمَّ التَّمَّتْ، فَقَالَ: أَشَاهِدُ فُلَانٌ؟ قُلْنَا: لَا، وَلَمْ يَشْهَدْ الصَّلَاةَ، قَالَ: أَشَاهِدُ فُلَانٌ؟ قُلْنَا: لَا، وَلَمْ يَشْهَدْ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا، إِنَّ صَفَّ الْمَقْدَمِ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ، وَإِنَّ صَلَاتِكَ مَعَ رَجُلٍ أَرَبِيٍّ مِنْ صَلَاتِكَ وَحَدِّكَ، وَصَلَاتِكَ مَعَ رَجُلَيْنِ أَرَبِيٍّ مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ رَجُلٍ، وَمَا كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَصِيرٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَلَمْ يَقُولَا: عَنْ أَبِيهِ.

(۱۴۷۷) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، حدیث: ۵۵۴۔ مسند احمد: ۵/۱۴۰۔ سنن

الدارمی: ۱۲۶۹۔

فوائد: ۱۔ دو آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنا اکیسے شخص کی نماز سے زیادہ اجر و ثواب اور گناہوں کی زیادہ تطہیر کا باعث ہے کیونکہ تنہا شخص کی بجائے جماعت پر رحمت اور سکینت نازل ہوتی ہے۔

۲۔ نماز باجماعت میں کثرت عدد و قلت عدد سے افضل ہے۔ نماز کے لیے بڑی جماعتوں کی فضیلت کے مختلف درجات ہوتے ہیں۔ البتہ مطلق جماعت سے ستائیس گنا نماز کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے پھر نمازیوں کی کثرت سے اس میں مزید اضافہ اور اجر و ثواب میں بڑھوتری ہوتی ہے۔

۷..... بَابُ أَمْرِ الْعُمَيَّانِ بِشُهُودِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَإِنْ خَافَ الْأَعْمَى هَوَامَ اللَّيْلِ وَالسَّبَاعَ إِذَا شَهِدَ الْجَمَاعَةَ

ناہینا افراد کو نماز باجماعت میں حاضر ہونے کے حکم کا بیان، اگرچہ ناہینا شخص نماز میں حاضر ہونے کے لیے رات کے کیڑوں مکوڑوں اور درندوں سے خوف کھاتا ہو۔

۱۴۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ بِخَبَرِ عَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.....

”حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مدینہ منورہ میں زہریلے کیڑے مکوڑے اور درندے بکثرت ہیں (تو کیا مجھے جماعت چھوڑنے کی رخصت ہے) آپ نے پوچھا: کیا تم حسی علی الصلوة اور حسی علی الفلاح (آؤ نماز کی طرف، دوڑو کامیابی کی طرف) کی آواز سنتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر (نماز باجماعت میں) حاضر ہوا کرو۔“

۸..... بَابُ أَمْرِ الْعُمَيَّانِ بِشُهُودِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

ناہینا آدمیوں کو جماعت میں حاضر ہونے کے حکم کا بیان

وَإِنْ كَانَتْ مَنَازِلُهُمْ نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ، لَا يُطَاوِعُهُمْ قَائِدُهُمْ بِإِتْيَانِهِمْ إِيَّاهُمْ الْمَسَاجِدَ وَالذَّلِيلَ عَلَى أَنَّ شُهُودَ الْجَمَاعَةِ فَرِيضَةٌ لَا فَضِيلَةَ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ لَا رُحْصَةَ لِلْمَرْءِ فِي تَرْكِ الْفَضِيلَةِ.

اگرچہ ان کے گھر مسجد سے دور ہی ہوں اور گو کہ ان کا راہنما انہیں مسجد میں لانے پر بھیجی نہ کرتا ہو نیز اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز باجماعت میں حاضر ہونا فرض ہے مستحب نہیں کیونکہ مستحب کام کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ آدمی کو اسے

(۱۴۷۸) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، حديث: ۵۵۳۔ سنن نسائی: ۸۵۲.

چھوڑنے کی رخصت نہیں۔

۱۴۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ، نَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ.....

عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آتِيَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ عَنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ فَأَحْرِقَ عَلَيْهِمْ بَيْوتَهُمْ. فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِي وَكَيْسَ لِي قَائِدٌ. قَالَ: أَتَسْمَعُ الْإِقَامَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَحْضُرْهَا، وَلَمْ يُرْخِصْ لَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ اللَّفْظَةُ: وَلَيْسَ لِي قَائِدٌ فِيهَا اخْتِصَارٌ، أَرَادَ عَلِمِي - وَلَيْسَ قَائِدٌ يُلَازِمُنِي كَخَبَرِ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ.

”حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے وقت لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اس نماز سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کو یقیناً میری تکلیف اور عذر کا علم ہے اور میرا کوئی راہنما بھی نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر اس میں حاضر ہوا کرو۔“ اور آپ نے انہیں رخصت نہ دی۔“ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میرا کوئی راہنما نہیں ہے۔“ اس لفظ میں اختصار ہے۔ میرے علم کے مطابق ان کا ارادہ یہ تھا کہ میرا مستقل راہنما کوئی نہیں ہے۔ جیسا کہ ابورزین کی روایت میں ہے (جو درج ذیل ہے)۔“

۱۴۸۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَاهُ نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ ثَنَا أَسَدُ ثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.....

عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي شَيْخٌ ضَرِيرٌ الْبَصَرِ شَابِعِ الدَّارِ وَلِي قَائِدٌ

”جناب ابورزین حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بے شک میں ایک نابینا بوڑھا شخص ہوں، میرا

(۱۴۷۹) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳/۴۳۳، وانظر الحديث السابق.

(۱۴۸۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، حديث: ۵۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۷۹۲۔

مسند احمد: ۳/۴۲۳. انظر الحديث السابق.

فَلَا يَلَازِمُنِي فَهَلْ لِي مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ تَسْمَعُ التِّدَاءَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَحَدُكَ مِنْ رُخْصَةٍ.

گھر بھی دور ہے۔ اور میرا ایک رہنما ہے جو مستقل میرے پاس نہیں ہوتا، تو کیا میرے لیے (نماز باجماعت میں حاضر نہ ہونے کی) رخصت ہے؟ آپ نے پوچھا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔“

۹..... بَابُ فِي التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان

۱۴۸۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنِ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے نوجوانوں کو نماز کھڑی کرنے کا حکم دوں اور کچھ نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے پاس جائیں اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دیں۔ اگر ان میں سے کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ وہ گوشت کی ایک ہڈی یا شرید کھانے کی دعوت کی طرف بلایا جا رہا ہے تو وہ ضرور قبول کرتا (اور حاضر ہوتا)“

۱۴۸۲۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَا خَبَرُ ابْنِ عَجَلَانَ الَّذِي أَرْسَلَهُ ابْنُ عِيْنَةَ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ عَجَلَانَ عَنِ أَبِيهِ.....

”امام صاحب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَاهُ بِنْدَارٌ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ وَابْنُ عَاصِمٍ، قَالَا، تَنَا ابْنُ عَجَلَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

(۱۴۸۱) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة، حدیث: ۶۴۴۔ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل

صلاة الجماعة، حدیث: ۶۵۱۔ سنن نسائی: ۸۴۹۔ مسند احمد: ۲/۲۴۴۔ مسند الحمیدی: ۹۵۶۔

(۱۴۸۲) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۲/۳۷۶۔ سنن الدارمی: ۱۲۷۷۔ انظر الحديث السابق.

فوائد:..... ان احادیث سے نماز باجماعت کی فرضیت کی دلیل لی جاتی ہے لیکن جمہور علماء و جوب کے بجائے نماز باجماعت کے سنت موکدہ ہونے کے قائل ہیں اور جن روایات میں نماز باجماعت کی تاکید اور ترک جماعت کی تہدید کا بیان ہے وہ اسے تاکید جماعت پر محمول کرتے ہیں۔

۱۰..... بَابُ تَخَوُّفِ النَّفَاقِ عَلَى تَارِكِ شُهُودِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت کے تارک شخص پر نفاق کے ڈر کا بیان

۱۴۸۳۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكَيْعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيْنَ نِفَاقِهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَأَنَّ الرَّجُلَ لِيُهَادِيَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خود کو اس حال میں دیکھا کہ نماز باجماعت سے پیچھے صرف واضح اور کھلے نفاق والا شخص ہی رہتا تھا اور ہم نے خود کو اس حال میں بھی دیکھا کہ ایک (بیمار) شخص کو دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا جاتا تھا کہ اسے صف میں لا کر کھڑا کر دیا جاتا۔“

فوائد:..... ۱۔ یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ جن لوگوں کو نبی ﷺ نے زندہ جلائے کا ارادہ کیا تھا، وہ منافقین تھے۔

۲۔ نماز باجماعت میں شامل نہ ہونے کو معمول بنا لینا علامات نفاق میں سے ہے اور ایسے شخص کو فکر کرنی چاہیے کہ اس میں نفاق کا مرض جڑ نہ پکڑ چکا ہو۔

۱۱..... بَابُ ذِكْرِ أَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَتَخَوُّفِ النَّفَاقِ عَلَى تَارِكِ

شُهُودِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ

منافقین پر سب سے بھاری نماز کا بیان، اور نماز عشاء اور نماز صبح باجماعت نہ پڑھنے

والے پر نفاق کے خدشے کا بیان

۱۴۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ الْأَسْجُ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

(۱۴۸۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، حدیث: ۶۵۴۔ سنن ابی داؤد: ۵۵۰۔ سنن نسائی: ۸۵۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۹۷۔

(۱۴۸۴) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب فضل صلاة العشاء في جماعة، حدیث: ۶۵۷۔ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حدیث: ۶۵۱۔ سنن ابی داؤد: ۵۴۸۔ سنن ابن ماجہ: ۷۹۱، ۷۹۷۔ مسند احمد: ۲/۴۲۴۔

نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتیں

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک منافقوں پر سب سے بھاری نماز عشاء اور نماز فجر ہیں۔ اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان میں کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھست کر آنا پڑے۔ بے شک میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں نماز پڑھنے کا حکم دوں تو وہ کھڑی کر دی جائے، پھر میں ایک آدمی کو جماعت کرانے کا حکم دوں، اور میں ایندھن کے ڈھیر لے کر نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔“ یہ ابن نمیر کی حدیث ہے اور ابو معاویہ کی حدیث کے الفاظ ہیں: میں نے ارادہ کیا ہے؟ اور فرمایا: ”پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے، پھر میں کچھ لوگوں کو جن کے پاس ایندھن کے ڈھیر ہوں انہیں اپنے ساتھ لے کر نماز سے پیچھے رہنے والوں کے پاس جاؤں اور میں ان پر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهَا لَاتَوَّاهَا وَلَوْ حَبَوَّا، وَإِنِّي لَأَهْمُ أَنْ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ، فَتَقَامَ ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ، ثُمَّ أَخَذَ حُزْمَ النَّارِ فَأَحْرَقَ عَلَى أَنَاسٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الصَّلَاةِ بِيُوتَهُمْ. هَذَا حَدِيثُ ابْنِ نُمَيْرٍ. وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ، وَقَالَ: ثُمَّ أَمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقُ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزْمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْرَقُ عَلَيْهِمْ بِيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.

فوائد:..... مکرر۔ ۱۴۷۵

۱۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ۔ يَعْنِي التَّفَيْيَّ۔ قَالَ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ، سَمِعْتُ نَافِعًا يَحَدِّثُ أَنَّ.....

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی شخص کو نماز عشاء اور نماز فجر میں موجود نہ پاتے تو ہم اس کے بارے میں براگمان کرتے (کہ وہ منافق ہو گیا ہے)۔“

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۳۸۳ میں بیان ہوئی ہے کہ فجر وعشا کی نماز سے غائب شخص کے بارے صحابہ کرام یہ بدظنی رکھتے تھے کہ وہ منافق ہو گیا ہے۔ لہذا تہمت نفاق سے بچنے کے لیے دیگر نمازوں کی طرح فجر وعشا کی باجماعت نمازوں کا اہتمام از حد ضروری ہے۔

(۱۴۸۵) صحیح، معجم کبیر طبرانی: ۱۳۰۸۵۔ مسند البزار: ۴۶۳۔ مجمع الزوائد: ۲/۴۰۔ مستدرک حاکم: ۱/۲۱۱۔

صحیح ابن حبان: ۲۰۹۹۔

۱۲..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقُرَى وَالْبُؤَادِي

وَأَسْتَحْوَاذِ الشَّيْطَانِ عَلَى تَارِكِهَا

بستیوں اور دیہاتوں میں نماز باجماعت ترک کرنے میں سختی کا بیان، اور نماز باجماعت

ترک کرنے والے پر شیطان کے غلبے کا بیان

۱۴۸۶۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ حُبَيْشِ الْكَلَاعِيِّ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، نَا السَّائِبِ بْنِ حُبَيْشِ الْكَلَاعِيِّ.....

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَيْنَ مَسْكُنُكَ؟ قُلْتُ: قَرْيَةٌ دُونَ حِمَصَ، قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ فَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبُ الْقَاصِيَةَ. وَقَالَ الْمَسْرُوقِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ الذَّنْبَ يَأْخُذُ الْقَاصِيَةَ.

”جناب معدان بن ابی طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حمص سے پہلے ایک بستی میں ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس بستی اور گاؤں میں بھی تین شخص موجود ہوں پھر وہاں نماز (باجماعت) قائم نہ کی جائے تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ لہذا تم جماعت کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ بھیڑ یا دور اور تنہا ہونے والی بھیڑ کو کھا جاتا ہے۔“ جناب مسروق کی روایت میں ہے۔ ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بھیڑ یا دور اور تنہا ہونے والی بھیڑ (بکری) کو پکڑ لیتا ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ جس بستی میں کم از کم تین مسلمان ہوں ان پر نماز باجماعت کا اہتمام کرنا لازم ہے۔ ورنہ شیطان

ان پر غلبہ پالے گا اور انہیں سیدھی راہ سے بہکا دے گا۔

۲۔ نماز باجماعت کا اہتمام لازم ہے بصورت دیگر ہمیشہ انفرادی طور پر نماز پڑھنے والا ہلاکت کے کنارے کھڑا ہے۔

جیسے ریوڑ سے علیحدہ ہو جانے والی بکری کی ہلاکت یقینی ہوتی ہے۔

(۱۴۸۶) صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، حديث: ۵۴۷۔ سنن نسائی: ۸۴۸۔ مسند احمد:

۱۹۶/۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۹۸۔

۱۳..... بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ فِي مَنْزِلِهِ جَمَاعَةً إِذَا لَمْ يُمْكِنَهُ شَهْوُذَهَا فِي الْمَسْجِدِ لِعَلَّةَ حَادِثَةٍ

بیمار شخص کا اپنے گھر میں نماز باجماعت پڑھنے کا بیان، جبکہ کسی علت کی وجہ سے وہ مسجد میں حاضر نہ ہو سکتا ہو

۱۴۸۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ بِخَبَرِ عَرَبِ بْنِ عَرِيبٍ، ثَنَا قَبِيصَةُ، ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.....

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ٹانگ (تکلیف یا درد کی وجہ سے چلنے پھرنے سے) رک گئی تو ہم آپ کے پاس (بیمارداری کے لیے) گئے۔ ہم نے آپ کو بالا خانے کے سامنے آپ کے حجرہ مبارک میں بیٹھے ہوئے پایا۔ فرماتے ہیں: پھر آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: جب میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کرو، اور جب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھاؤں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو، اور تم (میرے گرد) اس طرح کھڑے نہ ہوا کرو جس طرح فارسی لوگ اپنے سرداروں اور بادشاہوں کے لیے (دست بستہ) کھڑے ہوتے ہیں۔“

نوٹ:..... اگر امام مریض ہو اور عبادت کرنے والے عیادت کے لیے جائیں، اس دوران نماز کا وقت ہو جائے تو امام کے گھر میں نماز باجماعت کا اہتمام کرنا جائز ہے۔ اس حدیث کی لقیہ توضیح حدیث ۴۸۶ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔ اس حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کرو۔ یہ مسئلہ بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب نبی ﷺ نے مرض الموت میں نماز پڑھائی تو آپ نے بڑھ کر نماز پڑھائی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

۱۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَرِيضِ فِي تَرْكِ شَهَادَةِ الْجَمَاعَةِ

بیمار شخص کے لیے نماز باجماعت ادا نہ کرنے کی رخصت ہے

۱۴۸۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ بِخَيْرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ -

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک (نماز پڑھانے کے لیے) ہمارے پاس تشریف نہ لائے، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے، (اسی دوران میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے نظر آنے والے منظر سے زیادہ پسندیدہ منظر ہم نے نہیں دیکھا۔“ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ آگے بڑھو (اور نماز پڑھاؤ) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ لٹکایا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ کے پاس نہیں پہنچ سکے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ سمجھا جانے والا اشارہ کبھی کلام کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارے سے سمجھا دیا کہ آپ انہیں امامت کرانے کا حکم دے رہے ہیں۔ لہذا آپ نے بول کر نماز پڑھانے کا حکم دینے کی بجائے صرف اشارے کو کافی سمجھا ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ شدید مرض کی وجہ سے نماز باجماعت ترک کرنا اور گھر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ خارج از نماز کا نماز میں مشغول شخص کی طرف اشارہ کرنا جائز ہے۔

(۱۴۸۸) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب اهل العلم والفضل احق بالامامة، حدیث: ۶۸۱۔ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب

استخلاف الامام، حدیث: ۴۱۶۔ مسند احمد: ۲/۳۔

۳۔ معمولی التفات نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

۱۵..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجَمَاعَةِ مُتَوَضِّئًا وَمَا يُرْجَى فِيهِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

جماعت کے لیے وضو کر کے جانے کی فضیلت اور اس میں گناہوں کی مغفرت کی امید کا بیان

۱۴۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نَا أَبِي وَ شُعَيْبٌ، قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ.....

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے مکمل وضو کیا پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے گیا اور اسے امام کے ساتھ (باجماعت) ادا کرے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ عُفِّرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

فوائد:..... مکرر حدیث ۲۔ نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ گھر سے با وضو ہو کر نماز باجماعت میں شامل ہونے کے ارادے سے گھر سے چلنے والے شخص کے تمام صغیرہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اس لیے نماز باجماعت میں شامل ہونے کے لیے گھر سے وضو کر کے جانا افضل ہے۔

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ مُتَوَضِّئًا

نماز کے لیے با وضو ہو کر جانے سے گناہوں کی بخشش اور درجات کی بلندی کا بیان

۱۴۹۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، ح وَثَنَا الدُّورَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جَنَادَةَ قَالَا، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ الدُّورَقِيُّ، قَالَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، ح وَثَنَا بِنْدَارٌ وَ أَبُو مُوسَى قَالَا، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ.....

(۱۴۸۹) صحیح بخاری: کتاب الرقاق، باب قول الله تعالى ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ ان وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا﴾ حدیث: ۶۴۳۳۔ صحیح مسلم:

کتاب المساجد، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، حدیث: ۳۳۲۱۔ سنن نسائی: ۸۵۷۔ مسند احمد: ۶۷/۱۔

(۱۴۹۰) صحیح بخاری: کتاب الصلاة، باب الصلاة في مسجد السوق، حدیث: ۴۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب

فضل الصلاة المكتوبة في جماعة، حدیث: ۶۴۹/۲۷۳۔ سنن ابی داؤد: ۵۵۹۔ سنن ترمذی: ۶۰۳۔ سنن ابن ماجه: ۷۷۳۔

۷۸۶۔ مسند احمد: ۲/۲۵۲۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کی جماعت کے ساتھ نماز، اس کی اپنے گھریا بازار میں اکیلے کی نماز سے بچیں۔ سے زائد درجے فضیلت رکھتی ہے۔ اور یہ اس لیے کہ تم میں سے کوئی شخص جب وضو کرتا ہے تو بہترین وضو کرتا ہے۔ پھر وہ صرف نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے، وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں، اور ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔“ یہ بندار کی حدیث ہے۔ ابو موسیٰ کی روایت میں ہے: ”یا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ جناب بشر بن خالد، مسلم بن جناہ اور الدورقی کی روایت میں، اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔“ کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ جناب الدورقی کی روایت میں ہے: ”حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةٌ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحَدَهُ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ بِيَضْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. وَذَلِكَ أَنْ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُرِيدُ غَيْرَهَا، لَمْ يَحْطَأْ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ. هَذَا حَدِيثٌ بُنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَوْ حَطَّ عَنْهُ. وَقَالَ بَشْرُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَالدَّوْرَقِيُّ: وَحَطَّ عَنْهُ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ.

فوائد:..... اس حدیث میں با وضو ہو کر نماز با جماعت کے ارادے سے مسجد میں جانے کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس صورت میں ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا ہر قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے، یوں مسجد تک پہنچنے میں اس کے کئی درجات بلند ہوتے اور کیا برائیاں محو ہوتی ہیں۔

۷..... بَابُ ذِكْرِ فَرْحِ الرَّبِّ تَعَالَى بِمَشْيِ عَبْدِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ مُتَوَضِّئًا

مسجد کی طرف وضو کر کے آنے سے رب تعالیٰ کے خوش ہونے کا بیان

۱۴۹۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ، ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بہترین مکمل وضو کرتا ہے، پھر وہ مسجد میں صرف نماز پڑھنے کے لیے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (کی آمد) سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح غائب

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ وَيَسْبِغُهُ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيهِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ إِلَيْهِ كَمَا

نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتیں

يَتَّبِعُ أَهْلَ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهِ . (سفر وغیرہ پر گئے ہوئے) شخص کے گھر والے اس کی آمد پر خوش ہوتے ہیں۔“

فوائد:..... مکرر ۳۵۹۔

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الْحَسَنَاتِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف چل کر جانے سے نیکیوں کے لکھے جانے کا بیان

۱۴۹۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عَشَانَةَ أَنَّهُ سَمِعَ.....

”حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی وضو کر کے نماز کا اہتمام کرتے ہوئے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کی نیکیاں لکھنے والا کاتب اس کے مسجد کی طرف بڑھنے والے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور بیٹھ کر نماز کا انتظار اور اہتمام کرنے والا شخص خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ اسے گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر واپس لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔“

فوائد:..... ۱۔ با وضو ہو کر نماز کے لیے مسجد میں جانے والے کو ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

۲۔ نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کو قیام نماز کے برابر اجر ملتا ہے۔ لہذا نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۳۔ نماز کے لیے مسجد میں جانے والا نماز میں رہتا ہے اور اسے نماز کے برابر ثواب ملتا ہے جب تک وہ مسجد میں رہے اور واپس گھر کا رخ نہ کرے۔

۱۹..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الصَّدَقَةِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف چل کر جانے کو صدقہ لکھا جانے کا بیان

۱۴۹۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ - وَهُوَ سَلِيمُ بْنُ جَبْرِ - حَدَّثَهُ.....

(۱۴۹۲) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۱۵۹/۴۔ (۱۴۹۳) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳۵۰/۲۔ وانظر الحديث الأتي.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام نفوس پر ہر اس دن میں صدقہ فرض کر دیا گیا جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ اور اس میں ایک یہ بھی ہے کہ تم دو افراد کے درمیان عدل و انصاف کرو یہ صدقہ ہے۔ اور تم آدمی کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دو تو یہ بھی صدقہ ہو گا تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو تو یہ بھی صدقہ ہو گا۔ اس میں سے یہ بھی ہے کہ تم کسی آدمی کو اس کی سواری پر سوار کرنے اور اس کا سامان اس پر لانے میں مدد دو تو یہ بھی صدقہ ہو گا۔ پاکیزہ بول بولنا بھی صدقہ ہے۔ اور نماز کے لیے چل کر جانے والا تیرا ہر قدم صدقہ ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ نَفْسٍ كُتِبَ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ كُلَّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ، فَمَنْ ذَلِكَ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَأَنْ تُعِينَ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ وَتَحْمِلَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَتُؤَيِّطَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ، وَمِنْ ذَلِكَ أَنْ تُعِينَ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ وَتَحْمِلَهُ عَلَيْهَا وَتَرْفَعَ مَتَاعَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِي بِهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ.

۱۴۹۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنِئِبَةَ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”پاکیزہ بول بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو تم چل کر نماز کے لیے جاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِي بِهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ.

فوائد:..... ان احادیث میں نماز کے لیے مسجد میں جانے کی فضیلت کا بیان ہے کہ جیسے دیگر نیک اعمال اجر و ثواب کے ساتھ صدقہ بھی ہیں۔ اسی طرح نماز کے لیے مسجد میں جانا اجر و ثواب کا باعث بھی ہے اور یہ عمل صدقہ بھی ہے۔

۲۰..... بَابُ ضَمَانِ اللَّهِ الْغَادِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ
صبح و شام مسجد کی طرف جانے والے کو اللہ کی ضمانت کے حصول کا بیان

۱۴۹۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ أَعْيَنَ بَخْبَرِ غَرِيبِ غَرِيبٍ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعِ الْقَيْسِيِّ.....

(۱۴۹۴) صحیح بخاری: کتاب الجہاد، باب من ائخذ بالركاب ونحوه، حدیث: ۲۹۸۹۔ صحیح مسلم: کتاب الزکاة، باب بیان ان اسم الصدقة يقع.....، حدیث: ۱۰۰۹۔ مسند احمد: ۳۱۲/۲۔ صحیح ابن حبان: ۴۷۲۔ (۱۴۹۵) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۲۴۱/۵۔ باختلاف، السنة لابن ابی عاصم: ۱۰۲۱۔ صحیح ابن حبان: ۳۷۲۔ مستدرک حاکم: ۲۱۲/۱۔

”عبدالرحمن بن جبیر روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے دروازے پر کھڑے اپنے ہاتھ سے اشارے کر رہے تھے گویا کہ وہ خود سے باتیں کر رہے ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابو عبدالرحمن! آپ کو کیا ہوا ہے کہ آپ اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اور مجھے کیا ہوا ہے، کیا اللہ کا دشمن (شیطان) مجھے اس کلام سے غافل کر دینا چاہتا ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ وہ کہتا ہے: ”آپ کافی عرصے سے گھر میں بیٹھے مشکلات برداشت کر رہے ہیں، کیا آپ مجلس میں جا کر گفتگو نہیں کریں گے۔“ جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اس کی ضمانت اللہ کے ذمے ہے۔ اور جس شخص نے بیمار آدمی کی تیمارداری کی وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ اور جو شخص مسجد کی طرف صبح کے وقت گیا یا شام کے وقت گیا تو اللہ کے ذمے میں ہے۔ اور جو شخص امام کی بیمار پرسی کے لیے گیا تو اس کی ضمانت اللہ پر ہے۔ اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہا اس نے کسی شخص کی برائی کے ساتھ غیبت نہ کی تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔“ تو یہ اللہ کا دشمن (ابلیس) مجھے میرے گھر سے نکال کر مجلس میں لے جانا چاہتا ہے۔“

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَرَّ بِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى بَابِهِ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ؟ قَالَ: وَمَا لِي أَيْرِيدُ عَدُوَّ اللَّهِ أَنْ يُلْهِيَنِي عَنْ كَلَامٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُكَابِدُ دَهْرَكَ الْآنَ فِي بَيْتِكَ أَلَّا تَخْرُجَ إِلَى الْمَجْلِسِ فَتُحَدِّثَ، فَأَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يَعُوذُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ أَحَدًا بِسُوءٍ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ، فَيْرِيدُ عَدُوَّ اللَّهِ أَنْ يُخْرِجَنِي مِنْ بَيْتِي إِلَى الْمَجْلِسِ.

فوائد جہاد فی سبیل، بیمار کی تیمارداری کرنا، صبح و شام مسجد میں جانا، حاکم کی عیادت کرنا اور اس خوف سے گھر پر بیٹھنا کہ باہر جانے سے کسی کی غیبت ہوگی، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال ہیں اور اس قسم کے اعمال کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ ضامن و محافظ ہے۔

۲۱..... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ مِنَ النَّزْلِ فِي الْجَنَّةِ لِلْغَادِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّاحِ إِلَيْهِ

مسجد کی طرف صبح و شام جانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں مہمانی کا سامان

تیار کر رکھا ہے اس کا بیان

۱۴۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِمِيُّ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ،

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی تیار کر دیتے ہیں، جب بھی وہ صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے۔“

فوائد: ۱۔ مسجد میں مطلق داخل ہونا فضیلت کا باعث ہے۔ لیکن یہاں مقصود بالخصوص عبادت کے لیے مسجد میں داخل ہونا ہے اور نماز اس العبادات ہے۔ (فتح الباری: ۲/۱۰۳)

۲۔ عبادت کی غرض سے مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے جنت میں مہمانی تیار کی جاتی ہے، خواہ وہ کسی بھی وقت مسجد میں داخل ہو۔

۲۲..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابِهِ أُجْرَ الْمُصَلِّي بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف چل کر جانے سے نماز کی اجر و ثواب کے لکھے جانے کا بیان

۱۴۹۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ - الثَّمَمِيُّ فِي رَأْيِهِ الثَّقَةُ فِي حَدِيثِهِ - ثَنَا عَمْرُو بْنُ تَابِتٍ وَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي نُورٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ.....

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر عضو پر ہر روز صدقہ واجب ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یہ سخت ترین حکم ہے جو آپ نے ہمیں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَى كُلِّ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هَذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَتَيْتَنَا بِهِ. قَالَ: أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(۱۴۹۶) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب فضل من غدا الى المسجد، حدیث: ۶۶۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب

السنی الی الصلاة تحمی بہ الخطاب، حدیث: ۱۴۹۶۔ مسند احمد: ۲/۵۰۸۔

(۱۴۹۷) اسنادہ ضعیف، الولید بن ابی ثور ضعیف ہے نیز سہاک کی کمرم سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (الضعیفہ: ۱۰۷۶)

صَلَاةٌ، وَحَمْلُكَ عَنِ الضَّعِيفِ صَلَاةٌ، وَأَنْحَاءُكَ الْقَدْرَ عَنِ الطَّرِيقِ صَلَاةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ. اور ہر قدم جسے تم نماز کی طرف اٹھاتے ہو وہ صدقہ ہے۔“

۲۳..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فِي الظَّلَامِ بِاللَّيْلِ

رات کے اندھیرے میں نماز کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان

۱۴۹۸- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُلَيْبِيُّ الْبَصْرِيُّ بِخَبَرِ عَرِيبٍ عَرِيبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشَّيْرَازِيُّ- كَانَ ثِقَةً، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ يُثْنِي عَلَيْهِ - قَالَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

”حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اندھیرے میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوش خبری دی جاتی ہے۔“

۱۴۹۹- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا أَبُو عَسَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ.....

”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اندھیروں میں (مساجد کی طرف نماز کیلئے) چل کر جانے والوں کو مکمل نور کی خوشخبری دے دو۔“

فوائد:..... ۱۔ ایسے نمازی جو سخت اندھیرے نماز فجر و عشاء میں چل کر نماز کے لیے مسجد میں پہنچتے ہیں، انہیں اس مشقت کے عوض روز قیامت پل صراط پر اندھیرے کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور پل صراط پر ان کی تمام جہات نور سے منور کر دی جائیں گی، جس سے وہ با آسانی پل صراط عبور کر لیں گے۔

۳۔ ان احادیث میں سخت اندھیرے میں نماز کے لیے مسجد میں داخل ہونے کی فضیلت کا بیان ہے۔

۲۴..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ مِنَ الْمَنَازِلِ الْمُتَبَاعِدَةِ مِنَ الْمَسَاجِدِ لِكَثْرَةِ الْخُطَى

مساجد سے دور گھروں سے زیادہ قدم چل کر مساجد میں آنے کی فضیلت کا بیان

(۱۴۹۸) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاة، حدیث: ۷۸۰.

(۱۴۹۹) انظر الحدیث السابق.

۱۵۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ عَبْدِ الْمُهِلَبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، نَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَتَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ.....

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا گھر مدینہ منورہ میں سب گھروں سے دور تھا۔ مگر اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کی نماز باجماعت فوت نہیں ہوتی تھی، تو مجھے اس پر بڑا ترس آیا (کہ اتنی مشقت برداشت کرتا ہے) میں نے (اس سے) کہا: اے فلاں! اگر تم ایک گدھا خرید لو، جو تمہیں گرمی کی تپش سے بچائے، پتھروں سے زخمی ہونے سے تمہیں محفوظ کرے اور تمہیں زمینی زہریلے کیڑے مکوڑوں سے بچالے (تو یہ کام بہت اچھا ہے) اس نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر کے ساتھ متصل ہو۔ حضرت ابی کہتے ہیں! یہ بات مجھ پر بڑی گراں گزری، حتیٰ کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات ذکر کر دی۔ آپ نے اسے بلا کر اس بارے میں پوچھا تو اس نے آپ کو بھی وہی بات کہی۔ اور یہ بھی بتایا کہ وہ اپنے اس کام میں اجر و ثواب کی امید رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: بے شک تمہیں تمہاری نیت کے مطابق اجر و ثواب ملے گا۔“ جناب صنعانی کی روایت میں ہے: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی چنانچہ آپ نے اس سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی (میں یہ کام اس لیے کرتا ہوں) تاکہ میرے قدموں کے آثار لکھیں جائیں، اور میرا

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، وَهَذَا حَدِيثُ عَبْدِ: قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتَهُ أَقْصَى بَيْتِ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ لَا تَخْطُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَجَّعْتُ لَهُ، فَقُلْتُ يَا فُلَانُ: لَوْ إِنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَفِيئُكَ الرَّمْضَ، وَيَرْفَعُكَ مِنَ الْمَوْقِعِ، وَيَبْقِيكَ هَوَامَ الْأَرْضِ. فَقَالَ: إِنَّي وَاللَّهِ مَا أَحْبُّ أَنْ بَيْتِي مُطْنَبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَحَمَلْتُ بِهِ حِمْلًا، حَتَّى آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَمْرِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ. وَفِي حَدِيثِ الصَّنَعَانِيِّ: فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ لِكَيْمَا يَكْتَبَ أَثْرِي وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي إِلَيْهِ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: أَعْطَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَأَعْطَاكَ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعُ، أَوْ كَمَا قَالَ.

اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنا اور میرا (مسجد کی طرف) آنا لکھا جائے، یا جس طرح اس نے کہا۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہیں یہ سب کچھ عطا کریں گے۔ اور جس چیز کی تم نے نیت کی اللہ تمہیں وہ سب بھی عطا فرمائے۔ یا جیسے آپ نے فرمایا۔“

فوائد:..... مکرر ۴۵۰۔

۱۵۰۱۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَا، ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.....

عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشَى فَأَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيَهَا ثُمَّ يَنَامُ. جَمِيعُهَا لَفْظًا وَاحِدًا.

”حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً نماز میں سب سے عظیم اجر و ثواب کا حق دار وہ شخص ہے جو ان سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے، پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ اسے امام کے ساتھ باجماعت ادا کرتا ہے، اس شخص سے بڑے اجر و ثواب کا مالک ہے جو نماز (اکیلا) پڑھ کر سوجاتا ہے۔“ دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

فوائد:..... اس حدیث کی وضاحت حدیث ۴۵۱ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

۲۵..... بَابُ الشَّهَادَةِ بِالْإِيمَانِ لِعِمَارِ الْمَسَاجِدِ بِإِيْتَانِهَا وَالصَّلَاةَ فِيهَا

مساجد میں آ کر اور ان میں نماز پڑھ کر مساجد کو آباد کرنے والوں کے لیے ایماندار ہونے کی گواہی دینے کا بیان

۱۵۰۲۔ اَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ.....

(۱۵۰۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة، حدیث: ۶۵۱۔ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد، حدیث: ۶۶۲۔

(۱۵۰۲) اسنادہ ضعیف: دراج کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ سنن ترمذی: کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة، حدیث: ۲۶۱۷۔ سنن ابن ماجہ: ۸۰۲۔ مسند احمد: ۶۸/۳۔ سنن الدارمی: ۱۲۲۳۔

” حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد (میں) آتے، نماز پڑھنے اور اس کی دیکھ بھال کرنے) کا عادی ہو تو اس کے لیے ایماندار ہونے کی گواہی دے دو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنِ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾. (التوبة: ۱۸) ”یقیناً مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا عَلَيْهِ بِالْإِيمَانِ. قَالَ اللَّهُ: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾.

۲۶..... بَابُ فَضْلِ إِيْطَانِ الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ فِيهَا

نماز کے لیے مساجد کو ٹھکانہ بنانے کی فضیلت

۱۵۰۳۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عَثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ.....

” حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص بھی مسجد کو نماز کے لیے اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے تو اس کے گھر سے نکلنے کے وقت اللہ تعالیٰ اس سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح غیر موجود شخص کی آمد پر اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يُوطِنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ إِلَّا تَبَشَّشَ اللَّهُ بِهِ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ كَمَا يَتَبَشَّشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ.

فوائد:..... مکرر ۳۵۹۔

(۱۵۰۳) اسادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، حدیث: ۸۰۰۔ مسند احمد:

۳۲۸/۲۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۰۷۔

۲۷..... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْتَظَارًا لِصَلَاةٍ، وَذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِ وَدُعَائِهِمْ لَهُ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحَدِّثْ فِيهِ

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان اور فرشتوں کا اس شخص کے لیے دعا اور استغفار

کرنے کا بیان، جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ دے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے

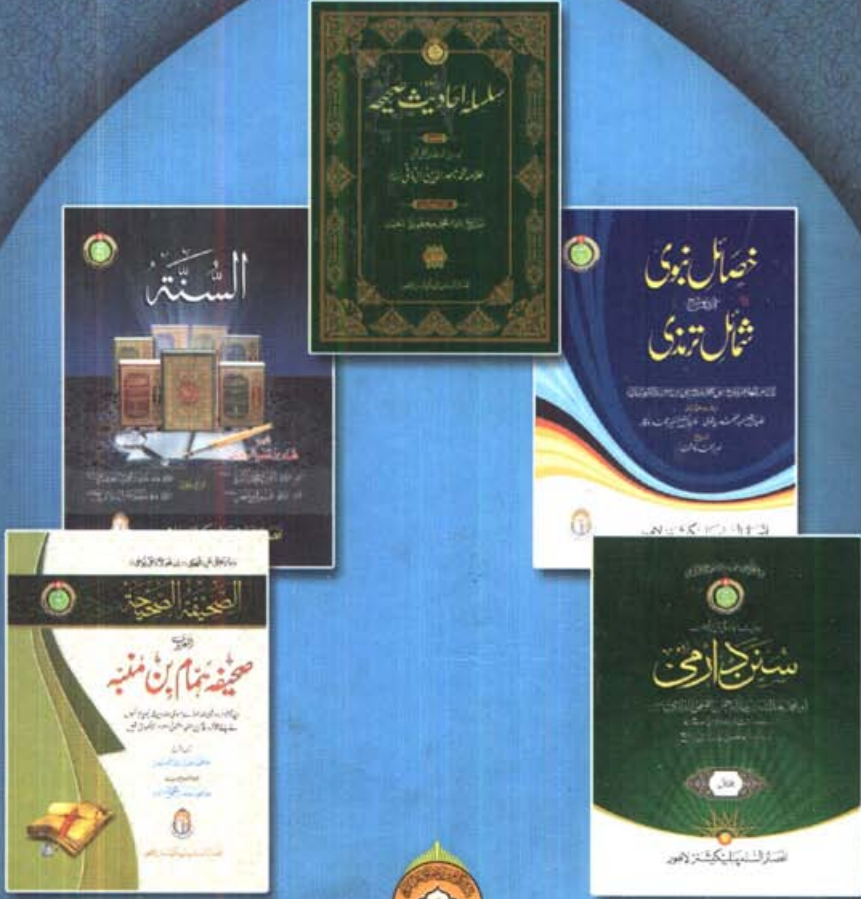
۱۵۰۴۔ أَحْبَبَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورِيُّ وَ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَا، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ الدَّورِيُّ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ سَلَمٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.....

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کر کے مسجد جاتا ہے، وہ اسے صرف نماز ہی اٹھاتی ہے وہ صرف نماز ہی کے لیے آتا ہے چنانچہ جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے ان الفاظ میں دعا کرتے رہتے ہیں: ”اے اللہ! اس شخص کو معاف فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، جب تک وہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دے، جب تک وہ اس میں بے وضو نہ ہو۔“

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْسِبُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، فَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، وَمَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ.

فوائد..... مکرر ۳۵۱۔





انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور

اسلامی اکادمی

انتفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور فون: 042-37357587